بسم الله الرحمن الرحیم

سنن ابوداؤد شریف

مصنفہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

فہرست سنن ابوداؤد مترجم ومحشی جلد دوم

۷۔ کتاب النکاح

۹۔ کتاب الصیام

۱۰۔ کتاب الجہاد

پارہ ــــ ۱۶

پارہ — ۱۷

پارہ — ۱۸

۱۱۔ کتاب الضحایا

۱۲۔ کتاب الصید

۱۳۔ کتاب الوصایا

۱۶۔ کتاب الفرائض

پارہ — ۱۹

۱۵۔ کتاب الخراج

پارہ ــــ ۲۱

۱۷۔ کتاب الایمان

۱۸۔ کتاب البیوع

پارہ ـــــ ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدٌ وَيَعْلَى ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ فَنَحَرَ ثَلَاثِيْنَ بِيَدِهٖ وَأَمَرَنِيْ فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا۔

ہارون بن عبداللہ، محمد اور یعلیٰ پسران عبید، محمد بن اسحاق ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ نحر فرمائے تو تیس کو اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور مجھے حکم فرمایا تو باقی میں نے نحر کیے۔ ف

ف۔ اونٹ کو نحر اور گائے بکری بھیڑ وغیرہ چھوٹے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اگر کسی حدیث میں گائے کے متعلق نحر کا لفظ آیا ہے تو اس سے مراد بھی ذبح کرنا ہے۔ اونٹ کو ذبح بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اس کو نحر کرنا ہی سنت ہے۔ واللہ اعلم

۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا عِيْسٰى وَهٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ وَقَالَ قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔

عامر بن لحی نے حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم النحر ہے (دس ذی الحجہ) پھر یوم القر ہے یعنی اگلا روز اور فرمایا کہ پانچ یا چھ اونٹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ ہر اونٹ دوسروں سے آپ کے نزدیک تر ہو جاتا کہ ابتدا اس سے فرمائی جائے۔ جب وہ اپنی کروٹوں پر لیٹ گئے تو آپ نے آہستہ سے کچھ ارشاد فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا عرض گزار ہوا کہ کیا ارشاد فرمایا ہے؟ فرمایا کہ جو چاہے ران کا گوشت کاٹ کر لے جائے۔ ف

ف۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چھ سات اونٹ کا پیش کیا جانا۔ نحر ہونے سے پہلے ہر اونٹ کا یہ کوشش کرنا کہ حبیب خدا کے ہاتھوں نحر ہونے کا سب سے پہلے شرف مجھے حاصل ہو۔ اس لئے ہر اونٹ کا دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا واضح کر رہا ہے کہ وہ جانور بھی دست اقدس کی برکت اور مقام مصطفیٰ سے کس درجہ آگاہ تھے، کاش! آج مسلمان کہلانے والے فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا مطلب اُن جیسے جانوروں سے معلوم کر کے دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہونے کی کوشش کریں کیونکہ یہی ہے

دین کا پیمانہ یہی ہے

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

۳۔ حدثنا محمد بن حاتم نا عبد الرحمن ابن مهدي نا عبد الله بن المبارك عن حرملة ابن عمران عن عبد الله بن الحارث الأزدي قال سمعت غرفة بن الحارث الكندي قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وأتي بالبدن فقال ادعوا لي أبا حسن فدعي له علي فقال له خذ بأسفل الحربة وأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعلاها ثم طعنا بها البدن فلما فرغ ركب بغلته وأردف عليا رضي الله عنه۔

عبد اللہ بن حارث ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ کی بارگاہ میں قربانی کے اونٹ پیش کیے گئے۔ فرمایا کہ ابو الحسن (حضرت علی) کو میرے پاس بلا لاؤ۔ پس حضرت علی بلا لیے گئے۔ ان سے فرمایا کہ تم برچھی کا نیچے والا حصہ پکڑو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اوپر والا حصہ پکڑا۔ پھر اس سے اونٹ نحر کیے۔ فارغ ہونے پر آپ اپنے خچر پر سوار ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

باب كيف تنحر البدن۔

اونٹ کو کیسے نحر کرے

۴۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو خالد الأحمر عن ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر وأخبرني عبد الرحمن بن سابط أن النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه كانوا ينحرون البدنة معقولة اليسرى قائمة على ما بقي من قوائمها۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اونٹ کو نحر کرتے تو اس کے بائیں پیر کو باندھ دیتے اور اس کو باقی پیروں پر کھڑا رکھتے۔

۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا هشيم أنا يونس أخبرني زياد بن جبير قال كنت مع ابن عمر بمنى فمر برجل وهو ينحر بدنته وهي باركة فقال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم۔

زیاد بن جبیر نے فرمایا کہ منیٰ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنے لگا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر کے ایک پیر باندھ دو کیونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔

۶۔ حدثنا عمرو بن عون أنا سفيان بن عيينة عن عبد الكريم الجزري عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقوم على بدنه وأقسم جلودها وجلالها وأمرني أن لا أعطي الجزار منها شيئا وقال نحن نعطيه

مجاہد نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور ان کی جھولوں اور کھالوں کو تقسیم کرنے کا اور مجھے حکم فرمایا کہ قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دیا جائے۔ چنانچہ حضرت علی نے فرمایا کہ اس کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔

مِنْ يُمْنٍ بَاءٍ.

بَابُ وَقْتِ الْإِحْرَامِ.

۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ عَجِبْتُ لِاخْتِلَافِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَوْجَبَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِذٰلِكَ إِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَلَمَّا صَلَّى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ أَوْجَبَ فِي مَجْلِسِهِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ حِينَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظُوهُ عَنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ وَذٰلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالًا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ.

۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ عَلَى رَسُولِ

احرام باندھنے کا وقت

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اے ابوالعباس! میں آپ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اختلاف کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واجب ہونے پر احرام کب باندھا تھا؟ فرمایا کہ دوسرے لوگوں کی نسبت مجھے یہ بات زیادہ معلوم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی مرتبہ حج کیا ہے اختلاف اسی وجہ سے رونما ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب آپ نے ذوالحلیفہ کی اپنی مسجد میں دو رکعتیں پڑھ لیں تو اسی مجلس میں اپنے اوپر واجب کر لیا یعنی دو رکعتوں سے فارغ ہو کر حج کا اہلال کیا۔ پس بعض لوگوں نے سنا اور اس بات کو یاد رکھا۔ پھر آپ سوار ہو گئے اور جب آپ کا اونٹ سیدھا ہو گیا تو اہلال کیا۔ چنانچہ بعض لوگوں نے اسے سنا کیونکہ لوگ گروہوں میں بٹے ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے اونٹ کے سیدھا ہوتے وقت اہلال کرتے ہوئے سنا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور جب بیداء کی چڑھائی پر چڑھے تو اہلال کیا۔ چنانچہ کہتے ہیں حضرت نے اس وقت سنا جبکہ آپ بیداء کی بلندی پر چڑھ رہے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم آپ نے مصلے پر واجب کر لیا تھا اور اہلال کیا جبکہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور اہلال کیا جبکہ آپ بیداء کی بلندی پر چڑھے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ بعض نے حضرت ابن عباس کے قول کو لیا ہے کہ اہلال کیا اپنے مصلے پر جبکہ دو رکعتوں سے فارغ ہوئے۔

سالم بن عبد اللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ بیداء وہ مقام ہے جس سے متعلق تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غلط نسبت کرتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ۔

نے احرام نہیں باندھا مگر مسجد کے پاس یعنی مسجد ذوالحلیفہ۔

۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّہٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَیْتُکَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِکَ یَصْنَعُہَا قَالَ مَا ھُنَّ یَا ابْنَ جُرَیْجٍ قَالَ رَاَیْتُکَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا الْیَمَانِیَیْنِ وَرَاَیْتُکَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّۃَ وَرَاَیْتُکَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ وَرَاَیْتُکَ اِذَا کُنْتَ بِمَکَّۃَ اَھَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْہِلَالَ وَلَمْ تُہِلَّ اَنْتَ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْکَانُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمَسُّ اِلَّا الْیَمَانِیَیْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِیَّۃُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْہَا شَعْرٌ وَّیَتَوَضَّاُ فِیْہَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَہَا وَاَمَّا الصُّفْرَۃُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِہَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِہَا وَاَمَّا الْاِھْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہِلُّ حَتّٰی تَنْبَعِثَ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ۔

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں چار کام آپ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جنہیں آپ کے ساتھی نہیں کرتے۔ فرمایا: اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجر اسود ہی کو چھوتے ہیں اور میں آپ کو سبتی جوتے پہنتے دیکھتا ہوں اور میں آپ کو زرد خضاب کیے ہوئے دیکھتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں تو لوگ چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے مگر آٹھویں ذی الحجہ کو۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی ارکان کو چھوتے ہوئے۔ سبتی جوتوں کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے نعلین مبارک پہنتے دیکھا جن پر بال نہیں تھے اور ان میں وضو فرما لیا کرتے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔ زردی کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رنگ کا خضاب لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی یہی خضاب لگانا پسند کرتا ہوں۔ رہی احرام باندھنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب آپ کی

۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَّصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ بَاتَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ حَتّٰی اَصْبَحَ فَلَمَّا رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ وَاسْتَوَتْ بِہٖ اَھَلَّ۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پھر ذوالحلیفہ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ جب سواری پر اور جم کر سواری پر بیٹھ گئے تو لبیک کہا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا رَوْحٌ نَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ

حسن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ۔

اپنی سواری پر سوار ہو گئے جب بیداء کی پہاڑی پر چڑھے تو لبیک کہا۔

١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدٌ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ أَهَلَّ إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَإِذَا أَخَذَ طَرِيقَ أُحُدٍ أَهَلَّ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ۔

ابو الزناد نے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرع کی جانب سے راستہ اختیار کرتے تو اپنی سواری کے سیدھے ہونے پر احرام باندھ لیتے اور جب کوہ احد کی جانب سے راستہ اختیار فرماتے تو کوہ بیداء کی بلندی پر چڑھ کر احرام باندھتے۔

بَابُ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ۔

١٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

حج میں شرط لگانا

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ کس طرح کہوں؟ فرمایا تم یوں کہو۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اور میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک دے۔

بَابٌ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ۔

١٤- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

١٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح وَنَا مُوسَى نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ

حج مفرد کا بیان

عبد الرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ۔ موسیٰ، وہیب، ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جبکہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ جب ہم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو فرمایا۔ جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ موسیٰ نے حضرت وہیب

وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمَّا أَنَا فَأُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي قَالَ مُوسَى وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الصَّدَرِ أَمَرَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ زَادَ مُوسَى فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَضَى اللَّهُ عُمْرَتَهَا وَحَجَّهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ زَادَ مُوسَى فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ طَهُرَتْ عَائِشَةُ۔

ہیں کہا کہ اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا اور حماد بن سلمہ کی حدیث میں کہا کہ میں تو حج کا احرام باندھے ہوا ہوں کیونکہ میرے پاس ہدی ہے پھر سب متفق ہو گئے۔ میں یعنی حضرت عائشہ ان میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا جب ہم راستے میں تھے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو۔ عرض کی۔ کاش! میں اس سال نہ نکلتی۔ فرمایا کہ اپنے عمرہ کو چھوڑ دو اپنے سر کو کھول کر کنگھی کرو۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ حج کا احرام باندھ لو اور سلیمان راوی نے کہا کہ وہی کرو جو مسلمان اپنے حج میں کرتے ہیں۔ جب اگلی رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا وہ انہیں تنعیم لے گئے۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے اس عمرہ کی جگہ دوسرے عمرے کا احرام بھی باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرا عمرہ اور حج پورا کروا دیا۔ ہشام راوی نے کہا کہ اس میں کوئی ہدی لازم نہیں آئی۔ موسیٰ راوی نے حماد بن سلمہ کی حدیث میں یہ بھی کہا کہ جب بطحا کی رات آئی تو حضرت عائشہ پاک ہو گئیں۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا، بعض نے حج اور عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَحَلَّ۔

مالک نے ابو الاسود سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے کھول دیا۔

١٨ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے۔ پھر احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ میں پہنچی تو مجھے حیض آگیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا سر کھول کر کنگھی کر لو، حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے یہی کیا۔ جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عبد الرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم بھیج دیا۔ میں نے عمرہ ادا کیا۔ فرمایا کہ تمہارے عمرہ کا مقام یہی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دیا۔ پھر حلال ہونے پر دوسرا طواف کیا۔ اپنے حج کے باعث منیٰ سے لوٹنے کے بعد اور جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔ ف

ف۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد محترم اور والدہ ماجدہ دونوں کی جانب سے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت عائشہ نے تنعیم کے جس مقام سے عمرہ کا احرام باندھا وہاں مسجد تعمیر کی گئی تھی اور اس کا نام مسجد عائشہ رکھا گیا تھا۔ بزرگوں کی یادگار برقرار رکھنا من حیث القوم زندہ رہنے کی نشانی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى

عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے حج کا تلبیہ کہا، یہاں تک کہ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! کیوں رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ مجھے حیض آگیا ہے۔ کاش میں حج نہ کرتی۔ آپ نے سبحان اللہ کہتے ہوئے فرمایا۔ یہ چیز تو اللہ تعالیٰ

...ثُمَّ اقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ وَطَهُرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَرْجِعُ صَوَاحِبِي بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّتْ بِالْعُمْرَةِ۔

٢٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يُحِلَّ فَأَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ۔

٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ الَّذِينَ أَحَلُّوا مِنَ الْعُمْرَةِ قَالَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ النَّاسِ وَاحِدًا۔

٢٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے جمرہ عقبہ کو پہلے دن کے لیے کیا ہے۔ تو تمام مناسک ادا کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عمرہ بنانا چاہے عمرہ بنالے سوائے اس کے جس کے پاس ہدی ہو۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے ذبح کی۔ جب بطحاء کی رات آئی اور حضرت عائشہ پاک ہو گئیں تو عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا ہمارے ساتھی حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر کو حکم فرمایا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم حج ہی کے لیے نکلے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جن کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائیں۔ پس جن کے پاس قربانی نہ تھی انہوں نے احرام کھول دیے۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے سے مجھے یہ صورت حال معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ راوی نے کہا کہ عمرہ والوں کے ساتھ میں بھی احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے آپ کی یہ مراد تھی کہ لوگوں کا معاملہ ایک جیسا ہو جاتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم حج مفرد کا احرام باندھ کر چلے اور حضرت عائشہ نے عمرہ کا احرام باندھا۔ سرف کے مقام پہنچ کر انہیں حیض آ گیا۔ جب ہم پہنچ گئے تو کعبے کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم میں سے وہ لوگ احرام کھول دیں

أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلَّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حِينَ حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

جن کے پاس ہدی نہ ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا چیزیں حلال ہو جائیں گی؟ فرمایا کہ سب کچھ حلال۔ پس ہم نے عورتوں سے صحبت کی، خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہنے اور عرفہ میں صرف چار راتیں باقی تھیں۔ پھر ہم نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہ رو رہی ہیں۔ فرمایا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ مجھے حیض آ گیا ہے۔ لوگوں نے احرام کھول دیا اور میں نے نہیں کھولا اور نہ بیت اللہ کا طواف کیا ہے جبکہ لوگ حج کرنے جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو غسل کر کے حج کا احرام باندھ لینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مواقف میں ٹھہری رہیں۔ جب پاک ہو گئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کا۔ پھر فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو چکی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں تو اپنے دل میں سوچتی تھی کہ میں نے حج کے موقع پر بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔ فرمایا کہ عبدالرحمٰن انہیں لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ اور یہ حصبہ کی رات تھی۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا بِبَعْضِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّي وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت کے بعض حصے سنے۔ انہوں نے فرمانِ رسالت کے بارے میں فرمایا۔ حج کا احرام باندھ کر حج کرو اور جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نماز نہ پڑھنا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ لَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کو شامل نہیں کیا تھا۔ ہم ذی الحجہ کی چار راتیں گزرنے پر مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس ہم نے طواف کیا اور سعی کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر ہدی نہ لاتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ!

يا رسول الله أرأيت متعتنا هذه لعامنا هذا أم للأبد؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل هي للأبد. قال الأوزاعي سمعت عطاء بن أبي رباح يحدث بهذا فلم أحفظه حتى لقيت ابن جريج فأثبته لي.

۲۵ — حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن قيس بن سعد عن عطاء بن أبي رباح عن جابر قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه لأربع ليال خلون من ذي الحجة فلما طافوا بالبيت وبالصفا والمروة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها عمرة إلا من كان معه الهدي فلما كان يوم التروية أهلوا بالحج فلما كان يوم النحر قدموا فطافوا بالبيت ولم يطوفوا بين الصفا والمروة.

۲۶ — حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الوهاب الثقفي نا حبيب يعني المعلم عن عطاء حدثني جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهل هو وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم يومئذ هدي إلا النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة وكان علي رضي الله عنه قدم من اليمن ومعه الهدي فقال أهللت بما أهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن النبي صلى الله عليه وسلم أمر أصحابه أن يجعلوها عمرة يطوفوا ثم يقصروا ويحلوا إلا من كان معه الهدي فقالوا أننطلق إلى منى وذكورنا تقطر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو أني استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت.

۲۷ — حدثنا عثمان بن أبي شيبة أن محمد

یہ رعایت ہمارے لیے اسی سال ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ امام اوزاعی نے فرمایا کہ یہ حدیث میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنی لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہ ہوئی یہاں تک کہ میں ابن جریج سے ملا تو انہوں نے مجھے اچھی طرح یاد کروا دی۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں۔ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ بنا لو سوائے اس کے جس کے پاس ہدی ہو۔ جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا جب ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہوئی تو انہوں نے آکر بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے اس روز کسی کے پاس ہدی نہ تھی سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے اور حضرت علی اپنے ساتھ یمن سے ہدی لائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لو۔ طواف کر کے بال کتروا لو اور حلال ہو جاؤ سوائے اس کے جس کے پاس ہدی ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہو؟ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا۔ اگر اس بات کا مجھے قبل از پتہ ہوتا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُنْكَرٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ عمرہ ہے جس کے ساتھ ہم نے تمتع کر لیا ہے لہٰذا جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ پوری طرح حلال ہو جائے اور عمرہ کو حج میں قیامت تک کے لیے شامل کر دیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي نَا النَّهَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ دَخَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی حج کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں حاضر ہو پس وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو حلال ہو جائے کیونکہ یہ عمرہ ہو جاتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن جریج نے ایک آدمی سے، عطاء سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب صرف حج کا احرام باندھ کر داخل ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے عمرہ میں بدل دیا۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَأَنْ يَسْعَى وَيُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ جب پہنچ گئے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کے درمیان ابن شوکر کا بیان ہے کہ ہدی کے باعث آپ نے بال نہ کتروائے اور نہ حلال ہوئے اور حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ طواف اور سعی کر کے بال کتروائے، پھر احرام کھول دے۔ ابن منیع نے یہ بھی کہا یا سر منڈوائے، پھر احرام کھول دے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَنْهَى عَنِ الْعُمْرَةِ

عبداللہ بن قاسم نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس گواہی دی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے اس مرض میں سنا جس کے اندر وصال ہوا تھا کہ آپ نے حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرمایا تھا۔

قبل الحج.

۳۲- حدثنا موسى أبو سلمة نا حماد عن قتادة عن أبي شيخ الهنائي خيوان بن خلدة ممن قرأ على أبي موسى الأشعري من أهل البصرة أن معاوية بن أبي سفيان قال لأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كذا وكذا وعن ركوب جلود النمور قالوا نعم قال فتعلمون أنه نهى أن يقرن بين الحج والعمرة فقالوا أما هذا فلا فقال أما إنها معهن ولكنكم نسيتم.

خیوان بن خلدہ سے روایت ہے جنہوں نے بصرہ والوں میں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے قرآن مجید پڑھا تھا کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں فلاں کام سے منع فرمایا ہے اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور نے حج اور عمرہ کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ بھی ان باتوں کے ساتھ ہے لیکن آپ بھول گئے ہیں۔

باب في الإقران

حج قران کا بیان

۳۳- حدثنا أحمد بن حنبل نا هشيم أنا يحيى بن أبي إسحاق وعبد العزيز بن صهيب وحميد الطويل عن أنس بن مالك أنهم سمعوه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول لبيك عمرة وحجا لبيك عمرة وحجا.

یحییٰ بن ابو اسحاق، عبد العزیز بن صہیب اور حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتے ہوئے سنا یعنی آپ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا کہتے تھے۔ ف

ف۔ حج اور مناسکِ حج کی ادائیگی کے تین طریقے ہیں۔ اول افراد ہے کہ صرف حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھے۔ ثانیاً قران کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ ثالثاً تمتع یعنی حج سے عمرہ تک چلنے کا فائدہ حاصل کرنا۔ یعنی پہلے عمرہ کر لے اگر ہدی ساتھ ہے تو احرام برقرار رکھے ورنہ احرام کھول دے اور مکہ مکرمہ میں رہتے رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے اور حج کرے۔ اس صورت یا تمتع کی فضیلت ہے کہ ایک ہی سال میں حج و عمرہ دونوں ہو جاتے ہیں۔ مختلف روایات کو سامنے رکھ کر کئی اہل علم حضرات قران کو ترجیح دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۴- حدثنا أبو سلمة موسى بن إسماعيل نا وهيب نا أيوب عن أبي قلابة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم بات بها يعني بذي الحليفة حتى أصبح ثم ركب حتى إذا استوت به على البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم أهل بحج وعمرة وأهل الناس بهما فلما قدمنا أمر الناس فحلوا حتى إذا كان يوم التروية أهلوا بالحج و

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو آپ سوار ہو گئے یہاں تک کہ بیداء پہنچے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر حج و عمرہ کا احرام باندھ لیا اور لوگوں نے بھی دونوں کا احرام باندھا۔ جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حج کا تلبیہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے

نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع بدن بيده قياما.

۳۴ـ حدثنا يحيى بن معين نا حجاج نا يونس عن أبي إسحق عن البراء بن عازب قال كنت مع علي رضي الله عنه حين أمره رسول الله صلى الله عليه وسلم على اليمن قال فأصبت معه أواقي من ذهب قال فلما قدم علي من اليمن على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وجدت فاطمة قد لبست ثيابا صبيغا وقد نضحت البيت بنضوح فقالت ما لك فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمر أصحابه فأحلوا قال قلت لها إني أهللت بإهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي كيف صنعت قال قلت أهللت بإهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فإني قد سقت الهدي وقرنت قال فقال لي انحر من البدن سبعا وستين أو ستا وستين وأمسك لنفسك ثلاثا وثلاثين أو أربعا وثلاثين وأمسك لي من كل بدنة منها بضعة.

۳۵ـ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن أبي وائل قال قال الصبي بن معبد أهللت بهما معا فقال عمر هديت لسنة نبيك صلى الله عليه وسلم.

۳۶ـ حدثنا النفيلي نا مسكين عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال سمعت ابن عباس يقول حدثني عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أتاني الليلة آت من عند ربي عز وجل قال وهو بالعقيق وقال صل في هذا الوادي

دست مبارک سے نحر فرمایا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔ میں نے ان کے ساتھ کئی اوقیہ چاندی حاصل کی۔ جب حضرت علی یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ کو پایا کہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گھر میں خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باندھے ہوئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے کیسے کیا؟ عرض کی کہ میں نے اسی چیز کا احرام باندھ لیا جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا کہ میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور قران کیا ہے۔ پس مجھ سے فرمایا کہ میرے لیے سڑسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹ نحر کرو اور اپنے لیے تینتیس یا چونتیس رکھ لینا اور میرے لیے ہر اونٹ میں سے ایک حصہ رکھنا۔

منصور نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت صبی بن معبد نے فرمایا۔ میں نے دونوں (حج و عمرہ) کا اکٹھا احرام باندھا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس رات میرے رب عزوجل کے پاس سے ایک آنے والا آیا جبکہ آپ عقیق میں تھے اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہا کہ حج میں عمرہ ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ولید بن مسلم اور عمر بن عبد الواحد نے اس حدیث

الْمُبَارَكِ وَقَالَ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

میں اضافہ کیا ہے۔ "کہیے حج میں عمرہ ہے"۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا اس حدیث میں علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے "کہیے حج میں عمرہ ہے"۔

٣٧ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ قَالَ لَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ.

ربیع بن سبرہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب عسفان کے مقام پر پہنچے تو سراقہ بن مالک مدلجی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں آج کل کا حکم اعلان فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس حج میں عمرہ کو شامل فرما دیا ہے۔ لہٰذا جب تم پہنچ جاؤ تو جو بیت اللہ کا طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان بھی تو وہ حلال ہو گیا سوائے اس کے جس کے ساتھ ہدی ہو۔

٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ نَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ.

عبدالوہاب بن نجدہ، شعیب بن اسحاق - ابوبکر بن خلاد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس سے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتلاتے ہوئے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تیر کی نوک سے کاٹے یا آپ کو تیر کی پیکان سے کاٹتے ہوئے دیکھا۔

٣٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ.

طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے کاٹے تھے۔ حسن نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ آپ کے حج میں۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ أَنَا أَبِي أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ۔

مسلم القری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا یعنی آپ نے ہدی دی اور ہدی آپ نے ذوالحلیفہ سے ساتھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھ لیا اور لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض ہدی لائے تھے انہوں نے پیش کیں اور بعض نہیں لائے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو لوگوں سے فرمایا۔ جو تم میں سے ہدی لایا ہے تو جو چیزیں اس پر حرام تھیں ان میں سے کوئی بھی حلال نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ حج پورا کر لے اور جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کا کر کے بال کتروائے اور حلال ہو جائے۔ پھر حج کا احرام باندھ کر ہدی پیش کرے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات روزے اپنے گھر لوٹنے پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ میں قدم رنجہ فرمایا تو ہی سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر سات طوافوں میں سے تین کے اندر دوڑے اور چار طوافوں میں چلے۔ پھر بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو صفا اور مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے پھر جو چیزیں اس کے باعث حرام ہوئی تھیں ان میں سے کوئی حلال نہ ہوئی یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اور دسویں ذی الحجہ کو ہدی نحر کر لی اور لوٹتے وقت بیت اللہ کا طواف کر لیا تو وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو اس سے حرام ہوئی تھیں۔ جو ہدی لائے

مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

تھے انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کیا جبکہ بعض لوگ ہدی نہیں لائے تھے۔

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ! لوگوں نے احرام کھول دیے لیکن آپ نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جوڑے ہیں اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں ہدی نحر کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے عام صحابۂ کرام نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر لیا تھا ماسوائے ان حضرات کے جو ہدی لائے تھے جیسے حضرت علی اور حضرت ابو طلحہ۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدی ساتھ لائے تھے، اس لیے آپ نے احرام نہ کھولا کیونکہ حکم یہی ہے کہ ہدی لانے والا جب تک نحر نہ کرے حلال نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

حج کا احرام باندھ کر اسے عمرہ بنا لینا

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبدالرحمن بن اسود نے سلیم بن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بارے میں فرمایا کرتے جس نے حج کی نیت کر کے اسے عمرہ میں بدل لیا کہ یہ اجازت صرف ان حضرات کے لیے تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا۔

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً.

ربیعہ بن ابو عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حارث بن بلال بن حارث کے والد ماجد عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کیا حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ خاص ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ فرمایا صرف تمہارے لیے ہے۔ ف

ف۔ حج کو فسخ کر کے اسے عمرہ میں تبدیل کر لینا یہ مخصوص حالات میں صرف ان حضرات کے لیے اجازت تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ اس کے بعد کسی کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں جیسا کہ ابواب کی مذکورہ بالا دونوں احادیث سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ

دوسرے کی طرف سے حج کرنا

۴۵ـ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فضل بن عباس سواری پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے تو خثعم کی ایک عورت مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی۔ پس فضل اس کی طرف اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری جانب کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض فرمایا ہے اسے میرے والد محترم نے اس وقت پایا جب وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر ٹک نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔ ف

ف سنن ابو داؤد کے علاوہ یہ روایت بخاری، مسلم اور ترمذی وغیرہ میں بھی مروی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما چونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، سمجھا ہوگا کہ شاید میری یہ حرکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پوشیدہ رہے گی یا اس وجہ مرتکب ہو گئے ہوں گے۔ لیکن محبوب خدا معجز نما نگاہ ہوں کا حبیب یہ عالم تھا کہ اِنِّیْ اَرٰىکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ تو یہ حرکت آپ سے پوشیدہ کیسے رہ سکتی تھی۔ لہٰذا ان کا منہ دوسری جانب پھیر دیا اور اس عورت کو مسئلہ بھی بتایا کہ تم اپنے مجبور والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو۔ حج اُسی کی جانب سے دوسرا شخص کر سکتا ہے جس کی مجبوری کے دور ہونے کی تا زیست اُمید نہ ہو ورنہ فرضیت کا بوجھ سر پر اسی طرح برقرار رہے گا۔ نفلی حج دوسرے سے کروایا جا سکتا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کیونکہ خرچ یا سامانِ سفر فراہم کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور دوسرے کو مناسک حج ادا کرنے کا۔ حج بدل کے سلسلے میں ائمہ کرام کے درمیان کافی اختلاف ہے جن کے تفصیلی ذکر کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۶ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس نے ابو رزین سے روایت کی ہے۔ حفص نے اپنی حدیث میں کہا کہ بنی عامر کا ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ حج وعمرہ کا سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا میں اپنے والد ماجد کی طرف سے حج وعمرہ کر لوں؟

۴۷ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَاقُ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

اسحٰق بن اسمٰعیل اور ہناد بن سری۔ اسحٰق نے عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، قتادہ، عزرہ، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ

عزرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم سمع رجلا يقول لبيك عن شبرمة قال من شبرمة قال أخ لي أو قريب لي قال حججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج عن شبرمة.

تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا۔ لبیک عن شبرمۃ فرمایا کہ شبرمہ کون ہے؟ عرض کی کہ میرا بھائی یا قریبی رشتہ دار ہے۔ فرمایا کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پہلے اپنی طرف سے حج کرو اور پھر شبرمہ کی طرف سے۔

باب كيف التلبية

لبیک کیسے کہے؟

۲۸ ـ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك قال وكان عبد الله بن عمر يزيد في تلبيته لبيك لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء إليك والعمل.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر اپنے تلبیہ میں یہ اضافہ کیا کرتے۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور تیرے حضور مستعد ہوں۔ بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ رغبت اور عمل کی توفیق تیری طرف سے ہے۔ ت

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے اور سکھائے ہوئے الفاظ تلبیہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی جانب سے اضافہ کر لینا اور صحابہ کرام کا ان پر قطعاً معترض نہ ہونا واضح کر رہا ہے کہ سنت پر ہر اضافہ بدعت یا ناپسندیدہ نہیں ہے ورنہ صحابہ کرام تو ہرگز ایسی جرأت نہ کرتے اور نہ کسی کو اپنے میں سے ایسا کرنے دیتے۔ اضافہ وہی ناپسندیدہ ہے اور بدعت ہے جو خلاف سنت ہو اور سنت کو مٹاتا ہو۔ ایسے اضافے اور ایجادات کے بدعت ہونے میں کلام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹ ـ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا يحيى بن سعيد ثنا جعفر ثنا أبي عن جابر بن عبد الله قال أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر التلبية مثل حديث ابن عمر قال والناس يزيدون ذا المعارج ونحوه من الكلام والنبي صلى الله عليه وسلم يسمع فلا يقول لهم شيئا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ پھر حدیث ابن عمر کی طرح تلبیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگ اس میں ذو المعارج وغیرہ الفاظ کا اضافہ کر لیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنتے اور ان سے کچھ نہ فرماتے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلیم فرمودہ الفاظ پر صحابہ کرام کا اضافہ کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود سن کر منع فرمانا اور روکنے سے انہیں نہیں فرمانا صاف صاف واضح کر رہا ہے کہ اضافے کے الفاظ جو کہ بہتر تھے اور ان پر ثواب کی امید کی جا سکتی ہے، لہٰذا مخالفت کی ضرورت محسوس نہ فرمائی گئی۔ لہٰذا جو امور شرعاً قابل اعتراض نہ ہوں بلکہ باعث ثواب اور رحمت ہوں وہ اگر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم بھی نہ فرمائے ہوں تب بھی انہیں ناجائز اور بدعت نہیں کہہ سکتے۔ اضافے وہی ناپسندیدہ ہیں جن کی اصل شریعت مطہرہ میں موجود نہ ہو اور وہ کسی سنت کو مٹاتے ہوں۔ جب یہ صورت ہوگی تو ایسے امور کا بدعت ہونا سب کے نزدیک مسلّم ہے ہاں ہر اضافے اور نئے کام کو خواہ وہ شرعاً کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو اور صدیوں سے اہلِ اسلام کی نظروں میں مقبول و محمود ہو بلکہ جید اہلِ علم کا معمول رہا ہو، اُسے بدعت بتانا سینہ زوری اور ستم ظریفی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيدُ أَحَدَهُمَا۔

قعنبی، مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، خلاد بن سائب انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے یہ حکم پہنچایا کہ اپنے صحابہ اور ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ احرام باندھتے وقت اپنی آوازیں بلند رکھیں یا کہا کہ تلبیہ کے وقت دونوں میں سے ایک مراد ہے۔

لبیک کہنا کب موقوف کرے

باب ۹ مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

عبداللہ بن ابوسلمہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دن میں منیٰ سے عرفات کی طرف چلے تو ہم میں سے کوئی تلبیہ اور کوئی تکبیر کہہ رہا تھا۔

عمرہ کرنے والا لبیک کہنا کب موقوف کرے

باب ۱۰ مَتَى يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبدالملک بن ابو سلیمان اور ہمام نے عطاء سے حضرت ابن عباس سے موقوفاً۔

موقوفاً۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يُؤَدِّبُ غُلَامَهُ

۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ أَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ إِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزِمَالَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ أَيْنَ بَعِيرُكَ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْ يَقُولَ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ۔

احرام والے کا اپنے غلام کو پیٹنا

عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے۔ جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اترے اور ہم بھی اتر گئے۔ پس حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گئیں اور میں اپنے والد ماجد کے پاس۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خورد و نوش کا سامان مشترک تھا جو حضرت ابوبکر کے غلام کے پاس تھا۔ حضرت ابوبکر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگے وہ نظر تو آ گیا لیکن اس کے ساتھ اونٹ نہیں تھا۔ فرمایا تمہارا اونٹ کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ رات کے وقت گم ہو گیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ایک ہی اونٹ تھا اور تم نے اسے گم کر دیا۔ پس اسے پیٹنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ریز ہو کر فرما رہے تھے۔ اس محرم کی طرف دیکھو کیا کر رہا ہے۔ ابن ابی رزمہ کا بیان ہے کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اس احرام والے کو دیکھو کیا کر رہا ہے اور آپ تبسم فرماتے رہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ

محرم کا سلے ہوئے کپڑے اتارنا

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا جبکہ آپ جعرانہ میں تھے اور اس کے اوپر خوشبو کا نشان تھا یا کہا کہ زردی تھی اور اس نے جبہ پہن رکھا تھا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ عمرہ میں کیا کروں پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ جب وحی نازل ہو چکی تو فرمایا۔ عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ خوشبو کے نشانات دھو ڈالو یا زرد

اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجَّتِكَ.

نشانات فرمایا نیز جبہ اتار دو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

محمد بن عیسیٰ، ابو عوانہ، ابو بشر، عطاء، یعلیٰ بن امیہ اور ہشیم، حجاج، عطاء نے صفوان بن یعلیٰ سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنا جبہ اتار دو۔ پس اس نے سر کی طرف سے اتار دیا۔ باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

یزید بن خالد بن عبد اللہ بن موہب ہمدانی رملی، لیث، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلیٰ بن منیہ نے اپنے والد ماجد سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ اسے اتار کر دو یا تین دفعہ دھو لو اور باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، قیس بن سعد، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جعرانہ کے مقام پر ایک آدمی حاضر ہوا جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا اور جبہ پہنا ہوا تھا اور اپنی داڑھی اور سر پر زرد خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ باقی اسی طرح۔ ف

ف۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے کپڑوں کا پہننا مکروہ ہے جو کسم، ورس یا زعفران سے رنگے ہوئے ہوں اور حالتِ احرام میں بھی اُن سے خوشبو آ رہی ہو۔ اگر خوشبو زائل ہو چکی تو اُن کے نزدیک پھر ایسے کپڑے کے پہننے میں مضائقہ نہیں۔ یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔ جمہور فقہا اسی پر ہیں۔ امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اگر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور حالتِ احرام میں بھی خوشبو کا اثر باقی رہا تو یہ مناسب نہیں۔ حضرت عمر نے حضرت معاویہ اور حضرت کثیر ابن الصلت سے اسی بارے میں جو فرمایا تھا امام مالک کا عمل اسی ارشاد پر ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک پہلے لگائی ہوئی خوشبو کا اثر اگر حالتِ احرام میں بھی باقی رہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ ان حضرات کا عمل اُس حدیثِ عائشہ پر ہے جس میں اُنہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام کھولنے کے لیے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی (موطا امام مالک) واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۲: ما یلبس المحرم

محرم کیا پہنے

۵۹۔ حدثنا مسدد واحمد بن حنبل قالا ثنا سفیان عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا السراویل ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد النعلین فمن لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعھما حتی یکونا اسفل من الکعبین۔

سالم نے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا کہ محرم کون سے کپڑے چھوڑ دے؟ فرمایا وہ قمیض نہ پہنے اور نہ ٹوپی، نہ شلوار، نہ پگڑی اور نہ ایسا کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگا ہو اور نہ موزے، سوائے اس کے جسے جوتے میسر نہ ہوں۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں اس طرح کاٹ لے کہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

۶۰۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت کیا ہے۔

۶۱۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا اللیث عن نافع بمعناہ وزاد ولا تنتقب المراۃ الحرام ولا تلبس القفازین قال ابو داود وقد روی ھذا الحدیث حاتم بن اسماعیل ویحیی بن ایوب عن موسی بن عقبۃ عن نافع علی ما قال اللیث ورواہ موسی بن طارق عن موسی بن عقبۃ موقوفا علی ابن عمر وکذلک رواہ عبید اللہ بن عمر ومالک وایوب موقوفا وابراھیم بن سعید المدینی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین قال ابو داود ابراھیم بن سعید المدینی شیخ من اھل المدینۃ لیس لہ کبیر حدیث۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے معناً اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا: احرام والی عورت منہ نہ ڈھکے اور دستانے نہ پہنے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو حاتم بن اسمٰعیل اور یحییٰ بن ایوب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے جیسا کہ لیث نے کہا اور روایت کیا اسے موسیٰ بن طارق، موسیٰ بن عقبہ نے حضرت ابن عمر سے موقوفاً اسی طرح روایت کیا اسے عبید اللہ بن عمر اور مالک اور ایوب نے موقوفاً اور ابراہیم بن سعید مدنی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ محرمہ منہ نہ ڈھکے اور دستانے نہ پہنے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابراہیم بن سعید مدنی اہل مدینہ کے شیخ تھے لیکن ان سے زیادہ حدیثیں مروی نہیں ہیں۔

۶۲۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا ابراھیم بن سعید المدینی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرمہ منہ نہ ڈھکے اور دستانے نہ پہنے۔

۶۳۔ حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب نا ابی عن ابن اسحٰق قال فان نافعا مولی عبد اللہ بن عمر حدثنی عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی النساء فی احرامھن عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا قال ابو داود روی ھذا عن ابن اسحٰق عبدۃ و محمد بن سلمۃ عن محمد بن اسحٰق الی قولہ وما مس الورس والزعفران من الثیاب لم یذکرا ما بعدہ۔

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے احرام والی عورتوں کو دستانے پہننے، نقاب ڈالنے اور ورس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور اس کے بعد جس رنگ کے چاہے کپڑے پہنے زرد یا ریشمی یا زیور یا شلوار یا قمیص یا موزے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن اسحٰق، عبدہ اور محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق سے یہاں تک کہ جس کپڑے کو ورس یا زعفران لگایا ہوا ہو اور اس کے بعد والی چیزوں کا ذکر نہیں کیا (یعنی ان حضرات کی روایت میں مُعَصفَر سے خُفّ تک جو چیزیں مذکور ہیں ان کا کوئی ذکر نہیں)۔

۶۴۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل نا حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر انہ وجد القر فقال الق علی ثوبا یا نافع فالقیت علیہ برنسا فقال تلقی علی ھذا وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہ المحرم۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سردی محسوس ہوئی تو فرمایا: اے نافع! میرے اوپر کپڑا ڈال دو۔ پس میں نے انہیں لمبی ٹوپی پہنائی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۔ حدثنا سلیمان بن حرب نا حماد ابن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول السراویل لمن لا یجد الازار والخف لمن لا یجد النعلین۔

جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شلوار اس کے لیے ہے جسے ازار نہ ملے اور موزے اس کے لیے ہیں جسے جوتے میسر نہ آئیں۔

۶۶۔ حدثنا الحسین بن الجنید الدامغانی نا ابو اسامۃ اخبرنی عمر بن سوید الثقفی حدثتنی عائشۃ بنت طلحۃ ان عائشۃ ام المؤمنین حدثتھا قالت کنا نخرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ فنضمد جباھنا بالسک المطیب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال علی وجھھا فیراہ النبی صلی اللہ علیہ ...

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب نکلے تو احرام کے نزدیک ہم نے اپنی پیشانیوں پر خوشبو کا ضماد کیا تھا۔ جب ہم میں سے کسی کو پسینہ آتا تو خوشبو بھی بہ کر اس کے چہرے پر آ جاتی جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھتے لیکن آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ ف

ف۔ اسی لیے امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر خوشبو لگائی گئی اور حالت احرام میں بھی خوشبو آتی رہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام محمد کے نزدیک احرام باندھنے سے پہلے لگائی ہوئی خوشبو کا اگر حالت احرام میں بھی اثر باقی رہے تو مناسب نہیں ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس لیے کراہت ہے اور ان کا عمل حضرت عمر کے اس ارشاد گرامی پر ہے جس میں انہوں نے حضرت معاویہ اور حضرت کثیر بن الصلت کو ایسا کرنے سے منع فرمایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٦٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ يَعْنِي يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما محرمہ کے لیے موزوں کو کاٹ دیا کرتے تھے پھر صفیہ بنت ابو عبید نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں کی عورتوں کے لیے اجازت دی ہے تو انہوں نے ایسا کرنا محرم عورتوں کے لیے موزوں کو کاٹنا چھوڑ دیا۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ

محرم کا ہتھیار اٹھانا

٦٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلْتُهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ۔

ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے جب صلح کی تو انہوں نے یہ شرط رکھی کہ اس (مکہ مکرمہ) میں داخل نہ ہوں مگر ہتھیار غلاف میں ہے۔ میں نے جُلُبَّانُ السِّلَاحِ کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ وہ غلاف جس میں ہتھیار رکھا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّي وَجْهَهَا

محرمہ کا اپنا منہ چھپانا

٦٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھیں جب وہ ہم میں سے کسی کے سامنے آتے تو وہ اپنی بڑی چادر کو سر سے نیچے لٹکا لیتی اور جب وہ چلے جاتے تو اسے ہٹا لیتے۔ ف

ف۔ حالت احرام کے اندر عورت کو دستانے پہننا یا چہرے کے اوپر نقاب ڈال کر ڈھکنا جائز نہیں ہے۔ ہاں جو کپڑا چہرے سے علیحدہ رہے اس کے ساتھ ضرورتاً اگر منہ چھپا لیا جائے یا نا قابل اعتبار لوگوں کی جانب سے دوسری طرف پھیر لیا جائے تو ایسا کرنے کی گنجائش ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في المحرم يظلل

٧٠- حدثنا أحمد بن حنبل نا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحيم عن زيد بن أبي أنيسة عن يحيى بن حصين عن أم الحصين حدثته قالت حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فرأيت أسامة وبلالا وأحدهما آخذ بخطام ناقة النبي صلى الله عليه وسلم والآخر رافع ثوبه يستره من الحر حتى رمى جمرة العقبة۔

محرم پر سایہ کرنا

یحییٰ بن حصین سے حضرت ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے دھوپ کے باعث آپ پر اپنا کپڑا تان رکھا تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینک لیں۔

باب المحرم يحتجم

٧١- حدثنا أحمد بن حنبل نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء وطاوس عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم۔

محرم کا پچھنے لگوانا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے۔

٧٢- حدثنا عثمان ابن أبي شيبة نا يزيد بن هارون أنا هشام عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم في رأسه من داء كان به۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے کیونکہ آپ کے سر مبارک میں تکلیف تھی۔

٧٣- حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق أنا معمر عن قتادة عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے جبکہ آپ حالتِ احرام میں تھے قدم مبارک کی پشت پر اس میں تکلیف کی وجہ سے۔

باب يكتحل المحرم

٧٤- حدثنا أحمد بن حنبل نا سفيان عن أيوب بن موسى عن نبيه بن وهب قال اشتكى عمر بن عبيد الله بن معمر عينيه فأرسل إلى أبان بن عثمان قال سفيان وهو أمير الموسم ما يصنع بهما قال اضمدهما بالصبر فإني سمعت عثمان يحدث ذلك عن رسول

محرم کا سرمہ لگانا

نبیہ بن وہب کا بیان ہے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کو آشوب چشم کی شکایت ہو گئی تو انہوں نے حضرت ابان بن عثمان کے لیے پیغام بھیجا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ وہ امیر الحج تھے کہ میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ ان پر ایلوے کا ضماد کرو کیونکہ میں نے اس کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے

الله صلى الله عليه وسلم۔

٧٥- حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا ابن علية عن أيوب عن نافع عن نبيه بن وهب بهذا الحديث۔

باب المحرم يغتسل۔

٧٦- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه أن عبد الله بن عباس و المسور بن مخرمة اختلفا بالأبواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل المحرم رأسه فأرسله عبد الله بن عباس إلى أبي أيوب الأنصاري فوجده يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب قال فسلمت عليه فقال من هذا قلت أنا عبد الله بن حنين أرسلني إليك عبد الله بن عباس أسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم قال فوضع أبو أيوب يده على الثوب فطأطأه حتى بدا لي رأسه ثم قال لإنسان يصب عليه اصبب قال فصب على رأسه ثم حرك أبو أيوب رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر ثم قال هكذا رأيته يفعل۔

باب المحرم يتزوج۔

٧٧- حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن نبيه بن وهب أخي بني عبد الدار أن عمر بن عبيد الله أرسل إلى أبان بن عثمان بن عفان يسأله وأبان يومئذ أمير الحاج وهما محرمان إني أردت أن أنكح طلحة بن عمر ابنة شيبة بن جبير فأردت أن تحضر ذلك فأنكر ذلك عليه أبان وقال إني سمعت أبي عثمان بن عفان

سنا ہے۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابن علیہ، ایوب، نافع نے اس حدیث کو نبیہ بن وہب سے روایت کیا ہے۔

محرم کا غسل کرنا

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کے درمیان ابواء کے مقام پر اختلاف ہوا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے۔ حضرت مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہ دھوئے۔ پس حضرت عبداللہ بن عباس نے انہیں (عبداللہ بن حنین کو) حضرت ابوایوب انصاری کے پاس بھیجا تو انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور وہ کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا تو فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں اور مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ دریافت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالتِ احرام میں اپنا سر مبارک کس طرح دھویا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابوایوب نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر انہوں نے ایک پانی ڈالنے والے سے پانی ڈالنے کو کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر حضرت ابوایوب نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے حرکت دی۔ ہاتھوں کو

محرم کا نکاح کرنا

عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان بن عفان کے لیے پوچھتے ہوئے پیغام بھیجا اور ابان ان دنوں حاجیوں کے امیر تھے اور وہ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کر دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں شرکت فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم

يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ۔

نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے حالتِ احرام میں اپنا یا دوسرے کا حالتِ احرام میں نکاح کرنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ صحیح مسلم کی روایت سے ولایت و وکالت اور خواستگاری یعنی منگنی تک کرنے کی ممانعت مترشح ہوتی ہے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام ابراہیم نخعی اور امام سفیان ثوری کے نزدیک ان امور کی حالتِ احرام میں ممانعت نہیں ہے۔ ان حضرات کے نزدیک حالتِ احرام میں ممانعت صرف جماع کی ہے۔ جیسا کہ اس باب کی حدیث ۸۰ سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تھا اور حدیث ۷۹ میں اُن کے بھتیجے یزید بن اصم نے جو حضرت میمونہ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرف کے مقام پر جبکہ ہم دونوں حلال تھے" اور ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ علماء نے اس کی تاویل کی اور کہا کہ حدیثِ ابن عباس کے پیشِ نظر نکاح حالتِ احرام میں ہوا ہوگا اور سرف کے مقام پر دخول فرمایا جبکہ آپ دونوں حلال تھے۔ اس تاویل سے دونوں روایتوں کا تعارض اُٹھ جاتا ہے جبکہ سرف کے مقام پر تزویج سے دخول مراد لیا جائے۔ بہرحال حضرت ابن عباس کی حدیث کو یزید بن اصم کی حدیث پر کئی طرح فوقیت ہے جیسے یزید بن اصم تابعی پر حفظ و اتقان و تفسیر و حدیث و فقہ کے بحرِ رواں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فضیلت حاصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ نَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ۔

قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر، سعید، مطر اور یعلیٰ بن حکیم، نافع، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور پیغام نکاح بھی نہ دے۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أَخِي مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ۔

میمون بن مہران نے حضرت میمونہ کے بھتیجے یزید بن اصم سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح کیا جبکہ سرف کے مقام پر ہم دونوں احرام کھولے ہوئے تھے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ ف

ف۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ محرم نکاح کر سکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ امام ابویوسف، امام محمد، امام ابراہیم نخعی اور امام سفیان ثوری کا یہی مذہب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ تَزْوِيْجِ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ابن بشار، عبد الرحمٰن بن مہدی، سفیان، اسمٰعیل بن امیہ، ایک آدمی، سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کو حضرت میمونہ کے نکاح کے بارے میں وہم ہوا کہ حضور احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ۔

محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے

۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِيْ قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے۔ فرمایا کہ پانچ جانوروں کو مار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، خواہ انہیں کوئی حل میں قتل کرے یا حرم میں۔ بچھو، کوا، چوہا، چیل اور کاٹنے والے کتے کو۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کر دینا بھی جائز ہے :۔ سانپ، بچھو، کوا، چوہا اور کاٹنے والے کتے کو۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِيْ۔

عبد الرحمٰن بن ابو نعم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟ فرمایا کہ سانپ، بچھو، چوہا، کوے کو بھگا دے اسے قتل نہ کرے، کاٹنے والا کتا، چیل اور حملہ کرنے والے ہر درندے کو۔

بَابُ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ۔

محرم کے لیے شکار کا گوشت

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ الْحَارِثُ خَلِيْفَةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الطَّائِفِ فَصَنَعَ لِعُثْمَانَ

اسحٰق بن عبد اللہ بن حارث نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حارث طائف میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ تھے تو انہوں نے حضرت عثمان کے لیے کھانا تیار کیا جس میں چکور، چکیروں اور پرندوں کا گوشت

طعاماً فيه من الحجل واليعاقيب ولحم الوحش فبعث إلى علي رضي الله عنه فجاءه الرسول وهو يخبط الأباعر له فجاء وهو ينفض الخبط عن يديه فقال كلوا فقالوا أطعموه قوماً حلالاً فإنا حرم فقال علي رضي الله عنه أنشد الله من كان ههنا من أشجع أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهدى إليه رجل حمار وحش وهو محرم فأبى أن يأكله قالوا نعم۔

تھا۔ انھوں نے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا جب لے جانے والا پہنچا تو وہ اپنے اونٹوں کے لیے چارہ تیار کرنے میں مصروف تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے پتے توڑ رہے تھے تو ان سے کہا کہ تناول فرمائیے۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کو کھلا دو جو حلال ہوں اور ہم تو احرام باندھے ہوئے ہیں۔ پس حضرت علی نے فرمایا کہ اشجع قبیلے کے جو لوگ یہاں ہیں انہیں قسم دیتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے گورخر کا گوشت پیش کیا جبکہ آپ محرم تھے تو آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں۔

٨٦۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن قيس عن عطاء عن ابن عباس أنه قال يا زيد بن أرقم هل علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهدي إليه عضو صيد فلم يقبله وقال إنا حرم قال نعم۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا: اے حضرت زید بن ارقم! کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک ٹکڑا ہدیۃً پیش کیا گیا تو آپ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ بات ہے۔

٨٧۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعني الإسكندراني عن عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صيد البر لكم حلال ما لم تصيدوه أو يصد لكم قال أبو داود إذا تنازع الخبران عن النبي صلى الله عليه وسلم ينظر بما أخذ به أصحابه۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جبکہ نہ تم نے شکار کیا ہو اور نہ تمہارے لیے شکار کیا گیا ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق دو خبروں میں تضاد ہو تو دیکھا جائے گا کہ آپ کے اصحاب نے کس پر عمل کیا ہے۔ ف

ف: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو متعارض خبریں وارد ہوں تو دیکھا جائے گا کہ صحابہ کرام کا عمل کس پر ہے، بعض ایسے امور شرعیہ میں اصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ متضاد روایات کے وقت اس زاویہ سے دیکھا جائے تو ایسے امور میں راہ عمل بخوبی متعین اور واضح ہو جاتی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کاوش کتاب الآثار کی شکل میں جو امت محمدیہ کے پاس ہے وہ اسی راہ کا تعین کرتی ہے اور اسی راستے پر چلتے ہوئے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤطا کو مرتب کیا۔ بہرحال امت محمدیہ کے اندر اس میدان میں سب پر سبقت لے جانے کا شرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کو حاصل ہے۔ حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانے اور نہ کھانے کے بارے میں بھی مختلف قسم کی روایات وارد ہوئی ہیں۔ جن کے پیش نظر آئمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ محرم کا شکار کرنا، راستہ دکھانا، اشارہ کرنا اور مدد دینا

سب کے نزدیک حرام ہے۔ اگر احرام والا ان میں سے کسی بات کا مرتکب ہوا تو جزا لازم آئے گی۔ شکار کا گوشت احرام والا کھائے اس میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ خود شکار کرے یا احرام باندھنے والا کوئی دوسرا شکار کرے تو اس کے حرام ہونے پر بھی تمام ائمہ متفق ہیں۔ اگر غیر محرم اپنے لیے شکار کرے یا محرم کی اجازت کے بغیر اُس کے لیے شکار کرے تو اس کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک صحیحین کی روایت یعنی حدیث صعب بن جثامہ کے پیش نظر محرم کے لیے اُس کا کھانا بھی حرام ہے۔ یہی مذہب ہے حضرت ابن عباس، طاؤس اور سفیان ثوری کا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک تب حرام ہے جب کہ محرم نے خود شکار کیا یا اس کے واسطے شکار کیا یا اُس نے شکار کرنے کی اجازت دی ہو۔ لیکن غیر محرم شکار کرے اور تحفے کے طور پر اُس میں سے پیش کرے تو محرم کے لیے ان حضرات کے نزدیک اُس کا کھانا حلال ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ دوسرے محرم کا شکار کیا ہوا بھی محرم کے لیے کھانا حلال ہے جب کہ نہ خود شکار کیا، نہ اپنے لیے شکار کرنے کا حکم دیا اور نہ اُس پر دلالت، اشارت اور اعانت کی ہو۔ صحیحین کی حدیث ابو قتادہ اس مذہب پر واضح دلالت کر رہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ قَالَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ تَعَالَى۔

نافع مولیٰ ابو قتادہ انصاری نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت مکہ مکرمہ کے راستہ میں پیچھے رہ گئے اور ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا جب کہ یہ احرام کے بغیر تھے پس انہوں نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا۔ پس انہوں نے خود لیا اور گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے مار گرایا۔ پس اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

بَابُ الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ۔

محرم کے لیے ٹڈی

۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹڈی دریائی شکار سے ہے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

ابو مہزم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ أَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهَمٌ۔

عنہ نے فرمایا: ہمیں ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ملا تو ہم میں سے ایک انہیں اپنے کوڑے سے مارنے لگا حالانکہ اس نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ یہ درست نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ یہ دریائی شکار ہے۔ میں نے امام ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالمہزم ضعیف ہے اور یہ دونوں حدیثیں وہم ہیں۔ ف

ف: اس حدیث کے راوی ابوالمہزم کو ضعیف بتا کر اور ٹڈیوں سے متعلق اس باب کی دونوں حدیثوں کے متعلق وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهَمٌ فرما کر امام ابوداؤد نے بات ہی صاف کر دی کہ یہ دونوں حدیثیں محض وہم ہیں۔ چونکہ ان دونوں حدیثوں میں وارد ہے کہ ٹڈیاں دریائی شکار ہیں اور ٹڈیوں کو علامہ وحیدالزمان خان صاحب نے یوں دریائی شکار بنایا کہ کیونکہ سانپ انہیں اگل دیتا ہے، پھر دریا اس کو کنارے پر پھینک دیتا ہے۔ موصوف نے جو بیان کیا یہ ہمارے لئے قطعاً نئی بات ہے۔ اگر علامہ صاحب اس کی کوئی عقلی و نقلی دلیل یا ذاتی مشاہدہ تحریر فرما دیتے تو کم از کم میرے جیسے کتنے ہی کم علم لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا کہ واقعی ٹڈی کو سانپ اگلتا اور دریا کے کنارے پھینک دیتا ہے۔

باب ۴۲ - فِي الْفِدْيَةِ

فدیہ کا بیان

۹۱ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہوں گی؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈوا لو پھر ایک بکری ذبح کر دینا یا تین روزے رکھ لینا یا تین صاع کھجوریں چھ مسکینوں کو کھلا دینا۔

۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَانْسُكْ نَسِيكَةً وَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شِئْتَ فَأَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم چاہو تو ایک قربانی پیش کر دینا اور اگر تم چاہو تو تین روزے رکھ لینا اور اگر تم چاہو تو چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں کھلا دینا (یعنی ان میں سے جو کام کر سکو وہ کر لینا)۔

۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ابن مثنیٰ، عبدالوہاب - نصر بن علی، یزید بن زریع،

۹۳ـ حدثنا نصر بن علي نا يزيد بن زريع وهذا لفظ ابن المثنى عن داود عن عامر عن كعب بن عجرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به زمن الحديبية فذكر القصة قال امعك دم قال لا قال فصم ثلاثة ايام او تصدق بثلاثة آصع من تمر على ستة مساكين بين كل مسكينين صاع.

حدیث ابن مثنی کے لفظوں میں ہے، داؤد، عامر نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ زمانہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، پس مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا کیا تمہارے پاس قربانی کا جانور ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لینا یا تین صاع کھجوریں چھ مسکینوں کو صدقہ دینا یوں کہ ہر دو مسکینوں کے درمیان ایک صاع ہو۔

۹۴ـ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن نافع ان رجلا من الانصار اخبره عن كعب بن عجرة وكان قد اصابه في رأسه اذى فحلق فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يهدي هديا بقرة.

نافع کو ایک انصاری آدمی نے بتایا کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر میں تکلیف ہو گئی تو انہوں نے سر منڈوا دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک گائے کی قربانی دینے کا حکم فرمایا۔

۹۵ـ حدثنا محمد بن منصور نا يعقوب حدثني ابي عن ابن اسحاق قال حدثني ابان يعني ابن صالح عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة قال اصابني هوام في رأسي وانا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية حتى تخوفت على بصري فانزل الله عز وجل فيّ فمن كان منكم مريضا او به اذى من رأسه الآية فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي احلق رأسك وصم ثلاثة ايام او اطعم ستة مساكين فرقا من زبيب او انسك شاة فحلقت رأسي ثم نسكت.

حکم بن عتیبہ نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے سر میں جوئیں پڑ گئیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حدیبیہ کے سال اور میں اپنی بینائی کے لیے خطرہ محسوس کرنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو" (البقرہ ۲: ۱۹۶) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر مجھے فرمایا کہ اپنا سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو ایک فرق (چار صاع) کشمش کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی۔ پس میں نے اپنا سر منڈوا دیا۔ پھر قربانی دی۔

باب الاحصار

حج سے رک جانا

۹۶ـ حدثنا مسدد نا يحيى عن حجاج الصواف حدثني يحيى بن ابي كثير عن عكرمة قال سمعت الحجاج بن عمرو الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر

عکرمہ نے حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار پڑ جائے تو وہ احرام کھول دے اور اگلے سال اس کے لیے حج کرنا ضروری ہے

أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ سے اس کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ أَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبد الرزاق، معمر، یحیی بن ابو کثیر، عکرمہ، عبد اللہ بن رافع، حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے یا بیمار پڑ جائے پس معناً ذکر کیا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ قَالَ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ أَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ مَعِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي بِهَدْيٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنَعُونَا أَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِي ثُمَّ أَحْلَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِأَقْضِيَ عُمْرَتِي فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَبْدِلِ الْهَدْيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔

ابو حاضر حمیری سے روایت ہے کہ ابو میمون بن مہران نے فرمایا کہ میں اس سال عمرہ کے ارادے سے نکلا۔ جب اہل شام نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور میرے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگوں نے ہدی بھیجی تھی۔ جب ہم پہنچے تو شام والوں نے ہمیں حرم میں داخل ہونے سے روکا۔ پس میں نے اسی جگہ ہدی کو نحر کیا اور احرام کھول دیا۔ پھر لوٹ آیا۔ جب اگلے سال میں اپنے عمرہ کی قضا ادا کرنے نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی ہدی کو بدل دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس ہدی کو قضا کے عمرہ میں بدلنے کا حکم فرمایا تھا جو انہوں نے حدیبیہ کے سال نحر کی تھی۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ آتے تو رات ذی طوی میں گزارتے۔ صبح ہو جاتی تو غسل کرتے اور دن کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ

عبد اللہ بن جعفر برمکی، معن، مالک۔ مسدد و ابن حنبل

معن عن مالك ح وحدثنا مسدد وابن حنبل عن يحيى ح وحدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو أسامة جميعا عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى زاد البرمكي يعني ثنيتي مكة۔

یحیی، عثمان بن ابو شیبہ ابو اسامہ سب کے سب عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا کی جانب سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلی کی طرف سے نکلتے۔ برمکی نے ثنیتی مکۃ ہی کہا ہے۔

حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کی جانب سے داخل ہوتے اور معرس کی طرف سے نکلتے۔

حدثنا هارون بن عبد الله نا أبو أسامة نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح من كداء من أعلى مكة ودخل في العمرة من كدى وكان عروة يدخل منهما جميعا وأكثر ما كان يدخل من كدى وكان أقربهما إلى منزله۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے یعنی اونچی جانب سے اور عمرہ میں کدی کی طرف سے۔ عروہ بن زبیر دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے تھے جبکہ اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوتے کیونکہ یہ راستہ ان کی منزل سے نزدیک پڑتا تھا۔

حدثنا ابن المثنى نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل مكة دخل من أعلاها وخرج من أسفلها۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس کی اونچائی کی جانب سے اور جب تشریف لے گئے تو اس کے نشیب کی طرف سے۔

باب في رفع اليد إذا رأى البيت

بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا

حدثنا يحيى بن معين أن محمد بن جعفر حدثهم نا شعبة سمعت أبا قزعة يحدث عن المهاجر المكي قال سئل جابر بن عبد الله عن الرجل يرى البيت يرفع يديه فقال ما كنت أرى أحدا يفعل هذا إلا اليهود وقد حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكن يفعله۔

ابو قزعہ نے مہاجر مکی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر اپنے ہاتھوں کو اٹھائے۔ فرمایا کہ میں نے یہودیوں کے سوا ایسا کرتے ہوئے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا تھا۔

۱۰۵۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا سلام ابن مسكين نا ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم لما دخل مكة طاف بالبيت وصلى ركعتين خلف المقام يعني يوم الفتح۔

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں یعنی فتح مکہ کے بعد

۱۰۶۔ حدثنا ابن حنبل نا بهز بن أسد و هاشم يعني ابن القاسم قالا نا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن عبد الله بن رباح عن أبي هريرة قال أقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل مكة فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت ثم أتى الصفا فعلاه حيث ينظر إلى البيت فرفع يديه فجعل يذكر الله عز وجل ما شاء أن يذكره ويدعوه قال والأنصار تحته قال هاشم فدعا وحمد الله ودعا بما شاء أن يدعو۔

عبداللہ بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آگے بڑھے تو حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر صفا پہاڑی کے اوپر چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جو چاہا اور دعا کی اور انصار نیچے بیٹھے تھے۔ ہاشم نے کہا کہ آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ جو چاہی دعا کی۔

باب ۲۸۔ في تقبيل الحجر۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

۱۰۷۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن عابس بن ربيعة عن عمر أنه جاء إلى الحجر فقبله فقال إني أعلم أنك حجر لا تنفع ولا تضر ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك ما قبلتك۔

عابس بن ربیعہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اسے بوسہ دیا اور کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو نہ نفع پہنچا سکے نہ نقصان اگر تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

باب ۲۹۔ استلام الأركان۔

ارکان کو ہاتھ لگانا

۱۰۸۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا ليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر قال لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح من البيت إلا الركنين اليمانيين۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی ارکان کو۔

۱۰۹۔ حدثنا مخلد بن خالد نا عبد الرزاق

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ إِنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّ عَائِشَةَ إِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكِ اسْتِلَامَهُمَا إِلَّا أَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ إِلَّا لِذٰلِكَ۔

کی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ کے اس ارشاد پر مطلع کیا گیا کہ حطیم در حقیقت بیت اللہ کا حصہ ہے تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت عائشہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں رکن شامی اور رکن عراقی کا استلام اسی لیے نہیں فرماتے کہ یہ بنیادی بیت اللہ میں شمار نہیں ہیں اور لوگ حطیم کے پیچھے سے طواف نہیں کرتے مگر یہی وجہ۔

١١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے استلام کو ترک نہیں فرماتے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ

واجب طواف

١١١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کا استلام ایک ٹیڑھی لکڑی سے فرمایا۔

١١٢ - حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ ثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِي يَدِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں اطمینان حاصل ہو گیا تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور دست مبارک میں ایک ٹیڑھی لکڑی تھی اس کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا۔ ان کا بیان ہے کہ میں آپ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

١١٣ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَعْرُوفٍ يَعْنِي ابْنَ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيَّ ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو الطفیل سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا پھر ایک ٹیڑھی لکڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے اور

يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

پھر اسے چومتے ہوئے۔ محمد بن رافع نے یہ بھی کہا کہ پھر آپ صفا اور مروہ کی جانب نکلے اور اپنی سواری پر سات طواف فرمائے۔

١١٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا مروہ کا تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں، مطلع ہوں اور دریافت کریں کیونکہ پروانوں نے شمع رسالت کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا۔

١١٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ علیل تھے، اس لیے سوار ہو کر آپ نے طواف فرمایا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس تشریف لاتے تو ایک ٹیڑھی لکڑی کے ساتھ استلام فرماتے۔ جب طواف سے فارغ ہوئے تو سواری کو بٹھایا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

١١٦۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں علیل ہونے کی شکایت پیش کی تو فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے تم سوار ہو کر طواف کر لینا۔ ان کا بیان ہے کہ میں طواف کر رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ الْاِضْطِبَاعِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے وقت اضطباع کرنا

١١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ۔

ابن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا تو اپنی سبز چادر سے اضطباع فرمایا ہوا تھا۔

١١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى نَا حَمَّادٌ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوْا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کیا اور بیت اللہ کا طواف رمل کے ساتھ کیا، پھر اپنی چادروں کو بغلوں کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔ ف

ف: طواف کے وقت اضطباع کرنے کی حدیث ابوداؤد کے علاوہ ابن ماجہ اور دارمی میں بھی موجود ہے۔ چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لینے کو عربی میں اضطباع کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الرَّمَلِ۔

دوڑنے کا بیان

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قُلْتُ وَمَا صَدَقُوْا وَمَا كَذَبُوْا قَالَ صَدَقُوْا قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبُوْا لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوْا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوْتُوْا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوْهُ عَلٰى أَنْ يَجِيْئُوْا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيْمُوْا بِمَكَّةَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُوْنَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ قُلْتُ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرِهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قُلْتُ مَا صَدَقُوْا وَمَا كَذَبُوْا قَالَ صَدَقُوْا قَدْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرِهِ وَكَذَبُوْا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يُدْفَعُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوالطفیل کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف دوڑ کر کیا اور یہ سنت ہے۔ فرمایا کہ انہوں نے کچھ درست کہا اور کچھ غلط۔ میں عرض گزار ہوا کہ درست کیا ہے اور غلط کیا؟ فرمایا کہ یہ تو درست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوڑ کر طواف کیا اور اس کا سنت ہونا غلط ہے کیونکہ قریش نے حدیبیہ کے سال یہ کہا تھا کہ محمد اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ بیمار اونٹ کی طرح خود ہی مر جائیں گے۔ جب انہوں نے اس شرط پر صلح کر لی کہ اگلے سال آیا کریں اور تین دن مکہ معظمہ میں ٹھہرا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے اور مشرکین قعیقعان کی طرف سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بیت اللہ کے تین طواف دوڑ کر کرو، لہٰذا یہ سنت نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم کا یہ گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی اونٹ پر سوار ہو کر فرمائی لہٰذا سنت یہی ہے۔ فرمایا کہ کچھ درست کہا اور کچھ غلط کہا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ درست کیا کہا اور کیا غلط کہا ہے؟ فرمایا کہ درست تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی اونٹ پر سوار ہو کر فرمائی حتیٰ اور اسے

وَسَلَّمَ وَلَا يُصْرَفُوْنَ عَنْهُ فَطَافَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ لِيَسْمَعُوْا كَلَامَهٗ وَلِيَرَوْا مَكَانَهٗ وَلَا تَنَالُهٗ اَيْدِيْهِمْ۔

سنت کہنا غلط ہے کیونکہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹتے نہ تھے اور آپ کے لیے راستہ نہیں چھوڑتے تھے تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر پھیرے لگائے تاکہ لوگ آپ کے ارشادات سنیں، آپ کو دیکھیں اور ان کے ہاتھ آپ تک نہ پہنچ سکیں۔ ف

ف۔ پہلے تین پھیروں میں طواف کرتے وقت بالکل ہلکی رفتار سے دوڑنے یا تیز چلنے کو رمل کہتے ہیں۔ اختلافِ روایات کے باعث آئمہ کے درمیان اس کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ تمام روایات کو سامنے رکھ کر صورتِ حال یہ سامنے آتی ہے کہ ہر اُس طواف کے لیے پہلے تین پھیروں میں رمل مسنون ہے۔ جس کے بعد سعی ہو۔ اس کے پیشِ نظر طوافِ عمرہ، طوافِ قدوم اور طوافِ افاضہ میں رمل مسنون ہے۔ طوافِ افاضہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمل نہ کرنا ثابت ہے۔ لیکن طوافِ وداع میں رمل مسنون نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰى وَلَقُوْا مِنْهَا شَرًّا فَاَطْلَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا قَالُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَاَوْهُمْ رَمَلُوْا قَالُوْا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا اِبْقَاءً عَلَيْهِمْ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پہنچے تو مدینہ منورہ کے بخار نے لوگوں کو کمزور کر رکھا تھا مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں بخار نے نڈھال کر رکھا ہے اور وہ مصیبت میں مبتلا ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو سے مطلع فرما دیا پس آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ تین پھیرے دوڑ کر لگائیں اور حجرِ اسود و رکن یمانی کے درمیان حسبِ معمول چلیں۔ جب انہوں نے مسلمانوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ تم تو ان کے متعلق کہتے تھے کہ بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے لیکن یہ تو ہم سے چاک و چوبند ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آپ نے تمام پھیروں میں رمل کا انہیں حکم نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی مشرکوں پر اثر ڈالنے کے لیے تھا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ فِيْمَ الرَّمَلَانُ الْيَوْمَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَاَهْلَهٗ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اب رمل کرنے اور کندھے کھولنے کی ضرورت تو نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مستحکم فرما دیا، کفر اور کافروں کو مٹا دیا لیکن اس کے باوجود ہم ان میں سے کسی فعل کو نہیں چھوڑتے جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں کیا کرتے تھے۔ ف

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں بعض کام کسی ضرورت یا مصلحت کے باعث بھی کیے گئے جب وہ ضرورت پوری ہوئی یا اُن کے کرنے میں کوئی مصلحت نہ رہی تو اُن کے ترک کر دینے میں کوئی قباحت نہ تھی لیکن قربان جائیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایمانی فراست اور تعلق بالرسول پر کہ پھر بھی اُن کا عمل برقرار رہا ہے کہ ضرورت یا مصلحت آج اُس کی متقاضی نہ سہی لیکن سنتِ رسول پر عمل کرنے کا ثواب تو حاصل رہے گا۔ لہٰذا اُن حضرات نے کسی عمل کو ترک نہ کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کرتے تھے۔ مثلاً رمل کرنا ایک وقتی ضرورت تھی کہ قریش کو اپنی طاقت دکھانا مقصود تھی تاکہ اُن کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بیٹھ جائے اور وہ اہلِ اسلام کو کمزور نہ سمجھیں۔ واللہ اعلم

۱۲۲۔ حدثنا مسدد نا عیسی بن یونس نا عبید اللہ بن ابی زیاد عن القاسم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الطواف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ورمی الجمار لاقامۃ ذکر اللہ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور کنکریاں مارنا سب یادِ الٰہی کے لیے مقرر فرمائے گئے ہیں۔ ف

ف۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور جمرہ پر کنکریاں مارنا درحقیقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اُن کی والدۂ محترمہ کے مقدس افعال کی یاد تازہ رکھنا ہے۔ اس حدیث میں ان افعال کو زندہ رکھنے کے متعلق لاقامۃ ذکر اللہ ارشاد ہوا ہے یعنی یادِ الٰہی کو تازہ رکھنے کے لیے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے افعال کی پیروی کرنا بھی ذکرِ الٰہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۳۔ حدثنا محمد بن سلیمان الانباری نا یحیی بن سلیم عن ابن خثیم عن ابی الطفیل عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اضطبع فاستلم فکبر ثم رمل ثلاثۃ اطواف وکانوا اذا بلغوا الرکن الیمانی وتغیبوا من قریش مشوا ثم یطلعون علیہم یرملون تقول قریش کانہم الغزلان قال ابن عباس فکانت سنۃ۔

ابو الطفیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اضطباع اور استلام کر کے تکبیر کہی پھر تین طوافوں میں رمل کیا اور جب رکن یمانی پر پہنچ کر قریش کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو جاتے تو حسبِ معمول چلتے اور جب انہیں نظر آنے لگتے تو رمل کرتے۔ قریش کہتے گویا یہ ہرن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت ہے۔ ف

ف وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (۸ : ۶۰) اور ان (کافروں) کے لیے تیار رہو پوری قوت کے ساتھ جتنی تم سے ہو سکے۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم تو یہی چاہتا ہے کہ اہلِ اسلام کافروں پر غالب رہیں اور اُن کی قسمتوں کا فیصلہ اپنی نوکِ شمشیر سے کیا کریں لیکن جب مسلمانوں نے کافروں اور ملحدوں کی نفرت اپنے دلوں سے نکال دی۔ کافروں کے نہ صرف دوست و غمخوار بن گئے بلکہ اُن سے مرعوب ہو کر اور مجبور ہو کر کافروں کے رحم و کرم پر جینے کا تہیہ کر لیا تو ایسے حالات میں وہی ذلت و خواری مقدر ہو کر رہتی جس کی منہ بولتی تصویر آج کے مسلمان پیش کر رہے ہیں۔ اور اہلِ اسلام کی اس رسوائی اور تنزل کو مسلمانوں پر مسلط کرتے ہیں اسلامی ممالک کے سربراہوں کا سب سے زیادہ حصہ ہے جو اسلامی تعلیمات سے ناآشنا اور دینی غیرت سے عاری ہونے کے باعث قبلۂ اسلامیہ کا رُخ حرم سے پھیر کر لندن، نیویارک، ماسکو، پیرس، بیجنگ، اور دہلی کی طرف کرتے رہے۔ مسلمانانِ عالم آج بھی اللہ کی بارگاہ میں سے یہی دعا مانگتے ہیں ۔۔

١٢٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَوْا أَرْبَعًا۔

ابوالطفیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو بیت اللہ کے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں چلتے رہے۔

١٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔

بَاب ٣٣۔ الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے وقت دعا کرنا

١٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یحییٰ بن عبید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کہتے ہوئے سنا۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

١٢٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کے لیے پہلی مرتبہ تشریف لاتے تو تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں حسب معمول چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے۔

بَاب ٣٤۔ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

عصر کے بعد دعا کرنا

١٢٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

عبداللہ بن باباہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو بیت اللہ کے طواف سے منع نہ کرو اور جس ساعت میں چاہے کوئی نماز پڑھے رات میں یا دن میں۔

بَاب ٣٥۔ طَوَافِ الْقَارِنِ۔

قران والے کا طواف

١٢٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ

ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کسی نے صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا مگر ایک طواف یعنی پہلی مرتبہ۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتَّى رَمَوُا الْجَمْرَةَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی جو آپ کے ساتھ تھے، جمرہ پر کنکریاں مارنے تک طواف نہ کیا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ أَنَا الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

عطاء نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کا تمہارے واسطے حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے۔ شافعی نے فرمایا کہ سفیان نے کبھی عطاء کے واسطے سے حضرت عائشہ سے روایت کی اور کبھی عطاء سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔

بَابُ الْمُلْتَزَمِ۔

ملتزم کا بیان

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قُلْتُ لَأَلْبَسَنَّ ثِيَابِي وَكَانَتْ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَطِيمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَهُمْ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں کپڑے پہنوں گا کیونکہ میرا گھر راستے میں پڑتا تھا اور دیکھوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں۔ میں نے جا کر دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کعبہ مقدسہ سے باہر نکلے اور دروازے سے لے کر حطیم تک بیت اللہ کے ساتھ لپٹ گئے انہوں نے اپنے رخسار بیت اللہ پر رکھ دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے درمیان میں تھے۔

ف۔ باب کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ لپٹ کر دعا کرنا قبولیت سے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ أَلَا تَتَعَوَّذُ قَالَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هٰكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

عمرو بن شعیب سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ طواف کیا جب ہم کعبے کے پیچھے آئے تو میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ تعوذ نہیں پڑھتے تھا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ سے۔ پھر گئے اور سنگِ اسود کو بوسہ دیا پھر حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان کھڑے ہو گئے تو اپنا سینہ، اپنا چہرہ، اپنی کلائیاں اور اپنی ہتھیلیاں اس پر خوب پھیلا کر رکھ دیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْبَابَ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هٰهُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ

محمد بن عبد اللہ بن سائب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لے جایا کرتے اور تیسرے گوشے میں دروازے کے نزدیک حجرِ اسود کے پاس کھڑا کر دیا کرتے تھے۔ پھر حضرت ابن عباس ان سے فرماتے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے؟ وہ عرض کرتے ہاں۔ پس یہ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

بَابُ أَمْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

صفا و مروہ کے متعلق حکم

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَلَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا

قعنبی، مالک، ہشام بن عروہ۔ ابن السرح، ابن وہب، مالک، ہشام ان کے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا اور ان دنوں میں نوعمر تھا کہ ارشاد باری تعالیٰ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ کے بارے میں آپ کا خیال کیا ہے جبکہ میری نظر میں اگر کوئی ان دونوں کا طواف نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ اگر بات یوں ہوتی جیسا تم کہتے ہو تو حکم یوں ہوتا ۔۔۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔ درحقیقت یہ آیت انصار کے بارے میں نازل فرمائی گئی جو منات بت کے لیے حج کیا کرتے اور منات قدید کے سامنے

حَتّٰى أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ۔

سے اپنے صفا و مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے۔ جب اسلام کی جلوہ گری ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں (۲ : ۱۵۸)۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقِيلَ لِعَبْدِ اللهِ أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا طواف فرمایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ تھے حضرات جو لوگوں سے آپ کو چھپایا ہوا تھا۔ حضرت عبد اللہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَسَعٰى بَيْنَهُمَا سَبْعًا ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ۔

اسمٰعیل بن ابو خالد کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ اس میں یہ بھی ہے۔ پھر آپ صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے درمیان سات دفعہ سعی فرمائی۔ پھر اپنا سر مبارک منڈایا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي وَالنَّاسُ يَسْعَوْنَ قَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

عطاء بن سائب نے کثیر بن جمہان سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی صفا و مروہ کے درمیان حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! میں آپ کو صرف چلتے ہوئے دیکھتا ہوں جبکہ دوسرے لوگ دوڑتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر میں چلتا ہوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چلتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں دوڑتا ہوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے

بَابُ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج کا حال

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيَّانِ وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوا نَا حَاتِمُ بْنُ [illegible]

جعفر بن محمد کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں گئے جب ان کے نزدیک پہنچے تو لوگوں سے پوچھا یہاں تک کہ میری باری آئی تو عرض گزار ہوا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ چنانچہ میرے [illegible]

عن جابر بن عبد الله فلما انتهينا اليه سأل عن القوم حتى انتهى الي فقلت انا محمد بن علي ابن حسين فاهوى بيده الى راسي فنزع زري الاعلى ثم نزع زري الاسفل ثم وضع كفه بين ثديي وانا يومئذ غلام شاب فقال مرحبا بك واهلا يا ابن اخي سل عما شئت فسألته وهو اعمى وجاء وقت الصلوة فقام في نساجة ملتحفا بها يعني ثوبا ملفقا كلما وضعها على منكبه رجع طرفاها اليه من صغرها فصلى بنا ورداؤه الى جنبه على المشجب فقلت اخبرني عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بيده فعقد تسعا ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس في العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير كلهم يلتمس ان يأتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل بمثل عمله فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرجنا معه حتى اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع فقال اغتسلي واستذفري بثوب واحرمي فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على البيداء قال جابر نظرت الى مد بصري من بين يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القران وهو يعلم تأويله فما عمل به من شيء عملنا به فاهل بالتوحيد لبيك

پھر میرے سینے کے درمیان میں ہاتھ رکھا اور ان دنوں میں نوجوان تھا اور فرمایا۔ اے بھتیجے! خوش آمدید۔ جو چاہو پوچھو۔ میں نے ان سے سوال کیے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور نماز کا وقت ہو گیا تھا تو وہ اپنی چادر لپیٹ کر کھڑے ہوئے جب اسے کندھے پر ڈالتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اس کا سرا گر پڑتا۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلو میں ان کی چادر کھونٹی پر رکھی ہوئی تھی میں عرض گزار ہوا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے نو گرہیں لگائیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نو سال رہے لیکن حج نہ کیا۔ دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں تو مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ سب پیروی کرنے اور آپ کے مطابق عمل کرنے کے متمنی تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے اور ہم آپ کے ساتھ تھے جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ میں کیا کروں؟ فرمایا کہ غسل کرو، مضبوطی سے لنگوٹ باندھ لو اور احرام پہن لو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ کی سواری بیداء میں پہنچی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے دیکھا تو سامنے حد نگاہ تک سوار اور پیدل نظر آئے۔ اسی طرح دائیں بائیں اور پیچھے نظر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں تھے اور آپ پر قرآن کریم نازل ہوتا تو اس کا مفہوم آپ خود جانتے۔ جب آپ عمل کرتے تو ہم آپ کی پیروی کرتے۔ آپ نے توحید کے ساتھ تلبیہ کہا۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ حمد، نعمت اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ آپ کی طرح لوگوں نے بھی تلبیہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے

اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ وَعُثْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً

منع نہ فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ ہم سوائے حج کی نیت کے نہ تھی اور عمرہ کو ہم جانتے نہ تھے۔ جب آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ تین پھیرے دوڑ کر اور چار چل کر لگائے پھر مقام ابراہیم کی طرف بڑھے تو پڑھا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ (۲: ۱۲۵) پس آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ عثمان اور نفیلی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں جن میں سورۂ اخلاص اور سورۂ الکافرون پڑھی۔ پھر بیت اللہ کی طرف لوٹے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر دروازے سے صفا کی جانب نکلے۔ جب صفا کے نزدیک پہنچے تو پڑھا۔ بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ہم اسی سے ابتدا کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی۔ پس آپ نے صفا سے ابتدا کی اور اس پر چڑھ گئے تو بیت اللہ نظر آنے لگا پس آپ نے اللہ اکبر اور الحمد للہ کے بعد کہا:۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ وہ زندہ رکھتا اور مارتا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔ پھر اس کے درمیان دعا کی اور تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ پھر مروہ کی طرف اترے اور میدان میں قدم مبارک پہنچے تو دوڑے اور چل کر مروہ پہاڑی پر چڑھے لہٰذا مروہ پر بھی اسی طرح کیا جیسے صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پہ آخری پھیرا لگایا تو فرمایا۔ اگر مجھے یہ بات پہلے معلوم ہوتی تو ہدی نہ لاتا اور اسے عمرہ بنا لیتا پس تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ پس تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال کتروا لئے سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور جس کے پاس ہدی تھی پس حضرت سراقہ بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ایہ

وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَ
لْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا
إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى ثُمَّ قَالَ
دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ
لِأَبَدِ أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ
حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ
ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَقَالَ مَنْ أَمَرَكِ بِهٰذَا قَالَتْ أَبِي قَالَ
فَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ
إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى
فَاطِمَةَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ
فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي
بِهٰذَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ
فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ
بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ
الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ
الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ
كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
وَوَجَّهُوْا إِلٰى مِنًى أَهَلُّوْا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ
بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رعایت اسی سال ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیاں ایک دوسری میں پیوست
کرکے دو مرتبہ فرمایا۔ حج میں عمرہ اس طرح داخل ہو گیا ہے یہ
رعایت ہمیشہ کے لیے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یمن سے حضرت علی
آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ لے کر۔ انہوں
نے حضرت فاطمہ کو پایا کہ احرام کھولا ہوا ہے، رنگین کپڑے پہن
رکھے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ حضرت علی کو یہ بات اچھی نہ لگی
اور فرمایا کہ تمہیں اس بات کا کس نے حکم دیا؟ کہا والد ماجد نے
راوی کا بیان ہے کہ عراق میں حضرت علی کہتے کہ فاطمہ نے جو کیا
میں اس کی شکایت لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہوا تاکہ جو مجھ سے کہا ہے اس کا حکم پوچھوں
اور گزارش گزار کیا کہ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی تو کہا کہ مجھے والد ماجد
نے حکم فرمایا ہے۔ فرمایا ٹھیک کہا، ٹھیک کہا۔ اچھا حج کی
نیت کرتے وقت تم نے کیا کہا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے
کہا اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے فرمایا کہ میرے پاس
ہدی ہے لہٰذا تم بھی احرام نہ کھولنا۔ یمن سے حضرت علی جتنے
ہی اونٹ لے کر حاضر ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم مدینہ منورہ سے لائے تھے تو سارے سو ہو گئے۔ لوگوں
نے احرام کھول دیئے اور بال کتروائے سوائے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے اور جس کے پاس ہدی تھی۔ آٹھویں ذی الحجہ
کو لوگ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے حج کا احرام باندھ کر لیں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو گئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشا
اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔ تھوڑی دیر میں سورج طلوع ہو گیا تو
آپ نے اپنے لیے بالوں والا خیمہ نصب کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ
نمرہ میں نصب کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیئے
اور قریش کا گمان یہی تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ
میں مشعر الحرام کے پاس ٹھہریں گے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں
قریش کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ
قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ
قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ
الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى
بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ
تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ
وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا قَالَ عُثْمَانُ دَمُ ابْنِ
رَبِيعَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ
هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ
رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ
كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ
اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَإِنَّ لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ
فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ
فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ
اللهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ
قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ
ثُمَّ قَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَ
يَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ
الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ

آگے بڑھے یہاں تک کہ عرفات میں جا پہنچے تو آپ نے نمرہ میں
اپنا خیمہ نصب پایا لہٰذا اس میں جلوہ افروز ہوئے۔ جب سورج
ڈھل گیا تو آپ نے قصواء کا حکم فرمایا تو اس پر پالان کسا گیا اور
سوار ہو کر آپ وادی کے درمیان تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیتے
ہوئے فرمایا۔ بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے
پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینے اور اس شہر کی حرمت
ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ جاہلیت کے تمام کام میرے قدموں کے
نیچے پامال ہیں اور جاہلیت کے تمام خون معاف ہیں اور سب
سے پہلے میں اپنے خون کو معاف کرتا ہوں۔ عثمان کا بیان ہے کہ
ابن ربیعہ کا خون۔ سلیمان کا بیان ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب
کا خون جنہوں نے بنی سعد میں دودھ پیا اور ہذیل کے لوگوں نے
جنہیں قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے سود معاف ہیں۔ سب سے
پہلے میں عباس بن عبد المطلب کے سود کو معاف کرتا ہوں کیونکہ
سب معاف ہیں۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ
وہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں اور اللہ کے کلمے
سے ان کی شرمگاہیں تمہارے لیے حلال ہوئی ہیں اور تمہارا ان پر
حق یہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے
ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں مارو لیکن ضرب کاری نہ ہو
اور ان کا تم پر حق ہے کہ انہیں کھانے پینے کو دستور کے مطابق
دو اور میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو
جبکہ تم نے اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑا۔ تم سے میرے متعلق
پوچھا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے
کہ آپ نے خدا کے حکم پہنچا دیے، حق ادا کر دیا اور کمال خیرخواہی
فرمائی۔ پھر انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھا کر لوگوں کی
طرف جھکاتے کہا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔
اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر حضرت بلال نے اذان کہی اقامت
کہی اور نماز ظہر پڑھی۔ پھر اقامت کہی اور نماز عصر پڑھی اور
ان دونوں کے درمیان اور کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر قصواء پر سوار
ہو کر عرفات [illegible] قصواء [illegible]

بین یدیہ فاستقبل القبلۃ فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذھبت الصفرۃ قلیلا حین غاب القرص وأردف أسامۃ خلفہ فدفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتی إن رأسھا لیصیب مورک رحلہ وھو یقول بیدہ الیمنی السکینۃ أیھا الناس السکینۃ أیھا الناس کلما أتی حبلا من الحبال أرخی لھا قلیلا حتی تصعد حتی أتی المزدلفۃ فجمع بین المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتین قال عثمان ولم یسبح بینھما شیئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلع الفجر فصلی الفجر حین تبین لہ الصبح قال سلیمان بنداء وإقامۃ ثم اتفقوا ثم رکب القصواء حتی أتی المشعر الحرام فرقی علیہ قال عثمان وسلیمان فاستقبل القبلۃ فحمد اللہ وکبرہ زاد عثمان ووحدہ فلم یزل واقفا حتی أسفر جدا ثم دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل أن تطلع الشمس وأردف الفضل بن عباس وکان رجلا حسن الشعر أبیض وسیما فلما دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظعن یجرین فطفق الفضل ینظر إلیھن فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی وجہ الفضل وصرف الفضل وجھہ إلی الشق الآخر وحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ إلی الشق الآخر وصرف الفضل وجھہ إلی الشق الآخر ینظر حتی أتی محسرا فحرک قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی الذی یخرجک إلی الجمرۃ الکبری حتی أتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ منھا بمثل حصی الخذف فرمی من

حبل المشاۃ کو سامنے رکھا اور قبلہ رُو ہو گئے۔ اسی حالت پر رہے کہ سورج غروب ہو گیا اور کچھ زردی جاتی رہی جبکہ قرص غائب ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور قصواء کی باگ کھینچ رکھی کہ اس کا سر پالان کے سرے سے لگ جاتا اور آپ دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرماتے۔ لوگو! آہستہ چلو، لوگو! آہستہ چلو۔ جب چڑھائی آتی تو باگ کچھ ڈھیلی چھوڑ دیتے۔ آخرکار مزدلفہ پہنچ گئے تو مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع فرمائی۔ عثمان کا بیان ہے کہ ان کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر فجر طلوع ہونے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام فرمایا۔ صبح خوب ظاہر ہونے پر نماز فجر پڑھی۔ سلیمان نے کہا کہ اذان و اقامت سے۔ پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر الحرام آئے اور اس پر چڑھ گئے۔ عثمان اور سلیمان نے کہا کہ الحمد للہ اور اللہ اکبر قبلہ رُو ہو کر کہا۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ توحید بیان کی۔ آپ ٹھہرے رہے کہ خوب اجالا ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورج طلوع ہونے سے پہلے چل پڑے اور حضرت فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھا لیا جو حسین بالوں والے، گورے چٹے اور خوبصورت تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جا رہے تھے تو ہودجوں میں بیٹھی ہوئی عورتیں قریب سے گزریں جنہیں حضرت فضل دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ساتھ فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ حضرت فضل دوسری طرف دیکھتے رہے کہ وادی محسر آ گئی۔ آپ نے تھوڑی سی حرکت دے کر درمیانی راستہ اختیار کر لیا جو جمرہ کبریٰ پر پہنچاتا ہے آخرکار اس جمرہ کے پاس پہنچے جو شجرہ کے پاس ہے تو اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر کہی ہر کنکری خذف ریزے کے برابر تھی اور انہیں وادی کے درمیان سے مارا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نحر کرنے کی جگہ پر لوٹ آئے تو اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ نحر فرمائے

بِكَفِّ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلاَثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُولُ مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلاَ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلاَ أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

اور حضرت علی کو حکم فرمایا تو باقی انہوں نے نحر کیے جنہیں آپ نے اپنی ہدی میں شامل فرمایا تھا۔ پھر ہر اونٹ سے گوشت کی بوٹی لے کر ہانڈی میں گوشت پکایا گیا پس دونوں نے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ سلیمان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف لوٹے اور نماز ظہر مکہ مکرمہ میں پڑھی۔ پھر بنی عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے جو آب زمزم پلا رہے تھے تو آپ نے فرمایا۔ اے بنی عبد المطلب! نکالتے رہو۔ اگر تمہارے سقایہ پر لوگوں کے غالب آ جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔ پس انہوں نے ایک ڈول آپ کے لیے نکالا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا۔ ف

ف۔ یہ حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیح مسلم میں بھی مروی ہے، جس میں حجۃ الوداع یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج کا سارا حال مذکور ہے۔ [illegible] کی صورت کے بارے میں [illegible] حدیث کو [illegible] کتاب المناسک [illegible] حجۃ الوداع کے جزوی واقعات حضرت عائشہ، حضرت ابن عباس، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عمر وغیرہ کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلاَلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال۔ احمد بن حنبل، عبد الوہاب ثقفی، جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی اور ان کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی نیز مغرب و عشاء کی نماز بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اکٹھی پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ حاتم بن اسماعیل نے طویل حدیث میں بیان کیا ہے اور حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی سند میں محمد بن علی جعفی، جعفر، محمد باقر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مگر اس نے کہا کہ مغرب اور عشاء کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ پڑھی۔ ف

ف۔ مزدلفہ کے اندر مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی جاتی ہے اس کے متعلق اختلاف روایات کے باعث ائمہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام زفر کا مذہب یہ ہے کہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی جائیں [illegible]

نمازِ مغرب کے لیے اقامت کہی جائے گی اور اسی طرح نمازِ عشاء کے لیے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک ہی اقامت دونوں کے لیے کافی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں بھی یہی ارشاد ہے۔ اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ اس حدیث کی امام ترمذی نے تحسین و تصحیح فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرٌ نَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

امام محمد باقر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا ہے جبکہ سارا منیٰ ہی نحر کرنے کی جگہ ہے اور میں عرفات میں اس جگہ ٹھہرا ہوں جبکہ سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ میں ٹھہرے تو فرمایا کہ میں یہاں ٹھہرا ہوں جبکہ سارا مزدلفہ ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

مسدد، حفص بن غیاث، جعفر اپنی سند سے۔ اس میں یہ بھی ہے۔ اپنی قیام گاہوں پر نحر کرو۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي هٰذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

امام جعفر صادق کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث میں وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کے بعد کہا کہ ان دونوں میں سورۂ اخلاص اور سورۂ الکافرون پڑھی اور اس میں کہا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفے میں فرمایا۔ قَالَ أَبِي کا لفظ مجھے حضرت جابر سے یاد نہیں ہے۔ پس میں شکایت کرنے گیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بیان کیا۔

باب ۵۳ الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ۔

عرفات میں ٹھہرنا

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو ان کے دین پر تھے وہ مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے اور اسے حمس کہا کرتے تھے اور باقی اہلِ عرب عرفات میں ٹھہرا کرتے جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آ کر ٹھہرا کریں اور یہاں سے لوٹا کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں (۲ : ۱۹۹)

أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنًى۔

١٩٢٥۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى۔

منیٰ کی طرف جانا

زہیر بن حرب، احوص بن جواب ضبی، عمار بن رزیق، سلیمان اعمش، حکم، مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھ تاریخ کو نماز ظہر اور نو تاریخ کو نماز فجر منیٰ میں پڑھی۔

١٩٢٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبدالعزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ پوچھنے کی غرض سے حاضر ہوا کہ جو چیز آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو مجھے بھی بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ یوم النفر کو نماز عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حکام کرتے ہیں۔ ف

ف: محصب یعنی ابطح میں ٹھہرنا سنت ہے یا نہیں، اس میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے بلکہ یہ اختلاف صحابہ کرام کے درمیان بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں خیف بنی کنانہ میں ٹھہرے جہاں کفار مکہ نے بیٹھ کر ظلم و ستم سے متعلق عہد کیا تھا۔ بعض حضرات نے اس ٹھہرنے کو اتفاقی یا مصلحتاً بتایا اور اکثر نے سنت کہا۔ حق یہ ہے کہ ایسے مقامات پر اتباع رسول کی خاطر مستحسن سمجھا جائے اور ابطح میں ٹھہرنے کی کوشش کی جائے خواہ تھوڑی دیر ہی ٹھہرنا میسر آئے کہ باعث سعادت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پارہ — ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۲۷ اَلْخُرُوْجُ اِلٰى عَرَفَةَ۔

عرفات کے لیے نکلنا

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوْبُ نَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيْحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِهٖ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روز نماز فجر کے بعد صبح سویرے ہی منیٰ سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے تو نمرہ میں اترے اور عرفات کے اندر امام کی منزل یہاں ہوتی ہے یہاں تک کہ نماز ظہر کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی سے روانہ ہو گئے اور ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرمایا پھر لوگوں سے خطاب فرمایا پھر روانہ ہوئے اور عرفات میں ٹھہرے۔ ف

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دسویں ذی الحجہ میں عرفات کے اندر بعد نماز عصر جس خطبے کا ذکر فرمایا ہے وہ خطبۂ حج نہیں بلکہ بعض دیگر ضروری امور کی خاطر لوگوں سے خطاب فرمایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۸ اَلرَّوَاحُ اِلٰى عَرَفَةَ۔

عرفات کی جانب روانہ ہونا

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيْعٌ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا اَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ اَيَّةَ سَاعَةٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوْحُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَّرُوْحَ قَالَ قَالُوْا لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ قَالَ اَزَاغَتْ قَالُوْا لَمْ تَزِغْ قَالَ فَلَمَّا قَالُوْا قَدْ زَاغَتْ اِرْتَحَلَ

سعید بن حسان سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب حجاج نے حضرت ابن زبیر کو شہید کیا تو حضرت ابن عمر کے لیے پیغام بھیجا کہ آج کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کب روانہ ہوتے تھے؟ فرمایا کہ جب ہم روانہ ہوں گے۔ جب حضرت ابن عمر نے روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے کہا۔ سورج نہیں ڈھلا۔ پھر پوچھا، کیا ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا۔ جب لوگوں نے کہا کہ ڈھل گیا تو آپ روانہ ہوئے۔

باب ۲۷۲ الخطبة بعرفة

۱۴۹ ـ حدثنا هناد عن ابن أبي زائدة أنا سفيان بن عيينة عن زيد بن أسلم عن رجل من بني ضمرة عن أبيه أو عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر بعرفة.

عرفات میں خطبہ دینا

زید بن اسلم نے بنی ضمرہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس کے والد یا چچا جان نے فرمایا کہ میں نے عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے منبر پر دیکھا۔

۱۵۰ ـ حدثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن سلمة بن نبيط عن رجل من الحي عن أبيه نبيط أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة على بعير أحمر يخطب.

سلمہ بن نبیط نے قبیلہ حی کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت نبیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں اپنے سرخ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۱۵۱ ـ حدثنا هناد بن السري وعثمان بن أبي شيبة قالا نا وكيع عن عبد المجيد حدثني العداء بن خالد بن هوذة قال هناد عن عبد المجيد أبي عمرو حدثني خالد بن العداء بن هوذة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم عرفة على بعير قائما في الركابين. قال أبو داود رواه ابن العلاء عن وكيع كما قال هناد.

ہناد بن سری اور عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، عبد المجید، عداء بن خالد بن ہوذہ، ہناد، عبد المجید ابو عمرو، حضرت خالد بن عداء بن ہوذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عرفہ کے روز اپنے اونٹ پر دونوں رکابوں میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن العلاء نے وکیع سے جیسا کہ ہناد نے کہا ہے۔

ف۔ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس کا تذکرہ ... شریف تھا اور اسے تعبیر کیا جاتا تھا۔ جن روایات میں منبر پر خطبہ پڑھنا آیا ہے منبر سے مراد ان کی اونچی جگہ ہوگی کیونکہ اونٹ پر خطبہ پڑھا گیا تھا اور جس اونچی چیز پر بھی بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جاتا ہو ممکن ہے اس کو عربی میں مجازاً منبر ہی سے تعبیر کرتے ہوں کیونکہ خطبا اور منبر کو ایک دوسرے سے جسم اور لباس کی طرح نسبت ہے۔ اگر منبر سے اونٹ مراد نہ لیا جائے تو عرفات میں منبر کہاں سے ثابت کیا جائے گا جب کہ کسی روایت میں منبر ساتھ لانے کا ذکر نہیں ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۲ ـ حدثنا عباس بن عبد العظيم نا عثمان بن عمر نا عبد المجيد أبو عمرو عن العداء بن خالد بمعناه.

عباس بن عبد العظیم، عثمان بن عمر، عبد المجید ابو عمرو نے عداء بن خالد سے اسے روایت کیا ہے۔

باب ۲۷۳ موضع الوقوف بعرفة

عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ

۱۵۳ ـ حدثنا ابن نفيل نا سفيان عن عمرو يعني ابن دينار عن عمرو بن عبد الله

یزید بن شیبان کا بیان ہے کہ حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور عرفات میں ہم

ابْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ۔

جگہ پر تھے جو عمرو بن عبد اللہ کے خیال میں امام سے دور تھی انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ اپنے مشاعر کے پاس رہو کیونکہ تم حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو۔

بَابُ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ۔

عرفات سے لوٹنا

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ نَا عُبَيْدَةُ نَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتَّى أَتَى جَمْعًا زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتَّى أَتَى مِنًى۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش۔ وہب بن بیان، عبیدہ، سلیمان اعمش، حکم، مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو سکون و اطمینان کے ساتھ اور آپ نے حضرت اسامہ کو پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا لوگو! تمہیں اطمینان سے چلنا چاہیئے کیونکہ یہ بھلائی نہیں ہے کہ گھوڑے اور اونٹ کو دوڑایا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے ہاتھ اٹھا کر سواری کو دوڑاتے ہوئے کوئی نہ دیکھا یہاں تک کہ ہم سب پہنچ گئے۔ وہب نے یہ بھی کہا۔ پھر حضرت فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرمایا۔ لوگو! یہ بھلائی نہیں ہے کہ گھوڑے اور اونٹ کو دوڑایا جائے تمہیں اطمینان سے چلنا چاہیئے۔ پس میں نے کسی کو اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ منیٰ میں پہنچ گئے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ عرفات سے منیٰ کو جاتے ہوئے آرام و اطمینان کے ساتھ جانا چاہیئے۔ تیزی سے دوڑتے ہوئے جانا مناسب نہیں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بڑا پیار اور خاص نگاہِ کرم تھی کہ سواری پر انہیں اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ فِيهِ النَّاسُ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ

ابراہیم بن عقبہ کو کریب نے بتایا کہ وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات نے اس شام کو کیا کیا جبکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر آئے تھے؟ فرمایا کہ ہم اس وادی میں آئے جہاں شب باشی کے لیے لوگ اونٹوں کو بٹھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اونٹ سے اترے پھر پیشاب کیا اور پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر وضو کے لیے پانی منگوا کر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ۔

وضو فرمایا جس میں مبالغہ نہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نماز؟ فرمایا کہ نماز آگے ہوگی۔ پس آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے تو نماز مغرب پڑھی۔ پھر لوگوں نے اپنی قیام گاہ پر اونٹ بٹھا دیئے اور سامان نہیں اتارا تھا کہ عشاء کی اقامت ہوئی اور نماز پڑھی۔ پھر لوگوں نے سامان اتارا۔ محمد بن کثیر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ میں عرض گزار ہوا کہ صبح کے وقت آپ حضرات نے کیا کیا؟ فرمایا کہ حضرت فضل آپ کے پیچھے بیٹھے اور میں قریشیوں کے ساتھ پیدل چلا۔

١٥٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، سفیان، عبدالرحمٰن بن عیاش، زید بن علی بن حسین کے والد ماجد، عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پھر آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور اونٹ کو درمیانی رفتار سے چلاتے تھے اور لوگ آپ کے دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلا رہے تھے۔ آپ لوگوں کی طرف دیکھتے اور فرماتے۔ لوگو! اطمینان سے چلو۔ خود آپ آفتاب غروب ہونے کے بعد روانہ ہوئے تھے۔

١٥٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار کیا تھی جبکہ آپ روانہ ہوئے؟ فرمایا کہ درمیانی رفتار سے چلے اور جب راستہ صاف مل جاتا تو دوڑاتے۔ ہشام کا بیان ہے کہ نص رفتار عنق سے تیز ہوتی ہے۔ ف

ف۔ کوئی جس طرح حسب معمول چلتا ہے اگر اس کی نسبت قدرے تیز چلے تو اسے عربی میں العنق یعنی تیز چلنا کہتے ہیں اور اس سے زیادہ تیز ہو جائے تو النص یعنی بالکل بھاگنے کی رفتار سے دوڑانا یا پوری تیزی سے چلنا کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٥٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

احمد بن حنبل، یعقوب، ان کے والد ماجد، ابن اسحاق، ابراہیم بن عقبہ، کریب، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہو گئے تھے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے۔ جب وادی میں پہنچے تو اتر پڑے، پیشاب کیا اور وضو فرمایا لیکن پوری طرح وضو نہ فرمایا۔ میں نے نماز کے لیے گزارش کی تو فرمایا۔ نماز آگے چلیں گے۔ پس سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ پہنچے تو اتر گئے اور پوری طرح وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت ہوئی تو نماز مغرب پڑھائی پھر ہر ایک نے اپنے اونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا پھر عشاء کی اقامت کہی گئی اور نماز عشاء پڑھائی گئی۔ ان دونوں کے درمیان آپ نے کوئی نماز نہ پڑھی۔

بَابٌ ۴۶ الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ۔

مزدلفہ کی نماز

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ۔

ابن ابی ذئب نے اسے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک ہی اقامت کے ساتھ دونوں نمازوں کو پڑھا۔ امام احمد نے وکیع کا قول بیان فرمایا کہ ہر نماز علیحدہ اقامت کے ساتھ پڑھی۔ ف

ف۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی جاتی ہیں۔ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ تکبیر یعنی اقامت کہی جائے یا دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے۔ اختلاف روایات کے باعث اس مسئلے میں آئمہ کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَمَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مَخْلَدٌ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

عثمان بن ابو شیبہ، شبابہ، مخلد بن خالد، عثمان بن عمر، ابن ابی ذئب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ اور احمد بن حنبل نے حماد سے معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہر نماز کے لیے اقامت کہی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ کہی اور دونوں میں سے کسی کے بعد نوافل نہ پڑھے۔ مخلد نے کہا کہ دونوں میں سے کسی نماز کے لیے اذان نہ کہی۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ

عبد اللہ بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ مالک بن حارث نے ان سے کہا یہ کیسی نماز ہے فرمایا کہ میں نے ان دونوں نمازوں کو اسی جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی اقامت سے پڑھا ہے۔ ف

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھیں اور اپنا مشاہدہ بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں ایسا کرتے ہی دیکھا تھا۔ ان کے اس عمل اور مشاہدہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ فَذَكَرَ مَعْنَى ابْنِ كَثِيرٍ۔

محمد بن سلیمان انباری، اسحاق بن یوسف، شریک، ابو اسحاق، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک کا بیان ہے کہ ہم نے مزدلفہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اقامت سے پڑھی۔ باقی حدیث ابن کثیر کی طرح معناً بیان کی۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا بَلَغْنَا جَمْعًا صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ هٰكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ عرفات سے لوٹے۔ جب ہم (مزدلفہ میں) سامنے پہنچے تو ہمیں ایک ہی اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی، تین اور دو رکعتیں۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت ابن عمر نے ہم سے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

سعید بن جبیر نے مزدلفہ میں اقامت کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں۔ پھر نماز عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا اور وہ فرماتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا۔ ف

ف۔ اس باب کی حدیث [illegible] سے واضح ہوا ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جب مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھا جائے تو دونوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
[illegible]

سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اذان کہی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا۔

اشعث بن سلیم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہوا۔ وہ تکبیر و تہلیل کہنا موقوف نہ کرتے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے۔ پس اذان و اقامت ہوئی یا کسی کو اذان و اقامت کا حکم فرمایا تو ہمیں نمازِ مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ پس ہمیں عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر رات کا کھانا منگوایا۔ اشعث نے علاج ابن عمرو سے اپنے والد ماجد کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ حضرت ابن عمر سے اس کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَأَبَا عَوَانَةَ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثُوهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنَ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کوئی نماز وقت پر نہ پڑھی ہو سوائے مزدلفہ کے کیونکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور اگلے روز نمازِ فجر جس وقت پڑھتے تھے اس سے پہلے پڑھائی۔ ف

ف۔ نمازِ فجر کے ادا کرنے میں جلدی کی جائے یا دیر یعنی اندھیرے میں ہی پڑھ لی جائے یا اُجالا ہونے پر۔ اس مسئلے میں ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جلدی کی جائے یعنی اندھیرے میں پڑھ لی جائے جبکہ ان حضرات کے برعکس امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نمازِ فجر اُجالے میں پڑھی جائے۔ فریقین کی تائید میں احادیث صحیحہ موجود ہیں لیکن بوجوہ ترجیح امام ابو حنیفہ ہی کے مذہب کو ہے۔ اُجالے میں نمازِ فجر پڑھنے کی دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک یہ کہ اُجالا ہونے پر نماز ادا کی جائے اور دوسری یہ کہ نماز تو اندھیرے میں شروع کر دی جائے اور قرأت اتنی پڑھی جائے کہ خوب اُجالا ہونے پر نماز تمام ہو۔ زیرِ بحث حدیث سے یہ بھی امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں نمازِ فجر معمول سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔ معلوم ہوا کہ اُجالے میں نمازِ فجر ادا کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ چنانچہ ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پیش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر یعنی صبح کو خوب روشن کرو کہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ طبرانی کے الفاظ یہ ہیں: ما اسفرتم بالفجر فانہ اعظم للاجر اور ابن حبان کے یہ الفاظ ہیں: اصبحوا بالصبح فانہ اعظم للاجر۔ ان تمام الفاظ کا حاصل یہی ہے کہ جس

جتنا اسفار یعنی اجالے میں مبالغہ کرو گے اتنا ہی زیادہ ثواب پاؤ گے۔ اس مسئلے میں ائمہ کرام کا اختلاف جواز و عدم جواز کا نہیں بلکہ اختلاف صرف ثواب کی کمی بیشی کا ہے۔ نماز عموماً اندھیرے میں پڑھی جائے یا اجالے میں دونوں صورتوں میں ادا ہو جائے گی لیکن ایک بھی روایت نہیں دیکھی گئی کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھو گے تو ثواب زیادہ ملے گا۔ جبکہ اجالے میں نماز فجر ادا کرنے پر زیادہ ثواب ملنے کی روایات موجود ہیں۔ جن کے باعث بلاشبہ ترجیح امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو حاصل ہوتی اور موجودہ زمانے کی حالت کو دیکھا جائے تو عمل اسی پر زیادہ مناسب ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد نماز میں شامل ہو سکیں۔ اگر تغلیس یعنی اندھیرے میں نماز فجر ادا کی جائے گی تو کتنے ہی نمازی باجماعت نماز سے محروم رہ جائیں گے۔ هذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

١١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ عَلَى قُزَحَ فَقَالَ هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

ابن عیاش، زید بن علی کے والد ماجد نے عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب مزدلفہ میں صبح ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبل قزح پر ٹھہرے اور فرمایا۔ یہ قزح ہے یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور جمع سب کے سب ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ میں اسی جگہ نحر کروں گا اور سارا منیٰ ہی نحر کرنے کی جگہ ہے لہذا تم اپنی اپنی قیام گاہوں میں نحر کر لو۔

١٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَفْتُ هَا هُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَا هُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ۔

جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عرفات میں یہاں وقوف کیا اور سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے میں نے مزدلفہ میں یہاں وقوف کیا اور سارا ہی مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے میں نے نحر اس جگہ کیا اور سارا منیٰ ہی نحر کرنے کی جگہ ہے لہذا تم اپنی قیام گاہوں پر نحر کر لو۔

١٢١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور پورا منیٰ نحر کرنے کی جگہ ہے اور تمام مزدلفہ وقوف کرنے کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کے تمام راستے چلنے اور نحر کرنے کی جگہیں ہیں۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتَّى يَرَوُا الشَّمْسَ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جاہلیت والے اس وقت لوٹتے جب ثبیر پہاڑ پر سورج کو طلوع ہوتا ہوا دیکھ لیتے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی کہ آپ سورج طلوع

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

ہونے سے پہلے لوٹ آتے۔

بَابُ التَّعْجِيْلِ مِنْ جَمْعٍ۔

مزدلفہ سے جلد لوٹنا

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو اپنے گھر والوں میں سے ضعیف شمار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دیا تھا۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ نَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اللَّطْخُ الضَّرْبُ اللَّيِّنُ۔

حسن العرنی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مزدلفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کر کے پہلے روانہ فرما دیا تھا۔ آپ ہماری رانوں پر تھپکتے اور فرماتے بیٹو! جمرہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہلکی ضرب کو لطخ کہتے ہیں۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں جمرہ کی جانب پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا تاکہ دوسرے حضرات کے پہنچنے سے پہلے وہ بآسانی جمرہ پر کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں۔ اور آپ نے انہیں ہدایت فرما دی تھی کہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی اسی روایت کے مطابق ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد کنکریاں ماری جائیں جب کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد کنکریاں مارنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ ان بزرگوں کا عمل دوسری روایات پر ہے۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ اَهْلِهٖ بِغَلَسٍ وَيَاْمُرُهُمْ يَعْنِيْ لَا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حبیب بن ابو ثابت نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر والوں میں سے کمزوروں کو اندھیرے ہی میں پہلے روانہ فرما دیتے اور انہیں حکم دیتے کہ سورج طلوع ہونے تک جمرہ پر کنکریاں نہ مارنا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کی رات میں حضرت ام سلمہ کو روانہ فرما دیا۔ انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر کنکریاں ماریں اور جا کر طواف افاضہ کر لیا۔ یہ ایسا دن تھا کہ

الفجر ثم مضت فأفاضت وكان ذلك اليوم اليوم الذي يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني عندها.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ان کے پاس ہونے کی تھی۔

۱۷۷۔ حدثنا محمد بن خلاد الباهلي نا يحيى عن ابن جريج أخبرني عطاء أخبرني مخبر عن أسماء أنها رمت الجمرة قلت إنا رمينا الجمرة بليل قالت إنا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

عطاء کو ایک خبر دینے والے نے بتایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جمرہ پر کنکریاں مار کر فرمایا کہ ہم رات میں جمرہ پر کنکریاں مار لیتے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ف

ف۔ مذکورہ بالا دونوں روایتیں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے مذہب کی تائید کرتی ہیں کہ نصف شب کے بعد کنکریاں مارنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب دوسری روایات پر ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کنکریاں سورج طلوع ہونے کے بعد ماری جائیں۔ جیسا کہ اسی باب کی حدیث ۱۷۰، ۱۷۱ سے واضح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان حدثني أبو الزبير عن جابر قال أفاض رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه السكينة وأمرهم أن يرموا بمثل حصى الخذف وأوضع في وادي محسر.

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطمینان کے ساتھ (مزدلفہ سے) واپس لوٹے اور ان کو ٹھیکری جیسی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز کر دیا۔

باب یوم الحج الأكبر

حج اکبر کا دن

۱۷۹۔ حدثنا مؤمل بن الفضل نا الوليد نا هشام يعني ابن الغاز نا نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف يوم النحر بين الجمرات في الحجة التي حج فقال أي يوم هذا قالوا يوم النحر قال هذا يوم الحج الأكبر.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دسویں ذی الحجہ کو جمروں کے درمیان کھڑے ہوئے اس حج میں جو آپ نے کیا تھا اور فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا یوم النحر ہے فرمایا یوم حج اکبر کا دن ہے۔

۱۸۰۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس أن الحكم بن نافع حدثهم نا شعيب عن الزهري حدثني حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة قال بعثني أبو بكر فيمن يؤذن يوم النحر بمنى أن لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ويوم الحج الأكبر

زہری نے حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت ابو بکر نے مجھے دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرے اور ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور حج اکبر کا دن دسویں ذی الحجہ ہے اور حج کی

يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ.

باب ۷۹ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ.

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِيْ حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ.

حرمت والے مہینے

ابن ابی بکرہ نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ زمانہ گردش کرکے اسی ہیئت پر آگیا ہے جس پر اس روز تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا کیونکہ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم تین تو متواتر ہیں اور چوتھا مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ ف

ف۔ حرمت والے مہینے چار ہیں۔ تین ان میں سے متواتر ہیں یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم، چوتھا مہینہ رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ یعنی اسلامی و قمری سال کا آٹھواں مہینہ۔ قبیلہ مضر والے رجب کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے اس لیے اہلِ عرب اسے مضر کی جانب منسوب کر دیا کرتے تھے کہ "مضر کا رجب" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی تفہیم کی خاطر اسی انداز پر گفتگو فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَسَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

ابن ابی بکرہ نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے مرفوعاً اور معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں ابن عون نے ابن ابی بکرہ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ بتایا ہے۔

بَابٌ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ.

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوْا رَجُلًا فَنَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَجُلًا فَنَادَى الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ

جس نے وقوف عرفات نہ پایا

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ عرفات میں تھے تو نجد والوں میں سے چند لوگ حاضر بارگاہ ہوئے۔ انہوں نے ایک آدمی کو حکم کیا تو وہ چلایا یا رسول اللہ! حج کس طرح ہے؟ آپ نے حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرفہ کے روز الحج الحج کی آواز دی۔ جو دسویں ذی الحجہ کو نماز فجر سے پہلے آگیا عرفات میں تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں۔ اگر کوئی دو روز ہی ٹھہرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو اس

فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ خَلْفَهُ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ مَرَّةً۔

١٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْقِفِ يَعْنِي بِجَمْعٍ قُلْتُ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ۔

بَابُ النُّزُولِ بِمِنًى۔

١٨٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ۔

بَابُ أَيِّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى۔

١٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَالَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَيْنَ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

پر گناہ ہے جو زیادہ ٹھہرے۔ پھر آپ نے سواری پر ایک آدمی کو پیچھے بٹھالیا اور وہ اسی بات کی منادی کرتا رہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے مہران نے سفیان سے دو مرتبہ الحج الحج اور روایت کیا اسے یحییٰ بن سعید قطان نے سفیان سے اور ایک مرتبہ الحج کہا ہے۔

حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مزدلفہ میں تھے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں طے کے پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو نیم جان کر لیا ہے اور خود نڈھال ہو گیا ہوں کیونکہ خدا کی قسم میں نے کسی پہاڑی کو نہیں چھوڑا مگر اس پر وقوف کیا ہے کیا میرا حج ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہمارے ساتھ اس نماز کو پایا اور عرفات میں حاضر ہوا اس سے پہلے رات یا دن میں تو اس کا حج پورا ہو گیا اور

منیٰ میں اترنا

محمد بن ابراہیم تیمی نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا اور لوگوں کو ان کی قیام گاہوں پر اتارتے ہوئے فرمایا۔ مہاجرین یہاں اتریں اور قبلے کے دائیں جانب اشارہ فرمایا اور انصار یہاں اتریں اور قبلے کی بائیں طرف اشارہ فرمایا اور دوسرے لوگ ان مہاجرین و انصار کے ارد گرد اتر جائیں۔

منیٰ میں کس روز خطبہ دیا جائے

نافع نے ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے کہ بنی بکر کے دو حضرات نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور ہم آپ کی سواری کے نزدیک تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَهُوَ بِمِنًى رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى۔

کا وہی خطبہ تھا جو آپ نے منیٰ میں دیا تھا۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّءُوسِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ عَمُّ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ۔

ربیعہ بن عبدالرحمٰن بن حصین کا بیان ہے کہ میری دادی جان حضرت سراء بنت نبہان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو دورِ جاہلیت میں بت خانے والی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دوسرے روز ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوحرہ رقاشی کے چچا جان نے اسی طرح کہا ہے کہ ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دیا۔

باب مَنْ قَالَ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ۔

جس نے کہا کہ خطبہ یوم النحر کو دے

۱۸۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے یوم النحر کو منیٰ میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی عضباء پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ ف

ف۔ دسویں ذی الحجہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو منیٰ میں خطبہ دیا اس وقت آپ عضباء نامی اپنی اونٹنی پر سوار تھے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ قصواء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸۹- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيَّ نَا الْوَلِيدُ نَا ابْنُ جَابِرٍ نَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ۔

سلیم بن عامر کلاعی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ سنا عید الاضحیٰ کے روز۔

باب أَيَّ وَقْتٍ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ

یوم النحر کو کس وقت خطبہ پڑھے

۱۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى

ہلال بن عامر مزنی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آفتاب بلند ہو گیا تھا۔ آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ حضرت علی

حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو آپ کے ارشادات سمجھا رہے تھے اور کچھ لوگ کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا يَذْكُرُ الْاِمَامُ فِيْ خُطْبَتِهٖ بِمِنًى۔

منیٰ کے خطبے میں امام کیا بیان کرے

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى فَفُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا حَتّٰى كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ فِيْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ اَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَنَزَلُوْا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ فَنَزَلُوْا مِنْ وَّرَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

محمد بن ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہم منیٰ میں تھے۔ ہم ہمہ تن گوش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سن لیا جو آپ نے فرمایا اور ہم اپنی قیام گاہوں میں تھے۔ آپ نے لوگوں کو مناسک حج سکھائے یہاں تک کہ کنکریاں مارنے تک پہنچے تو اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال لیا۔ پھر فرمایا کہ دانے کے برابر کنکریاں پھر مہاجرین کو حکم فرمایا تو وہ مسجد کے سامنے ٹھہرے اور انصار کو حکم فرمایا تو وہ مسجد کے پیچھے اترے۔ پھر دوسرے لوگ ان کے بعد اترے۔

بَابُ يَبِيْتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رات گزارنا

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ حَرِيْزٌ اَوْ اَبُوْ حَرِيْزٍ اَلشَّكُّ مِنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ فَرُّوْخٍ يَسْاَلُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّا نَتَبَايَعُ بِاَمْوَالِ النَّاسِ فَيَاْتِيْ اَحَدُنَا مَكَّةَ فَيَبِيْتُ عَلَى الْمَالِ فَقَالَ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاتَ بِمِنًى وَظَلَّ۔

یحییٰ کو شک ہے کہ حریز یا ابو حریز نے عبدالرحمٰن بن فروخ سے روایت کی کہ انہوں نے سوال کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ہم لوگوں کا مال بیچتے ہیں ہم میں سے کوئی اگر مال کے پاس مکہ مکرمہ میں رات گزارے تو؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو رات اور دن منیٰ میں گزارا کرتے تھے۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت عباس نے پانی پلانے کے باعث منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى۔

منیٰ کی نماز

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَحَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَاهُ وَحَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَتَمُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ زَادَ عَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هٰهُنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَشْيَاخِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن یزید نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں۔ حفص سے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ بھی ان کے ابتدائی دور میں۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔ ابو معاویہ سے یہ بھی مروی ہے کہ پھر آپ کی رائے مختلف ہو گئیں حالانکہ میں دو مقبول رکعتوں کو چار رکعتوں سے بہتر سمجھتا ہوں۔ اعمش کا بیان ہے کہ معاویہ بن قرہ نے اپنے بعض شیوخ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے چار رکعتیں پڑھیں تو ان سے عرض کی گئی۔ آپ نے تو حضرت عثمان پر اعتراض کیا تھا پھر خود چار رکعتیں پڑھنے لگے؟ فرمایا کہ اختلاف برا ہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَجْمَعَ عَلَى الْإِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں کیونکہ انہوں نے حج کے بعد اقامت کی نیت کر لی تھی۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا۔

مغیرہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں کیونکہ منیٰ کو وطن بنا لیا تھا۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْأَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُ۔

یونس نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طائف میں زمین خرید لی اور وہاں رہنے کا ارادہ فرما لیا تو چار رکعتیں پڑھیں اس کے بعد ائمہ نے یہی طریقہ اختیار کر لیا۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى مِنْ أَجْلِ الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الصَّلٰوةَ أَرْبَعٌ۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدوؤں کے باعث منیٰ میں پوری نماز پڑھی کیونکہ وہ کثرت سے آئے تھے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ نماز کی درحقیقت چار ہی رکعتیں ہیں۔

بَابُ الْقَصْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

مکہ معظمہ والوں کا قصر پڑھنا

١٩٩- حدثنا النفيلي نا زهير نا ابو اسحٰق حدثني حارثة بن وهب الخزاعي وكانت امه تحت عمر فولدت عبيد الله بن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى والناس اكثر ما كانوا فصلى بنا ركعتين في حجة الوداع۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جن کی والدہ ماجدہ حضرت عمر کے نکاح میں تھیں اور ان سے حضرت عبید اللہ بن عمر پیدا ہوئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں نماز پڑھی اور لوگ کثرت سے گئے تھے تو آپ نے حجۃ الوداع میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

باب في رمي الجمار

رمی جمار کا بیان

٢٠٠- حدثنا ابراهيم بن مهدي حدثني علي بن مسهر عن يزيد بن ابي زياد انا سليمان بن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة من بطن الوادي وهو راكب يكبر مع كل حصاة ورجل من خلفه يستره فسألت عن الرجل فقالوا الفضل بن العباس وازدحم الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس لا يقتل بعضكم بعضا واذا رميتم الجمرة فارموا بمثل حصى الخذف۔

سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بطن وادی سے جمرہ پر کنکریاں مار رہے تھے اور آپ سوار تھے۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور ایک آدمی نے پیچھے کھڑے ہو کر آپ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ اس کے متعلق پوچھا گیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت فضل بن عباس ہیں۔ لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کر دینا اور جب تم جمرہ پر کنکریاں مارو تو دانوں جیسی کنکریاں ہوں۔

٢٠١- حدثنا ابو ثور ابراهيم بن خالد ووهب بن بيان قالا نا عبيدة عن يزيد بن ابي زياد عن سليمان بن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند جمرة العقبة راكبا ورايت بين اصابعه حجرا فرمى ورمى الناس۔

یزید بن ابو زیاد نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کے پاس سوار دیکھا اور میں نے آپ کی انگلیوں میں کنکریاں دیکھیں جو آپ نے پھینکیں تو لوگوں نے بھی پھینکیں۔

٢٠٢- حدثنا محمد بن العلاء نا ابن ادريس نا يزيد بن ابي زياد باسناده في هذا الحديث زاد ولم يقم عندها۔

یزید بن ابو زیاد نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اس کے پاس کھڑا نہ ہو۔

٢٠٣- حدثنا القعنبي نا عبد الله يعني ابن عمر عن نافع عن ابن عمر انه كان يأتي الجمار في الايام الثلاثة بعد يوم النحر ماشيا ذاهبا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوم النحر کے بعد کنکریاں مارنے تین دنوں کے اندر آیا کرتے وہ پیدل آتے اور پیدل ہی جاتے تھے اور بتاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ

وَنَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

٢٠٤- حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے یوم النحر کو چاشت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے دیکھا اور اس کے بعد سورج ڈھل جانے پر۔

٢٠٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا.

مسعر نے وبرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امام کنکریاں مارے تو تم بھی مارو۔ میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا۔ ہم سورج ڈھلنے کا انتظار کیا کرتے جب سورج ڈھل جاتا تو ہم کنکریاں مارتے۔

٢٠٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا.

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دن کے آخر میں ظہر کی نماز پڑھ کر طواف افاضہ کیا۔ پھر منیٰ کی جانب لوٹے۔ پس ایام تشریق میں وہاں رہے۔ جب سورج ڈھل جاتا تو ہر جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے کافی دیر کھڑے رہتے گریہ زاری کرتے اور تیسرے جمرہ کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

٢٠٧- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ وہ بڑے جمرہ پر جا پہنچے اور بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا اور جمرہ پر سات کنکریاں ماریں تو اس وقت فرمایا کہ اسی طرح اس ہستی نے کنکریاں ماریں جن پر سورۃ البقرہ نازل فرمائی گئی تھی۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ بِيَوْمَيْنِ وَيَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک، ابن السرح، ابن وہب، مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے والد ماجد، ابوالبداح بن عاصم نے اپنے والد محترم ——— سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو منیٰ میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ یوم النحر کو کنکریاں ماریں پھر اگلے دن اور اس سے اگلے دن یعنی بارہویں کو اور تیرھویں تاریخ کو رخصت ہونے کے وقت بھی کنکریاں ماریں۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

ابی البداح بن عدی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو ایک روز کنکریاں مارنے اور ایک روز نہ مارنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَرَمَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ۔

قتادہ نے ابو مجلز کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جمروں پر کنکریاں مارنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْحَجَّاجُ لَمْ يَرَ الزُّهْرِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ۔

عمرہ بنت عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار لے تو عورتوں کے سوا اس کے لیے ہر چیز حلال ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ حجاج نے زہری کو نہیں دیکھا اور نہ ان سے سماع ہی ثابت ہے۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

بال منڈوانا اور چھوٹے کروانا

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض

الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی۔ فرمایا اور بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی۔ ف

ف۔ حج اور عمرہ کرنے والے کے لیے سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے۔ عورتوں کے لیے سر کے بال منڈانا حرام کیا۔ وہ حج یا عمرہ کے بعد بال نہیں منڈائیں گی۔ دراصل حجاج کمال عاجزی و انکساری پیش کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں زیب و زینت سے کیا سروکار؟ چونکہ بال کترانے میں سر کی کچھ زینت باقی رہ جاتی ہے۔ جس کے باعث سر منڈانے کو بال کترانے پر فضیلت ہے۔ احناف کے نزدیک چوتھائی سر کے بال منڈانا کفایت کرتا ہے۔ جتنے سر کا وضو میں مسح کرنا فرض ہے۔ اور سر کے سارے بال منڈانا سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈا لیا تھا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذَبَحَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ فَاَخَذَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ فَحَلَقَهٗ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ۔

ابن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ یعنی جمرۃ النحر کو کنکریاں ماریں۔ اپنی منیٰ والی قیام گاہ کی طرف لوٹے پھر قربانی کے جانور منگوا کر انہیں ذبح کیا۔ پھر حجام کو بلا کر سر مبارک کے داہنی جانب کو پکڑا اور اُسے منڈایا اور جو حاضر بارگاہ تھے اُن میں سے ہر ایک کو ایک دو موئے مبارک مرحمت فرمائے پھر سر مبارک کی دوسری جانب کو پکڑا اور اُسے منڈایا۔ پھر فرمایا کہ ابوطلحہ ادھر آئیں۔ پس وہ حضرت ابوطلحہ کو مرحمت فرما دیئے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار مقدسہ بہت ہی باعثِ خیر و برکت ہیں۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شب و روز ان برکتوں کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات جان و دل سے آثار مقدسہ کی تعظیم کرتے اور اُن کے فیوض و برکات سے مستفیض و مستفید ہوا کرتے تھے۔ اسی لیے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو حاصل کرنے کی غرض سے ٹوٹ پڑتے اور کوشش کرتے کہ سرکار کا لعاب دہن اُن کے ہاتھوں میں یا دامن پر گرے۔ جس خوش نصیب کو حاصل ہو جاتا وہ اُسے اپنے منہ اور جسموں پر مل لیا کرتا تھا۔ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ اسی لعاب دہن سے کھاری کنوئیں شیریں ہو گئے تھے۔ حضرت جابر کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی حسب سابق درست ہو گئی تھی اور حضرت علی کا آشوب چشم ایک لحظہ میں غائب ہو گیا تھا۔ اسی لیے وہ حضرات کوشش کیا کرتے کہ جسم اطہر سے لگے ہوئے وضو کے پانی کو زمین پر گرنے نہ دیں اور اُسے اپنے ہاتھوں پر حاصل کریں۔ جو پانی زمین میں گرتا تو اس جگہ کی گیلی مٹی کو لے کر اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لیا کرتے تھے۔ جب آپ حجامت بنواتے تو ایک ایک موئے مبارک کو حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے۔ ایک بھی موئے مبارک حاصل ہو جاتا تو اُسے دنیا و مافیہا سے گراں بہا شمار کرتے اور متاعِ بے بہا

کہ اسے جان سے بھی عزیز رکھا کرتے تھے۔ آثارِ مقدسہ کی قدر دانی کے یہ مناظر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے تھے۔ اسی لیے حجۃ الوداع کے موقع پر جب آپ نے سر مبارک منڈایا تو شمع رسالت کے داہنی جانب کے بالوں سے ایک ایک موئے مبارک اپنے پروانوں میں تقسیم فرما دیے۔ اور دوسری جانب کے تمام موئے مبارک حضرت ابو طلحہ انصاری کو مرحمت فرما دیے۔ حضرت ابو طلحہ کو ایسا خصوصی اعزاز و امتیاز بخشنے میں یقیناً کوئی خاص حکمت و مصلحت ہوگی۔ لیکن احقر کو وہ معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ آثارِ مقدسہ کی آج تک تعظیم و توقیر کی جاتی اور ان سے فیوض و برکات حاصل کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ چاہتے تھے کہ امتِ محمدیہ قیامت تک ان کی برکتوں سے فیضیاب ہوتی رہے۔ اور دوسری جانب ان کا تعلق بارگاہِ رسول قائم رہے جو ہمارے اسلام کا مرکزی نقطہ اور سرمایۂ زندگی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پہلے داہنی جانب کے بال منڈانے چاہئیں اور پھر بائیں جانب کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ اِنِّيْ اَمْسَيْتُ وَلَمْ اَرْمِ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں جو کچھ پوچھا گیا تو آپ فرماتے رہے کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا اب ذبح کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ ایک عرض گزار ہوا کہ شام ہو گئی اور میں نے رمی نہیں کی۔ فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں، تم اب کنکریاں مار لو۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ عُثْمَانَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ۔

محمد بن حسن عتکی، محمد بن بکر، ابن جریج، صفیہ بنت شیبہ بن عثمان، ام عثمان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر منڈانا عورتوں کے لیے نہیں بلکہ تقصیر یعنی بالوں کو چھوٹے کروانا ہے۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ نَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ۔

ابو یعقوب بغدادی، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ، ام عثمان بنت ابو سفیان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلق یعنی سر منڈانا عورتوں کے لیے نہیں ہے۔ عورتوں کے لیے تقصیر یعنی بالوں کو چھوٹے کروانا ہے۔

ف۔ عورتوں کے لیے سر منڈانا حرام ہے۔ ہرگز ہرگز وہ سر نہ منڈائیں بلکہ ان پر صرف تقصیر لازم ہے یعنی حج وغیرہ کے بعد بال کتروا کر چھوٹے کروا لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

عثمان بن ابو شیبہ، مخلد بن یزید اور یحییٰ بن زکریا، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔

۲۱۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ إِلَّا لِيَقْطَعَ بِذَلِكَ أَمْرَ أَهْلِ الشِّرْكِ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَنْ دَانَ دِينَهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَأَ الدَّبَرُ وَدَخَلَ صَفَرُ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَكَانُوا يُحَرِّمُونَ الْعُمْرَةَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ.

عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو ذی الحجہ میں عمرہ نہیں کرایا مگر اس لیے کہ مشرکوں کے نظریہ کی بیخ کنی ہو جائے کیونکہ قریش اور جو ان کے دین پر تھے، وہ کہا کرتے تھے کہ جب اونٹ کے بال بڑھ جائیں، پیٹھ کا زخم بھر جائے اور صفر کا مہینہ آجائے تو عمرہ کرنا حلال ہوتا ہے وہ عمرہ کرنے والے کو حرام شمار کرتے جب تک ذی الحجہ اور محرم گزر نہ جاتے۔ ف

ف۔ قریش اور ان کے دین پر چلنے والوں کا دورِ جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب یعنی حرمت والے چاروں مہینوں میں عمرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسلام کو ان کے اس بے سروپا اور فرضی نظریہ کی بیخ کنی منظور تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عمرہ بھی کروایا۔ نیز یہ اعلان بھی کروایا کہ اب قیامت تک حج میں عمرہ داخل ہو گیا ہے۔ یعنی حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس جگہ ایک سوال اور بھی پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو حج کا احرام باندھ کر آئے تھے اور جن کے پاس ہدی نہ تھی کیا ان کے حج کو عمرہ میں تبدیل نہیں کروایا گیا تھا؟ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا یا اس میں آپ قارن یا متمتع تھے؟ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس سلسلے میں صحابہ کرام کے تین گروہ بن جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گروہ اول: ان حضرات کا ہے جنہوں نے حج و عمرہ کا احرام باندھا یا صرف حج مفرد کا اور وہ اپنے ساتھ ہدی بھی لائے تھے۔

گروہ دوم: جنہوں نے حج کا احرام باندھا اور اپنے ساتھ ہدی نہیں لائے تھے۔

گروہ سوم: اس کثیر جماعت کا ہے جنہوں نے جب احرام باندھا اور ان کے پاس ہدی نہ تھی۔ پہلے گروہ کو جن میں حضرت علی اور حضرت ابو طلحہ وغیرہ صرف چند حضرات تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ قارن رکھا۔ یہ حضرات دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ حلال نہ ہوئے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح قربانی پیش کر کے انہوں نے احرام کھولا۔ دوسرا گروہ جو اپنے ساتھ ہدی نہیں لایا تھا ان حضرات سے آپ نے احرام باندھتے وقت فرمایا کہ حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں تبدیل کر لو

جس گروہ کے ساتھ ہدی نہیں پایا تھا ان حضرات سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ پہنچنے اور طواف و سعی کر لینے کے بعد فرمایا کہ جو حضرات ہدی نہیں لائے ہیں وہ احرام کھول کر حلال ہو جائیں کیونکہ ان کا عمرہ پورا ہو چکا اور یوم الترویہ یعنی ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھ لینا۔ دریں حالت پہلے گروہ والے قارن ہو گئے۔ جب کہ دوسرے اور تیسرے گروہ کے تمام افراد متمتع ہوئے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قارن تھے۔ اس لیے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تینوں قسموں کے حج افراد، تمتع اور قران میں سے قران کو فضیلت ہے کیونکہ ان کی نظر میں قارن سب سے افضل ہے۔ چونکہ اکثر صحابہ کرام تمتع کرنے اور طواف و سعی کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت اور پیروی سے محروم رہنے کا صدمہ لاحق ہوا اور بعض حضرات کی زبانوں پر حرف شکایت بھی آیا جیسا کہ مختلف احادیث میں مذکور ہے۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس صورت حال کا مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس خواہش اور ارشاد کے پیش نظر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متمتع کو فضیلت ہے۔ قارن اور متمتع کی فضیلت کے بارے میں دیگر ائمہ اور اہل علم حضرات کا اختلاف ہے لیکن خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے خوب فیصلہ فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد متمتع کی فضیلت کے لیے نہیں بلکہ شمع رسالت کے ان پروانوں کی تسکین خاطر کے لیے تھا جن کا محبوب آقا حالت احرام میں رہا اور انہیں احرام کھول دینے کا حکم فرمایا گیا تھا۔ اگر متمتع کو قارن پر فضیلت ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی متمتع رہنا پسند فرماتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ فلہٰذا معلوم ہونے لگا کہ فضیلت قارن کو ہے۔ اور ہدی ساتھ نہ ہو تو تمتع افضل ہے۔ اس تطبیق سے وہ اختلاف سرے سے ہی ختم ہو جاتا ہے جو ائمہ کرام کے درمیان متمتع اور قارن کی فضیلت کے بارے میں موجود ہے (شرح سفر السعادت) رہا دوسرے سوال کا جواب تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حج میں قارن تھے۔ یعنی آپ نے حج قران کیا تھا۔ علامہ محمد بن یعقوب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء) نے سفر السعادت میں اور سیدنا خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے اس کی شرح میں فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج سے متعلق اہل علم حضرات کے پانچ گروہ ہو گئے ہیں۔ جن کا مختصر حال حسب ذیل ہے۔

گروہ اوّل: بعض حضرات نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف حج مفرد کیا اور اس کے ساتھ عمرہ نہیں تھا۔ اس مذہب کے گروہ کی بنیاد حدیث صحابہ پر ہے جو صحیحین میں مروی ہے۔

گروہ دوم: ان حضرات کا ہوا کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمتع بتایا اور کہا کہ عمرہ پورا کرنے کے بعد آپ نے حج کا احرام باندھا تھا۔

گروہ سوم: ان حضرات کا ہوا جنہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متمتع ہی تھے۔ لیکن ہدی ساتھ لے جانے کے باعث احرام نہیں کھولا تھا۔

گروہ چہارم: ان حضرات کا ہوا جنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قارن تھے۔ تقدیم اوّل میں دو طواف اور دو سعی ثابت نہیں۔

گروہ پنجم: ان حضرات کا ہوا جنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا اور حج پورا کرنے کے بعد

قائل نہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قارن تھے۔ لہٰذا ایک طواف و ایک سعی آپ نے پہلے ہی کرلی اور اُس کے بعد حج ادا کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ مَرْوَانَ الَّذِي أَرْسَلَ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ كَانَ أَبُو مَعْقِلٍ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَتْ أُمُّ مَعْقِلٍ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ حَتّٰى دَخَلَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً وَإِنَّ لِأَبِي مَعْقِلٍ بَكْرًا قَالَ أَبُو مَعْقِلٍ صَدَقَتْ جَعَلْتُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَعْطَاهَا الْبَكْرَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِئُ عَنِّي مِنْ حَجَّتِي قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تُجْزِئُ حَجَّةً۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو مروان کے قاصد نے بتایا جسے حضرت ام معقل کی طرف بھیجا گیا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ حضرت ابومعقل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنا چاہا۔ جب وہ تشریف لائے تو حضرت ام معقل نے کہا میں جانتی ہوں کہ مجھ پر حج فرض ہے۔ پس دونوں چل پڑے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! مجھ پر حج فرض ہے اور حضرت ابومعقل کے پاس اونٹ ہے۔ حضرت ابومعقل عرض گزار ہوئے کہ میں اُسے راہِ خدا میں دے چکا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دے دو تاکہ یہ اس پر حج کرلیں کیونکہ وہ راہِ خدا میں دیا گیا۔ پس انہوں نے اپنی بیوی کو دے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں بہت بوڑھی اور بیمار عورت ہوں۔ کیا کوئی ایسا بھی کام ہے جو میرے لیے حج کی طرف سے کفایت کرے؟ فرمایا کہ رمضان کا عمرہ تمہیں حج سے کفایت کرے گا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْقِلٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا قَالَتْ لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصٰى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ

یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ اُن کی دادی جان حضرت ام معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا یعنی حجۃ الوداع تو ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابومعقل نے اُسے راہِ خدا میں وقف کردیا۔ ہم بیمار پڑ گئے اور حضرت ابومعقل کا وصال ہوگیا جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ حج سے فارغ ہوئے اور میں حاضرِ بارگاہ ہوئی تو فرمایا: اے ام معقل! تمہیں ہمارے ساتھ جانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئی کہ ہم نے تیاری کرلی تھی لیکن حضرت ابومعقل کا انتقال ہوگیا اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج کرتے۔ پس حضرت ابومعقل نے وصیت کی کہ وہ راہِ خدا میں وقف ہے۔ فرمایا کہ تم اس پر سوار ہو کر کیوں نہ نکلیں کیونکہ حج بھی راہِ خدا میں نکلنا ہے۔ خیر جب تم نے

الحج في سبيل الله فأما إذ فاتتك هذه الحجة معنا فاعتمري في رمضان فإنها كحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أدري ألي خاصة.

۲۲۲ـ حدثنا مسدد نا عبد الوارث عن عامر الأحول عن بكر بن عبد الله عن ابن عباس قال أراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج فقالت امرأة لزوجها أحججني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عندي ما أحجك عليه قالت أحججني على جملك فلان قال ذلك حبيس في سبيل الله عز وجل فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن امرأتي تقرأ عليك السلام ورحمة الله وإنها سألتني الحج معك قالت أحججني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما عندي ما أحجك عليه فقالت أحججني على جملك فلان فقلت ذاك حبيس في سبيل الله عز وجل قال أما إنك لو أحججتها عليه كان في سبيل الله قال وإنها أمرتني أن أسألك ما يعدل حجة معك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأها السلام ورحمة الله وبركاته وأخبرها أنها تعدل حجة معي يعني عمرة في رمضان.

۲۲۳ـ حدثنا عبد الأعلى بن حماد نا داود بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر عمرتين عمرة في ذي القعدة وعمرة في شوال.

۲۲۴ـ حدثنا النفيلي نا زهير نا أبو إسحاق

چاہے ساتھ حج کرنے کا یہ موقع گنوا دیا تو رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ وہ حج جیسا ہوتا ہے۔ وہ کہا کرتی تھیں کہ حج پھر حج ہے اور عمرہ پھر عمرہ ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یوں فرمایا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ حکم میرے لیے خاص تھا۔

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروا دیجئے۔ کہا کہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں حج کراؤں۔ کہا کہ مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروا دیجئے۔ کہا کہ وہ تو راہِ خدا میں وقف کر دیا گیا ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میری بیوی نے آپ کے لیے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا ہے اور اس نے مجھ سے آپ کے ساتھ حج کرنے کے متعلق پوچھا اور کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروا دیجئے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں حج کراؤں۔ کہنے لگی کہ مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروا دیجئے۔ میں نے کہا کہ وہ تو راہِ خدا میں وقف کیا جا چکا ہے۔ فرمایا کہ تم اُس پر حج کروا دیتے تب بھی وہ راہِ خدا میں وقف رہتا۔ عرض کی کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ سے دریافت کروں کہ آپ کے ساتھ حج کرنے کا بدل کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے انہیں سلام کہنا اور بتانا کہ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو عمرے کئے۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور دوسرا عمرہ شوال میں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا دو مرتبہ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر کے علم میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے اُس کے سوا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ملا کر کیا تھا۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالثَّانِيَةَ حِينَ تَوَاطَئُوا عَلَى عُمْرَةٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ۔

عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ کا، دوسرا اگلے سال اُس کی قضا کا، تیسرا جعرانہ کا اور چوتھا وہ جو اپنے حج کے ساتھ ملا دیا تھا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَتْقَنْتُ مِنْ هٰهُنَا مِنْ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَلَمْ أَضْبِطْهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذی قعدہ میں کیے، سوائے اس کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہاں سے مجھے ہدبہ کا لفظ تو یاد رہا لیکن ابوالولید سے جو کچھ میں نے سنا وہ محفوظ نہیں رہا کہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں اور دوسرا عمرہ جعرانہ کا جب کہ غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

بَابُ ۶۲ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ فَيُدْرِكُهَا الْحَجُّ فَتَنْقُضُ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِي عُمْرَتَهَا۔

عمرے کا احرام باندھنے والی کو حیض آجائے تو عمرے کو توڑ کر حج کا احرام باندھ لے کیا وہ عمرے کی قضا ادا کرے گی؟

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهَا

عبدالاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، یوسف بن ماہک، حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا عبد الرحمن أردف أختك عائشة فأعمرها من التنعيم فإذا هبطت بها من الأكمة فلتحرم فإنها عمرة متقبلة.

اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ۔ جب تم انہیں لے کر ٹیلے سے اترو تو وہ احرام باندھیں کیونکہ یہ عمرہ مقبول بارگاہ ایزدی ہوتا ہے۔

۲۲۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا سعيد بن مزاحم بن أبي مزاحم حدثني أبي مزاحم عن عبد العزيز بن عبد الله بن أسيد عن محرش الكعبي قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم الجعرانة فجاء إلى المسجد فركع ما شاء الله ثم أحرم ثم استوى على راحلته فاستقبل بطن سرف حتى لقي طريق المدينة فأصبح بمكة كبائت.

عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت محرش کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعرانہ میں داخل ہوئے تو ایک مسجد میں تشریف لے گئے پس اس میں نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی۔ پھر احرام باندھا پھر اپنے اونٹ پر جلوہ افروز ہو کر سرف کی جانب متوجہ ہوئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے راستے پر آ گئے۔ صبح مکہ مکرمہ میں ہوئی جیسے رات وہیں گزاری ہو۔

باب المقام في العمرة

عمرے کے دوران اقامت

۲۲۹۔ حدثنا داود بن رشيد ثنا يحيى بن زكريا ثنا محمد بن إسحاق عن أبان بن صالح وعن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقام في عمرة القضاء ثلاثا.

داؤد بن رشید، یحییٰ بن زکریا، محمد بن اسحاق، ابان بن صالح، ابن ابی نجیح، مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عمرۃ القضاء کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز قیام پذیر رہے۔

باب الإفاضة في الحج

حج کا طواف افاضہ

۲۳۰۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا عبد الرزاق ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم أفاض يوم النحر ثم صلى الظهر بمنى يعني راجعا.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ یوم النحر کو کیا اور یہاں سے لوٹنے پر نماز ظہر منیٰ میں پڑھی۔

۲۳۱۔ حدثنا أحمد بن حنبل ويحيى بن معين المعنى واحد قالا ثنا ابن أبي عدي عن محمد بن إسحاق ثنا أبو عبيدة بن عبد الله بن زمعة عن أبيه وعن أمه زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة قالت كانت ليلتي التي يصير إلي فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری باری کی رات جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس تشریف لانا تھا یوم النحر کی شام تھی۔ آپ میرے پاس تشریف فرما تھے کہ وہب بن زمعہ میرے پاس آ گئے اور ان کے ساتھ آل ابو امیہ کا ایک آدمی تھا دونوں نے

مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هَذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا بِهِ۔

قمیص پہن رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہب سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ! طواف افاضہ کر لیا ہے؟ عرض کی خدا کی قسم یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کہ قمیص اتار دو۔ انہوں نے قمیص سر کے اوپر سے اتاری اور ان کے ساتھی نے بھی سر کے اوپر سے اتاری۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا کہ اس روز تمہیں اجازت تھی کہ جب جمرہ پر کنکریاں مار لو تو حلال ہو جاؤ ان تمام چیزوں سے جو تم پر حرام ہو گئی تھیں سوائے عورتوں کے۔ جب تم بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے شام ہو جائے تو اسی حالت احرام میں آجاؤ گے جس میں جمرہ پہ کنکریاں مارنے سے پہلے تھے، یہاں تک کہ اس کا طواف کر لو۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کے طواف کو رات تک مؤخر فرمایا۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے ساتوں پھیروں میں رمل نہیں فرمایا۔

بَابُ الْوَدَاعِ۔

رخصت ہونا

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ ہر طرف سے واپس لوٹنے لگتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی کو نہیں جانا چاہیے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔

ف۔ حج فرض قرار دے کر پروردگار عالم نے مکہ مکرمہ کے جن مقدس مقامات پر حج ادا کروایا ان میں سب سے مقدس و معظم بیت اللہ ہے۔ لہٰذا حج و عمرہ کرنے والے کا آخری کام الوداعی طواف ہونا چاہیے۔ اس عصیاں شعار بندے کی دعا ہے کہ شہدائے بدر والمنتہیٰ اپنے حبیب کے صدقے مجھے بھی حج بیت اللہ اور روضۂ اطہر کی زیارت کے شرف سے مشرف فرمائے

آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

بَابُ الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذٰلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْمَا أُخَالِفَ۔

حائضہ طواف افاضہ کے بعد نکلے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کا ذکر فرمایا تو عرض کی گئی وہ تو انہیں حیض آگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ فرمایا پھر تو کوئی بات نہیں۔

حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو یوم النحر کو بیت اللہ کا طواف کرنے پھر اسے حیض آجائے۔ فرمایا کہ اس کا آخری کام طواف ہو۔ حضرت حارث نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بھی اسی طرح بتایا تھا۔ حضرت عمر نے کہا، آپ کے ہاتھ گریں، آپ مجھ سے وہ بات پوچھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لی ہے تاکہ میں خلاف کروں۔

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

۲۳۷ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ قَالَتْ وَأَتٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ۔

۲۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ نَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَهُ تَعْنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

رخصت ہوتے وقت طواف کرنا

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا پس میں داخل ہوئی اور عمرہ کیا، تو میرے لئے عمرہ پورا کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابطح کے مقام پر میرا انتظار فرما رہے تھے۔ جب میں فارغ ہو گئی تو آپ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ آئے، طواف کیا پھر نکلے۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایام تشریق کے آخری روز نکلی تو محصب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهٖ حِينَ خَرَجَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

میں اترے۔ اس حدیث میں فرمایا میں علی الصبح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اپنے ساتھیوں میں کوچ کا اعلان کروایا۔ چل پڑے تو آپ نمازِ فجر سے پہلے بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو نکلتے وقت اس کا طواف کیا، پھر فارغ ہو کر مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہو گئے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا هِشَامُ ابْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَازَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلٰى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا۔

عبید اللہ بن ابو یزید سے روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن طارق کو ان کی والدہ ماجدہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب یعلیٰ کے مکان سے آگے بڑھتے، اسے عبید اللہ بھول گئے تو بیت اللہ کی جانب منہ کر کے دعا مانگتے۔

بَابُ التَّحْصِيبِ

محصب میں اترنا

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهٖ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محصب میں نزولِ اجلال فرمایا تاکہ نکلنے میں آسانی ہو اور یہ سنت نہیں ہے لہٰذا جو چاہے اترے اور جو چاہے نہ اترے۔

ف: ابطح یعنی محصب میں اترنا اور ٹھہرنا سنت نہیں ہے بلکہ یہ محض آسانی کی غرض سے ہے لیکن جو وہاں ٹھہرے گا تو ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔ کیونکہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محصب میں ٹھہرے تھے۔ یہ وادی کنانہ میں ہے جس کے اندر کفارِ قریش نے بنو ہاشم سے مقاطعہ کی قسمیں کھائی تھیں۔ احادیث میں اس جگہ کو خیف بنی کنانہ بھی کہا گیا ہے کیونکہ خیف وادی کو کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنٰى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا نَا سُفْيَانُ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَنْزِلَهُ وَلٰكِنْ ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَنَزَلَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُثْمَانُ يَعْنِي فِي الْأَبْطَحِ۔

احمد بن حنبل، عثمان بن ابو شیبہ، مسدد، سفیان، صالح بن کیسان، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضور نے مجھے اترنے کا حکم نہیں فرمایا تھا لیکن آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا تو اتر گئے۔ مسدد نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان پر نگران تھے۔ عثمان نے کہا کہ ابطح میں۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ

أخبرنا معمر عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن أسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله أين تنزل غدا في حجته قال هل ترك لنا عقيل منزلا ثم قال نحن نازلون بخيف بني كنانة حيث قاسمت قريش على الكفر يعني المحصب وذلك أن بني كنانة حالفت قريشا على بني هاشم أن لا يناكحوهم ولا يبايعوهم ولا يؤووهم قال الزهري والخيف الوادي۔

عنہا سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اپنے حج میں کل کہاں اتریں گے؟ فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر فرمایا ہم بنی کنانہ کی وادی میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں یعنی محصب میں۔ یہ اس لیے کہ بنی کنانہ والے بنی ہاشم کے خلاف قریش کے حلیف بنے تھے کہ اُن کے ساتھ شادی بیاہ نہ کریں گے، نہ انہیں پناہ دیں گے اور نہ اُن کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے۔ زہری نے کہا کہ الخیف وادی کو کہتے ہیں۔

ف۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیف بنی کنانہ میں جبراً اترنا تھا کہ ظہور اسلام [illegible] ہو اور قربانی کے اونٹوں میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی لانا جس کی ناک میں چاندی کا چھلا تھا یہ امور کفار کو جلانے اور اُن کی شان و شوکت کا جنازہ دکھانے کی غرض سے معرضِ وجود میں آئے تھے۔ محمود غزنوی کا سومنات کو فتح کر کے اُس کے دروازے کو یادگار کے طور پر غزنی لے جانا اسی جذبے کے تحت تھا۔ ملتِ اسلامیہ جب اپنے عہدِ رفتہ کے فاتحین اور اُن کے عظیم الشان کارناموں کو یاد کرتی ہے تو اس کسمپرسی اور بے بسی کے زمانے میں بے اختیار یہ شعر زبان پر چلا آتا ہے ؎

الٰہی پھر مسلمانوں میں پہلی سی شان پیدا کر!
صلاح الدین غازی سا کوئی سلطان پیدا کر

۲۴۳۔ حدثنا محمود بن خالد نا عمر نا أبو عمرو يعني الأوزاعي عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين أراد أن ينفر من منى نحن نازلون غدا فذكر نحوه ولم يذكر أوله ولا ذكر الخيف الوادي۔

حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ منیٰ سے روانہ ہونے لگے کہ کل ہم اتریں گے اور پھر اسی طرح ذکر کیا لیکن پہلے حصے کا ذکر نہ کیا اور نہ وادی خیف کا ذکر فرمایا۔

۲۴۴۔ حدثنا أبو سلمة موسى نا حماد عن حميد عن بكر بن عبد الله وأيوب عن نافع أن ابن عمر كان يهجع هجعة بالبطحاء ثم يدخل مكة ويزعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ بطحاء میں نیند کا ایک جھپکا لیا کرتے، پھر مکہ مکرمہ داخل ہوا کرتے۔ اُن کا گمان تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۴۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عفان نا حماد بن سلمة أنا حميد عن بكر بن عبد الله

بکر بن عبد اللہ اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ هَجَعَ بِهَا هَجْعَةً ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز بطحاء میں پڑھی۔ پھر نیند کا ایک جھپکا لیا۔ پھر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابٌ فِيْمَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ فِي حَجِّهِ۔

حج میں کسی رکن کا آگے پیچھے ہو جانا

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اِصْنَعْ وَلَا حَرَجَ۔

عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ کے اندر کھڑے ہوئے تاکہ لوگ آپ سے پوچھیں۔ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے بے خبری میں ذبح سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں کنکریاں مارنے سے پہلے بے خبری میں نحر کر بیٹھا ہوں؟ فرمایا کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ اس روز جس نے بھی کسی تقدیم و تاخیر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اسے اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۰۱۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے نکلا۔ پس لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا فلاں چیز کو پہلے کر لیا یا فلاں چیز پیچھے ہو گئی تو آپ یہی فرماتے رہے۔ کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں ہاں جس نے کسی مسلمان کی آبروریزی کی ظلم کرتے ہوئے تو اس نے برا کیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

ف۔ مسلمان پر ظلم کرنے والا اور اس کی عزت و آبرو سے کھیلنے والا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں ہلاک ہو گیا۔ کیونکہ اس نے اپنی اخروی، اصلی اور دائمی زندگی اپنے ہاتھوں برباد کر لی۔ ہائے افسوس! کیا کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہم ملاوٹ کس کے لیے کر رہے ہیں؟ رشوت کن لوگوں سے کر رہے ہیں؟ کن غریبوں کے خون پسینوں کی کمائی سے ہم داد عیش دیتے۔ ایئرکنڈیشنوں میں بیٹھتے، کوٹھیوں میں رہتے، کاروں میں چلتے، اور بینکوں میں کروڑوں روپے جمع کراتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ ہماری اپنی کمائی سے حاصل ہوا ہے یا غریبوں کے خون کا ہر قطرہ ہم نے ضمیر بادہ سمجھ کرا اپنے لیے حلال کر

رکھا ہے۔ جیسا پہلے ... کے اور اتحاد کے ذریعے ہم نے کن لوگوں کا جینا حرام کر رکھا ہے، مسلمانوں کی جان و مال یا عزت آج کیوں محفوظ نہیں ہے؟ اس ملک میں قوم آج ... کیوں ہو گئی؟ ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے والے ایک دوسرے کے دشمن کیوں بن گئے؟ ان اسباب کا کھوج لگانا ہوگا۔ قوم کو ان حالات سے نکال کر صحیح راستے پر چلانا ہوگا ورنہ کسی ایک فرد کی تباہی نہیں پوری قوم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ ... کو اس موقع پر آگے بڑھ کر بڑے ... انداز میں ان بیماریوں کا علاج کرنا چاہیے، خاموشی، خود فراموشی اور طفل تسلیوں کو چھوڑ کر ... قدم اٹھانا ملک و ملت کے ہر ... کے لیے ناگزیر ہو گیا ہے ورنہ ...

ایسا نہ ہو کہ ... ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

باب فی مکة

۲۲۸۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا سفيان بن عيينة حدثني كثير بن كثير بن المطلب ابن أبي وداعة عن بعض أهله عن جده أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي مما يلي باب بني سهم والناس يمرون بين يديه وليس بينهما سترة قال سفيان ليس بينه وبين الكعبة سترة قال سفيان كان ابن جريج أخبرنا عنه قال أنا كثير عن أبيه قال فسألته فقال ليس من أبي سمعته ولكن من بعض أهلي عن جدي.

مکہ معظمہ کا بیان

کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے کسی گھر والے سے، انہوں نے ان کے دادا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باب بنی سہم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا جبکہ لوگ آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے اور درمیان میں کوئی سترہ نہ تھا۔ سفیان ابن جریج، کثیر نے فرمایا کہ میں نے یہ اپنے والد ماجد سے نہیں بلکہ اپنے گھر والوں میں سے سنا ہے اور اس نے میرے دادا جان سے۔

باب تحريم مكة

۲۲۹۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي حدثني يحيى يعني ابن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال لما فتح الله على رسوله صلى الله عليه وسلم مكة قام النبي صلى الله عليه وسلم فيهم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين وإنما أحلت لي ساعة من النهار ثم هي حرام إلى يوم القيامة لا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا تحل

مکہ معظمہ کو حرم بنانا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھوں مکہ مکرمہ کو فتح کروایا تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا لیکن اپنے رسول اور ایمان والوں کو اس پر مسلط کر دیا۔ میرے لیے یہ دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا پھر یہ قیامت تک اسی طرح حرام ہے۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز اٹھانا حلال نہیں ہے مگر بتانے

لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَنَا فِيْهِ ابْنُ الْمُصَفَّى عَنِ الْوَلِيْدِ فَقَامَ أَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُبُوْا لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِأَبِيْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوْا لِأَبِيْ شَاهٍ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے لیے۔ پس حضرت عباس کھڑے ہو گئے یا فرمایا کہ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اے یارسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ یہ ہماری قبروں اور گھروں میں کام آتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المصفیٰ نے ولید سے اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا: اہل یمن سے ابوشاہ نامی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میرے لیے لکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ ابوشاہ کے لیے کیا لکھنے کو فرمایا تھا؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا۔

عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا بھی کہا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِمِنًى بَيْتًا أَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنَ الشَّمْسِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ۔

یوسف بن ماہک نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں آپ کے لیے کوئی گھر یا عمارت نہ بنا دی جائے کہ دھوپ سے بچا کرے۔ فرمایا نہیں، اترنے کی جگہ اس کی ہے جو پہلے جائے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِيْ عُمَارَةُ ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ بَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْلَى ابْنَ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيْهِ۔

حسن بن علی، ابوعاصم، جعفر بن یحییٰ بن ثوبان، عمارہ بن ثوبان، موسیٰ بن باذان نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حرم میں غلے کی ذخیرہ اندوزی الحاد ہے۔

بَابٌ فِيْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ

سبیل نبیذ کا بیان

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ يَسْقُوْنَ

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اس گھر والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ نبیذ پلاتے ہیں اور ان

الكيسين وبنو عمهم يسقون اللبن والعسل والسويق أبخل بهم أم حاجة قال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجة ولكن دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وخلفه أسامة بن زيد فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب فأتي بنبيذ فشرب منه ودفع فضله إلى أسامة فشرب منه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسنتم وأجملتم كذلك فاصنعوا فنحن هكذا لا نريد أن نغير ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

کے چچا زاد بھائی دوسرے لوگ دودھ، شہد اور ستو پلاتے ہیں۔ کیا یہ بخل کے سبب ہے یا ضرورت ایسا کرواتی ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نہ ہم بخیل ہیں اور نہ کوئی مجبوری حائل ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سواری پر پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا رکھا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پینے کے لیے ارشاد فرمایا تو نبیذ پیش کیا گیا تو اس میں سے نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت اسامہ کو دیا تو انہوں نے پیا۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا اچھا کیا ہے اور خوب کیا ہے یونہی کرتے رہنا۔ پس رسول اللہ نے جس کی تحسین فرمائی ہم اس میں تبدیلی کرنا نہیں چاہتے۔

ف۔ بنو ہاشم کے نبیذ پلانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسنتم و اجملتم کے لفظوں میں تحسین فرمائی۔ قربان جائیے عشق بارسول کے اس مبارک جذبے پر کہ جس چیز پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی، وہی نبیذ پلانا بنی ہاشم نے اپنا معمول بنا لیا جب کہ قریش دوسری چیزیں بھی پلاتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الإقامة بمكة

مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا

۲۵۴ - حدثنا القعنبي نا عبد العزيز يعني الدراوردي عن عبد الرحمن بن حميد أنه سمع عمر بن عبد العزيز يسأل السائب بن يزيد هل سمعت في الإقامة بمكة شيئا قال أخبرني ابن الحضرمي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول للمهاجرين إقامة بعد الصدر ثلاثا۔

عبد الرحمن بن حمید نے عمر بن عبد العزیز کو سائب بن یزید سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے مکہ مکرمہ میں رہنے کے متعلق سنا ہے؟ فرمایا کہ مجھے حضرت ابن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فارغ ہونے کے بعد مہاجرین تین دن ٹھہر سکتے ہیں۔

باب الصلاة في الكعبة

کعبہ میں نماز پڑھنا

۲۵۵ - حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة الحجبي وبلال فأغلقها عليه فمكث فيها قال عبد الله بن عمر فسألت بلالا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعل عمودا

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال تھے۔ دروازہ بند کر لیا گیا اور ٹھہرے رہے۔ باہر آنے پر حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ کہا کہ ایک ستون کو بائیں جانب، ایک کو دائیں طرف اور

عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى۔

تین ستونوں کو پیچھے رکھا اور ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔ پھر نماز پڑھی۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَذْرَمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ۔

عبدالرحمن بن مہدی نے اسے امام مالک سے روایت کیا لیکن ستونوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کہا پھر نماز پڑھی جب کہ آپ کے قبلہ کے درمیان تین ذراع کا فاصلہ تھا۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معناً حدیث قعنبی کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں اُن سے دریافت کرنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی؟

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

عبدالرحمن بن صفوان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو کیا کیا؟ فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَفِي زَوَايَاهُ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ اس میں بت تھے پس آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصویریں نکال دی گئیں جن کے ہاتھوں میں تیر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو ہلاک کرے، خدا کی قسم وہ جانتے تھے کہ انہوں نے ہرگز پانسے نہیں ڈالے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو تکبیر کہی اس کے گوشوں میں۔ پھر باہر نکلے اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ وَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ

علقمہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں بیت اللہ میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَأَدْخَلَنِيْ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے اور فرمایا۔ جب بیت اللہ میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ تمہاری قوم نے تعمیر کے وقت کعبہ کو مختصر کر دیا اور اسے بیت اللہ سے نکال دیا۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَهُوَ مَسْرُوْرٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ كَئِيْبٌ فَقَالَ إِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ شَقَقْتُ عَلٰى أُمَّتِيْ.

عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گئے تو مسرور تھے اور میرے پاس پھر تشریف لائے تو کبیدہ خاطر تھے۔ فرمایا میں کعبہ میں داخل ہوا اور اگر مجھے پہلے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد میں سامنے آئی تو میں اس میں داخل نہ ہوتا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری امت مشقت میں مبتلا ہو جائے۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُسَدَّدٌ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْحَجَبِيِّ حَدَّثَنِيْ خَالِيْ عَنْ أُمِّيْ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَسْلَمِيَّةَ تَقُوْلُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَعَاكَ قَالَ إِنِّيْ نَسِيْتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ خَالِيْ مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ.

منصور حجبی کے ماموں جان سے ان کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ میں نے اسلمیہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب آپ کو بلایا تو کیا فرمایا تھا؟ فرمایا تھا کہ میں تم سے یہ کہنا بھول گیا تھا کہ دونوں سینگوں کو چھپا دینا کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ بیت اللہ میں ایسی چیز رہے جو نمازی اپنی طرف مشغول کرے۔ ابن سرح نے کہا کہ میرے ماموں جان کا نام مسافع بن شیبہ ہے۔

ف: جو چیز نمازی کی توجہ اپنی طرف کھینچے وہ نمازی کے پاس نہیں ہونا چاہیے لیکن آج کل تو گھروں میں فوٹو اور تصویروں کا شوق زینت کے لیے آویزاں کرنا اور فریم میں لگا کر رکھنا ایک معمول بن گیا ہے۔ جن کا رکھنا خدا کی رحمت سے دور ہو جانا ہے۔ ایسا کرنے سے دنیا و آخرت کا نقصان تو ضرور ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِيْ مَالِ الْكَعْبَةِ

کعبے کے مال کا بیان

۲۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ شَيْبَةَ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ قَالَ قَعَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ مَقْعَدِكَ الَّذِيْ أَنْتَ فِيْهِ فَقَالَ لَا أَخْرُجُ حَتّٰى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلٰى لَأَفْعَلَنَّ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ

شقیق سے شیبہ بن عثمان نے کہا کہ جس جگہ تم بیٹھے ہو یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں اس وقت تک نہیں نکلوں گا جب تک کعبے کا مال تقسیم نہ کر لوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں؟ میں ایسا ضرور کروں گا۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں۔

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى أَثْمَانِهِ فَلَمْ يُحَرِّكَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ۔

٢٦٤۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِنْسَانٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهِ وَقَالَ مَرَّةً وَادِيَهُ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيفٍ۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْمَدِينَةِ۔

٢٦٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔

بَابٌ فِي تَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ۔

٢٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ

فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے اسے اسی جگہ دیکھا اور حضرت ابو بکر نے بھی ان دونوں کو مال کی آپ سے زیادہ ضرورت تھی لیکن دونوں نے اسے نہ ہلایا۔ پس وہ کھڑے ہو کر باہر چلے گئے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرن اسود کے کنارے پر کھڑے ہو گئے اور نخب کی طرف دیکھا۔ ایک مرتبہ وادی کا لفظ کہا۔ فرمایا کہ صید وج اور اس کے درخت حرمت والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائے ہیں۔ یہ واقعہ طائف میں آنے اور ثقیف کا محاصرہ کرنے سے پہلے کی بات ہے۔

مدینہ منورہ کی حاضری کا بیان

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

مدینہ منورہ کو حرم بنانا

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن مجید اور جو اس کتابچے میں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائر سے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے جو یہاں نئی بات نکالے گا یا کسی نئی بات نکالنے والے کو پناہ دے گا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اس کا فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جس کیلئے ان کا ادنیٰ بھی بھاگ دوڑ کرتا ہے جو کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے

محدثاً فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه عدل ولا صرف۔

اس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ ہوگا جو کسی قوم کا اپنے موالیوں کی اجازت کے بغیر حامی بن بیٹھے تو اس پر اللہ تعالیٰ و فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔

٢٦٧۔ حدثنا ابن المثنى نا عبد الصمد نا همام نا قتادة عن أبي حسان عن علي رضي الله عنه في هذه القصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يختلى خلاها ولا ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها إلا لمن أشاد بها ولا يصلح لرجل أن يحمل فيها السلاح لقتال ولا يصلح أن تقطع فيها شجرة إلا أن يعلف رجل بعيره۔

ابو حسان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے۔ مگر جو بتا دے اور اس میں لڑنے کے لیے ہتھیار اٹھانا درست نہیں ہے۔ اور اس کا درخت کاٹنا مناسب نہیں مگر اپنے اونٹ کے چارے کو۔

٢٦٨۔ حدثنا محمد بن العلاء أن زيد بن الحباب حدثهم نا سليمان بن كنانة مولى عثمان بن عفان أنا عبد الله بن أبي سفيان عن عدي بن زيد قال حمى رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ناحية من المدينة بريدا بريدا لا يخبط شجره ولا يعضد إلا ما يساق به الجمل۔

محمد بن علاء، زید بن حباب، سلیمان بن کنانہ مولیٰ عثمان بن عفان، عبداللہ بن ابو سفیان سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے گرد ہر طرف ایک ایک برید کو محفوظ کر دیا کہ اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے پتے جھاڑے جائیں مگر جو اونٹ کو چرانے ہوں۔

٢٦٩۔ حدثنا أبو سلمة نا جرير يعني ابن حازم قال حدثني يعلى بن حكيم عن سليمان أبي عبد الله قال رأيت سعد بن أبي وقاص أخذ رجلا يصيد في حرم المدينة الذي حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلبه ثيابه فجاء مواليه فكلموه فيه فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم هذا الحرم وقال من وجد أحدا يصيد فيه فليسلبه فلا أرد عليكم طعمة أطعمنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن إن شئتم دفعت إليكم ثمنه۔

سلیمان ابو عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہے۔ پس انہوں نے اس کے کپڑے چھین لیے پس اس کا ایک دوست آکر ان سے جھگڑنے لگا تو فرمایا بے شک رسول اللہ نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا ہے جو اس میں کسی کو شکار کرتا ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے۔ لہٰذا میں آپ کو وہ چیز واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلائی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

٢٧٠۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا يزيد بن هارون أنا ابن أبي ذئب عن صالح مولى

صالح مولیٰ توامہ نے مولیٰ سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کے

التوأمة عن مولى لسعد أن سعدا وجد عبيدا من عبيد المدينة يقطعون من شجر المدينة فأخذ متاعهم وقال يعني لمواليهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى أن يقطع من شجر المدينة شيء وقال من قطع منه شيئا فلمن أخذه سلبه۔

غلاموں میں سے ایک غلام کو مدینہ منورہ کے درخت کاٹتے ہوئے پایا تو اس کا سامان چھین لیا اور اس کے مالکوں سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا کہ جو اس کا درخت کاٹے تو پکڑنے والا اس کا سامان چھین لے۔

۲۷۱۔ حدثنا محمد بن حفص أبو عبد الرحمن القطان نا محمد بن خالد أخبرني خارجة بن الحارث الجهني أخبرني أبي عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يخبط ولا يعضد حمى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن يهش هشا رفيقا۔

خارجہ بن حارث جہنی کے والد ماجد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پتے نہ جھاڑے جائیں اور درخت نہ کاٹا جائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم بنائی ہوئی جگہ سے لیکن آہستہ سے پتے توڑ لیے جائیں۔

۲۷۲۔ حدثنا مسدد نا يحيى ح وحدثنا عثمان بن أبي شيبة عن ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأتي قباء ماشيا وراكبا زاد ابن نمير ويصلي ركعتين۔

مسدد، یحییٰ۔ عثمان بن ابو شیبہ، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قباء کے لیے آیا کرتے پیدل اور سوار ہو کر۔ ابن نمیر نے یہ بھی کہا اور دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

باب زيارة القبور

قبروں کی زیارت کرنا

۲۷۳۔ حدثنا محمد بن عوف نا المقرئ نا حيوة عن أبي صخر حميد بن زياد عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من أحد يسلم علي إلا رد الله علي روحي حتى أرد عليه السلام۔

عبد اللہ بن قسیط نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو مجھے سلام کرے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

ف۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک آپ کے جسم اطہر سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہیئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہزاروں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہر وقت صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روح اطہر جسم انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہو

گا۔ کیا روضہ پاک کے پاس ہر وقت بھیڑ نہ ہوگی، جو دیکھنے والوں کو عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ للہٰذا یہ مفہوم نہیں ہوسکتا بلکہ بات وہی ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی کہ آپ ہر وقت پروردگار عالم کی جانب متوجہ رہتے ہیں، بوقت سلام اللہ تعالیٰ آپ کی توجہ کو مخلوق کی جانب پھیر دیتا ہے تاکہ آپ سلام کا جواب دے سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۔۔۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو۔

ف۔ وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر عید کی طرح سال میں صرف ایک دفعہ ہی حاضری کی کوشش نہ کرنا بلکہ اکثر و بیشتر آتے رہنا کیونکہ مخلوق میں مجھ سے بڑھ کر تمہارا خیرخواہ کون ہے؟ میرے پاس آتے رہو گے تو تمہارے شکستہ اور غمگین دلوں کو مسرت و شادمانی کی دولت ملتی رہے گی۔ نیز میری قبر کو عید کی طرح اظہار مسرت کی جگہ نہ بنالینا کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جلوہ افروز ہوتا ہوں وہ تماشاگاہ نہیں بلکہ عرش آستاں اور قبلۂ دین و ایمان بن جاتی ہے۔ پوری کائنات کی نگاہیں ادھر اٹھتی ہیں بلکہ خود نبی کائنات بھی ادھر متوجہ ہو جاتا ہے۔ للہٰذا میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا۔ واللہ اعلم۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيثٍ وَاحِدٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَّةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا۔

حامد بن یحییٰ، محمد بن معن المدنی، داؤد بن خالد، ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن، ربیعہ بن ہدیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ کونسی ہے؟ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبور شہداء کی زیارت کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ ہم حرہ واقم نامی ٹیلے پر چڑھ گئے۔ جب ہم اترے تو سامنے ہی چند قبریں تھیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ فرمایا یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں۔ جب ہم قبور شہداء کے پاس پہنچے تو فرمایا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

... البطحاء التي بذي الحليفة فصلى بها فكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك۔

۲۷۷ - حدثنا القعنبي قال قال مالك لا ينبغي لأحد أن يجاوز المعرس إذا قفل راجعا إلى المدينة حتى يصلي فيها ما بدا له لأنه بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس به۔ قال أبو داود سمعت محمد بن إسحاق المديني قال المعرس على ستة أميال من المدينة۔ آخر كتاب المناسك۔

ذوالحلیفہ میں بطحاء کے مقام پر اپنا اونٹ بٹھایا اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ معرس سے آگے بڑھے جبکہ وہ لوٹ کر مدینہ منورہ کو آرہا ہو جب تک اس میں نماز پڑھے جو میسر آئے کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں آرام فرما ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن اسحٰق مدنی کو فرماتے ہوئے سنا کہ معرس نامی جگہ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ ختم ہوئی کتاب المناسک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اول کتاب النکاح

نکاح کا بیان

باب التحریض علی النکاح

۲۷۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا جریر عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ قال انی لامشی مع عبد اللہ بن مسعود بمنی اذ لقیہ عثمان فاستخلاہ فلما رای عبد اللہ ان لیست لہ حاجۃ قال لی تعال یا علقمۃ فجئت فقال لہ عثمان الا نزوجک یا ابا عبد الرحمٰن جاریۃ بکرا لعلہ یرجع الیک من نفسک ما کنت تعہد فقال عبد اللہ لئن قلت ذاک لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع منکم فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء۔

نکاح کی رغبت دلانا

علقمہ کا بیان ہے کہ میں منیٰ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہیں حضرت عثمان ملے۔ انہوں نے انہیں تنہائی میں لے جانا چاہا۔ جب حضرت عبد اللہ نے دیکھا کہ انہیں نکاح کی ضرورت نہیں ہے تو مجھ سے فرمایا۔ اے علقمہ! آجاؤ۔ پس میں آگیا تو حضرت عثمان نے ان سے فرمایا۔ اے ابو عبد الرحمٰن! کیا میں تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ تمہاری گئی ہوئی طاقت واپس آجائے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا۔ آپ ایسی بات کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو تم میں سے حقوق زوجیت کی طاقت رکھے تو نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جس میں یہ استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ اس کے لیے اس میں بچاؤ ہے۔

باب ما یؤمر بہ من تزویج ذات الدین

۲۷۹۔ حدثنا مسدد نا یحییٰ یعنی ابن سعید حدثنی عبید اللہ حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک۔

دیندار عورت سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں سے چار باتوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب، اس کی خوبصورتی اور اس کے دین کی وجہ سے تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دین والی کو ترجیح دے۔

ف۔ نکاح کے وقت عورت کا مال، جمال اور خاندان اور دین دیکھا جاتا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ان میں سے دین کو ترجیح دینے کی تلقین کی ہے۔ اگر لڑکی اور لڑکے کے انتخاب میں ہم دین کو ترجیح دیتے تو مسلمانوں کی حالت کچھ ایسی ہوتی اور دینی اور اخلاقی انحطاط نظر نہ آتا جس کے باعث ہم زمانے بھر میں رسوا ہوئے اور اقوام عالم کے سامنے سامان تضحیک بن کے رہ گئے۔ شاعر مشرق اسی صورت حال پر یوں نوحہ کناں ہوئے تھے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا　　کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔

باب ۸۱ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَتَبَ إِلَيَّ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ۔

سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، ہاں فرمایا کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟ عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تم سے دل بہلاتی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ مجھے حسین بن حریث مروزی نے لکھا تھا۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

عمارہ بن ابو حفصہ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ عرض کی مجھے ڈر ہے کہ میرا دل اس کا پیچھا کرے۔ فرمایا تو اس سے فائدہ حاصل کرو۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ جَمَالٍ وَحَسَبٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے ایک عورت ملی ہے جو خوبصورت اور خاندانی ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی، کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ فرمایا نہیں۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے منع فرما دیا۔ پھر سہ بارہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ نکاح اس سے کرو جو محبت کرنے والی اور اولاد جننے والی ہو کیونکہ میں تمہاری کثرت دیکھنا چاہتا ہوں۔

باب ۸۲ فِي قَوْلِهِ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً

ارشادِ باری کہ زانی زانیہ سے نکاح کرے

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت مرثد بن ابو مرثد رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کو قیدی لے جایا کرتے تھے اور مکہ مکرمہ میں عناق نامی ایک بدکار عورت تھی جو ان کی آشنا تھی جب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو

قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحُ عَنَاقًا قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ نَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں عناق سے نکاح کر لوں؟ آپ خاموش ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ زانیہ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک سے (۲۴: ۳) پس آپ نے مجھے بلایا اور یہ سنا کر فرمایا کہ اس سے نکاح نہ کرو۔

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوڑے کھایا ہوا زانی نکاح نہ کرے مگر اپنے جیسی عورت سے۔ ابو معمر نے کہا کہ حبیب معلم نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۸۳ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لینا

۲۸۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ.

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے تو اس کے لیے دگنا ثواب ہے۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

بَابُ ۸۴ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

جو نسب سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہو جاتیں

۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو پیدائش سے حرام ہوتے ہیں۔

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا

بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَنْكِحُهَا قَالَ أُخْتَكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَالِكَ قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَأُحِبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ ذُرَّةَ شَكَّ زُهَيْرٌ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

باب ۸۵ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

باب ۸۶ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

آپ کو میری بہن میں دلچسپی ہے؟ فرمایا تو کیا کروں؟ عرض کی کہ اس کے ساتھ نکاح کر لیجیے۔ فرمایا تمہاری بہن کے ساتھ؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ عرض کی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس سعادت میں اپنی بہن کو شریک کر لوں۔ فرمایا یہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ عرض کی خدا کی قسم مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے حضرت ابو سلمہ کی صاحبزادی درہ یا ذرہ کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ یہ زہیر کا شک ہے۔ فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

مرد سے دودھ کے رشتے کا بیان

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس افلح بن ابو قعیس آئے تو میں نے ان سے پردہ کر لیا۔ کہنے لگے تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں انہوں نے کہا کہاں سے؟ کہا تمہیں میری بھاوج نے دودھ پلایا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا۔ فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے، وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے۔

بڑے آدمی کا دودھ پینا

حفص بن عمر، شعبہ۔ محمد بن کثیر، سفیان، اشعث بن سلیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا حفص کا بیان ہے کہ یہ بات آپ کو ناگوار گزری اور چہرے کا رنگ بدل گیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ فرمایا غور کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ مدار زندگی ہو۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونَا وَهَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ.

عبد السلام بن مطہر، سلیمان بن مغیرہ، ابو موسیٰ ان کے والد، ساجد ابن عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رضاعت نہیں مگر جو ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت پیدا کرے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا۔ ہم سے نہ پوچھا کرو جب تک یہ جید عالم تم میں موجود ہے۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَنْشَزَ الْعَظْمَ.

محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سلیمان بن مغیرہ، ابو موسیٰ ہلالی ان کے والد ساجد حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت کرتے ہوئے أَنْشَزَ الْعَظْمَ کہا۔

بَابٌ فِيمَنْ حَرَّمَ بِهِ

اس کے ذریعے حرمت

۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ وَيَرَانِي فُضُلًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو اپنا متبنیٰ بنایا تھا اور اس کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا تھا وہ ایک انصاری عورت کے مولیٰ تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو متبنیٰ بنایا تھا اور جو کسی کو متبنیٰ بناتا تو لوگ اسے اسی کی طرف دور جاہلیت میں منسوب کیا کرتے تھے اور وہ اس کی میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ ... فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ (۳۳، ۵) بھی نازل فرمائی تو وہ منہ بولے باپوں کی طرف منسوب ہونے لگے اور جس کے باپ کا پتہ نہ ہوتا تو اسے مولیٰ اور دینی بھائی کہتے ہیں۔ سہلہ بنت سہیل ابن عمرو قرشی عامری نے جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے۔ وہ میرے اور حضرت ابو حذیفہ کے ساتھ ایک مکان میں رہتا۔ اس نے مجھے ہر حالت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرما دیا جو حضور کو بخوبی معلوم ہے لہٰذا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْمُرُ بَنَاتِ إِخْوَتِهَا وَبَنَاتِ أَخَوَاتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ دُونَ سَائِرِ النَّاسِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے دودھ پلا دو پس انہوں نے پانچ دفعہ دودھ پلا دیا تو وہ رضاعت کے باعث ان کے لیے بمنزلہ بیٹا ہو گیا۔ یہی وجہ حضرت عائشہ اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو دودھ پلانے کا حکم فرماتیں پانچ دفعہ جس کے لیے حضرت عائشہ چاہتیں کہ اسے دیکھیں اور اپنے پاس حاضر ہونے دیں، خواہ وہ بڑا ہوتا۔ پھر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا لیکن حضرت ام سلمہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج مطہرات اس سے انکار کرتیں اور ایسی رضاعت کے باعث کسی شخص کو بھی اپنے پاس آنے نہیں دیتی تھیں۔ جب تک پنگوڑے میں دودھ نہ پیا ہو۔ وہ حضرت عائشہ سے فرماتیں کہ شاید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کے سوا یہ صرف سالم ہی کے متعلق اجازت مرحمت فرمائی ہو۔ ف

ف۔ یہ اجازت صرف حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھی ورنہ مرد کے دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حرمت صرف اسی وقت کے دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے جب بچے کی زندگی کا دارومدار دودھ پر ہو۔ ائمہ اربعہ اور اکثر اہل علم حضرات کا اسی پر اتفاق ہے۔ زمانہ حال کے بعض بے راہ رو حضرات داڑھی مونچھوں والے کے دودھ پینے سے حرمت ثابت کرنے میں کوشاں ہیں۔ حالانکہ قول فیصل وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ۲۹۰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اَلرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

کیا پانچ دفعہ سے کم دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم نازل فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے سے منسوخ ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک دو مرتبہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

بَابٌ فِي الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ۔

دودھ چھڑاتے وقت انعام دینا

۲۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ابو معاویہ۔ ابن العلاء، ابن ادریس، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حجاج بن حجاج اپنے والد ماجد سے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! رضاعت کے حق کیا چیز ادا کرتی ہے؟ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی۔ نفیلی نے کہا کہ حجاج بن حجاج اسلمی ہیں اور یہ انہیں کے الفاظ ہیں۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ۔

جن عورتوں کا جمع کرنا مناسب نہیں

۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى۔

عامر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت اپنی پھوپھی پر نکاح نہ کروائے اور نہ پھوپھی بھتیجی پر اور نہ کوئی اپنی خالہ پر اور نہ خالہ بھانجی پر۔ نہ بڑے رشتے والی چھوٹے رشتے والی پر اور نہ چھوٹے رشتے والی بڑے رشتے والی پر نکاح کروائے۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا۔

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کے ساتھ اس کی خالہ یا کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی کو جمع کیا جائے۔

۲۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے کہ کوئی پھوپھی اور خالہ کو جمع کرے یا دو خالاؤں اور دو پھوپھیوں کو جمع کرے۔

وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ۔

٢٠٠٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ يُونُسُ وَقَالَ رَبِيعَةُ فِي قَوْلِ

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ "اور اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کرو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں" (۴ : ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے زیر پرورش ہو اور ولی اس کے مال میں شریک ہو لیکن اس کا مال و جمال اسے پسند آئے تو ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر نہ دے جتنا کہ کوئی دوسرا دے سکتا ہے ایسی حالات ان کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دیا گیا مگر یہ کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ مہر دیا جائے چنانچہ حکم دیا کہ ان کے سوا جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد بھی لوگ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا "لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں عورتوں کے متعلق فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر پڑھا جاتا ہے کتاب میں یتیم عورتوں کے متعلق جن کو تم دیتا نہیں چاہتے جو ان کا حق مہر بنتا ہے اور رغبت رکھتے ہو ان کے ساتھ نکاح کرنے کی" (۴ : ۱۲۷) فرمایا اور جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ کا ذکر کیا ہے اس سے مراد وہی پہلی آیت ہے جس میں فرمایا ہے "اور اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کرو دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں"۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ دوسری آیت میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ یہاں اس شخص کی رغبت مراد ہے جس کے زیر پرورش یتیم لڑکی ہو اور وہ مال و جمال میں کم ہو تو ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرما دیا جن کی طرف مال و جمال کے باعث رغبت ہو مگر جبکہ انصاف کریں ان کی جانب رغبت ہونے کے باعث یونس نے ربیعہ سے ارشاد باری تعالیٰ۔ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ قَالَ يَقُولُ اتْرُكُوهُنَّ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكُمْ أَرْبَعًا۔

تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ کے بارے میں نقل کیا کہ وہ فرماتے کہ انہیں چھوڑ دو اگر تمہیں ڈر ہے کیونکہ تمہارے لیے چار عورتیں حلال ہیں۔

١٠٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ إِلَى نَفْسِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا۔

ابن شہاب کو علی بن حسین نے بتایا جبکہ وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ میں آئے امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے بعد تو انہیں حضرت مسور بن مخرمہ ملے اور ان سے کہا۔ اگر آپ کو مجھ سے کوئی کام ہو تو حکم فرمائیے میں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار مجھے دے دیں گے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ قوم کہیں آپ پر غالب نہ آجائے۔ خدا کی قسم، اگر آپ مجھے عنایت فرما دیں گے تو جب تک میرے جسم میں جان ہے اسے کوئی مجھ سے لے نہیں سکے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو حضرت فاطمہ کے ہوتے ہوئے پیغام نکاح دیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی بارے میں اسی منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا اور ان دنوں میں بالغ تھا فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین میں فتنے سے ڈرتا ہوں پھر اپنے قبیلہ عبد الشمس والے داماد کا ذکر فرمایا اور اس کی طرف کی رشتہ داری خوب نبھائی۔ جو اس نے مجھ سے بات کی اسے سچ کر دکھایا اور جو وعدہ کیا وہ وفا کیا اور میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہوں گی۔

٢٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا حضرت علی نے اس نکاح سے خاموشی اختیار کر لی۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ نَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ۔

عبیداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ قرشی تیمی نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں۔ میں اجازت نہیں دیتا۔ پھر اجازت نہیں دیتا۔ پھر اجازت نہیں دیتا مگر علی بن ابی طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ میری بیٹی میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ مجھے وہ چیز بری لگتی ہے جو اسے بری لگے اور وہ چیز مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے اور پوری بات حدیث احمد میں ہے۔

بَابٌ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ۔

نکاح متعہ کا بیان

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

زہری کا بیان ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے تو ہم نے عورتوں سے متعہ کرنے کا ذکر کیا۔ ربیع بن سبرہ نامی ایک شخص نے کہا کہ میں اپنے والد ماجد پر گواہی دیتا ہوں جنہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق، معمر، زہری، ربیع بن سبرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الشِّغَارِ۔

شغار کا بیان

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ

قعنبی، مالک۔ مسدد بن مسرہد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ میں نے نافع سے شغار کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی بیٹی کا نکاح اپنے ساتھ اور اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ مہر کے بغیر کرنا یا کسی کی بہن کا نکاح

اُخْتَ الرَّجُلِ لِيُنْكِحَهُ اُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هٰذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے ساتھ اپنی بہن کا نکاح اس کے ساتھ مہر کے بغیر کرنا

محمد بن یحییٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، ابن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ عباس بن عبداللہ بن عباس نے اپنا نکاح کیا عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی سے اور عبدالرحمٰن کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا اور دونوں نے اسی کو مہر قرار دیا تو حضرت معاویہ نے مروان کو حکم دیتے ہوئے لکھا کہ دونوں جوڑوں میں تفریق کروا دی جائے اور اپنے مکتوب گرامی میں لکھا کہ یہ شغار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۲۳ فِي التَّحْلِيلِ۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ

حلالہ کا بیان

احمد بن یونس، زہیر، اسمٰعیل، عامر، حارث، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ اسمٰعیل نے کہا کہ میرے خیال میں اسے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لعنت ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

حارث اعور نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے۔ شعبی نے کہا کہ میرے خیال میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۲۴ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهٰذَا لَفْظُ إِسْنَادِهِ وَكِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

غلام کا مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

۳۱۱- حدثنا عقبة بن مكرم نا ابو قتيبة عن عبد الله ابن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا نكح العبد بغير اذن مولاه فنكاحه باطل. قال ابو داؤد هذا الحديث ضعيف وهو موقوف وهو قول ابن عمر رضي الله عنه.

باب في كراهية ان يخطب الرجل على خطبة اخيه

۳۱۲- حدثنا احمد بن عمرو بن سرح نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخطب الرجل على خطبة اخيه.

۳۱۳- حدثنا الحسن بن علي نا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخطب احدكم على خطبة اخيه ولا يبيع على بيع اخيه الا باذنه.

باب الرجل ينظر الى المرأة وهو يريد تزويجها

۳۱۴- حدثنا مسدد نا عبد الواحد بن زياد نا محمد بن اسحق عن داود بن الحصين عن واقد بن عبد الرحمن يعني ابن سعد ابن معاذ عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة فان استطاع ان ينظر الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل قال فخطبت جارية فكنت اتخبأ لها حتى رأيت منها ما دعاني الى نكاحها وتزويجها فتزوجتها.

باب في الولي

۳۱۵- حدثنا محمد بن كثير انا سفين عن

نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام نے اپنا نکاح اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کیا تو وہ نکاح باطل ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف اور موقوف ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دینا مناسب نہیں

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص پیغام نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے اور کوئی اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے مگر اس کی اجازت سے۔

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا

واقد بن عبد الرحمٰن ابن سعد بن معاذ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے، اگر وہ اسے دیکھ سکتا ہو جس کو نکاح کا پیغام دیا ہے تو دیکھ لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں نے ایک لڑکی کو پیغام دیا اور چھپ کر اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ خوبی بھی دیکھی جس نے مجھے نکاح کی جانب راغب کیا، لہٰذا میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

ولی کا بیان

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حدثنا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة نكحت بغير إذن مواليها فنكاحها باطل ثلاث مرات فإن دخل بها فالمهر لها بما أصاب منها فإن تشاجروا فالسلطان ولي من لا ولي له.

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اگر اس کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو جتنا فائدہ حاصل کیا ہے اس کے مطابق مہر ادا کرے۔ اگر اولیاء میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا سلطان یا بادشاہ ولی ہے۔

١٣١٦ - حدثنا القعنبي نا ابن لهيعة عن جعفر يعني ابن ربيعة عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال أبو داود وجعفر لم يسمع من الزهري كتب إليه.

قعنبی، ابن لہیعہ، جعفر بن ربیعہ، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جعفر کا زہری سے سماع ثابت نہیں بلکہ اس کی طرف لکھا تھا۔

١٣١٧ - حدثنا محمد بن قدامة بن أعين نا أبو عبيدة الحداد عن يونس وإسرائيل عن أبي إسحق عن أبي بردة عن أبي موسى أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نكاح إلا بولي قال أبو داود وهو يونس عن أبي بردة وإسرائيل عن أبي إسحق عن أبي بردة.

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں ہے مگر ولی کی اجازت سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سند یوں ہے۔ یونس عن ابوبردہ اور اسرائیل عن ابواسحاق عن ابوبردہ۔

١٣١٨ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عروة ابن الزبير عن أم حبيبة أنها كانت عند ابن جحش فهلك عنها وكان فيمن هاجر إلى أرض الحبشة فزوجها النجاشي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي عندهم.

عروہ بن زبیر نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت ابن جحش کے نکاح میں تھیں اور وہ وفات پا گئے۔ یہ ان حضرات میں تھیں جنہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پس نجاشی بادشاہ نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ یہ ان کے پاس تھیں۔

باب ٩٥ في العضل

عورتوں کو نکاح سے روکنے کا بیان

١٣١٩ - حدثنا محمد بن المثنى حدثني أبو عامر نا عباد بن راشد عن الحسن حدثني معقل بن يسار قال كانت لي أخت تخطب إلي فأتاني ابن عم لي فأنكحتها إياه ثم طلقها طلاقا

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری ایک بہن تھی جس کے نکاح کا پیغام مجھے ملا اور میرا چچا زاد بھائی میرے پاس آیا تو میں نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ پھر اس نے ایک رجعی طلاق دے دی پھر اسے

لَمْ يُرَاجِعْهَا ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ أَتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ‏{‏ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ‏}‏ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ‏.‏

چھوڑے رکھا یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ جب وہ نکاح کا پیغام دینے پھر میرے پاس آیا تو میں نے کہا۔ خدا کی قسم میں اس کا نکاح کبھی تمہارے ساتھ نہیں کروں گا۔ ان کا بیان ہے کہ میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ "جب تم عورتوں کو طلاق دے دو پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں تو انہیں ان کے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو۔" (۲: ۲۳۲) ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا اور اپنی بہن کا نکاح اسی کے ساتھ کر دیا۔

پارہ ——— ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۹۹ إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ

جب عورت کا نکاح دو ولی کریں

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام۔ محمد بن کثیر، ہمام۔ موسیٰ بن اسمٰعیل حماد، قتادہ، حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس عورت کا نکاح دو ولیوں نے کیا تو دونوں میں سے وہ اس کی بیوی ہے جس کے ساتھ پہلے نکاح ہوا، اور جس نے ایک چیز دو آدمیوں کو بیچی تو ان میں سے وہ پہلے کی ہوگی۔ ف

ف۔ جب کسی عورت کا ایک ولی نے نکاح کر دیا تو وہ واقع ہو گیا۔ اب دوسرا ولی اگر اسی عورت کا کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح واقع نہیں ہوگا بلکہ باطل محض رہے گا اور وہ عورت بدستور پہلے خاوند ہی کے نکاح میں ہے۔ اسی طرح دو دفعہ بیع کرنے کا معاملہ ہے کہ پہلی بیع واقع ہو گئی اور دوسری باطل قرار پائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۱۰۰ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ۔

ارشاد ربانی کہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا أَسْبَاطٌ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا مَاتَ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهٖ مِنْ وَلِيِّ نَفْسِهَا إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ زَوَّجَهَا أَوْ زَوَّجُوْهَا وَإِنْ شَاءُوْا لَمْ يُزَوِّجُوْهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ شیبانی نے کہا کہ ذکر کیا اس کا عطاء ابو الحسن سوائی نے غالباً حضرت ابن عباس سے اس آیت کے متعلق "تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور انہیں نہ روکو" (۴: ۱۹) فرمایا کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کے وارث اس کی بیوی کے زیادہ حقدار ہوتے بہ نسبت عورت کے اولیاء سے۔ اگر چاہتے تو ان میں سے کوئی اس کے ساتھ نکاح کر لیتا یا کسی دوسرے سے کر دیتا اور چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی۔ ف

ف۔ اسلام سے پہلے عورت کو اپنی ذات کا کوئی اختیار ہی نہیں تھا۔ خاوند مر جاتا تو عورت پر اُس کے اولیاء کا اختیار ہوتا۔ ولی چاہتا تو کسی کے ساتھ اُس کا نکاح کر دیتا یا خود اپنے نکاح میں لے لیتا۔ اور چاہتا تو تازیست اُسے نکاح نہ کر دیتا۔ اسلام نے اگرچہ ولی کے حق کو ختم نہیں کیا لیکن اس کی نسبت عورت کو زیادہ اختیار دیا ہے تاکہ ولی کسی دنیاوی غرض کے تحت اُس کی زندگی اور حسرتوں کو پامال نہ کر سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرِثُ امْرَاَةَ ذِيْ قَرَابَتِهٖ فَيَعْضُلُهَا حَتّٰى تَمُوْتَ اَوْ تَرُدَّ اِلَيْهِ صَدَاقَهَا فَاَحْكَمَ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور انہیں منع کرو اس میں سے کچھ لے جانے سے جو تم نے انہیں دیا ہے مگر جب کہ کھلی بے حیائی کریں“ (۴ : ۱۹) اور یہ اس لیے ہے کہ آدمی اپنے قرابت والے کی بیوی کا وارث بن جاتا ہے تو مرنے تک اُسے نکاح کرنے سے روکے رکھتا یا اس کا مہر واپس لے لیتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم فرمایا اور ایسا کرنے سے روک دیا۔ ف

ف۔ دورِ جاہلیت میں خاوند مر جاتا۔ عورت کے ولی اُس کے وارث بن جاتے نیز وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی تو اس سے مہر واپس لیتے۔ اسلام نے جہاں اولیاء کی نسبت عورت کو اپنی ذات کا زیادہ اختیار دیا وہاں یہ پابندی بھی لگا دی کہ ایسی عورت سے اولیاء کو مہر واپس لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبُّوْيَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى عُمَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَوَعَظَ اللّٰهُ ذٰلِكَ۔

احمد بن شبویہ، عبداللہ بن عثمان، عیسیٰ بن عبید، عبیداللہ مولیٰ عمر نے حضرت ضحاک سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور پس اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِئْمَارِ

عورت سے اجازت لینا

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اَبَانُ نَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ اِلَّا بِاِذْنِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور نہ کنواری کا مگر اُس کی اجازت سے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس کی اجازت کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس کا خاموش رہنا۔ ف

ف۔ اسلام سے پہلے دوسرے منقولہ مال کی طرح عورت بھی مال کی ایک جنس تھی۔ اسلام نے ہی عورت کو انسانیت کی گاڑی کا ایک مستقل پہیہ قرار دیا ہے۔ لیکن جہاں اُسے محض ایک منقولہ مال نہیں رہنے دیا وہاں بعض انسانی کمزوریوں کے باعث اُسے بالکل خود مختار بھی قرار نہیں دیا۔ اسی لیے اُس کے اولیاء کو بھی عورت پر حق دیا لیکن زیادہ حق عورت کا رکھا ہے۔ اسی لیے ولی جب کسی عورت کا نکاح کرے تو اُس عورت سے اجازت لینے کو ضروری قرار دیا گیا ہے خواہ عورت ثیبہ ہو یا کنواری۔ ثیبہ صاف لفظوں میں اقرار یا انکار کرے اور کنواری کا خاموش رہنا بھی اس کی اجازت شمار کیا گیا ہے۔ اس سے

صاف واضح ہو رہا ہے کہ جہاں عورت کو اپنا اختیار رہے۔ وہاں اس کے اولیاء کو بھی اس پر اختیار حاصل ہے۔ اگرچہ عورت کی نسبت کم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۹۳۔ حدثنا ابو کامل ثنا یزید یعنی ابن زریع ح وثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا حماد المعنی حدثنی محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستأمر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا والاخبار فی حدیث یزید قال ابو داود وکذلک رواہ ابو خالد سلیمان بن حیان ومعاذ بن معاذ عن محمد بن عمرو ورواہ ابو عمرو ذکوان عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحی ان تتکلم قال سکاتہا اقرارہا۔

ابو کامل، یزید بن زریع۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی۔ اگر خاموش ہو گئی تو یہ اس کی اجازت ہے اور انکار کر دے تو اس پر جبر نہیں کیا جائے گا۔ یہ حدیث یزید کے الفاظ ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے ابو خالد سلیمان بن حیان اور معاذ بن معاذ نے محمد بن عمرو سے اور اسے روایت کیا ہے ابو عمرو ذکوان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے: عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کنواری لڑکی تو بات کرنے سے شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اقرار ہے۔

۲۰۹۴۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن ادریس عن محمد بن عمرو بہذا الحدیث باسنادہ زاد فیہ قال فان بکت او سکتت زاد بکت قال ابو داود ولیس بکت بمحفوظ وہو وہم فی الحدیث الوہم من ابن ادریس۔

ابن ادریس نے محمد بن عمرو سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ فان بکت او سکتت یعنی بکت کے اضافے سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا بکت کا لفظ محفوظ نہیں ہے اس حدیث میں وہم ہے اور یہ وہم ابن ادریس کا ہے۔

۲۰۹۵۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا معاویۃ بن ہشام عن سفیان عن اسمٰعیل بن امیۃ حدثنی الثقۃ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمروا النساء فی بناتہن۔

اسمٰعیل بن امیہ نے ایک ثقہ راوی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں سے اُن کی بیٹیوں کے بارے میں اجازت لیا کرو۔

باب فی البکر یزوجہا ابوہا ولا یستأمرہا

جب کنواری لڑکی کا نکاح اس کا باپ بغیر اجازت لیے کر دے

۲۰۹۶۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا حسین بن محمد ثنا جریر بن حازم عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے بتایا کہ اس کے والد ماجد نے اس کی مرضی کے خلاف اس کا نکاح کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیا۔ ف

ف۔ کنواری لڑکی کے نکاح کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ لڑکی بالغہ ہو اور باپ اُس کا نکاح کر دے۔ دوسری صورت یہ کہ اپنی نابالغہ بیٹی کا نکاح کیا ہو۔ اگر اپنی بالغہ بیٹی کا نکاح باپ نے اُس کی مرضی کے خلاف کیا ہو تو لڑکی کو اختیار حاصل ہے کہ چاہے تو اُس نکاح کو باقی رکھے ورنہ حاکم کے سامنے ہو کر اُسے فسخ کروا دے۔ لیکن نابالغہ بیٹی کا باپ نے نکاح کر دیا ہو تو بالغہ ہونے پر لڑکی کو نکاح فسخ کروانے کا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفًا۔

محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور اسی طرح لوگوں نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الثَّيِّبِ۔

شوہر دیدہ کا بیان

٣٣٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بغیر شوہر والی عورت اپنے نفس کا ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی اجازت لی جائے گی۔ اور خاموش ہو جانا اس کی اجازت ہے۔ یہ قعنبی کے لفظوں میں ہے۔

٣٣١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيٰنُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُوهَا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

زیاد بن سعد نے عبد اللہ بن فضل سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ بیوہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ اور کنواری لڑکی سے اُس کا باپ اجازت حاصل کرے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ لفظاً ابوھا محفوظ نہیں ہے۔

٣٣٢۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ کے بارے میں ولی کو اختیار نہیں ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی۔ خاموش رہنا بھی اس کا اقرار ہے۔

٣٣٣۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ

یزید انصاری کے صاحبزادے عبد الرحمٰن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد محترم نے اُن کا نکاح کر دیا جبکہ وہ بیوہ تھیں اور اسے ناپسند کرتی تھیں۔ پس انہوں نے

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

بَابٌ فِي الْأَكْفَاءِ

٣٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَمَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَافُوخِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُولَدْ

٣٣٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ عِثْرَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى جَيْشَ غِثْرَانَ فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْمُرَقَّعِ مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا بِثَوَابِهِ قُلْتُ وَمَا ثَوَابُهُ قَالَ أُزَوِّجُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي فَأَعْطَيْتُهُ رُمْحِي ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ حَتَّى عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَهْلِي جَهِّزْهُنَّ إِلَيَّ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ حَتَّى أُصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَحَلَفْتُ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے اُن کے نکاح کو رد فرما دیا۔

کفو کا بیان

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو ہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں پچھنے لگائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی بیاضہ! ابو ہند کا نکاح کر دو اور ان کی طرف پیغام بھیجو اور فرمایا کہ اگر تمہارے کسی علاج معالجے میں شفا ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

پیدائش سے پہلے نکاح کر دینا

سارہ بنت مقسم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے والد ماجد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلی۔ جب والد محترم اونٹ پہ سوار ہو کر حضور کے نزدیک پہنچے تو ان کے ہاتھوں میں معلموں جیسا کوڑا تھا۔ میں نے بدوؤں اور دوسرے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا۔ طبطبیہ، طبطبیہ، طبطبیہ۔ والد محترم حضور کے نزدیک ہوئے، قدم مبارک پکڑا اور رسول برحق ہونے کا اقرار کیا۔ آپ کے حضور کھڑے رہ کر ارشادات سنے اور عرض گزار ہوئے کہ میں جیش عثران میں شامل ہوا تھا۔ طارق بن مرقع نے کہا کہ کون ہے جو مجھے اس کے بدلے میں نیزہ دے۔ میں نے کہا، بدلہ کیا ہے؟ کہا کہ سب سے پہلے پیدا ہونے والی بیٹی کا میں اس کے ساتھ نکاح کر دوں گا۔ پس میں نے اُسے اپنا نیزہ دے دیا۔ پھر میں اس کے پاس سے چلا گیا یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اور وہ بالغ ہو چکی۔ میں اُس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میری بیوی کو میرے ساتھ رخصت کرو۔ اُس نے قسم کھائی کہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا جب تک

أَنْ لَا أُصْدِقَ غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيِّ السِّنِّ هِيَ الْيَوْمَ قَالَ قَدْ رَأَتِ الْقَتِيرَ قَالَ أَرَى أَنْ تَتْرُكَهَا قَالَ فَرَاعَنِي ذٰلِكَ وَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ مِنِّي قَالَ لَا تَأْثَمُ وَلَا صَاحِبُكَ يَأْثَمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْقَتِيرُ الشَّيْبُ۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اَلْقَتِیْر بڑھاپے کی ابتدا کو کہتے ہیں۔

پہلے معاہدے کے علاوہ اور مہر تو مہر مقرر نہ کر لیا جائے اور میں نے قسم کھائی کہ میں جو کچھ دے چکا ہوں اس کے سوا اور کوئی مہر نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کل اس لڑکی کی عمر کیا ہے؟ عرض کیا کہ وہ ادھیڑ عمر کی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خیال چھوڑ دو۔ میں نے گھبرا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھا۔ جب حضور نے میری یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد ہوا:۔ نہ خود گناہ گار بنو اور نہ اپنے ساتھی کو گناہ گار بناؤ

٢٣٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِيَ مُصَدَّقَةٌ امْرَأَةُ صِدْقٍ قَالَتْ بَيْنَا أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمِضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ يُعْطِينِي نَعْلَيْهِ وَأُنْكِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِي فَخَلَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَيْهِ فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ فَذَكَرَتْ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرِ۔

ابراہیم بن میسرہ کو ان کی خالہ جان نے بتایا کہ سچی عورت نے فرمایا جو سچی تھی کہ دورِ جاہلیت کے اندر میرے والد ماجد ایک لڑائی میں حصہ لے رہے تھے۔ جب ان کے پیر جلنے لگے تو فرمایا:۔ کون ہے جو مجھے اپنے جوتے دے کر میں اپنی پہلے پیدا ہونے والی بیٹی سے اس کا نکاح کر دوں گا۔ چنانچہ میرے والد ماجد نے اپنے جوتے اتار کر ان کے سامنے ڈال دیئے۔ ان کے گھر لڑکی پیدا ہوئی اور بالغ ہو گئی۔ پھر اسی طرح واقعہ بیان کیا لیکن بڑھاپے کا ذکر نہ کیا۔

بَابُ الصَّدَاقِ

مہر کا بیان

٢٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَدَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور "نش"۔ میں عرض گزار ہوا کہ "نش" کیا ہے؟ فرمایا کہ نصف اوقیہ یعنی پانچ سو درہم کیونکہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

٢٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو العجفاء سلمی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ خبردار عورتوں کے مہر بڑھا چڑھا کر نہ باندھا کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت افزائی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً۔

اپنی کسی زوجہ مطہرہ یا اپنی کسی صاحبزادی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں باندھا تھا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَسَنَةُ هِيَ أُمُّهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں تو اُن کا سرزمین حبشہ میں انتقال ہوگیا۔ پس نجاشی بادشاہ نے اُن کا نکاح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کردیا اور اپنے پاس سے انہیں چار ہزار درہم مہر دیا تھا اور حضرت شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اُن کی والدہ کا نام حسنہ ہے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ۔

زہری کا بیان ہے کہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اُم حبیبہ بنت ابو سفیان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کردیا تھا۔ چار ہزار درہم مہر باندھ کر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھ بھیجی تو آپ نے قبول فرمائی۔

بَابُ قِلَّةِ الْمَهْرِ۔

کم از کم مہر

۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو دیکھا زعفران لگائے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ فرمایا کہ مہر کیا مقرر کیا؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک ہی بکری سے ہو۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جِبْرِيلَ الْبَغْدَادِيُّ أَنَا يَزِيدُ أَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مہر میں عورت کو ایک لپ ستو یا کھجوریں بھی ادا کردے تو وہ اس کے لیے حلال ہوگئی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت

مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَعْنَى الْمُتْعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَلَى مَعْنَى أَبِي عَاصِمٍ.

کو روایت کیا ہے اسے عبدالرحمٰن بن مہدی، صالح بن رومان، ابوالزبیر نے حضرت جابر سے موقوفاً اور روایت کیا اسے ابو عاصم، صالح بن رومان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم مٹھی بھر اناج کے بدلے متعہ کر لیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج، ابوالزبیر نے حضرت جابر سے معناً ابو عاصم کی طرح۔

بَابٌ فِي التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يُعْمَلُ

کسی کام کے بدلے نکاح کرنا

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے اگر آپ کو اس کی حاجت نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مہر میں دینے کے لیے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض کی نہیں سوائے اس چادر کے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ چادر تم اسے دو گے تو خود چادر کے بغیر بیٹھے رہو گے۔ جاؤ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید یاد ہے؟ عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں جو قرآن کریم یاد ہے میں نے اس کے بدلے اس عورت کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ

احمد بن حفص بن عبداللہ، حفص بن عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حجاج بن حجاج باہلی، قتادہ، عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعے کو اسی

الباهلي عن عسل عن عطاء بن أبي رباح عن أبي هريرة نحو هذه القصة لم يذكر الإزار والخاتم فقال ما تحفظ من القرآن قال سورة البقرة أو التي تليها قال فقم فعلمها عشرين آية وهي امرأتك۔

طرح روایت کیا لیکن ازار اور انگوٹھی کا ذکر نہ کیا، فرمایا: تمہیں قرآن مجید سے کیا یاد ہے؟ عرض کی کہ سورۃ البقرہ اور اس کے ساتھ والی سورت۔ فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے بیس آیتیں سکھاؤ، یہ تمہاری بیوی ہے۔

۳۴۵- حدثنا هارون بن زيد بن أبي الزرقاء ثنا أبي ثنا محمد بن راشد عن مكحول نحو خبر سهل قال وكان مكحول يقول ليس ذلك لأحد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ہارون بن زید بن ابی زرقاء، اُن کے والد ماجد، محمد بن راشد، مکحول سے بھی حضرت سہل کی طرح منقول ہے۔ مکحول کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ایسا کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ ف

ف۔ نکاح کے لیے مہر کا ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ مہر ادا نہ کیا ہو تو عورت مجاز ہے کہ خاوند کو پاس نہ آنے دے۔ مہر حیثیت کے مطابق ہے۔ جس کی کم از کم مقدار امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درہم اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھائی دینار ہے۔ دونوں حضرات کے نزدیک یہ ڈھال کی قیمت کا تخمینہ ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ایک نکاح مہر کے بغیر محض قرآن خوانی یا قرآن دانی کی بنا پر کر دیا تھا، اُسے سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے بھی واضح ہو رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فيمن تزوج ولم يسم صداقا حتى مات۔

کسی نے بغیر مہر مقرر کیے نکاح کیا اور مر گیا

۳۴۶- حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن فراس عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله في رجل تزوج امرأة فمات عنها ولم يدخل بها ولم يفرض لها فقال لها الصداق كاملا وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى به في بروع بنت واشق۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اس شخص کے متعلق جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ نہ اس نے صحبت کی اور نہ مہر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اُسے پورا مہر ملے گا اور وہ عدت گزارے گی اور اُسے میراث ملے گی۔ حضرت معقل بن سنان نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے بروع بنت واشق کا یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

۳۴۷- حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا يزيد بن هارون وابن مهدي عن سفيان عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله وساق عثمان مثله۔

عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، ابن مہدی، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ عثمان نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ وَأَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ أُتِيَ فِيْ رَجُلٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاخْتَلَفُوْا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ مَرَّاتٍ قَالَ فَإِنِّيْ أَقُوْلُ فِيْهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَإِنَّ لَهَا الْمِيْرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ وَإِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللهُ وَرَسُوْلُهُ بَرِيْئَانِ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فِيْهِمُ الْجَرَّاحُ وَأَبُوْ سِنَانٍ فَقَالُوْا يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاهَا فِيْنَا فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ وَإِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْأَشْجَعِيُّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَرَحًا شَدِيْدًا حِيْنَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ایک آدمی کے متعلق یہ خبر اور کہا کہ اختلاف ہوا اس میں مہینہ بھر یا کئی بار تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ اُسے دوسری عورتوں کے برابر پورا مہر ملے نہ کم و بیش، اُسے میراث ملے اور وہ عدت گزارے۔ اگر یہ فیصلہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر یہ غلط ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے لاتعلق ہیں۔ پس اشجع کے لوگوں میں سے جراح اور ابوسنان نے کھڑے ہو کر کہا: اے ابن مسعود! ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارا یہی فیصلہ فرمایا تھا ہمارے ہاں بروع بنت واشق کے متعلق جیسا کہ آپ نے کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کو انتہائی مسرت ہوئی جب کہ اُن کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق ثابت ہو گیا۔

ف: اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ جب کسی مسئلے کے متعلق قرآن و حدیث کے واضح نصوص موجود نہ ہوں تو مجتہد اپنے اجتہاد سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے اور وہی نافذ ہوگا لیکن ایسا اجتہادی فیصلہ کرنے اور رائے دینے کا مجتہد ہی مجاز ہے۔ ہر کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی رائے یا تحقیق کو اجتہاد بتاتا پھرے اور اُسے قابلِ عمل ٹھہرائے کیونکہ اجتہاد کا حق صرف اُسی کو ہے جس کے اندر مجتہد کی شرائط پائی جائیں۔ جب کہ اُن شرائط کا کسی شخص میں پایا جانا کئی صدیوں سے مفقود ہے۔ اس گئی گزری دور میں جو بعض حضرات اجتہاد کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں یہ چھوٹا منہ اور بڑی بات کے مصداق ہے۔ جانئے محترم ہے کہ جب آسمانِ علم و عرفان کے شمس و قمر اور اُمتِ محمدیہ کی مایہ ناز علمی ہستیاں یعنی حجۃ الاسلام محمد غزالی، امام فخر الدین رازی، حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ بدر الدین عینی، خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی، مولانا علی قاری حنفی، شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت مجدد الف ثانی اور خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی مجتہد نہیں بلکہ مقلد محض ہیں تو دورِ حاضر کے مدعیانِ اجتہاد کس گنتی شمار میں ہیں۔ اور کسی ایرا غیرا نتھو خیرا کی ذاتی رائے یا تحقیق کو کس طرح اجتہاد مانا جا سکتا ہے؟ اجتہاد ایک خداداد صلاحیت ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہے۔ مجتہد اگرچہ نبی نہیں ہوتا۔ لیکن اُس کی شانِ اجتہاد یعنی دینی بصیرت نبی کی قوتِ فیصلہ کا عکس یا سایہ ہوتا ہے۔ جس کے باعث مجتہد دوسرے خاص بندوں سے بھی اپنی خصوصیت میں ممتاز ہو جاتا ہے جیسا کہ ہمارے امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے امامِ اعظم یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اجتہاد اس روایت سے واضح ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک مجتہد

اپنی شہادت، اجتہاد کے باعث دوسرے مجتہد کے فیصلے پر اپنی رائے دینے کا مجاز ہوتا ہے۔ لیکن غیر مجتہد کو کسی مجتہد کے فیصلے پر اپنے ترجیح دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مجتہد کی دینی بصیرت اور غیر مجتہد کی عقلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور اس فرق کو مٹانا دراصل حقیقت کا منہ چڑانا اور فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَصْبَغِ الْجَزَرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ عُمَرُ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَقًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس ذہلی اور عمر بن خطاب، ابو الاصبغ جزری عبد العزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم خالد بن ابو یزید، زید بن ابو انیسہ، یزید بن ابو حبیب، مرثد بن عبداللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم راضی ہو کہ فلاں عورت سے تمہارا نکاح کر دوں؟ اس نے کہا ہاں۔ عورت سے فرمایا کہ کیا تم راضی ہو کہ فلاں مرد سے تمہارا نکاح کر دوں؟ عورت نے کہا ہاں۔ پس ان کا نکاح کر دیا گیا۔ آدمی نے اس سے صحبت کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اُسے کوئی چیز دی۔ وہ حدیبیہ میں شامل ہوا اور حدیبیہ والوں میں شامل ہو گیا۔ خیبر میں اُس کے حصے کی زمین تھی۔ جب اُس کی وفات کا وقت قریب آیا تو کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تھا۔ اور میں نے اُس کا کوئی مہر مقرر نہیں کیا اور نہ اُسے کچھ دیا ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے خیبر کا اپنا حصہ اُسے مہر میں دیا۔ عورت نے وہ حصہ لے لیا اور اُسے ایک لاکھ میں فروخت کر دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر کی پہلی حدیث میں یہ بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر نکاح وہ ہے جو آسانی سے ہو جائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ باقی حدیث مثل۔ امام ابوداؤد نے فرمایا، ڈر ہے کہ اس حدیث میں گڑبڑ ہو گئی ہو، کیونکہ اصل بات اور ہے۔

بَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

خطبۂ نکاح کا بیان

۲۱٤۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ

محمد بن کثیر، سفیان، ابو اسحاق، ابو عبیدہ نے حضرت

عن أبي إسحاق عن أبي عبيدة عن عبد الله بن مسعود في خطبة الحاجة في النكاح وغيره۔

٣٥١۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري المعنى نا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص وأبي عبيدة عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة الحاجة أن الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ به من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله الذي تساءلون به والأرحام إن الله كان عليكم رقيبا يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم أعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما لم يقل محمد بن سليمان أن۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبۂ نکاح وغیرہ روایت کیا ہے۔

عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبۂ نکاح سکھایا کہ در حقیقت سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس سے مدد چاہتے ہیں، بخشش مانگتے ہیں اور اس کی پناہ پکڑتے ہیں اپنی جانوں کی برائی سے۔ جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داری سے ڈرو۔ بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنا مگر مسلمانی کی حالت میں۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، وہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو حکم مانے اللہ اور اُس کے رسول کا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔ محمد بن سلیمان نے لفظ اَن نہیں کہا۔

٣٥٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا عمران عن قتادة عن عبد ربه عن أبي عياض عن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا تشهد ذكر نحوه قال بعد قوله ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فإنه لا يضر إلا نفسه ولا يضر الله شيئا۔

ابو عیاض نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشہد پڑھتے۔ پھر اسی طرح ذکر کرکے لفظ ورسولہ کے بعد فرمایا اسے حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا قیامت سے پہلے جس نے حکم مانا اللہ اور اُس کے رسول کا اُس نے ہدایت پائی اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی تو وہ نہیں نقصان کرتا مگر اپنی جان کا اور وہ اللہ کا کوئی نقصان نہیں کر سکتا۔

٣٥٣۔ حدثنا محمد بن بشار نا بدل بن المحبر نا شعبة عن العلاء بن أخي شعيب الرازي عن إسمعيل بن إبراهيم عن رجل من بني سليم قال خطبت إلى النبي صلى

محمد بن بشار، بدل بن محبر، شعبہ، علاء بن ابی شعیب رازی، اسمٰعیل بن ابراہیم، بنی سلیم کے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت امامہ بنت عبدالمطلب کے لیے پیغام دیا تو آپ نے تشہد کے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَامَةَ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ [illegible]

بیٹیوں کا میرے ساتھ نکاح کر دیا۔

بَابٌ ۱۱۱ فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ

چھوٹی بچیوں کا نکاح کرنا

۳۵۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح کیا تو میں سات سال کی تھی یا سلیمان نے کہا چھ سال کی اور میرے ساتھ خلوت فرمائی تو میں نو سال کی تھی۔

ف۔ آج کل بعض حضرات یہ ضد کر رہے ہیں کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالغہ تھیں اور اس وقت اُن کی عمر پندرہ سولہ سال تک بتائی جا رہی ہے۔ یہ تحقیق حقیقت کے بالکل خلاف اور کسی خاص مقصد کے تحت ہے۔ جب کہ صحیح بات وہی ہے جو اس روایت میں بیان فرمائی گئی ہے اور تاریخ و سیر کی کتابوں میں اکابر علمائے اسلام نے ایسا ہی لکھا اور اس پر اعتماد و جزم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۱۲ فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ

کنواری کے پاس کتنے دن رہے

۳۵۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي۔

عبد الملک بن ابو بکر کے والد ماجد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین راتیں ٹھہرے پھر فرمایا کہ میرا تمہارے پاس زیادہ ٹھہرنا تمہارے خاندان والوں کے لیے رسوائی کا باعث نہیں ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتیں رہوں، اگر تمہارے پاس سات راتیں رہا تو دوسری ازواج مطہرات کے پاس بھی سات سات راتیں رہنا ہوگا۔

۳۵۶ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا زَادَ عُثْمَانُ وَكَانَتْ ثَيِّبًا وَقَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَنَا حُمَيْدٌ نَا أَنَسٌ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے نکاح کیا تو اُن کے پاس تین روز رہے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ انہوں نے ہشیم، حمید، حضرت انس سے روایت کی ہے۔

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا هُشَيْمٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ

خالد حذاء نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب کوئی کنواری لڑکی سے شادی کرے شوہر دیدہ کے ہوتے ہوئے تو اس کے پاس

الْبِكْرِ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ.

سات روز رہے اور جب شوہر بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین روز رہے۔ اگر میں کہوں کہ یہ روایت مرفوع ہے تو میں سچا ہوں لیکن سنّت یونہی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَهَا.

صحبت کرنے سے پہلے عورت کو کچھ دینے کا بیان

٣٥٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ نَا عَبْدَةُ نَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت علی نے جب حضرت فاطمہ سے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اُسے کوئی چیز دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔ فرمایا کہ تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟

٣٥٩- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ نَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا.

محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور اُن کے پاس جانے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ پہلے اُسے کوئی چیز دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی زرہ دے دو۔ پس انہوں نے انہیں اپنی زرہ دے دی اور پھر ان کے پاس گئے۔

٣٦٠- حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ نَا حَيْوَةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

کثیر بن عبید، حیوۃ، شعیب، غیلان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مانند روایت کی۔

٣٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ خَيْثَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ.

خیثمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک عورت کو اس کے خاوند کے پاس پہنچانے کا حکم فرمایا اس سے پہلے کہ وہ شوہر اسے کچھ دیتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ خیثمہ کا حضرت عائشہ سے سماع ثابت نہیں۔

٢١٢٩ - حدثنا محمد بن معمر ثنا محمد بن بكر البرساني أنا ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة نكحت على صداق أو حباء أو عدة قبل عصمة النكاح فهو لها وما كان بعد عصمة النكاح فهو لمن أعطيه وأحق ما أكرم عليه الرجل ابنته أو أخته.

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت نے نکاح کیا مہر یا عطا یا وعدے پر نکاح ہونے سے پہلے تو وہ اسی کو ملے گا اور جو نکاح ہونے کے بعد کیا تو وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا اور اس کو بیٹی یا بہن زیادہ حقدار ہے جس کی وجہ سے احسان کیا گیا (یعنی زیادہ حقدار وہ لڑکا ہے جس کا نکاح کیا گیا خواہ وہ بیٹی ہو یا بہن)

باب ما يقال للمتزوج

دولہا سے کیا کہنا چاہیے

٢١٣٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا رفأ الإنسان إذا تزوج قال بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في خير.

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی شخص کو دعا دیتے جس نے شادی کی ہوتی تو فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی پر جمع رکھے۔ ف

ف۔ خوشی کے موقع پر ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو مبارک باد دے۔ یہ مسنون اور اہل اسلام کا معمول ہے۔ مبارک باد کے وقت ایسی دعا دینی چاہیے جو اس خوشی سے مطابقت رکھتی ہو۔ اس سے باہمی محبت و خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے جس کے باعث محبت اور باہمی تعلق میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔ محبت کی جتنی ہوا چلے گی انفرادی اور اجتماعی زندگی اتنی ہی پُرسکون اور مسرت سے لبریز ہوگی۔ جب اخوت و محبت کی جگہ خود غرضی اور لوٹ کھسوٹ آجاتے تو انفرادی و اجتماعی زندگیوں کا سکون و اطمینان چھن جاتا ہے اور ایسا ملک یا خطہ دنیا میں جہنم کا ایک حصہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسلام کے سکھائے ہوئے اس سنہری اصول کو افسوس کہ دورِ حاضر کے مسلمانوں نے بھلا کر اپنے سکون و اطمینان کو تباہ کر لیا جب کہ غیر مسلم اقوام اسے اپنا کر بڑے آرام و اطمینان سے دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر آپس کی بھائی چارگی اور محبت کی فراوانی کا اسلاف کی طرح آج بھی دور آ جائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في الرجل يتزوج المرأة فيجدها حبلى

عورت سے نکاح کرے تو اسے حاملہ پائے

٢١٣١ - حدثنا مخلد بن خالد والحسن بن علي ومحمد بن أبي السري المعنى قالوا ثنا عبد الرزاق أنا ابن جريج عن صفوان بن سليم عن سعيد بن المسيب عن رجل من الأنصار قال ابن أبي السري من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ولم يقل من الأنصار ثم اتفقوا يقال له بصرة قال تزوجت امرأة بكرا في

مخلد بن خالد اور حسن بن علی اور محمد بن ابی السری، ابن جریج، صفوان بن سلیم، سعید بن مسیب نے انصار کے ایک آدمی سے۔ ابن السری نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے اور انصار کا لفظ نہیں کہا، پھر سارے متفق ہو گئے کہ بصرہ نے فرمایا میں نے ایک کنواری عورت سے پردے میں نکاح کیا۔ جب اس کے پاس گیا تو وہ حاملہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہر اسے ملے گا کیونکہ

سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ السَّرِيِّ فَاجْلِدُوهَا أَوْ قَالَ فَحُدُّوهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرْسَلُوهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ۔

تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کر لیا ہے اور لڑکا تمہارا غلام ہوگا جب وہ جنے۔ حسن نے کہا کوڑے سے مارنا۔ ابن السری نے کہا کہ تم اسے کوڑے مارنا یا کہا کہ اس پر حد جاری کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو قتادہ و سعید بن یزید نے ابن المسیب سے اور اسے روایت کیا یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن نعیم نے سعید بن مسیب سے اور عطاء خراسانی نے سعید بن مسیب سے مرسلاً اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں ہے کہ بصرہ بن اکثم نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ہر ایک نے اپنی حدیث میں کہا کہ لڑکے کو اس کا غلام ٹھہرایا گیا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ۔

یزید بن نعیم نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے جس کو بصرہ بن اکثم کہا جاتا تھا، ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ پھر مثل روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا، انہیں جدا کر دیا گیا اور ابن جریج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

بَابُ الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ

عورتوں کے درمیان باری

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کی جانب جھک گیا تو قیامت کے روز اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کا جسم ایک جانب کو جھکا ہوا ہوگا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ يَعْنِي الْقَلْبَ۔

ابوقلابہ نے حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصاف سے باریاں تقسیم فرمایا کرتے اور کہتے۔ اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اس کا اختیار نہیں رکھتا یعنی دل پر۔

٣٦٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَتْ نَقُولُ فِي ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي أَشْبَاهِهَا أُرَاهُ قَالَ ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا﴾۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتے تھے، ہمارے پاس رہنے کی باری میں۔ شاید ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو کہ آپ ہم سب کے پاس نہ پہنچا کرتے۔ پس آپ ہر زوجہ مطہرہ کے نزدیک ہوتے بغیر ہاتھ لگائے یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کی باری ہوتی اور رات اسی کے پاس گزارتے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ جب عمر رسیدہ ہو گئیں تو ڈریں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں چھوڑ دیں لہٰذا عرض گزار ہوئیں۔ میرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری باری عائشہ کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو قبول فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم اسی کے متعلق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے متعلق ڈرے کہ (النساء ۱۲۸)

٣٦٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ قَالَتْ مُعَاذَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي۔

معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے اجازت طلب فرمایا کرتے جس زوجہ مطہرہ کی ہم میں سے باری ہوتی، حکم تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ نازل ہونے کے بعد۔ معاذہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا، میں کہتی کہ اگر یہ بات میرے بس میں ہو تو میں اپنے اوپر کسی کو بھی ترجیح نہ دوں۔

٣٧٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى النِّسَاءِ تَعْنِي فِي مَرَضِهِ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدُورَ بَيْنَكُنَّ فَإِنْ رَأَيْتُنَّ أَنْ تَأْذَنَّ لِي فَأَكُونَ

یزید بن بابنوس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں اپنی تمام ازواج مطہرات کو بلایا۔ پس وہ جمع ہو گئیں تو فرمایا۔ مجھ میں یہ طاقت نہیں ہے کہ تم سب کے پاس پھروں۔ اگر تمہیں مناسب نظر آئے تو مجھے عائشہ کے پاس رہنے کی اجازت دے دو۔ پس انہوں نے اجازت

حتى عائشة فقلن قد اذنّ لك۔

۳۷۱۔ حدثنا احمد بن عمرو بن السرح نا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب ان عروة بن الزبير حدثه ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة رضي الله عنها

باب في الرجل يشترط لها دارها۔

۳۷۲۔ حدثنا عيسى بن حماد انا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج۔

باب في حق الزوج على المرأة

۳۷۳۔ حدثنا عمرو بن عون انا اسحٰق بن يوسف عن شريك عن حصين عن الشعبي عن قيس بن سعد قال اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم احق ان يسجد له قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت اني اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فانت يا رسول الله احق ان نسجد لك قال ارأيت لو مررت بقبري اكنت تسجد له قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق۔

دے دی تھی۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا اُسے اپنے ساتھ لے جاتے اور ان میں سے آپ نے ہر زوجہ مطہرہ کے لیے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

جب عورت آدمی سے گھر کی شرط کرے

ابو الخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام شرطوں میں سے تمہارے لیے وہ شرط زیادہ حقدار ہے پوری کرنے کی جس کے ذریعے شرمگاہیں تم پر حلال ہوتی ہیں۔

خاوند کا بیوی پر حق

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں حیرہ گیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سردار کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے جی میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لیے سجدہ کیا جائے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو عرض کی کہ حیرہ میں آیا ہے تو انہیں دیکھا کہ اپنے سردار کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کے لیے سجدہ کیا جائے۔ فرمایا: بتاؤ تم جب میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اُسے سجدہ کرو گے؟ میں عرض گزار ہوا، فرمایا: پس اب بھی نہ کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کا عورتوں پر بنایا ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے کئی باتوں پر روشنی پڑتی ہے۔

پہلی بات یہ کہ صحابہ کرام کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہائی عظمت سمائی ہوئی تھی جس کے باعث وہ جاہلیت و تخریب کے نام سے واقف و پشیمان ہو گئے تھے۔ بلکہ تمام اُمتوں سے ممتاز ہو گئے تھے کہ وہ حضور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تعظیماً و احتراماً سجدہ بھی کرنے کے لیے تیار و آمادہ تھے۔

دوسری بات یہ کہ اس حدیث سے نبی کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فرق رکھنے کا سبق بھی مل گیا۔ نبی کی تعظیم اگرچہ جزوِ ایمان ہے لیکن سجدہ عبادت ہے۔ اور عبادت صرف خدا کی ہے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے تعظیم کے طور پر سجدہ کرنے سے بھی منع فرما دیا تاکہ سرے سے یہ اشتباہ بھی نہ پیدا ہو کہ شاید نبی بھی عبادت کا ایک گونہ مستحق ہوتا ہے اور یوں شرک کو اسلام میں گھس آنے کا موقع مل جائے گا۔

تیسری بات یہ کہ خدا کے سوا کسی بھی تعظیم کی مستحق ہستی کے لیے تعظیماً سجدہ کرنا شریعت محمدیہ میں ممنوع و حرام ہے۔ اور غیر مستحق تعظیم کے لیے سجدہ کرنا ہر حالت میں شرک ہے کیونکہ وہ سجدہ تعظیم کا نہیں بلکہ عبادت کا شمار ہوگا۔ اور خدا کے سوا کسی بھی دوسرے کی عبادت کرنا یقیناً شرک و کفر ہے اور ایسا کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔

چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ تعظیمی سجدے کو شرک ٹھہرانا خود شارع بننا اور شریعت محمدیہ پر بہتان جڑنا ہے۔ تعظیمی سجدہ ممنوع و حرام ہے۔ شریعت محمدیہ میں اس کی ہرگز اجازت نہیں ہے لیکن کوئی دانستہ یا نادانستہ کسی معظم ہستی کو تعظیماً سجدہ کر بیٹھے تو اُسے کافر و مشرک ہرگز نہیں کہیں گے۔ مسلمان ہی جاننا چاہیے، لیکن اُس نے بُرا کیا کہ کسی معظم ہستی کے لیے سجدہ تعظیماً کرنا روا نہیں ہے۔ دوسرا جانب شرک و کفر بھی نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کبھی فرشتوں کو حکم نہ فرماتا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے کبھی ان کے والدین اور گیارہ بھائی سجدہ نہ کرتے۔ اُس وقت تعظیمی سجدے کی اجازت تھی۔ لیکن شریعت محمدیہ میں یہ اجازت منسوخ فرما دی گئی۔ احکام منسوخ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن شرک و کفر کی نہ کبھی اجازت دی گئی نہ اُسے منسوخ کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہ کبھی شرک و کفر سے راضی ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ لہٰذا تعظیمی سجدہ متقدمین کے لیے پہلے جائز تھا۔ لیکن اب ممنوع و حرام ہے۔

پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ عورتوں پر خاوندوں کا بڑا حق ہے اور ان کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی بجا طور پر تعظیم کریں کیونکہ اگر سجدے کی غیر خدا کے لیے اجازت ہوتی تو سب سے پہلے عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ معلوم ہوا کہ عورت پر دنیا میں سب سے زیادہ حق اُس کے خاوند کا ہے۔ خاوند کی اطاعت میں عورت کی نجات ہے۔ اُس کے اعمالِ حسنہ کی قبولیت اسی اطاعت پر موقوف ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ ہر فرد خواہش مند ہے کہ سب میرے حقوق پورے کریں اور ان میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔ لیکن اس بات کی ہم بڑی حد تک پرواہ نہیں کرتے کہ ہم پر دوسروں کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں۔ میں انہیں ادا کر رہا ہوں یا نہیں؟ کسی معاشرے کی بربادی اور ابتری کی سب سے بڑی وجہ یہی ہوا کرتی ہے کہ اُس کے افراد اپنے حقوق کا مطالبہ تو کریں۔ لیکن دوسروں کے حقوق کی پرواہ نہ کریں۔ حکومت چاہتی ہے کہ رعایا ہماری خیر خواہ رہے۔ افسر چاہتے ہیں کہ ماتحت ہمارے ہر حکم کی تعمیل کریں۔ والدین کی خواہش ہے کہ اولاد اُن کے احکامات کو جان و دل سے بجا لائیں۔ خاوندوں کی تمنا ہے کہ بیویاں اُن کے اشاروں کی منتظر رہیں۔ بڑے چاہتے ہیں کہ چھوٹے اُن کے حکم پر مشین کی طرح چلنے لگیں۔ ہر کوئی اسی طرح یک طرفہ ٹریفک چلانے کا متمنی ہے اور

دوسری جانب سے آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں۔ کیا حکومت یہ سوچتی ہے کہ پبلک کی کس وجہ خیر خواہی اُس پر لازم ہے؟ کیا افسروں نے کبھی اپنے فرعونی خول سے نکل کر یہ غور فرمایا ہے کہ ماتحتوں کے اُن پر کیا حقوق ہیں؟ والدین نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اولاد کے کیا حقوق عائد کئے ہیں؟ خاوندوں کے گوشۂ ذہن میں کبھی یہ خیال گردش کرتا ہے کہ اُن کی بیویوں کے بھی اُن پر کچھ حقوق ہیں؟ بڑوں نے کبھی اس پر غور فرمایا ہے کہ ملک و ملت کے ان نونہالوں اور مستقبل کے معماروں کی مناسب نشوونما اور تعلیم و تربیت کی اہم اور عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ جب یہ خواہش زور پکڑے گی کہ سب ہمارے حقوق ادا کریں تو معاشرے کا سکون و اطمینان تباہ ہو جائے گا۔ اور کوئی بھی کسی کا حق ادا نہیں کرے گا لیکن جب اندازِ فکر یہ ہو جائے کہ کوئی ہمارے حقوق ادا کرے یا نہ کرے لیکن ہم سب کے حقوق ادا کریں گے تو معاشرے میں سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں گی اور سب کے حقوق ادا ہوتے چلے جائیں گے۔ کاش! ہم بھی دوسروں کے حقوق پہنچانے اور اُنہیں ادا کرنے میں کوشاں ہو جائیں۔ تاکہ ہمارے ملک میں بھی محبت کی جاں افزا ہوائیں چلیں اور یہ بدنصیب معاشرہ بھی اطمینان کا سانس لے سکے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس کے پاس نہ آئے پھر وہ ناراضگی میں رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ف

ف۔ مرد کا عورت پر حق ہے کہ جب وہ اُسے اپنے بستر پر بلائے تو حاضر ہو جائے۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو حاضر ہو کر بیان کر دے۔ اگر بغیر کسی وجہ کے انکار کرے گی تو چونکہ اُس نے خاوند کا حق ادا کرنے سے انکار کیا۔ لہذا خاوند کو ناراض کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کے فرشتے صبح تک اُس عورت پر لعنت کرتے ہیں۔ خواہ وہ عبادت میں رات کیوں نہ گزارے۔ معلوم ہوا کہ عورت اگر اپنے خاوند کو ناراض رکھے گی تو اس کی عبادتیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔ واللہ اعلم

بابٌ ۹۱۱ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

عورت کا اپنے خاوند پر حق

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا أَبُو قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

حکیم بن معاویہ قشیری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی پر اُس کی بیوی کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ جب تم پہنو تو اسے پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے بُرے لفظ نہ کہو اور اُسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ

بہز بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے اور اُنہوں نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم اپنی عورتوں کے پاس کس طرح جائیں اور کس

ائْتِ حَرْثَكَ أَنّٰى شِئْتَ وَأَطْعِمْهَا إِذَا طَعِمْتَ وَاكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوٰى شُعْبَةُ تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ۔

طرح چاہو جاؤ، فرمایا کہ وہ تمہاری کھیتی ہے جیسے چاہو جاؤ لیکن جب تم کھاؤ تو انہیں کھلاؤ جب تم پہنو تو انہیں پہناؤ لیکن ان کے منہ کو برا بھلا نہ مارو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے روایت کی ہے کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْمُهَلَّبِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَزِينٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ الْوَرَّاقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ۔

بہز بن حکیم کے والد ماجد سے ان کے جد امجد حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا اس میں سے انہیں کھلاؤ جو کھاتے ہو اور اس میں سے انہیں پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ انہیں نہ مارو اور ان سے بُرے لفظ کہو مت۔

ف۔ عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق کھلانا اور پہنانا اور رہائش میں اپنے ساتھ رکھنا عورت کے حقوق ہیں جو خاوند پر عائد ہوتے ہیں۔ بلا وجہ عورت کو مارنا اور بُرا بھلا کہنا بھی ازدواجی تعلقات میں خرابی پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ایک دوسرے کو بُرا کہنا، دوسروں کے سامنے بُرائی کرنا اور ایک دوسرے کے متعلقین کو اُن کے سامنے یا پس پشت بُرا کہنے سے بھی ازدواجی تعلقات بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ لہٰذا سکون و اطمینان سے ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھیں اور حتی الامکان درگزر اور رواداری سے کام لیں۔ کیونکہ کسی کے دل میں دوسرے کی طرف سے ذرا بھی کدورت یا بدگمانی آگئی تو پورے گھر کا انتظام بگڑ جائے گا اور سارے گھر والوں کا اطمینان چھن جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ۔

عورتوں کو پیٹنے کا بیان

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي فِي النِّكَاحِ۔

ابی حرہ رقاشی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم عورتوں کی شرارت کا اندیشہ محسوس کرو تو انہیں الگ بستر پر سلاؤ۔ حماد نے کہا کہ نکاح کے متعلق۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں کو پیٹا نہ کرو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجھن فرخص فی ضربھن فاطاف بآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجھن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون ازواجھن لیس اولئک بخیارکم۔

ہوگئی ہیں۔ آپ نے ان کو پیٹنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کی ازواج مطہرات کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے۔ وہ تمہارے اچھے آدمیوں میں سے نہیں ہیں۔

۳۸۰۔ حدثنا زھیر بن حرب نا عبد الرحمن ابن مھدی نا ابو عوانۃ عن داؤد بن عبد اللہ الاودی عن عبد الرحمن المسلی عن الاشعث ابن قیس عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسأل الرجل فیما ضرب امرأتہ۔

زہیر بن حرب، عبد الرحمان بن مہدی، ابو عوانہ، داؤد بن عبد اللہ اودی، عبد الرحمان مسلی، اشعث بن قیس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی عورت کو پیٹنے کے سلسلے میں مرد سے باز پُرس نہیں ہوگی۔ ف

ف: عورت کے بار بار سمجھانے کے باوجود اگر خاوند کسی جرم پر اُسے پیٹے تو اللہ تعالیٰ اُس سے باز پُرس نہیں فرمائے گا۔ مگر مارنے کی احادیث مطہرہ میں سخت ممانعت آئی ہے۔ بعض جہلاء جس طرح جانوروں کو پیٹتے ہیں اس طرح اپنی بیوی کو بھی پیٹتے ہیں [illegible] جہالت و نادانی ہے۔ اور حتی الامکان اس سے احتراز و اجتناب کرنا ہی بہتر ہے۔ اس کی اجازت صرف اس طرح ہے۔ جیسے اشد ضرورت کے وقت طلاق کی اجازت ہے ورنہ یہ کوئی مشغلہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۲ ما یؤمر بہ من غض البصر۔

نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم

۳۸۱۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان حدثنی یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعۃ عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظرۃ الفجاءۃ فقال اصرف بصرک۔

ابو زرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے متعلق پوچھا تو فرمایا اپنی نگاہیں پھیر لو۔

۳۸۲۔ حدثنا اسمعیل بن موسی الفزاری انا شریک عن ابی ربیعۃ الایادی عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الآخرۃ۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ اے علی! اپنی نگاہیں اچانک پڑنے والی نظر کی پیروی نہ کریں کیونکہ اچانک پڑنے والی نظر معاف ہے لیکن اس کے بعد دیکھنا معاف نہیں ہے۔

۳۸۳۔ حدثنا مسدد نا ابو عوانة عن الاعمش عن ابی وائل عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تباشر المرأة المرأة لتنعتها لزوجها کانما ینظر الیها۔

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت دوسری کے ساتھ اپنا جسم نہ لگائے کیونکہ وہ اپنے خاوند سے اس کی تفصیل بیان کرے گی تو وہ دیکھنے کی طرح ہوگا۔

۳۸۴۔ حدثنا مسلم بن ابراهیم نا هشام عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی امرأة فدخل علی زینب بنت جحش فقضی حاجته منها ثم خرج الی اصحابه فقال لهم ان المرأة تقبل فی صورة شیطان فمن وجد من ذلك فلیأت اهله فانه یضمر ما فی نفسه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا تو حضرت زینب بنت جحش کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے صحبت کر کے پھر اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: جس کو یہ صورت حال پیش آئے اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے کیونکہ یہ اس کے دل کے خیال کو نکال دیتا ہے۔

ف: اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑے اور حسن و جمال کے باعث اس کی محبت دل میں سما جائے۔ دل اس کی طرف مائل ہونے لگے تو پہلی فرصت میں گھر آ کر اپنی بیوی سے صحبت کر لینی چاہیے۔ ایسا کرنے سے شہوت کو تسکین ہو جائے گی۔ اور غیر محرم عورت کا خیال بڑی حد تک دل سے نکل جائے گا اور آدمی زنا سے محفوظ ہو جائے گا جو کبیرہ گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۸۵۔ حدثنا محمد بن عبید نا ابن ثور عن معمر انا ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبه باللمم مما قال ابو هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الله کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العینین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك ویکذبه۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے صغیرہ گناہوں سے کوئی چیز ایسی نہ دیکھی جس کو حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے زنا کا ایک حصہ لکھ دیا ہے۔ جسے وہ ضرور پا لیتا ہے۔ پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا کلام کرنا اور نفس خواہش و تمنا کرتا ہے شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔

۳۸۶۔ حدثنا موسی بن اسمعیل نا حماد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لکل ابن آدم حظه من الزنا بهذه القصة قال والیدان تزنیان فزناهما البطش والرجلان تزنیان فزناهما المشی والفم یزنی فزناه القبل۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان کے لیے زنا سے ایک حصہ ہے۔ یہی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے۔ پیر زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے۔ منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔

ف: کسی غیر محرم عورت کی طرف چل کر جانا، اُس کو دیکھنا، اُس کی باتیں سننا، اُسے ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا وغیرہ تمام افعال اُن اعضاء کے زنا ہیں جن سے وہ سرزد ہوتے ہیں۔ اور یہ سارے امور ہی کتاب زنا کے دیباچے ہیں۔ زنا کی نوبت ان امور ہی

کے باعث آتی ہے۔ زنا کو روکنا ہو تو پہلے ان امور کو روکنا پڑتا ہے۔ اور ان کے مواقع مسدود کرنے پڑتے ہیں۔ عورتوں کا باہر نکلنا اور وہ بھی بے پردہ بلکہ مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ بلند کرنا اور حقوق نسواں بتا کر ہر میدان میں مردوں کے ساتھ رہنے بلکہ آگے آگے چلنے کی کوشش کرنا، درحقیقت زنا کے دروازے کو چوپٹ کھولنے کی تحریک ہے یہ بے راہ روی اور اخلاقی کمزوری کے باعث ہو رہا ہے کہ ہم خوف خدا اور خطرۂ روز جزا سے عاری ہو کر نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ دولت جمع کرنا اور نفسانی خواہشات کو تسکین پہنچانا ہمارا مقصد حیات ہو کر رہ گیا ہے۔ جس نے ہماری گاڑی کے دونوں پہیوں (مرد و عورت) کو پٹڑی سے اتار رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت کے تقاضوں کو مد نظر رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ واقعہ کے بعد فرمایا۔ اور کانوں کا زنا سننا ہے۔

باب ۲۳۲- فِي وَطْءِ السَّبَايَا

قیدی لونڈیوں سے صحبت کرنا

۳۸۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

ابو علقمہ ہاشمی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز ایک لشکر اوطاس کی جانب بھیجا۔ دشمن سے مل گئے، لڑائی ہوئی اور یہ اُن پر غالب آ گئے۔ کافروں کی کچھ عورتیں ان کی قید میں آئیں تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اُن سے صحبت کرنا درست نہ سمجھا کیونکہ ان کے مشرک خاوند زندہ موجود تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اور حرام ہیں تم پر خاوند والی عورتیں مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے داہنے ہاتھ (۴: ۲۴) یعنی وہ تمہارے لیے حلال ہیں جبکہ اُن کی عدت گزر جائے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مِسْكِينٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِحًّا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ

عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر کے والد ماجد نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے تو ایک عورت کو پورے دنوں دیکھ کر فرمایا۔ شاید اس کے مالک نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس پر لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ پہنچے بھلا یہ

معه في قبره كيف يورثه وهو لا يحل له وكيف يستخدمه وهو لا يحل له.

۳۹۰۔ حدثنا عمرو بن عون أنا شريك عن قيس بن وهب عن أبي الوداك عن أبي سعيد الخدري ورفعه أنه قال في سبايا أوطاس لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة.

۳۹۱۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أبي مرزوق عن حنش الصنعاني عن رويفع ابن ثابت الأنصاري قال قام فينا خطيبا قال أما إني لا أقول لكم إلا ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم حنين قال لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسقي ماءه زرع غيره يعني إتيان الحبالى ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يقع على امرأة من السبي حتى يستبرئها ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يبيع مغنما حتى يقسم.

۳۹۲۔ حدثنا سعيد بن منصور نا أبو معاوية عن ابن إسحاق بهذا الحديث قال حتى يستبرئها بحيضة زاد ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب دابة من فيء المسلمين حتى إذا أعجفها ردها فيه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يلبس ثوبا من فيء المسلمين حتى إذا أخلقه رده فيه قال أبو داود الحيضة ليس بمحفوظ.

باب ۱۲۳ في جامع النكاح

۳۹۳۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة وعبد الله ابن سعيد قالا نا أبو خالد عن ابن عجلان عن عمرو

اس کا وارث کیسے ہوگا جبکہ یہ اس کیلئے حلال نہیں ہے اور کیسے اس سے خدمت لے گا جبکہ یہ اس کے لیے حلال نہیں ہے۔

ابوالوداک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان ہوا جس کو مرفوعاً روایت کیا اوطاس کے قیدیوں کے متعلق آپ نے فرمایا کسی حاملہ سے صحبت نہ کرنا یہاں تک کہ بچہ جنے اور غیر حاملہ سے جب تک ایک حیض نہ آجائے۔

حنش صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے غزوہ حنین کے روز فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو پلائے یعنی غیر کی حاملہ سے صحبت کرے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی قیدی عورت سے صحبت کرے مگر جب کہ ایک حیض آجائے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ غنیمت کی چیزوں کو فروخت کرے مگر جبکہ تقسیم ہو جائیں۔

ابو معاویہ نے ابن اسحاق سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ یہاں تک کہ ایک حیض سے پاک ہو جائے۔ یہ بھی کہا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کی غنیمت کے جانور پر سوار نہ ہو کہ دبلا کر کے پھر اُن میں ملا دے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کی غنیمت کے کپڑے سے نہ پہنے کہ پرانا کر کے اُن میں ملا دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الحیضۃ کا لفظ محفوظ نہیں ہے۔

نکاح کے متفرق مسائل

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرٰى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ۔

جب تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے یا لونڈی خریدے تو یوں کہے اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی طبیعت کی بھلائی مانگتا ہوں ——— نیز اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کی طبیعت کی برائی سے۔ جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی چوٹی پر ہاتھ رکھ کر اسی طرح کہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوسعید نے یہ بھی کہا، پھر بیوی یا خادم کو پیشانی سے پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو کہے۔ اللہ کے نام شروع، اے اللہ! شیطان سے ہمیں دور رکھنا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اس سے شیطان کو دور رکھنا پھر اگر ان کے مقدر میں بچہ ہے تو شیطان اسے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا۔

حارث بن مخلد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پاخانے کے مقام میں صحبت کرنے والا ملعون ہے۔ ف

ف: پاخانے کے مقام میں صحبت کرنے والا خواہ اپنی عورت سے کرے یا کسی عورت وغیرہ سے، وہ ملعون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فعل بد سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس گناہ کے باعث حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجا تھا۔ ایسا کرنے والا اپنی ذات کو اللہ کی رحمت سے محروم کر لیتا ہے جو بڑی نادانی کی بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرے تو اس کا بچہ بھینگا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، پس آؤ اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو۔ (۲: ۲۲۳)

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى أَبُو الْأَصْبَغِ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابن عمر کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے انہیں وہم ہوا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ بُت پرست تھا۔ اُن کے ساتھ یہود کا قبیلہ تھا جو اہل کتاب تھے یہ علم کے باعث انہیں اپنے سے افضل جانتے اور کتنے ہی افعال میں ان کی پیروی کرتے۔ اہل کتاب کا ایک فعل یہ تھا کہ وہ عورتوں کے پاس ایک ہی طریقے سے جاتے تھے اور اس میں عورت کی پردہ پوشی ہے۔ انصار کا وہ قبیلہ اس فعل میں بھی یہود کی پیروی کرتا تھا جبکہ قبیلہ قریش والے عورت کو ننگی کر کے مختلف طریقوں کے ساتھ اُن سے لذت حاصل کرتے یعنی آگے سے، پیچھے سے اور چت لٹا کر۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو اُن میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ وہ اپنے معمول کے مطابق اُس کے ساتھ صحبت کرنے لگا تو اُس نے اسے بُرا منایا اور کہا کہ ہم سے ایک طریقے سے کرو ورنہ مجھ سے جُدا ہو جاؤ۔ دونوں کا معاملہ مشہور ہو گیا۔ پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس آؤ اپنی کھیتیوں میں جدھر سے چاہو۔ یعنی سامنے سے، پیچھے سے یا چت لٹا کر لیکن یہ کام ہو پیدائش کی جگہ میں۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حائضہ سے مباشرت کرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے گھر سے نکال دیتے۔ نہ اُس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ گھر میں اپنے ساتھ رہنے دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: اور تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔ فرما دو کہ وہ ناپاکی ہے۔ پس حیض میں عورتوں سے ایک طرف رہو (۲: ۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رہنے دو اور جماع کے علاوہ

الله عليه وسلم جامعوهن في البيوت واصنعوا كل شيء غير النكاح فقالت اليهود ما يريد هذا الرجل أن يدع شيئا من أمرنا إلا خالفنا فيه فجاء أسيد بن حضير وعباد بن بشر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا يا رسول الله إن اليهود تقول كذا وكذا أفلا ننكحهن في المحيض فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا أن قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هدية من لبن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث في آثارهما فظننا أنه لم يجد عليهما.

۳۹۹ - حدثنا مسدد نا يحيى عن جابر بن صبح سمعت خلاسا الهجري قال سمعت عائشة رضي الله عنها تقول كنت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وأنا حائض طامث فإن أصابه مني شيء غسل مكانه لم يعده وإن أصاب تعني ثوبه منه شيء غسل مكانه لم يعده وصلى فيه.

۴۰۰ - حدثنا محمد بن العلاء ومسدد قالا نا حفص عن الشيباني عن عبد الله بن شداد عن خالته ميمونة بنت الحارث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يباشر امرأة من نسائه وهي حائض أمرها أن تتزر ثم يباشرها.

باب ۱۲۲ في كفارة من أتى حائضا

۴۰۱ - حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة حدثني الحكم عن عبد الحميد بن عبد الرحمن عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الذي يأتي امرأته وهي حائض قال يتصدق بدينار أو بنصف دينار

باقی اُن سے سب کچھ کر سکتے ہو۔ پس یہود نے کہا کہ نہیں چاہتا یہ شخص کہ ہمارے معمولات میں سے کوئی چیز ایسی نہ چھوڑے جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ چنانچہ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! یہود ایسا کچھ کہتے ہیں تو کیا ہم حالتِ حیض میں جماع نہ کر لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ ہمارا گمان ہے کہ ہم نے گمان کیا کہ اُن دونوں پر غصہ آیا ہے تو وہ دونوں نکل گئے۔ رسول اللہ کی طرف سے ان کے لیے دودھ کا تحفہ بھیجا گیا جو اُن کے پیچھے روانہ کیا گیا تو ہمیں یقین آیا کہ غصہ ان دونوں پر نہیں آیا تھا۔

خلاس الہجری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی کپڑے میں رات گزار لیا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ اگر مجھ سے کوئی چیز آپ کو لگ جاتی تو اس جگہ کو دھو لیتے یا کچھ زیادہ۔ اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔

عبداللہ بن شداد نے اپنی خالہ جان حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو انہیں لنگوٹ باندھنے کا حکم دیتے اور پھر اُن سے مباشرت فرماتے۔

حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ

مسدد، یحییٰ، شعبہ، سعید، حکم، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن، مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کر بیٹھے کہ وہ دینار یا نصف دینار صدقہ دے۔

دِينَارٍ۔

۲۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ۔

عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، علی بن حکم بنانی، ابوالحسن جزری، مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب بہتے خون کے وقت صحبت کرے تو ایک دینار دے اور جب ختم ہونے کے وقت کرے تو نصف دینار دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

عزل کا بیان

۲۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذُكِرَ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ فَلِمَ يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَزَعَةُ مَوْلَى زِيَادٍ۔

قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عزل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ یہ نہ کہا کوئی ایسا نہ کرے کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں جس نے پیدا ہونا ہے مگر اللہ تعالیٰ پیدا کر کے رہے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قزعہ حضرت زیاد کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۲۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رِفَاعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُودَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ۔

رفاعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں اور میں وہی چاہتا ہوں جو دوسرے لوگ چاہتے ہیں اور یہود دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے۔ فرمایا کہ یہود غلط کہتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اسے پھیر نہیں سکتے۔

۲۰۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا

محمد بن یحییٰ بن حبان نے ابن محیریز سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو ہمیں عرب کے قیدی ہاتھ آئے۔ ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ تجرد ہمیں تنگ کر رہا تھا۔ ہم حمل بھی نہیں چاہتے تھے اس لیے ہم نے عزل کا

أَنْ نَعْزِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا قَالَ فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

بَابُ ۱۲۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَتِهِ أَهْلَهُ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ نَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ نَا إِسْمٰعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى نَا حَمَّادٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ طُفَاوَةَ قَالَ تَثَوَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ أَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَشْمِيرًا وَلَا أَقْوَمَ عَلَى ضَيْفٍ مِنْهُ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ مَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى أَوْ نَوًى وَأَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا حَتَّى إِذَا أَنْفَدَ مَا فِي الْكِيسِ أَلْقَاهُ إِلَيْهَا فَجَمَعَتْهُ فَأَعَادَتْهُ فِي الْكِيسِ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَيْنَا أَنَا أُوعَكُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ مَنْ

ارادہ کیا، پھر ہم نے کہا کہ جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو ہم پوچھ لینے سے پہلے عزل کیوں کریں۔ پس ہم نے اس بارے میں آپ سے پوچھا تو فرمایا: تمہارے لیے یہ ضروری نہیں کہ ایسا نہ کرو کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں کہ جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

ابوالزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میری ایک لونڈی ہے جس سے میں صحبت کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا مجھے ناپسند ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس سے عزل کر لیا کرو لیکن وہ ضرور آئے گا جو اس کے لیے مقدر فرما دیا گیا ہے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ بیشک لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ میں نے تو تمہیں بتلا دیا تھا کہ وہ ضرور آئیگا جو اس کیلئے مقدر فرما دیا گیا ہے۔

میاں بیوی کا دوسرے سے اپنی صحبت کا حال بیان کرنے کی کراہت

مسدد، بشر، جریری۔ مؤمل، اسمٰعیل۔ موسیٰ، حماد، جریری، ابونضرہ، طفاوہ کے ایک شیخ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مہمان ہوا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں کسی کو ان سے بڑھ کر عبادت گزار اور مہمان نواز نہیں دیکھا۔ اسی دوران جب کہ میں اُن کے پاس تھا تو ایک روز وہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں کنکریاں اور گٹھلیاں تھیں۔ ان کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی۔ یہ پڑھتے جاتے یہاں تک کہ جب تھیلی خالی ہو جاتی تو لونڈی انہیں جمع کر کے دوبارہ پڑھنے کے لیے تھیلی میں ڈال کر ان کے سپرد کر دیتی۔ انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بخار کے باعث میں مسجد میں کراہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے مجھے

أَحْسَنَ الْفَتَى الدَّوْسِيُّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ ذَا يُوعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ
فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ
فَقَالَ لِي مَعْرُوفًا فَنَهَضْتُ فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى
أَتَى مَقَامَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِمْ وَمَعَهُ
صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ صَفَّانِ
مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ فَقَالَ إِنْ أَنْسَانِي
الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَ
لْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَقَالَ
مَجَالِسَكُمْ مَجَالِسَكُمْ زَادَ مُوسَى هٰهُنَا ثُمَّ حَمِدَ اللهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ أَقْبَلَ
عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ
فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ
بِسِتْرِ اللهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ فَسَكَتُوا
فَأَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُنَّ مَنْ
تُحَدِّثُ فَسَكَتْنَ فَجَثَتْ فَتَاةٌ عَلَى إِحْدَى
رُكْبَتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَ كَلَامَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَتَحَدَّثْنَهُ فَقَالَ
هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ
مَثَلُ شَيْطَانَةٍ لَقِيَتْ شَيْطَانًا فِي السِّكَّةِ فَقَضَى
مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ
الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ أَلَا إِنَّ طِيبَ
النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
وَمِنْ هٰهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُؤَمَّلٍ وَمُوسَى أَلَا لَا
يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ
إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَأُنْسِيتُهَا وَهُوَ فِي

فرمایا کہ دوسی نوجوان کو کس نے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا
کہ وہ بخار سے مسجد کے ایک گوشے میں کراہ رہے ہیں۔ آپ
میری جانب بڑھے یہاں تک کہ میرے پاس جلوہ افروز ہو کر اپنا
دست مبارک میرے اوپر رکھ کر پیار بھری گفتگو فرمائی تو میں اٹھ بیٹھا۔
آپ چل دیئے اور نماز پڑھانے کی جگہ پر جا پہنچے لوگوں کی جانب
متوجہ ہوئے اور آپ کے ساتھ دو صفیں مردوں کی اور ایک
عورتوں کی تھی یا دو صفیں عورتوں کی اور ایک مردوں کی۔ فرمایا کہ
اگر نماز میں شیطان مجھے کوئی چیز بھلا دے تو مرد تسبیح سے مطلع
کریں اور عورتیں تالیاں بجائیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے نماز پڑھائی اور نماز میں ذرا نہ بھولے فرمایا کہ سب اپنی
اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ موسیٰ نے یہاں یہ کہا حمد اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا کی اور فرمایا اما بعد۔ پھر سارے راوی متفق ہو
گئے۔ پھر مردوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم میں کوئی
ویسا آدمی ہے کہ اپنی بیوی کے پاس جاتا، دروازہ بند کرتا
پردہ لٹکاتا اور اللہ تعالیٰ کے پردے میں چھپ جاتا ہو۔
لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا، پھر لوگوں میں بیٹھ کر
کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا۔ راوی کا بیان ہے
کہ لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر عورتوں کی جانب متوجہ ہو
کر فرمایا۔ کیا تم میں کوئی ہے جو بیان کرتی ہو؟ وہ خاموش
ہو گئیں۔ ایک عورت اپنے گھٹنوں پر اونچی ہوئی کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے دیکھیں اور اس کی
بات سنیں۔ لہٰذا عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! بعض مرد
اور عورتیں ایسے کہتے ہیں۔ فرمایا، تم جانتے ہو کہ اس کی مثال
کیا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان عورت شیطانی مرد
سے ملے اور لوگوں کے دیکھتے ہوئے اس سے اپنی حاجت
پوری کرے۔ خبردار رہو کہ مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اُن
کی مہک ظاہر ہو اور رنگ ظاہر نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو یہ
ہے کہ اس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک ظاہر نہ ہو۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ اس جگہ مجھے مؤمل اور موسیٰ سے یہ یاد ہے۔

حَدِيثٌ مُسَدَّدٍ وَلٰكِنِّي لَمْ أُتْقِنْهُ وَقَالَ مُوسَى نَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ ۔ آخِرُ كِتَابِ النِّكَاحِ ۔

خبردار! کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر میں نہ سوئے مگر اپنے بیٹے اور والد کے ساتھ تیسرے کا ذکر کیا مگر میں بھول گیا۔ یہ حدیث مسدد میں ہے لیکن میرے نزدیک قابل یقین نہیں، موسیٰ نے حماد، جریری، ابی نضرہ، طفاوی سے روایت کی ختم ہوئی کتاب النکاح۔

أول كتاب الطلاق

طلاق کا بیان

باب تفريع أبواب الطلاق.

طلاق کے احکام

باب فيمن خبب امرأة على زوجها.

جو بیوی کو اس کے خاوند سے دل برداشتہ کرے

۲۰۸ - حدثنا الحسن بن علي نا زيد بن الحباب نا عمار بن رزيق عن عبد الله بن عيسى عن عكرمة عن يحيى بن يعمر عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من خبب امرأة على زوجها أو عبدا على سيده۔

حسن بن علی، زید بن حباب، عمار بن رزیق، عبداللہ بن عیسیٰ، عکرمہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عورت کو اس کے خاوند سے یا غلام کو اس کے آقا سے بدظن کیا ۰ ہم میں سے نہیں ہے۔ف

ف۔ عورت کو مرد سے یا مرد کو عورت سے جدا کرنے کی کوشش کرنا اور ان میں سے کسی کو دوسرے سے بدگمان کرنا یا نفرت دلانا ان کی خیر خواہی نہیں بلکہ درحقیقت بدخواہی ہے۔ اگرچہ ایسا کرنے والا خیر خواہ بن کر ہی اُلٹی سیدھی پٹی پڑھاتا اور ایک کے دل میں دوسرے کی کدورت بٹھاتا ہے۔ وہ چکنی چپڑی باتیں بنا کر جوڑے میں تفرقہ کی کوشش کرنے والا سراسر شیطانی اور غیر اسلامی حرکت کر رہا ہے کیونکہ مسلمان ایک دوسرے کا بدخواہ نہیں بلکہ خیر خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے اور ایک بھائی کبھی اپنے دوسرے بھائی کا بدخواہ نہیں ہوتا اور بدخواہ ہو گیا تو وہ بھائی یا اپنا کہاں رہا؟ عالمگیر محبت و اخوت ہی تو مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھا کہ تمام مسلمان ایک جسم کی طرح نظر آتے تھے۔ رحماء بینہم کی منہ بولتی تصویریں نظر آتے تھے جن کے باعث انسانیت اپنے نقطۂ عروج کو چھو رہی تھی لیکن آج ہم ایک دوسرے کے بدخواہ ہو گئے۔ اخوت و محبت کے تمام تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا۔ تو اقوام عالم کی نگاہوں میں سامان تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ اپنی عظمت رفتہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہمیں وہی عادات و اطوار اختیار کرنے ہوں گے جو اسلاف میں پائے جاتے تھے ورنہ قعر ذلت سے نکلنے کا راستہ کبھی نہیں مل سکے گا۔ خیر خواہوں اور ملک و ملت کا درد رکھنے والوں کو اسلامی اخلاق و عادات کی تلقین پر اپنا پورا زور لگا دینا چاہیے تاکہ ہم اس ذلت کے گڑھے سے نکل سکیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

باب في المرأة تسأل زوجها طلاق امرأة له.

جو عورت اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے۔

۲۰۹ - حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسأل المرأة طلاق أختها لتستفرغ صحفتها ولتنكح فإنما لها ما قدر لها.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اس کا حصہ بھی حاصل کرے بلکہ نکاح کرے اور جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل جائے گا۔

باب ۳۱ في كراهية الطلاق
طلاق کی برائی کا بیان

۲۱۰۔ حدثنا أحمد بن يونس نا معرف عن محارب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحل الله شيئا أبغض إليه من الطلاق۔

حضرت محارب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال چیزوں میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ کو طلاق سے زیادہ ناپسند ہو۔

۲۱۱۔ حدثنا كثير بن عبيد نا محمد بن خالد عن معرف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبغض الحلال إلى الله عز وجل الطلاق۔

محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمام حلال چیزوں میں طلاق سب سے ناپسند ہے۔ ف

ف۔ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات سے گھر جنت نشان بن جاتا ہے۔ لیکن جب مزاج کی ناموافقت یا اخلاقی خرابی وغیرہ کسی امر کے باعث مرد اور عورت کا ایک ہی گاڑی کے پہیے بن کر رہنا مشکل نظر آئے تو پروردگار عالم نے طلاق کی اجازت جاری کی ہے۔ اور وہ بھی بیک وقت نہ دی جائے۔ بلکہ ایک طہر میں ایک طلاق اور اس طرح تین طلاقوں پر مرد و عورت میں جدائی ہو جائے گی۔ یہ وقفہ بھی اسی لیے رکھا کہ شاید اب بھی موافقت کی صورت نکل آئے اور خاوند اپنی بیوی سے رجوع کر سکے۔ بہرحال مجبوری میں طلاق دینے کی اجازت ضرور ہے لیکن یہ فعل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۲ في طلاق السنة
طلاق کا مسنون طریقہ

۲۱۲۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن عبد الله بن عمر أنه طلق امرأته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عمر بن الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم إن شاء أمسك بعد ذلك وإن شاء طلق قبل أن يمس فتلك العدة التي أمر الله أن تطلق لها النساء۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ وہ حائضہ تھیں۔ پس حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں حکم دو کہ اس سے رجوع کر لیں اور اسے اپنے پاس رکھیں، یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد وہ چاہیں تو طلاق دے دیں ہاتھ لگانے سے پہلے یہ وہ عدت ہے جس میں طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

۲۱۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن نافع أن ابن عمر طلق امرأة له وهي حائض تطليقة بمعنى حديث مالك۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دی۔ پھر حدیث مالک کی طرح معنا بیان کی۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِذَا طَهُرَتْ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ۔

محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل طلحہ نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے رجوع کرلیں پھر پاک ہونے پر اُسے طلاق دیں یا یہ معلوم ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ ثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرُهُ۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ان سے کہو کہ رجوع کرلیں۔ پھر اپنے پاس رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آکر پاک ہو جائے۔ پھر چاہیں تو اُسے پاکی کی حالت میں طلاق دے دیں مگر ہاتھ لگانے سے پہلے، یہ طلاق کے لیے عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ وَاحِدَةً۔

ابن سیرین کو یونس بن جبیر نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کو کتنی طلاقیں دیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِهَا قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

محمد بن سیرین سے یونس بن جبیر نے کہا کہ میں پوچھتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اُن سے کہو کہ عورت کو لوٹائیں اور پھر اُسے عدت سے پہلے طلاق دیں۔ میں نے کہا کہ وہ طلاق بھی اُن میں شمار ہوگی؟ فرمایا کیوں نہیں، وہ مجبور ہوکر عاجز ہو بیٹھا۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ابن جریج کو ابوالزبیر نے بتایا کہ عبدالرحمن بن

انا ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عروة یسأل ابن عمر وابو الزبیر یسمع قال کیف تری فی رجل طلق امرأته حائضا قال طلق عبد الله بن عمر امرأته وهی حائض علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأل عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان عبد الله بن عمر طلق امرأته وهی حائض قال عبد الله فردها علی ولم یرها شیئا وقال اذا طهرت فلیطلق او لیمسك قال ابن عمر وقرأ النبی صلی الله علیه وسلم یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن فی قبل عدتهن قال ابو داود روی هذا الحدیث عن ابن عمر یونس بن جبیر وانس بن سیرین وسعید بن جبیر وزید بن اسلم وابو الزبیر ومنصور عن ابی وائل معناهم کلهم ان النبی صلی الله علیه وسلم امره ان یراجعها حتی تطهر ثم ان شاء طلق وان شاء امسك وکذلك رواه محمد بن عبد الرحمن عن سالم عن ابن عمر واما روایة الزهری عن سالم ونافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم امره ان یراجعها حتی تطهر ثم تحیض ثم تطهر ثم ان شاء طلق او امسك وروی عن عطاء الخراسانی عن الحسن عن ابن عمر نحو روایة نافع والزهری والاحادیث کلها علی خلاف ما قال ابو الزبیر۔

ایمن مولیٰ عروہ نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا اور ابوالزبیر سنتا تھا۔ کہا جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے اُس کے متعلق آپ کا خیال کیا ہے؟ فرمایا کہ عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دی تو حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ لوٹا دیا اور اس طلاق کا اعتبار نہ فرمایا اور ارشاد ہوا کہ پاک ہونے پر اُسے طلاق دے یا روک لے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: "اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو عدت پوری ہونے سے پہلے" امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس کو حضرت ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابوالزبیر اور منصور نے وائل سے۔ معناً سب نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا اُسے لوٹانے کا یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر چاہے اُسے طلاق دے دیں اور چاہے اُسے روک لیں۔ اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے محمد بن عبدالرحمٰن نے سالم، حضرت ابن عمر سے۔ لیکن روایت ہے زہری با سالم، نافع، حضرت ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ عورت کو لوٹائیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پاک ہو جائے تب اگر چاہے تو طلاق دے دیں اور چاہے روک لیں۔ اور روایت ہے عطاء خراسانی، حسن، حضرت ابن عمر سے روایت نافع و زہری کے مطابق اور یہ تمام حدیثیں اُس کے خلاف ہیں۔ جو ابوالزبیر نے کہا ہے۔

باب ۳۳ فی نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلث۔

تین طلاقوں کے بعد مراجعت نہیں ہو سکتی

۳۹۔ حدثنا بشر بن هلال ان جعفر بن سلیمان حدثهم عن یزید الرشك عن مطرف بن عبد الله ان عمران بن حصین سئل عن

مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اُس کے ساتھ صحبت کرلے نہ

الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ۔

طلاق دیتے وقت کسی کو گواہ کیا اور نہ رجوع کرتے وقت۔ فرمایا کہ طلاق سنت کے خلاف دی اور رجعت بھی سنت کے خلاف ہوئی۔ طلاق پر گواہ بنایا کرو اور رجعت پر بھی اور اس طرح نہ کیا کرو۔

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةَ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذٰلِكَ فَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو روکے رکھیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ اسے چھپائیں جو اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کیا" (۲: ۲۲۸) اور یہ اس لیے ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے بیٹھا تو وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے خواہ تین طلاقیں دی ہوں۔ پھر یہ اجازت منسوخ ہو گئی اور فرمایا: "طلاق دو بار تک ہے۔" (۲: ۲۲۹)

بَابُ ۱۳۳ فِي سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ۔

غلام کی طلاق کا مسنون طریقہ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ نَعَمْ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، علی بن مبارک، یحییٰ بن کثیر، عمر بن معتب، ابوالحسن مولیٰ بنی نوفل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فتویٰ پوچھا اس غلام کے بارے میں جس کے نکاح میں ایک لونڈی تھی تو اس نے لونڈی کو دو طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد وہ آزاد کر دیا گیا، کیا اس عورت کے ساتھ اُسے نکاح کرنا درست ہے؟ فرمایا، ہاں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا عَلِيٌّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِلَا إِخْبَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضٰى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر نے علی سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی ایک طلاق باقی تھی جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ ابوعاصم، مظاہر، قاسم بن محمد، حضرت

حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُوعَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُودَاؤدَ وَهُوَ حَدِيثٌ مَجْهُولٌ۔

عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے فرمایا اور اُس کی عدت دو حیض ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مجہول ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اسی حدیث کے مطابق ہے کہ لونڈی کو دو طلاقیں دی جائیں گی اور اُس کی عدت بھی دو حیض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۲ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ۔

نکاح سے پہلے طلاق دینا

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا نَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَفَاءَ نَذْرٍ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام۔ ابن الصباح، عبدالعزیز بن عبدالصمد، مطرالوراق، عمرو بن شعیب، اُن کے والد، اُن کے دادا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طلاق اُسی میں ہے جس کے تم مالک ہو، آزاد اُسی کو کر سکتے ہیں جس کے تم مالک ہو اور تجارت اُسی کی کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ ابن الصباح نے یہ بھی فرمایا: منّت اُسی سے پوری کی جا سکتی ہے جس کے تم مالک ہو۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ۔

عبدالرحمٰن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ معنًا روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا:۔ جو گناہ کرنے کے لیے قسم کھائے اُس کی کوئی قسم نہیں اور جو رشتہ داری توڑنے کی قسم کھائے اس کی کوئی قسم نہیں۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ زَادَ وَلَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ۔

ابن السرح، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، عبدالرحمٰن بن حارث، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد، ان کے دادا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس روایت میں یہ بھی ہے کہ نذر نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے۔

بَابٌ ۳۳ فِي الطَّلَاقِ عَلَى غَيْظٍ۔

غصے میں طلاق دینا

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِمْصِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ

عبیداللہ بن سعد زہری، یعقوب بن ابراہیم، اُن کے والد ماجد، ابن اسحاق، ثور بن یزید حمصی، محمد بن عبید بن ابوصالح جو ایلیا میں رہتے تھے، اُن کا بیان ہے

ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَبَعَثَنِي إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي غِلَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِلَاقُ أَظُنُّهُ فِي الْغَضَبِ۔

کہ میں عدی بن عدی الکندی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ میں پہنچے تو انہوں نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا جنہوں نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے سن کر یاد کی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زبردستی کی نہ طلاق ہے اور نہ آزاد کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرے خیال میں الغلاق سے غصہ مراد ہے۔

ف: کہ ترمذی و ابوداؤد کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لیکن دوسری احادیث کی بنا پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جبری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور انہوں نے اس قیاس سے اپنے مذہب کی تائید کرنے والی حدیثوں کو ترجیح دی ہے کہ جب ہنسی مذاق میں دی ہوئی طلاق بالاتفاق سب کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے تو جبری طلاق کے واقع ہونے میں کیا رکاوٹ ہے؟ باقی امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا الغلاق کا مطلب غصہ بتانا ان کی اپنی تحقیق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ طلاق اگر غصے میں دی جائے تو وہ بھی واقع نہیں ہوگی۔ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک یہ بات درست نہیں کیونکہ اس طرح تو شاید کوئی بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ طلاق زیادہ تر غصے میں ہی دی جاتی ہے خوش ہو کر کون طلاق دیتا ہے۔

بَابٌ ۱۳۳ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ۔

ہنسی مذاق میں طلاق دینا

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

قعنبی، عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمن بن حبیب، عطاء بن ابی رباح، ابن ماہک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ انہیں کوئی قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں۔ نکاح، طلاق اور رجعت۔

بَابٌ ۱۳۴ بَقِيَّةِ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ۔

تین طلاقوں کے بعد مراجعت منسوخ ہونے کا باقی بیان

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رکانہ اور ان کے بھائیوں کے والد ماجد حضرت عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام رکانہ کو طلاق دے کر مزینہ کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ وہ میرے اتنے ہی کام

ما يغني عني إلا كما تغني هذه الشعرة لشعرة أخذتها من رأسها ففرق بيني وبينه فأخذت النبي صلى الله عليه وسلم حمية فدعا بركانة وإخوته ثم قال لجلسائه أترون فلانا يشبه منه كذا وكذا قالوا نعم قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد يزيد طلقها ففعل قال راجع امرأتك أم ركانة وإخوته فقال إني طلقتها ثلاثا يا رسول الله قال قد علمت راجعها وتلا يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن قال أبو داود وحديث نافع بن عجير وعبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة عن أبيه عن جده أن ركانة طلق امرأته فردها إليه النبي صلى الله عليه وسلم أصح لأنهم ولد الرجل وأهله أعلم به أن ركانة إنما طلق امرأته البتة فجعلها النبي صلى الله عليه وسلم واحدة۔

آتے ہیں جتنا یہ بال اور اس نے اپنے سر کا ایک بال پکڑ لیا لہٰذا مجھے اُن سے جدا فرما دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمیت میں جوش آ گیا۔ پس آپ نے رکانہ اور ان کے بھائیوں کو بلایا۔ پھر آپ نے حاضرین سے فرمایا۔ کیا تم دیکھتے ہو کہ فلاں فلاں ابو یزید کا ناک سے کتنے مشابہ ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے ہاں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد یزید سے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی یعنی رکانہ اور اُس کے بھائیوں کی والدہ سے رجوع کر لو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے تو انہیں تین طلاقیں دے دی ہیں۔ فرمایا میں جانتا ہوں، تم اُن سے رجوع کر لو اور یہ آیت تلاوت فرمائی: اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو اُن کی عدت میں طلاق دیا کرو (۱۱۶۵) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی، علی بن یزید، یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے ان کی طرف لوٹا دیا۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے کیونکہ آدمی کا بیٹا اور گھر والے زیادہ جانتے ہیں کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق بنا دیا۔ ق

ف۔ تینوں طلاقوں کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر طلاق طہر میں دی جائے۔ اس طرح تین طہر میں تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اگر کوئی ایک ہی دفعہ تینوں طلاقیں اکٹھی دے ڈالے تو یہ مسنون طریقے کے خلاف ہوگا۔ ایسا کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا أيلعب بكتاب الله عز وجل وأنا بين أظهركم یعنی کیا اللہ کی کتاب سے کھیلتے ہو حالانکہ میں تمہارے سامنے موجود ہوں (نسائی) امام شافعی کے نزدیک ایسا کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیک وقت تینوں طلاقیں دینا حرام و بدعت ہے۔ اس کے باوجود اہلِ حق کے چاروں آئمہ مجتہدین اور تمام علمائے دین اس پر متفق ہیں کہ اگر کوئی مسنون طریقے کے خلاف تینوں طلاقیں بیک وقت دے تو تینوں ہی واقع ہوں گی۔ اور وہ عورت اُس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ اس مسئلے میں اہلِ حق کے کسی قابلِ اعتماد عالم نے اختلاف نہیں کیا۔ ہاں تیرہویں صدی میں پیدا ہونے والے ایک فرقے نے اس مسئلے میں اہلِ حق سے اختلاف کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس طرح دی ہوئی تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ ان حضرات کا یہ طرزِ عمل محض دین میں فتنہ اُٹھانا، احادیث مطہرہ کو اپنی خواہشات کے تحت کھلونا بنانا، اپنی بے راہ روی نبھانا اور اہلِ حق کے خلاف اپنی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد کھڑی کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۲۱۹۷- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهُ أَجَازَهَا قَالَ وَبَانَتْ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ هَذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا بَانَ.

۲۱۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں موجود تھا تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عورت کو اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ فرمایا تم میں سے کوئی آتا ہے تو حماقت پر سوار ہوکر پھر کہتا ہے اے ابن عباس! اے ابن عباس! حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دیتا ہے (۶۵:۲) جب کہ تم اللہ سے نہ ڈرے تو تمہیں راستہ کہاں سے ملے، تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی لہٰذا تمہاری بیوی تم پر بائن ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت پوری ہونے سے پہلے طلاق دینا (۶۵:۱) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حمید اعرج، مجاہد، حضرت ابن عباس سے اور روایت کیا ہے شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے۔ ایوب اور ابن جریج نے عکرمہ ابن خالد، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے اور ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع، عطاء، حضرت ابن عباس سے اور روایت کیا ہے اعمش، مالک بن حارث نے حضرت ابن عباس سے اور ابن جریج، عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس سے۔ سب نے کہا کہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ اور فرمایا کہ وہ تم سے بائن ہو گئی۔ حدیث اسمٰعیل کے مانند ایوب نے عبداللہ بن کثیر سے روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس نے فرمایا: جب تم ایک ہی سانس میں تین طلاقیں دیتے ہو تو وہ ایک ہے اور روایت کیا ہے اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب نے عکرمہ سے ان کا قول اور حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور اسے عکرمہ کا قول شمار کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کا قول یہی اس بارے میں آتا ہے۔

احمد بن صالح اور محمد بن یحییٰ (یہ حدیث احمد ہے)، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور محمد بن عبدالرحمان

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا فَكُلُّهُمْ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ حِينَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ سَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ

بن ثوبان، محمد بن ایاس، حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کنواری عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے اُس کے خاوند نے تین طلاقیں دے دیں۔ سب نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی مالک، یحییٰ بن سعید، بکیر بن الاشج، معاویہ بن ابو عیاش اس واقعے کے وقت موجود تھے، جب کہ محمد بن ایاس بن بکیر آئے، حضرت ابن الزبیر اور حضرت عاصم بن عمر کی خدمت میں اور اُن سے اس کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ کے پاس جاؤ کیونکہ ہم نے اُن دونوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چھوڑا ہے پھر یہ باقی حدیث بیان کی۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ نَا أَبُو النُّعْمَانِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلٰى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ

طاؤس سے روایت ہے کہ ابو الصہباء نامی ایک شخص نے کہا جو حضرت ابن عباس سے بہت پوچھا کرتے تھے کہ آپ جانتے ہیں کہ آدمی جب صحبت کرنے سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اُسے ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ نیز حضرت ابوبکر کے زمانے میں اور حضرت عمر کے ابتدائی دور میں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کیوں نہیں، آدمی جب اپنی بیوی کو اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دیتا تو اسے ایک ہی شمار کیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں نیز حضرت ابوبکر کے زمانے میں اور حضرت عمر کے شروع عہد میں۔ جب انہوں نے لوگوں کو زیادہ طلاقیں دیتے دیکھا تو انہیں تینوں ہی نافذ کرنے لگے۔ ف

ف: اس حدیث کے آخری الفاظ کا ترجمہ علامہ وحید الزماں خاں حیدرآبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء) نے یوں کیا ہے: "جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دینے لگے تو حکم کیا تینوں طلاق اُن پر نافذ کرنے کا" موصوف نے حدیث کے اس حصے پر بدل الآثار اور علاقہ دین و دیانت حاشیہ لکھا ہے: "مگر یہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہیں ہو سکتا۔ جب حدیث صحیح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تین طلاق کا ایک ہو جانا ثابت ہے۔ اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہیں پر وہ لوگ اہلِ علم میں بہت جلیل ہیں اتباعِ حق سب پر مقدم ہے۔" علامہ حیدرآبادی کے اس حاشیے سے اُن کے زاویۂ نظر کی بڑی حد

بحث وضاحت کر دی ہے۔ اس حاشیہ کو پڑھنے سے قاری کے ذہن میں یہ چند سوالات گردش کرنے لگتے ہیں۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جب یہ حکم نافذ کیا تو یقیناً صحابۂ کرام کے مشورے سے کیا ہوگا۔ اُن چاروں حضرات کے دور کو خلافتِ راشدہ اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ رشد و ہدایت کا دور تھا۔ جس میں قرآن و سنت کے خلاف قطعاً کوئی حکم نافذ نہیں کیا گیا۔ صحابۂ کرام کے اُس اجماعی فیصلے کو ناقابلِ عمل بتانا حیران کن جسارت ہی ہے۔

۲۔ صحابۂ کرام جو حق و صداقت کے پتلے تھے وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ جن کی شان تھی۔ اُن کی موجودگی میں اگر بالفرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن حضرات کے غور و خوض اور فیصلے کے بغیر ہی یہ حکم ایک مارشل لاء آرڈیننس کی طرح نافذ کر دیا ہوتا تو یقیناً کہتے ہیں حضرات آپ کو برملا ٹوک دیتے کہ اے امیر المومنین! آپ حدیثِ صحیح کے خلاف کیوں حکم دے رہے ہیں؟ کم از کم ہمارے علم میں کسی صحابی نے ایسا اعتراض نہیں کیا۔ لہٰذا ایک وقت تین طلاقیں دینے سے تینوں کا واقع ہونا صرف حضرت عمر کا حکم نہیں بلکہ صحابۂ کرام کا اجماعی فیصلہ قرار پائے گا۔

۳۔ اہلِ حق کے نزدیک اجماع بھی حجت ہے اور باقی اُمت کے اجماع سے صحابۂ کرام کا اجماع زیادہ قابلِ اتباع ہے۔ اسے صرف حضرت عمر کا حکم بتا کر لکھنا: یہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہیں ہو سکتا۔ کیا صحابۂ کرام کے اجماع کا یوں ڈنکے کی چوٹ انکار کرنا اسلام میں قابلِ برداشت ہے؟

۴۔ کیا صحابۂ کرام قابلِ عمل حدیثِ صحیح کی مخالفت کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں لا سکتے تھے؟

۵۔ کیا حدیث پر عمل کرنے کے مدعی حضرات سنتِ رسول کی صحابۂ کرام سے زیادہ پہچان رکھتے ہیں؟

۶۔ موصوف کا یہ لکھنا: "اتباعِ حق سب پر مقدم ہے" ایک لحاظ سے بڑی عجیب و غریب تلقین نظر آتی ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے بڑھ کر امت محمدیہ میں حق کو مقدم رکھنے والا اور کون؟ لیکن شمعِ رسالت کے ان عدیم المثال پروانوں سے بھی علامہ صاحب کو اتباعِ حق کے مقدم رکھنے والے نظر نہ آئے۔ حالانکہ حق و صداقت کی ان مقدس تصویروں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے۔

(ا) خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (متفق علیہ)

(ب) اصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون (مسلم)

(ج) لا تمس النار مسلما رآنی او رای من رآنی (ترمذی)

(د) انتم الیوم خیر اھل الارض (متفق علیہ)

(ہ) اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ولکل نور (رزین)

۷۔ علامہ وحید الزمان خان صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے خلاف اپنے قولِ مختار کی برتری میں لکھا ہے: "اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہیں پر وہ لوگ علم میں بہت جلیل ہیں" مسلمانوں کا تو ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے اور قیامت تک رہے گا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب سے جلیل القدر ہیں اور جس وقت کی بات زیرِ بحث ہے اُس وقت حضرت ابوبکر وفات پا چکے تھے اور وہ بھی صحابۂ کرام کے درمیان موجود نہ تھے۔ روئے زمین پر اُس وقت حضرت عمر ہی سب سے جلیل تھے لیکن یہ

علامہ موصوف کے بیان سے پتہ لگا کر ان کے نزدیک اُس وقت علم میں حضرت عمر سے بھی جلیل حضرات موجود تھے اور وہ اس مسئلے میں حضرت عمر کے ہمنوا نہ تھے کیونکہ یہ صحیح حدیث کو چھوڑ رہے تھے اتباع حق سے منہ موڑ رہے تھے اور انہوں نے اتباع حق کو مقدم رکھا تھا۔ حالانکہ حضرت عمر جیسے شمع رسالت کے عدیم المثال پروانے کے بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے:۔

(۱) لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (ترمذی)

(۲) لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر (متفق علیہ)

(۳) ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین (ترمذی، ابن ماجہ)

(۴) ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ (ترمذی)

(۵) وضع الحق علی لسان عمر (ابو داؤد)

(۶) ما من نبی الا لہ وزیران من اھل السماء ووزیران من اھل الارض فاما وزیرای من اھل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای من اھل الارض فابوبکر وعمر (ترمذی)

۷۔ جناب فاروق اعظم کے بارے میں حبیب پروردگار (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ فرمایا اُن سے جلیل اس وقت اور کون تھا؟

۸۔ موصوف نے اپنے اس حاشیے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور خصوصاً سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص کی ہے جس کی کسی مسلمان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ خود سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مسلمانوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:۔

(۱) اکرموا اصحابی فانھم خیارکم (نسائی)

(۲) اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی (ترمذی)

(۳) اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم (ترمذی)

۹۔ یہ تو موصوف کو قبر میں جاتے ہی پتہ لگ گیا ہوگا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتباع حق کیا کرتے تھے یا نہیں؟ نیز صحابہ کرام صحیح حدیث پر عمل کرتے تھے یا کوئی اور؟

۱۰۔ جب صحابہ کرام نے سنت رسول اسی کو جانا کہ بیک وقت تین طلاقیں دینے سے تینوں ہی واقع ہوں گی تو اس کے برعکس جانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف چلنا اور مسلمانوں کے راستے سے ہٹنا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اللہ رب العزت نے یوں فرمایا ہے:۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ○ (۴: ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ راستہ اُس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

۴۳۳ — حدثنا احمد بن صالح انا عبد الرزاق انا ابن جريج اخبرني ابن طاؤس عن ابيه ان ابا الصهباء قال لابن عباس أتعلم انما كانت الثلث تجعل واحدة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وثلاثا من امارة عمر قال ابن عباس نعم۔

ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ابو الصہبا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی۔ آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر کے دور میں نیز تین سال حضرت عمر کے عہد میں تین طلاقوں کو ایک بنا دیا جاتا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہاں۔

باب ۱۳۰ فيما عني به الطلاق والنيات۔

طلاق کا کنایہ اور نیتوں کا بیان

۴۳۴ — حدثنا محمد بن كثير انا سفيان حدثني يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمي عن علقمة بن وقاص الليثي قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار کی جائے گی جس کے لیے ہجرت کی۔

۴۳۵ — حدثنا احمد بن عمرو بن السرح وسليمان بن داود قالا ثنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك ان عبد الله بن كعب وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال سمعت كعب بن مالك فساق قصته في تبوك قال حتى اذا مضت اربعون من الخمسين اذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك ان تعتزل امرأتك قال فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها فلا تقربها فقلت لامرأتي الحقي باهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله تعالى في هذا الامر۔

ابن شہاب کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بتایا کہ عبدالرحمٰن بن کعب جو حضرت کعب کے صاحبزادوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے جب کہ وہ نابینا ہو گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے تبوک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جب پچاس میں سے چالیس روز گزر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہیے۔ میں نے کہا کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ کہا بس اس سے الگ رہیے اور صحبت نہ کیجئے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ اور ان کے پاس رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرمائے۔

باب ۱۴۰ في الخيار

۲۳۶- حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه فلم يعد ذلك شيئا۔

عورت کو اختیار دینا

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے حضور کو اختیار کر لیا۔ پس آپ نے اسے طلاق شمار نہ فرمایا۔

باب ۱۴۱ في أمرك بيدك

۲۳۷- حدثنا الحسن بن علي نا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد قال قلت لأيوب هل تعلم أحدا قال بقول الحسن في أمرك بيدك قال لا إلا شيء حدثناه قتادة عن كثير مولى ابن سمرة عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه قال أيوب فقدم علينا كثير فسألته فقال ما حدثت بهذا قط فذكرته لقتادة فقال بلى ولكنه نسي۔

کہنا کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے

حماد بن زید نے ایوب سے کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی شخص ہے جس نے "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے" پر حسن کا قول روایت کیا ہو؟ انھوں نے فرمایا نہیں مگر ہم سے حدیث بیان کی قتادہ، کثیر مولیٰ ابن سمرہ، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح قریب کا بیان ہے کہ کثیر ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے اُن سے پوچھا۔ فرمایا کہ میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ میں نے قتادہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ کیوں نہیں لیکن وہ بھول گئے ہوں گے۔

۲۳۸- حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن قتادة عن الحسن في أمرك بيدك قال ثلاث۔

قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ تیرا معاملہ تیرے اختیار میں ہے، کہنے سے تین طلاقیں پڑیں گی۔

باب ۱۴۲ في البتة

۲۳۹- حدثنا ابن السرح وإبراهيم بن خالد الكلبي في آخرين قالوا نا محمد بن إدريس الشافعي حدثني عمي محمد بن علي بن شافع عن عبد الله بن علي بن السائب عن نافع بن عجير بن عبد يزيد بن ركانة أن ركانة بن عبد يزيد طلق امرأته سهيمة البتة فأخبر النبي صلى الله عليه وسلم بذلك وقال والله ما أردت إلا واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما أردت إلا واحدة فقال ركانة والله ما أردت إلا واحدة فردها إليه

تین طلاقوں کا بیان

ابن السرح اور ابراہیم بن خالد کلبی، محمد بن ادریس شافعی اُن کے چچا جان محمد بن علی بن شافع، عبداللہ بن علی بن سائب، نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو انھوں نے کہا۔ خدا کی قسم، میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ ایک ہی کا ارادہ کیا تھا؟ حضرت رکانہ نے کہا۔ خدا کی قسم، میں نے ایک کا ارادہ کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی بیوی ان کی طرف

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَوَّلُهُ لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

٢٢٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

٢٢٠٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ۔

٢٢٠٩۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتِي۔

٢٢١٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدٌ الطَّحَّانُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ

فرما دی، پس انھوں نے دوسری طلاق حضرت عمر کے زمانے میں اور تیسری حضرت عثمان کے زمانے میں دی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس روایت کے پہلے الفاظ ابراہیم کے اور آخری ابن السرح کے ہیں۔

محمد بن یونس نسائی، عبداللہ بن زبیر، محمد بن ادریس، ان کے چچا جان محمد بن علی، ابن سائب، نافع بن عجیر نے حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ کے والد ماجد نے ان کے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تم نے کیا ارادہ کیا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ایک کا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم کہتے ہو؟ عرض کی خدا کی قسم کہتا ہوں۔ فرمایا کہ تمہارے ارادے کے مطابق ہو گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ ابن جریج کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں کیونکہ گھر والوں کو زیادہ علم ہوتا ہے اور حدیث ابن جریج کو روایت کیا ہے ابو رافع کے بعض بیٹوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے

طلاق کے وسوسے کا بیان

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وہ باتیں معاف فرما دی ہیں جنہیں وہ زبان سے نہ کہیں اور نہ ان کے مطابق عمل کریں بلکہ صرف دل میں خیال آیا ہو۔

آدمی کا اپنی بیوی کو بہن کہنا

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابو کامل، عبدالواحد اور خالد طحان، خالد، ابو تمیمہ، ہجیمی سے روایت ہے کہ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا۔ اے بہن! رسول اللہ

الْهُجَيْمِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْتُكَ هِيَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهَى عَنْهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بہن ہے؟ اسے ناپسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَنَهَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خالد حذاء نے ابو تمیمہ سے روایت کیا ہے کہ ان کی قوم کے ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہتے ہوئے سنا کہ اے بہن! تو آپ نے اسے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبدالعزیز بن مختار، خالد، ابو عثمان، ابو تمیمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے شعبہ، خالد، ایک آدمی، ابو تمیمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأُتِيَ الْجَبَّارُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهَا قَالَ إِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي عَنْكِ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي وَإِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی ایسی بات ہرگز نہیں کہی جو بظاہر خلاف واقعہ نظر آئے مگر تین مواقع پر۔ دو مرتبہ ذاتِ الٰہی کے متعلق۔ ایک جب کہ انہوں نے فرمایا: میں بیمار ہونے والا ہوں۔ دوسری مرتبہ فرمایا: بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب وہ ایک ظالم بادشاہ کی مملکت سے گزرتے ہوئے ایک منزل پر ٹھہرے تو کسی نے اس ظالم کو جا بتایا کہ یہاں ایک ایسا آدمی اترا ہے جس کے ساتھ بہت ہی خوبصورت عورت ہے۔ اس نے آپ کو بلایا اور حضرت سارہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: وہ میری بہن ہے۔ جب واپس پہنچے تو فرمایا کہ اس کے پوچھنے پر میں نے تمہارے متعلق کہہ دیا ہے کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ اس وقت میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مسلمان نہیں ہے تو اللہ کی کتاب میں تم میری دینی بہن ہو۔ پس اس کے پاس تم مجھے جھٹلا نہ دینا۔ باقی پھر حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس روایت کو شعیب بن ابو حمزہ، ابوالزناد و اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے اسی طرح مرفوعاً۔

باب فی الظهار

۲۲۱۳ـ حدثنا عثمان بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء المعنی قالا ثنا ابن ادریس عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن عمرو بن عطاء قال ابن العلاء ابن علقمة بن عیاش عن سلیمان بن یسار عن سلمة بن صخر قال ابن العلاء البیاضی قال کنت امرأ اصیب من النساء ما لا یصیب غیری فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصیب من امرأتی شیئا یتابع بی حتی اصبح فظاهرت منها حتی ینسلخ شهر رمضان فبینا هی تخدمنی ذات لیلة اذ تکشف لی منها شیء فلم البث ان نزوت علیها فلما اصبحت خرجت الی قومی فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا لا والله فانطلقت الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال انت بذاک یا سلمة قلت انا بذاک یا رسول الله مرتین وانا صابر لامر الله فاحکم فی ما اراک الله قال حرر رقبة قلت والذی بعثک بالحق ما املک رقبة غیرها وضربت صفحة رقبتی قال فصم شهرین متتابعین قال وهل اصبت الذی اصبت الا من الصیام قال فاطعم وسقا من تمر بین ستین مسکینا قال والذی بعثک بالحق لقد بتنا وحشین ما لنا طعام قال فانطلق الی صاحب صدقة بنی زریق فلیدفعها الیک فاطعم ستین مسکینا وسقا من تمر وکل انت وعیالک بقیتها فرجعت الی قومی فقلت وجدت عندکم الضیق وسوء الرأی ووجدت عند النبی صلی الله علیه وسلم

ظہار کا بیان

سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن العلاء بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

میں عورت سے اتنا وابستہ رہنے والا تھا کہ میرے سوا شاید دوسرا ایسا نہ ہو۔ جب کہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اپنی بیوی سے صحبت نہ کر بیٹھوں جس کا صبح کو نتیجہ سامنے آجائے۔ آخر کار ماہ رمضان شروع ہو گیا۔ سو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا ایک حصہ کھل گیا۔ میں اپنے آپ کو قابو نہ رکھ سکا۔ صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں یہ بات بتائی نیز ان سے کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیے۔ انہوں نے خدا کی قسم کھا کر انکار کر دیا لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ بات بتادی۔ فرمایا اے سلمہ! تم نے ایسا کیا ہے؟ دو دفعہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا کیا ہے اور میں حکم خدا کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ آپ خداداد اختیار سے جو چاہیں میرے متعلق حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ ایک گردن آزاد کردو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنے سوا کسی کی گردن کا مالک نہیں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔ فرمایا کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ روزوں کے باعث ہی تو یہ حرکت سرزد ہوئی ہے۔ فرمایا کہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہم دونوں نے فاقے میں رات گزاری ہے۔ ہمارے پاس تو اپنے کھانے کے لیے بھی نہیں ہے۔ فرمایا کہ بنی زریق کے فلاں زکوٰۃ دینے والے کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کھجوریں دے گا۔ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا۔ باقی خود کھا لینا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دینا۔ پس میں نے اپنی قوم کے پاس آکر ان سے کہا۔

الشبعة وحسن الرأي وقد أمرني بصدقتكم. حدثنا ابن العلاء قال ابن إدريس وبياضة بطن من بني زريق.

نے آپ حضرات کے پاس تنگی اور بدظنی ہی دیکھی جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وسعت اور حسن ظن ہی دیکھا نیز حضور نے مجھے آپ کی زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے۔ ابن العلاء نے یہ بھی کہا کہ ابن ادریس کا قول ہے۔ بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق کی۔

۲۲۴۷۔ حدثنا الحسن بن علي نا يحيى بن آدم نا ابن إدريس عن محمد بن إسحق عن معمر بن عبد الله بن حنظلة عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن خويلة بنت مالك بن ثعلبة قالت ظاهر مني زوجي أوس بن الصامت فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم أشكو إليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يجادلني فيه ويقول اتقي الله فإنه ابن عمك فما برحت حتى نزل القرآن قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها إلى الفرض فقال يعتق رقبة قالت لا يجد قال فيصوم شهرين متتابعين قالت يا رسول الله إنه شيخ كبير ما به من صيام قال فليطعم ستين مسكينا قالت ما عنده من شيء يتصدق به قالت فأتي ساعتئذ بعرق من تمر قلت يا رسول الله فإني أعينه بعرق آخر قال قد أحسنت اذهبي فأطعمي بها عنه ستين مسكينا وارجعي إلى ابن عمك قال والعرق ستون صاعا قال أبو داود في هذا إنها كفرت عنه من غير أن تستأمره.

حضرت خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے خاوند حضرت اوس بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ظہار کیا۔ میں اُن کی شکایت کرنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی حمایت میں مجھ سے جھگڑنے لگے اور فرمایا کہ اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارا چچازاد بھائی بھی ہے۔ میں اُسی جگہ تھی کہ وحی نازل ہوگئی۔ بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے (المجادلہ ۱) فرمایا کہ ایک گردن آزاد کردو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یہ توفیق تو نہیں ہے۔ فرمایا تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو بہت بوڑھے ہیں روزے نہیں رکھ سکیں گے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض گزار ہوئیں کہ اُن کے پاس تو کسی کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ تھوڑی دیر بعد عرق کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ایک عرق کے ساتھ میں ان کی مدد کروں گی۔ فرمایا تم نے اچھا کیا انہیں لے جاؤ اور اُن کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور اپنے چچازاد بھائی کی طرف لوٹ جاؤ۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عرق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے خاوند کی اجازت کے بعد کفارہ ادا کر دیا۔

۲۲۴۸۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد العزيز بن يحيى نا محمد بن سلمة عن ابن إسحق بهذا الإسناد نحوه إلا أنه قال والعرق مكتل يسع ثلثين صاعا قال أبو داود وهذا أصح من حديث يحيى بن آدم.

محمد بن سلمہ نے ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی مگر یہ بھی کہا کہ عرق ایک پیمانہ ہوتا ہے جس میں تیس صاع آتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث یحییٰ بن آدم سے یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَعْنِي الْعَرَقَ زِنْبِيلًا يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا.

یحییٰ سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ عرق ایک زنبیل ہوتی ہے جس میں پندرہ صاع کی چیز آتی ہے۔

۲۲۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْوَزِيرِ الْمِصْرِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا عَطَاءٌ عَنْ أَوْسٍ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ أَوْسًا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَدِيمُ الْمَوْتِ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ.

بکیر بن اشجع نے سلیمان بن یسار سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش ہوئیں تو آپ نے انہیں عطا فرما دیں، جو پندرہ صاع کے قریب تھیں اور فرمایا کہ انہیں خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انہیں دوں جو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ تنگ دست ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اور تمہارے گھر والے کھالیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث محمد بن وزیر مصری کے سامنے پڑھی میں نے اُن سے کہا کہ آپ کو حدیث سنائی بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء، حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً جو حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پندرہ صاع جو عطا فرمائے ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء نے حضرت اوس کو نہیں پایا، وہ بدری تھے جن کی پہلے ہی وفات ہو چکی تھی۔ لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۲۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ خَوْلَةَ كَانَتْ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا بِهِ لَمَمٌ فَكَانَ إِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن صامت کے نکاح میں حضرت خولہ تھیں۔ حضرت اوس کو جنون کی بیماری تھی۔ جب مرض نے شدت اختیار کی تو انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ظہار کا کفارہ نازل فرمایا۔

۲۲۵۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ.

ہارون بن عبداللہ، محمد بن فضل، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٢٥٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الطَّالِقَانِيُّ نَا سُفْيَانُ نَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ عَنْكَ۔

حکم بن ابان نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور پھر کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت کرلی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتائی۔ فرمایا کہ ایسا کرنے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کیا کہ میں نے چاندنی رات میں اس کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی۔ فرمایا کہ کفارہ ادا کرنے تک اُسے اپنے سے علیحدہ رکھو۔

٢٥٤۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ نَا إِسْمٰعِيْلُ نَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح روایت کی لیکن آگے کچھ نہ کہا۔

٢٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ نَا خَالِدٌ حَدَّثَنِيْ مُحَدِّثٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِيْسٰى يُحَدِّثُ بِهِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ كَتَبَ إِلَيَّ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محدث نے عکرمہ سے حدیث سفیان کی طرح مرسلاً روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن عیسیٰ کو یہ حدیث معتمر سے روایت کرتے سُنا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے حکم بن ابان کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا لیکن حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسین بن حریث نے میری طرف لکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ فضل بن موسیٰ، معمر، حکم بن ابان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسے معنًا روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَابٌ فِي الْخُلْعِ۔

خلع کا بیان

٢٥٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔

ابو اسماء نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت بغیر کسی مجبوری کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہو جاتی ہے۔

٢٥٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ

عمرہ بنت عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ کو حضرت حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ

سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ فَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَذْكُرَ وَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا.

کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حبیبہ بنت سہل کو اندھیرے میں اپنے دروازے پر پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ میں نہیں یا حضرت ثابت بن قیس نہیں یعنی ان کا خاوند۔ جب حضرت ثابت بن قیس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ یہ حبیبہ بنت سہل ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ حضرت حبیبہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! جو کچھ مجھے دیا گیا وہ میرے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس سے فرمایا۔ اس میں سے لے لو۔ پس انہوں نے اُن سے لے لیا اور وہ اپنے میکے میں جا بیٹھیں۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ نُغْضَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الصُّبْحِ فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا فَقَالَ وَيَصْلُحُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ وَهُمَا بِيَدِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُمَا فَفَارِقْهَا فَفَعَلَ.

محمد بن معمر، ابو عامر عبدالملک بن عمرو، ابو عمرو سدوسی مدنی، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حبیبہ بنت سہل جو ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں انہیں انہوں نے پیٹا اور ان کا کوئی عضو توڑ دیا۔ پس وہ صبح کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ سے شکایت کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت کو بُلا کر فرمایا۔ اس کے مال سے کچھ لے لو اور انہیں جدا کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہی مناسب ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ میں نے انہیں دو باغیچے دیئے تھے جو ان کے قبضے میں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں لے لو اور انہیں چھوڑ دو۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ نَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ

محمد بن عبدالرحیم بزاز، علی بن بحر القطان، ہشام بن یوسف، معمر، عمرو بن مسلم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت

ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس سے اُن کی بیوی نے خلع کروایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی عدت ایک حیض مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالرزاق، معمر، عمرو بن مسلم، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ خلع والی کی عدت ایک حیض ہے۔

پارہ ــــ ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۱۴۷ فی المملوکۃ تعتق وھی تحت حر او عبد

لونڈی کا آزاد ہونا جو آزاد یا غلام کے قبضے میں تھی

۲۲۶۱ - حدثنا موسی بن اسمٰعیل نا حماد عن خالد الحذاء عن عکرمۃ عن ابن عباس ان مغیثا کان عبدا فقال یا رسول اللہ اشفع لی الیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرۃ اتقی اللہ فانہ زوجک وابو ولدک فقالت یا رسول اللہ اتامرنی بذلک قال لا انما انا شافع فکان دموعہ تسیل علی خدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ وبغضھا ایاہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مغیث غلام عرض گزار ہیں۔ یا رسول اللہ! عورت کے پاس میری سفارش فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریرہ! اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارا خاوند اور تمہارے بچے کا باپ ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ اس (مغیث) کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ کیا مغیث کی بریرہ سے محبت اور اس کی اس سے نفرت تمہیں حیران نہیں کرتی!

۲۲۶۲ - حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عفان نا ھمام عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس ان زوج بریرۃ کان عبدا اسود یسمی مغیثا فخیرھا یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرھا ان تعتد۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بریرہ کا خاوند مغیث نامی ایک کالے رنگ کا غلام تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (بریرہ) کو اختیار دیا اور اسے عدت پوری کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۲۶۳ - حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا جریر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ فی قصۃ بریرۃ قالت کان زوجھا عبدا فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسھا ولو کان حرا لم یخیرھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے واقعہ بریرہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا خاوند غلام تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (بریرہ) کو اختیار دیا تو اس نے نکاح سے آزاد رہنے کا فیصلہ کیا۔ اگر وہ (مغیث) آزاد ہوتا تو عورت کو اختیار

۲۲۶۴ - حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا حسین بن علی والولید بن عقبۃ عن زائدۃ

عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن علی اور ولید بن عقبہ، زائدہ، سماک، عبدالرحمٰن بن قاسم سے ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ

عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اختیار دیا اور اس کا خاوند غلام تھا۔

باب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا۔

جس نے اسے آزاد کہا ہے

٤٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خُيِّرَتْ فَقَالَتْ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا تو اس کا خاوند آزاد تھا۔ عورت کو اختیار دیا گیا تو اس نے کہا۔ میں اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اگرچہ میرا اس قدر مال ہے۔

باب حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ۔

عورت کے لیے کب تک اختیار ہے

٤٦٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابوجعفر، ابان بن صالح، مجاہد، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا تو وہ مغیث کے نکاح میں تھی جو آلِ ابواحمد کا غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (بریرہ) کو اختیار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اس کے پاس رہیں تو پھر تمہیں اختیار نہیں رہے گا۔

ف۔ بریرہ اور اس کا خاوند دونوں آلِ ابو احمد کے مملوک تھے۔ ان کے خاوند کا نام مغیث تھا، اُسے اپنی بیوی سے بہت محبت تھی۔ جب بریرہ آزاد ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اختیار دیا کہ چاہے اپنے خاوند کے ساتھ نکاح میں رہے اور چاہے اُسے فسخ کر دے۔ یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا۔ بریرہ نے علیحدگی اختیار کی اور اس فیصلے پر مغیث زار وقطار رویا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک بھی مغیث غلام تھا لیکن اُن سے ایک روایت آئی ہے جس میں مغیث کو آزاد بتایا گیا ہے۔ اگر لونڈی کسی آزاد کے نکاح میں ہو تو آزاد ہونے پر اُسے نکاح باقی رکھنے کا اختیار نہ ہوگا۔ لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی اُسے اختیار ہوگا۔ چونکہ بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اور مغیث کے آزاد اور غلام ہونے کے متعلق دونوں قسم کی روایتیں موجود ہیں۔ لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ لونڈی خواہ آزاد کے نکاح میں ہو تب بھی آزاد ہونے پر اُسے اختیار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فی المملوکین یعتقان معا ھل تخیر امرأتہ

۴۶۷۔ حدثنا زہیر بن حرب ونصر بن علی قالا نا عبید اللہ بن عبد المجید نا عبید اللہ بن عبد الرحمن بن موہب عن القاسم عن عائشۃ انہا ارادت ان تعتق مملوکین لہا زوج قال فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تبدأ بالرجل قبل المرأۃ قال نصر اخبرنی ابو علی الحنفی عن عبید اللہ۔

میاں بیوی دونوں اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو اختیار ہو گا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک غلام اور ایک لونڈی کو آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا جو آپس میں میاں بیوی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے انہیں عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ نصر نے کہا کہ مجھے ابو علی حنفی نے عبید اللہ کے واسطے سے بتایا۔

باب اذا اسلم احد الزوجین

۴۶۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امرأتہ مسلمۃ بعدہ فقال یا رسول اللہ انہا قد کانت اسلمت معی فردہا علیہ۔

جب میاں بیوی میں سے ایک مسلمان ہو جائے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں ایک آدمی اسلام قبول کر کے حاضر بارگاہ ہوا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اسلام قبول کر کے حاضر ہو گئی۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہو گئی تھی۔ پس آپ نے عورت اس کی طرف لوٹا دی۔

۴۶۹۔ حدثنا نصر بن علی اخبرنی ابو احمد عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اسلمت امرأۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجہا الآخر وردہا الی زوجہا الاول۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں ایک عورت مسلمان ہو گئی اور اس نے دوسرا نکاح کر لیا۔ پس اس کا پہلا خاوند نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور عورت بھی میرے مسلمان ہونے کو جانتی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت دوسرے خاوند سے لے لی اور وہ اس کے پہلے خاوند کے سپرد کر دی۔

ف۔ میاں بیوی اگر اکٹھے اسلام قبول کریں تو ان کا سابقہ نکاح (ازدواجی رشتہ) قائم رہتا ہے۔ پھر اگر اس عورت نے دوسرے مسلمان سے نکاح کر لیا جو پہلے نکاح کی موجودگی میں باطل محض تھا لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کو پہلے خاوند ہی کی جانب لوٹا دیا کیونکہ پہلے نکاح کی موجودگی میں وہ دوسرے خاوند کی بیوی بن ہی نہیں سکتی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۲ إلى متى ترد عليه امرأته إذا أسلم بعدها.

۲۲۴۰۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة ح وحدثنا محمد بن عمرو الرازي نا سلمة يعني ابن الفضل ح ونا الحسن بن علي نا يزيد المعنى كلهم عن ابن إسحاق عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس قال رد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على أبي العاص بالنكاح الأول لم يحدث شيئا قال محمد بن عمرو في حديثه بعد ست سنين وقال الحسن بن علي بعد سنتين.

عورت کب تک اس کی طرف لوٹائی جاسکتی ہے جبکہ مرد عورت کے بعد مسلمان ہو؟

عبد اللہ بن محمد نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن عمرو رازی، سلمہ بن فضل، حسن بن علی، یزید، ابن اسحاق، داؤد بن حصین، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب کو پہلے نکاح کے باعث حضرت ابو العاص کی طرف لوٹا دیا اور دوسرا نکاح نہ کیا۔ محمد بن عمرو نے اپنی حدیث میں کہا کہ چھ سال بعد۔ حسن بن علی نے فرمایا کہ کئی سال بعد۔

ف۔ اگر میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان نہیں ہوئے بلکہ عورت مسلمان ہوگئی اور خاوند ایک مدت تک کے بعد مسلمان ہوا۔ اس کے بعد دونوں دار الکفر ہی میں رہے یا عورت دار الاسلام میں آگئی اور مرد دار الکفر ہی میں رہا اور مدتوں بعد دونوں اکٹھے ہوئے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کا سابقہ نکاح باقی نہیں رہا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اگر عورت نے کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کیا ہے تو ان کا سابقہ نکاح (رشتہ زوجیت) باقی ہے اور دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے اور لم یحدث شیئا سے یہ بات اور پختہ ہوگئی ہے۔ اس امر کی احادیث صحیحہ میں اور بھی مثالیں ہیں جیسے ولید بن مغیرہ کی صاحبزادی جو صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں، یہ مسلمان ہوگئیں اور صفوان نے اسلام قبول نہ کیا۔ آخر کار ایک عرصہ گزرنے پر فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تو فاستقرت عندہ (شرح السنۃ) یعنی یہ ان کے پاس رہیں۔ اسی طرح ام حکیم بنت حارث کا واقعہ ہے جو عکرمہ بن ابو جہل کے نکاح میں تھیں، یہ مسلمان ہوگئیں اور عکرمہ مدتوں بعد مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مبارکباد دی اور ثبتت علی نکاحہما دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہے۔ (شرح السنۃ)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۳ في من أسلم وعنده نساء أكثر من أربع.

۲۲۴۱۔ حدثنا مسدد نا هشيم ح ونا وهب بن بقية نا هشيم عن ابن أبي ليلى عن حميضة بن الشمردل عن الحارث بن قيس قال مسدد ابن عميرة وقال وهب الأسدي قال أسلمت وعندي ثمان نسوة قال فذكرت

جو اسلام قبول کرے اور اس کی چار سے زیادہ بیویاں ہوں

مسدد، ہشیم، وہب بن بقیہ، ہشیم، ابن ابی لیلیٰ، حمیضہ بن شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسدد بن عمیرہ اور وہب اسدی کی روایت میں ہے کہ میں مسلمان ہوا اور میری آٹھ بیویاں تھیں۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا

ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اختر منهن اربعا حدثنا به احمد بن ابراهيم نا هشيم بهذا الحديث فقال قيس بن الحارث مكان الحارث بن قيس قال احمد بن ابراهيم هذا هو الصواب يعني قيس بن الحارث۔

ان میں سے چار کو چن لو۔ احمد بن ابراہیم نے اسے ہشیم سے روایت کرتے ہوئے حارث بن قیس کی جگہ قیس بن حارث کہا ہے۔ احمد بن ابراہیم نے کہا کہ قیس بن حارث ہی درست ہے۔

۲۲۴۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم نا بكر بن عبد الرحمن قاضي الكوفة عن عيسى بن المختار عن ابن ابي ليلى عن حميضة بن الشمردل عن قيس بن الحارث بمعناه۔

احمد بن ابراہیم، بکر بن عبدالرحمٰن قاضی کوفہ، عیسیٰ بن مختار، ابن ابی لیلیٰ، حمیضہ بن شمردل نے اسے حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہم معنی روایت کیا ہے۔

۲۲۴۳۔ حدثنا يحيى بن معين نا وهب بن جرير عن ابيه قال سمعت يحيى بن ايوب يحدث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي وهب الجيشاني عن الضحاك بن فيروز عن ابيه قال قلت يا رسول الله اني اسلمت وتحتي اختان قال طلق ايتهما شئت۔

یحییٰ بن معین، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو وہب جیشانی، ضحاک بن فیروز نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو سگی بہنیں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان میں سے جس ایک کو چاہو طلاق دے دو۔

باب اذا اسلم احد الابوين لمن يكون الولد

جب ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو اولاد کس کے پاس رہے گی

۲۲۴۴۔ حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي انا عيسى نا عبد الحميد بن جعفر اخبرني ابي عن جدي رافع بن سنان انه اسلم وابت امراته ان تسلم فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ابنتي وهي فطيم او شبهه وقال رافع ابنتي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اقعد ناحية وقال لها اقعدي ناحية قال واقعد الصبية بينهما ثم قال ادعواها فمالت الصبية الى امها فقال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اهدها فمالت الى ابيها فاخذها۔

عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان دونوں کے جدِ امجد حضرت رافع بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری بیٹی ہے جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہے یا چھڑایا جانے والا ہے۔ حضرت ابو رافع نے کہا کہ میری بیٹی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کونے میں بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ تم اس کونے میں بیٹھو اور بچی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا۔ فرمایا کہ دونوں اسے بلاؤ۔ پس لڑکی اپنی والدہ کی جانب جانے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! اسے ہدایت فرما۔ پس لڑکی اپنے والد کی طرف چلی گئی اور انہوں نے اسے لے لیا۔

بَابٌ فِي اللِّعَانِ

۲۲۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ قُرْآنٌ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

لعان کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عاصم بن عدی کے پاس آکر حضرت عویمر بن اشقر نے ان سے کہا اے عاصم! ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پاکر قتل کر دے تو آپ اسے سزائے موت دیں گے ان حالات میں وہ کیا کرے؟ اے عاصم! مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر یہ بات بتایئے۔ پس حضرت عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کا پوچھنا ناپسند فرمایا اور معیوب سمجھا۔ یہاں تک کہ حضرت عاصم پر گراں گزرا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر آئے تو حضرت عویمر آ گئے اور کہا۔ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا؟ حضرت عاصم نے کہا کہ میں کوئی بات سن کر نہیں آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا پوچھنا ناپسند فرمایا جو میں نے آپ سے پوچھی تھی۔ حضرت عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو نہیں رکوں گا جب تک یہ بات پوچھ نہ لوں۔ پس حضرت عویمر روانہ ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ لوگوں کے وسط میں جلوہ افروز تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پاکر قتل کر دے تو آپ اسے سزائے موت دیں گے لہٰذا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن مجید کے اندر حکم نازل فرمایا گیا ہے۔ جاکر عورت کو لے آؤ۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ ان دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے جھوٹا الزام لگایا۔ پس حضرت عویمر نے اسے تین طلاقیں دے دیں اس سے پہلے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حکم فرماتے

ابن شہاب کا بیان ہے کہ لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پا گئی۔ ف

ف: اس حدیث کے الفاظ فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا ...... سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ حضرت عویمر نے بیک وقت تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تین ہی رکھتے ہوئے دونوں میں جدائی کر دی بلکہ آئندہ کے لیے لعان کی یہی سنت مقرر فرما دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۷۶۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عباس بن سہل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھو یہاں تک کہ وہ بچہ جنے۔

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان دونوں کے لعان کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر وہ حاملہ نکلی تو بچہ اس کی ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ أَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ۔

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لعان کرنے والے جوڑے کی خبر روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کو دیکھتے رہنا، اگر وہ کالی آنکھوں اور بھاری کولہوں والا بچہ جنے تو میرے خیال میں وہ حضرت عویمر سچے ہیں اور اگر وہ سرخ بچہ جنے گیرو جیسا تو وہ جھوٹے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے بدشکل بچہ جنا۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ۔

محمود بن خالد، فریابی، اوزاعی، زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ پس بچے کو اس کی والدہ کی نسبت سے پکارا جاتا۔

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ پس انہوں نے

وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هٰذَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نافذ فرما دیا اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کیا گیا وہ سنت ہے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اس واقعہ کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس بعد میں لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پائی کہ ان دونوں میں تفریق کروا دی جائے پھر وہ دونوں کبھی نہ مل سکیں۔

ف۔ حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوچھے بغیر ہی تین طلاقیں دے دی تھیں جن کا اس حدیث میں یوں ذکر فرمایا گیا ہے۔ "فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے انہوں نے اُسے (اپنی بیوی کو) تین طلاقیں دے دیں۔ مولوی وحید الزمان خان صاحب نے اس کے متعلق کہا ہے کہ لعان سے خود فرقت ہو جاتی ہے اس کا طلاق دینا بیکار تھا اس لیے آپ چُپ ہو رہے۔ معلوم نہیں مولوی وحید الزمان خان صاحب کو صحابہ کرام کی تنقیص میں کیا مزہ آتا تھا کہ حضرت عویمر کے اس فعل کو بیکار قرار دے رہے ہیں جو لعان کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں کوئی حکم نہیں فرمایا تھا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ یہ حضور کی موجودگی میں حضرت عویمر نے اپنی مرضی سے کیا اور بارگاہِ رسالت میں یہ عرض کر کے کیا۔ "كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا" یا رسول اللہ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ اسی کے متعلق حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ "فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ... پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حکم نافذ فرما دیا۔ "وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً" ۔ اور خود علامہ موصوف نے ان لفظوں کا ترجمہ یوں کیا ہے "اور جو چیز آپ کے سامنے کی جاوے وہ سنت ہوتی ہے وہ جاتے خوب ہے کہ جس چیز کو علامہ صاحب خود ایک جانب سنت لکھ رہے ہیں، اسی کو تین سطروں بعد بیکار قرار دے رہے ہیں۔ گویا موصوف نے سنت کو بیکار قرار دیا ہے۔ افسوس! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے نافذ کرنا تو علامہ صاحب کو حضور کا چپ رہنا نظر آیا اور سنت ایک بیکار فعل دکھائی دیا۔ یہ موصوف ہی کا دل گردہ تھا۔

میں ابن سعد تاہم تھا ہی کے صدقے	جو اس دن کو پچیس سال سمجھے

٢٢٨١ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب ان دونوں نے لعان کیا تو میں موجود تھا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ لعان کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں میں تفریق کروا دی۔ اس پر مسدد کی حدیث ختم ہو گئی۔ دوسرے

الله عليه وسلم حين تلاعنا وتمّ حديث مسدد وقال الآخرون أنه شهد النبي صلى الله عليه وسلم فرّق بين المتلاعنين فقال الرجل كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها لم يقل بعضهم عليها قال أبو داود لم يتابع ابن عيينة أحد على أنه فرّق بين المتلاعنين.

حضرت سہل نے کہا کہ وہ موجود تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے جوڑے میں تفریق کروائی۔ آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا، جبکہ بعض حضرات نے یہ بات نہیں کہی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضور نے لعان کرنے والے جوڑے میں تفریق کر دی اس بات میں ابن عیینہ کی کسی ایک نے

۲۸۲ ـ حدثنا سليمان بن داود العتكي نا فليح عن الزهري عن سهل بن سعد في هذا الخبر وكانت حاملا فأنكر حملها فكان ابنها يُدعى إليها ثم جرت السنة في الميراث أن يرثها وترث منه ما فرض الله عز وجل لها.

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ عورت حاملہ تھی اور اس نے اپنے حمل کا انکار کیا تھا۔ پس اس کا بیٹا اسی کی جانب منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔ پھر میراث میں یہ سنت جاری ہو گئی کہ بیٹا اپنی والدہ کی میراث پاتا اور والدہ اپنے بیٹے کی جو اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ مقرر فرمایا ہے۔

۲۸۳ ـ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال إنا ليلة جمعة في المسجد إذ جاء رجل من الأنصار في المسجد فقال لو أن رجلا وجد مع امرأته رجلا فتكلم به جلدتموه أو قتل قتلتموه وإن سكت سكت على غيظ والله لأسألن عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان من الغد أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فقال لو أن رجلا وجد مع امرأته رجلا فتكلم به جلدتموه أو قتل قتلتموه أو سكت سكت على غيظ فقال اللهم افتح وجعل يدعو فنزلت آية اللعان والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم الآية فابتلي به ذلك الرجل من بين الناس فجاء هو وامرأته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاعنا فشهد الرجل أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين ثم لعن الخامسة عليه أن

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جمعہ کی رات کو ہم مسجد میں تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے مسجد میں آ کر کہا۔ اگر ایک آدمی کسی آدمی کو اپنی بیوی کے پاس پا کر بات کہے تو آپ اس پر حد جاری کریں گے اگر اسے قتل کر دے تو آپ قصاص میں اسے قتل کریں گے۔ اگر غصے کے ساتھ خاموش ہو جائے تو ہو جائے۔ خدا کی قسم میں تو اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ضرور دریافت کروں گا۔ اگلے روز وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور پوچھتے ہوئے کہا۔ اگر ایک آدمی کسی آدمی کو اپنی بیوی کے پاس پا کر اس سلسلے میں بات کرے تو آپ اس پر حد جاری فرمائیں گے۔ اگر اسے قتل کر دے تو آپ قصاص میں اسے قتل کر دیں گے یا خاموش رہے تو غصے میں خاموش ہو جائے۔ آپ نے دعا کرتے ہوئے کہا۔ اے اللہ! اس گتھی کو سلجھا دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیت لعان نازل فرمائی: "جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں" (النور ۲۴: ۶) پس لوگوں کے سامنے وہی اس آزمائش میں مبتلا ہوا۔ پس وہ آیا اور اس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور

كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيْءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا۔

دونوں نے لعان کیا یعنی مرد نے اللہ کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچا ہے، پھر پانچویں دفعہ اس نے لعنت کی اگر وہ جھوٹا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر عورت لعان کرنے کے لیے تیار ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ باز آجاؤ۔ اس نے بات نہ مانی اور لعان کیا۔ جب دونوں چلے گئے تو آپ نے فرمایا۔ شاید یہ سیاہ فام اور گھنگریالے بالوں والا بچہ جنے چنانچہ اس نے کالا اور گھنگریالے بالوں والا ہی بچہ جنا۔

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِيْ أَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ وَقَالُوْا لَهَا إِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحماء سے بدفعلی کروانے کی تہمت لگائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم ہوگی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے تو گواہ تلاش کرے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری ہوگی۔ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں ضرور سچا ہوں اور یقیناً اللہ تعالیٰ میرے متعلق حکم نازل فرمائے گا جس کے باعث میری پیٹھ حد سے بچ جائے گی۔ پس آیت نازل ہوئی۔ جو اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں اور اپنے بیان کے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو۔ (۲۴ : ۶) جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو دونوں کو بلوایا۔ وہ آگئے اور حضرت ہلال بن امیہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے گواہیاں دیں۔ جب پانچویں پر پہنچی کہ اگر مرد سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ حاضرین کہنے لگے یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عورت جھجک کر لوٹنے لگی اور ہم سمجھے کہ وہ ابھی لوٹ جائے گی۔ عورت

الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ ابْنِ بَشَّارٍ حَدِيثُ هِلَالٍ۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ يَقُولُ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ مِنْ أَرْضِهِ عِشَاءً فَوَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَرَأَى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ فَلَمْ يَهِجْهُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَهْلِي عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَأَيْتُ بِعَيْنِي وَسَمِعْتُ بِأُذُنِي فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ الْآيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا هِلَالُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا قَالَ هِلَالٌ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو ذَاكَ مِنْ رَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلُوا إِلَيْهَا فَجَاءَتْ فَتَلَا عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ

نے کہا کہ میں ہمیشہ کے لیے اپنے میکے والوں کو رسوا نہیں کروں گی اور چلی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھتے رہنا اگر یہ عورت کالی آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی جنا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ کی کتاب کا حکم نہ ہوتا تو میں اس عورت سے نمٹ لیتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث ہلال کے متعلق اہل مدینہ حدیث ابن بشار کے ساتھ متفرد ہیں۔

عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا جبکہ لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا جائے کہ پانچویں دفعہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر کہے۔ یہ موجب عذاب ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ہلال بن امیہ آئے اور وہ ان تین میں سے تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی تھی۔ وہ اپنی زمین سے عشاء کے وقت آئے تو ایک آدمی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا اس سے ڈانٹ ڈپٹ نہ کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں اپنی بیوی کے پاس عشاء کے وقت آیا تو میں نے اس کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بات ناپسند فرمائی اور گراں گزری۔ پس یہ حکم نازل ہوا۔ اور جو اپنی بیویوں کو بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں اور اپنی جان کے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو۔ (۲۴ : ۶)۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حالت دور ہو چکی تو فرمایا۔ اے ہلال! تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کشادگی فرمائی اور راستہ نکال دیا۔ حضرت ہلال کا بیان ہے کہ مجھے اپنے رب سے یہی امید تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو بلاؤ۔ وہ

صلى الله عليه وسلم وذكرهما وأخبرهما أن
عذاب الآخرة أشد من عذاب الدنيا فقال
هلال والله لقد صدقت عليها فقالت قد
كذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لاعنوا بينهما فقيل لهلال اشهد فشهد أربع
شهادات بالله إنه لمن الصادقين فلما كانت
الخامسة قيل يا هلال اتق الله فإن عذاب
الدنيا أهون من عذاب الآخرة وإن هذه
الموجبة التي توجب عليك العذاب فقال
والله لا يعذبني الله عليها كما لم يجلدني
عليها فشهد الخامسة أن لعنة الله عليه إن كان
من الكاذبين ثم قيل لها اشهدي فشهدت
أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين فلما كانت
الخامسة قيل لها اتقي الله فإن عذاب الدنيا
أهون من عذاب الآخرة وإن هذه الموجبة
التي توجب عليك العذاب فتلكأت ساعة ثم
قالت والله لا أفضح قومي فشهدت الخامسة
أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين
ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما
وقضى أن لا يدعى ولدها لأب ولا ترمى و
لا يرمى ولدها ومن رماها أو رمى ولدها فعليه
الحد وقضى أن لا بيت لها عليه ولا قوت من
أجل أنهما يتفرقان من غير طلاق ولا متوفى
عنها وقال إن جاءت به أصيهب أريصح أثيبج
حمش الساقين فهو لهلال وإن جاءت به
أورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ
الأليتين فهو للذي رميت به فجاءت به
أورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ
الأليتين فقال رسول الله صلى الله عليه و

حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے
سامنے آیت لعان کی تلاوت کی، انہیں نصیحت فرمائی اور
بتایا کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔
حضرت ہلال نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس کے متعلق سچ کہہ رہا ہوں۔
عورت نے کہا کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں آپس میں لعان کریں۔ پس حضرت ہلال
سے کہا گیا کہ تم گواہی دو۔ پس انہوں نے اللہ کی چار گواہیاں دیں
کہ وہ سچے ہیں۔ جب پانچویں گواہی کی باری آئی تو ان سے
کہا گیا۔ اے ہلال! اللہ سے ڈرو کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت
کے عذاب سے ہلکا ہے اور اس کے بدلے تم پر عذاب لازم
ہو جائے گا۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ مجھے اس کے
بارے میں ہرگز عذاب نہیں دے گا جیسے مجھ پر حد قائم نہیں ہونے
دی پس پانچویں گواہی دی کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹے
ہوں پھر عورت سے کہا گیا کہ تم گواہی دو پس انہوں نے خدا کی
قسم کھا کر چار گواہیاں دیں کہ مرد جھوٹا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ
اللہ سے ڈرو کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے
اور یہ ایسا کام ہے جس سے تم پر عذاب لازم ہو جائے گا۔ چنانچہ
کچھ دیر وہ چپ رہی، پھر کہا۔ خدا کی قسم میں اپنے میکے والوں کو
رسوا نہیں کروں گی پس اس نے پانچویں گواہی دی کہ مجھ پر اللہ
کا غضب اگر مرد سچا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ان دونوں میں جدائی کروا دی اور فیصلہ فرمایا کہ بچہ اس کے
باپ کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔ عورت اور اس کے بچے پر
الزام نہ لگایا جائے۔ جو اس عورت یا اس کے بچے پر تہمت
لگائے گا اس پر حد جاری ہوگی اور فیصلہ فرمایا کہ عورت کو گھر
اور خرچ نہیں ملے گا کیونکہ وہ طلاق اور وفات کے بغیر جدا ہوگئے
ہیں۔ پھر فرمایا کہ لڑکا اگر بھورے بالوں، پتلے سرینوں، چوڑے
پیٹ اور پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال کا ہے اور اگر گندمی
رنگ، گھنگریالے بالوں، بھاری پنڈلیوں اور چوڑے سرینوں
والا ہوا تو اسی کا ہے جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی پس اس کے

سلم ولولا الإيمان لكان لي ولها شأن قال عكرمة فكان بعد ذلك أميرا على مصر وما يدعى لأب.

۲۸۷ـ حدثنا أحمد بن حنبل نا سفيان ابن عيينة قال سمع عمرو سعيد بن جبير يقول سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمتلاعنين حسابكما على الله أحدكما كاذب لا سبيل لك عليها قال يا رسول الله مالي قال لا مال لك إن كنت صدقت عليها فهو بما استحللت من فرجها وإن كنت كذبت عليها فذاك أبعد لك.

۲۸۸ـ حدثنا أحمد بن حنبل نا إسماعيل نا أيوب عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عمر رجل قذف امرأته قال فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أخوي بني العجلان وقال الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب يرددها ثلاث مرات فأبيا ففرق بينهما.

۲۸۹ـ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن ابن عمر أن رجلا لاعن امرأته في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتفى من ولدها ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وألحق الولد بالمرأة.

باب إذا شك في الولد.

۲۹۰ـ حدثنا ابن أبي خلف نا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم من بني فزارة فقال إن امرأتي جاءت بولد أسود فقال هل

ہاں گندمی رنگ، گھنگریالے بالوں، بھاری پنڈلیوں اور بھاری سرینوں والا بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر قسم نہ ہوتی تو میں اس عورت کو ضرور واقعی سزا دیتا۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ لڑکا مصر کا حاکم ہوا اور اپنے باپ کی نسبت سے نہیں پکارا جاتا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لعان کرنے والے جوڑے کا حساب تو اللہ کے ذمہ ہے لیکن تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تمہارا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرا مال؟ فرمایا کہ تمہیں کوئی مال نہیں ملے گا۔ اگر تم عورت کے بارے میں سچے ہو تو یہ اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کا بدلہ ہوا اور اگر تم نے اس پر بہتان باندھا ہے تو تمہارا اس سے تعلق ہی کوئی نہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عجلانی جوڑے میں تفریق کروا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تم دونوں میں سے کون توبہ کرتا ہے؟ یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ انہوں نے انکار کیا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے سے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور بچے کو اس کی والدہ سے ملا دیا۔

جب لڑکے کے متعلق شک ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا

لك من إبل؟ قال: نعم، قال: ما ألوانها؟ قال: حمر، قال: فهل فيها من أورق؟ قال: إن فيها لورقا، قال: فأنى تراه؟ قال: عسى أن يكون نزعه عرق، قال: وهذا عسى أن يكون نزعه عرق.

کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ سرخ۔ فرمایا کیا ان میں کوئی گھوری رنگ کا بھی ہے؟ عرض کی کہ گھوری رنگ کا بھی ہے۔ فرمایا کہ وہ کہاں سے آیا؟ عرض کی کہ کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔ فرمایا کہ یہ شاید بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

۴۹۱ - حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري بإسناده ومعناه قال: وهو حينئذ يعرض بأن ينفيه.

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ بچے سے انکار کر رہا تھا۔

۴۹۲ - حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إن امرأتي ولدت غلاما أسود وإني أنكره، فذكر معناه.

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے اور مجھے اس سے انکار ہے اور وہ مذکورہ بالا حدیث کی طرح ذکر کیا۔

ف: اگر والدین خوبصورت ہوں اور بچہ بدصورت پیدا ہو یا والدین بدصورت ہوں اور بچہ خوبصورت پیدا ہو جائے تو اس صورت میں بچے کے نسب یا اس کی والدہ کے کردار پر حرف گیری کرنا اچھی بات نہیں ہے کیونکہ بچے کا والدین سے مشابہ ہونا یا ان کا ہم رنگ ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایسی بدگمانی سے اکثر اوقات گھروں کا سکون تباہ ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات دو گھروں کی آپس میں ٹھن جاتی ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ عورت پر بدکاری کا الزام لگانے سے چار عینی شاہد پیش کرنے پڑتے ہیں ورنہ حد لازم آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب في التغليظ في الانتفاء

نسب سے انکار کرنے کی ممانعت

۴۹۳ - حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني عمرو بن الحارث عن ابن الهاد عن عبد الله بن يونس عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت آية المتلاعنين: أيما امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها الله جنته، وأيما رجل جحد ولده وهو ينظر إليه احتجب الله تعالى منه وفضحه على رؤوس الأولين والآخرين.

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ لعان کرنے والوں کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ جس عورت نے بچے کو اس قوم میں شامل کیا جن میں سے وہ نہیں تو اس کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور جو شخص اپنے بچے کے نسب سے دیدہ دانستہ انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنا دیدار نہیں کرائے گا اور اسے اگلے پچھلوں کے سامنے ذلیل کرے گا۔

بَابٌ فِي ادِّعَاءِ وَلَدِ الزِّنَا

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مُسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ وَمَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ۔

ولد الزنا ہونے کا دعویٰ کرنا

یعقوب بن ابراہیم، معتمر، سلم ابن ابو الذیال، ان کے بعض ساتھی، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں زنا کاری نہیں ہے۔ جس نے دور جاہلیت میں زنا کیا اس کا بچہ اپنے عصبہ کے ساتھ ملایا جائے گا اور جس نے نکاح کے بغیر بچے کا دعویٰ کیا تو وہ بچے کا وارث نہیں اور نہ بچہ اس کا وارث ہوگا۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ۔

شیبان بن فروخ، محمد بن راشد، حسن بن علی، یزید بن ہارون، محمد بن راشد، یہ زیادہ مکمل ہے، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد سے ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر بچے کو باپ کی وفات کے بعد اس کے باپ سے ملایا جائے اس کی طرف منسوب کیا جائے اور اس کا وارث بنایا جائے اور فیصلہ فرمایا کہ اگر اس لونڈی سے ہو جس کا وہ اس وقت مالک تھا جب اس کے پاس گیا تو اس مالک سے ملا دیا جائے گا اور جو میراث پہلے تقسیم ہو چکی اس میں بچے کا حصہ نہیں ہوگا اور جو ایسی میراث پائی جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی تو اسے حصہ ملے گا۔ اگر باپ جس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے زندگی میں اس سے انکار کرتا ہو یا اس لونڈی کا ہو جو اس کی ملک نہ تھی یا آزاد عورت تھی جس کے ساتھ اس نے بدکاری کی تو ایسا بچہ اس کے ساتھ نہیں ملے گا اور نہ میراث پائے گا۔ خواہ وہ اس کے ساتھ منسوب کیا جائے یا وہ خود دعویٰ کرتا رہا ہو کہ یہ میرا بیٹا ہے آزاد عورت یا لونڈی کے ساتھ زنا کرنے کے باعث۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً وَذَلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى۔

محمود بن خالد نے محمد بن راشد سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ ولد الزنا اس کی والدہ کے میکے والوں سے ملایا جائے گا، خواہ وہ آزاد ہوں یا غلام۔ یہ اس کے لیے ہے جو اسلام کے شروع میں ملایا گیا اور جو مال اسلام سے پہلے تقسیم ہوا وہ گزری بات ہو گئی۔

باب ۱۵۹ فِي الْقَافَةِ

۴۹۷ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا وَقَالَ عُثْمَانُ تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ وَزَيْدٌ أَبْيَضَ۔

قیافہ کا بیان

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مسدد اور ابن السرح کی روایت میں ہے کہ ایک روز مسرور ہو کر۔ عثمان نے کہا کہ آپ کے مبارک چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی نے زید اور اسامہ کو دیکھا کہ انہوں نے چادر سے اپنے سر چھپائے ہوئے تھے اور دونوں کے قدم کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے پیر دوسرے سے ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت اسامہ کا رنگ کالا اور حضرت زید کا سفید تھا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیافہ شناس کی اس بات پر یقین کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کرتے فرمایا۔ معلوم ہوا کہ دوسرے علوم یا اندازوں سے معلوم کی ہوئی کوئی بات قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو تو اس پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایسے ذرائع سے معلوم کی ہوئی باتوں پر یقین کی ایک حد ہے کیونکہ محض اندازے اور تجربے ہوتے ہیں۔ بدوی کی طرح قطعی یقینی نہیں ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۹۸ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ۔

قتیبہ، لیث، ابن شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ خوشی سے آپ کے پرنور چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔

باب ۱۶۰ مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ۔

لڑکے کے متعلق جھگڑا ہو تو قرعہ ڈالا جائے

۴۹۹ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے یمن سے آ کر کہا کہ اہل یمن سے تین آدمیوں نے حضرت علی کی خدمت میں آ کر ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا۔ انہوں نے ایک ہی طہر میں کسی عورت سے صحبت کی تھی۔ انہوں نے (حضرت علی) نے ان میں سے دو سے کہا کہ خوشی سے لڑکا تیسرے کو دے دو۔ وہ بیٹھے چلاتے رہے۔ پھر دوسرے دو سے فرمایا کہ خوشی سے لڑکا تیسرے کو دے دو۔ وہ بھی بیٹھے چلاتے رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جھگڑنے والے سارے شریک ہو لہٰذا میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا

وعليه لصاحبيه ثلثا الدية فأقرع بينهم فجعله لمن قرع فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت أضراسه أو نواجذه.

ہوگا جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اس کا ہوگا اور وہ اپنے ساتھیوں کو دو تہائی دیت ادا کرے گا پس انکے درمیان قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اسے دیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگیں۔

٥٠٠ - حدثنا خشيش بن أصرم حدثنا عبد الرزاق أنا الثوري عن صالح الهمداني عن الشعبي عن عبد خير عن زيد بن أرقم قال أتي علي رضي الله عنه بثلاثة وهو باليمن وقعوا على امرأة في طهر واحد فسأل اثنين أتقران لهذا بالولد قالا لا حتى سألهم جميعا فجعل كلما سأل اثنين قالا لا فأقرع بينهم فألحق الولد بالذي صارت عليه القرعة وجعل عليه ثلثي الدية قال فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك حتى بدت نواجذه.

عبد خیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یمن کے تین شخص آئے جنہوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں صحبت کی تھی انہوں نے دو شخصوں سے پوچھا کہ کیا تم اس لڑکے کا تیسرے کے لئے اقرار کرتے ہو اور دونوں نے کہا نہیں یہاں تک کہ سب سے پوچھا اور جب کسی دو سے دریافت کیا تو انکار کرتے پس آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور لڑکا اسے دیا جس کے نام قرعہ نکلا اور اس پر دو تہائی دیت ڈالی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔

٥٠١ - حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا شعبة عن سلمة سمع الشعبي عن الخليل أو ابن الخليل قال أتي علي بن أبي طالب رضي الله عنه في امرأة ولدت من ثلاثة نحوه لم يذكر اليمن ولا النبي صلى الله عليه وسلم ولا قوله طيبا بالولد.

شعبی نے خلیل یا ابن خلیل سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے تین آدمیوں کا بچہ جنا۔ اس میں یمن کا ذکر نہ کیا اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور نہ آپ کے ارشاد طیبًا بالولد کا۔

باب في وجوه النكاح التي كان يتناكح بها أهل الجاهلية

دورِ جاہلیت میں نکاح کن طریقوں سے ہوتے تھے

٥٠٢ - حدثنا أحمد بن صالح نا عنبسة بن خالد نا يونس بن يزيد قال قال محمد بن مسلم بن شهاب أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أن النكاح كان في الجاهلية على أربعة أنحاء فنكاح منها نكاح الناس اليوم يخطب الرجل إلى الرجل وليته فيصدقها ثم ينكحها ونكاح آخر كان الرجل يقول لامرأته

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں نکاح چار طریقوں سے ہوتے تھے ان میں سے ایک نکاح تو اسی طرح ہوتا تھا جیسے آج ہوتا ہے کہ ایک آدمی کسی عورت کے ولی کو نکاح کا پیغام دیتا تو وہ اس کا مہر مقرر کر کے نکاح کر دیتا۔ نکاح کا دوسرا طریقہ یہ تھا کہ آدمی اپنی بیوی سے کہتا کہ فلاں کو بلا کر اس کے ساتھ صحبت کرو اور خاوند اس سے الگ رہتا اور اسے قطعی ہاتھ نہ لگاتا جب تک اس

إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ.

باب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ.

۵۰۳ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي

آدمی کا حمل ظاہر نہ ہو جس نے صحبت کی تھی۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی اگر چاہتا تو اس سے صحبت کر لیتا کہ لڑکا قابل پیدا ہو۔ اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا جاتا تھا۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ دس سے کم آدمی جمع ہوتے۔ اس عورت کے پاس آتے جاتے۔ ہر ایک اس سے صحبت کرتا۔ جب وہ حاملہ ہو جاتی، بچہ جن لیتی اور بچہ پیدا ہوئے دو تین روز گزر جاتے تو عورت انہیں بلا بھیجتی۔ ان میں سے کوئی بھی اس کے پاس آنے سے انکار نہ کر سکتا۔ وہ ان سے کہتی کہ آپ حضرات جانتے ہیں کہ جو کام آپ کا ہے کہ میں نے بچہ جنا اور اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ ان میں جس کا نام لے دیتی اس لڑکے کو اسی کے ساتھ ملا دیا جاتا۔ چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ کافی سارے لوگ جمع ہو کر ایک عورت کے پاس جاتے اور وہ ان میں سے کسی کو اپنے پاس آنے سے نہ روکتی۔ وہ بغایا عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈا نصب کر لیتیں تاکہ جو ان کے پاس آنا چاہتا وہ آسکتا۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جن لیتی تو قیافہ شناس کو بلایا جاتا۔ پھر اس کے لڑکے کو جس کے ساتھ وہ اندازہ کرکے چاہتا ملا دیتا اور وہ اس بات سے انکار نہ کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو دور جاہلیت کے سارے نکاح جڑ سے اکھاڑ پھینکے گئے اور اہل اسلام کا طریقہ نکاح رہا جو آج رائج ہے۔

لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر ہوا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ نے اپنا جھگڑا پیش کیا جو زمعہ کی لونڈی کے بارے میں تھا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ جب میں مکہ کر مرگیا تو میرے بھائی عتبہ

أَبِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَقْبِضَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَهُ بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ۔

نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھوں تو اپنے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ ان کا بیٹا ہے حضرت عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھ کر فرمایا کہ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کیا کرنا۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ اے عبد! یہ تمہارا بھائی ہے۔

٢٢٧٤ـ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے جد امجد نے فرمایا۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فلاں شخص نے دورِ جاہلیت میں زنا سے میرا بیٹا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دورِ اسلام میں اس کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ جاہلیت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ بیٹا بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

٢٢٧٥ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَهْلِي أَمَةً لَهُمْ رُومِيَّةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِي رُومِيٌّ يُقَالُ لَهُ يُوحَنَّهْ فَرَاطَنَهَا بِلِسَانِهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَزَغَةٌ مِنَ الْوَزَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا لِيُوحَنَّهْ فَرَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ أَحْسَبُهُ قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حسن بن سعد مولیٰ حسن بن علی سے روایت ہے کہ حضرت رباح نے فرمایا۔ میرے گھر والوں نے میرا نکاح اپنی ایک رومی لونڈی سے کر دیا۔ میں نے اس سے صحبت کی تو اس نے میرے جیسا کالے رنگ کا لڑکا جنا جس کا نام میں نے عبداللہ رکھا۔ پھر میں نے اس سے صحبت کی تو میرے ہی جیسا کالا لڑکا جس کا میں نے عبیداللہ نام رکھ دیا۔ پھر ہمارے گھر والوں کے یوحنہ نامی ایک رومی غلام کی اس سے سازباز ہو گئی جس کے ساتھ اس نے اپنی بولی میں گٹھ جوڑ کر لیا اور اس نے لڑکا جنا گویا وہ گرگٹ تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ یوحنہ کا ہے۔ ہم یہ مقدمہ حضرت عثمان کی بارگاہ میں لے گئے۔ میرے خیال میں مہدی نے کہا کہ ان سے پوچھا تو دونوں نے اعتراف کر لیا۔ آپ نے دونوں سے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا چنانچہ

صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الولد لہ واحسبہ قال فجلدھا وجلدنی وکانا مملوکین۔

باب مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ۔

۵۰۶- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدِ السُّلَمِيُّ نَا الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِيْ لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهُ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّيْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِيْ۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ اَنَّ اَبَا مَيْمُوْنَةَ سَلْمٰى مَوْلًى مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ رَجُلُ صِدْقٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَادَّعَيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَطَنَتْ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تھا کہ لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ میرے خیال میں یہ بھی کہا کہ ان دونوں کو کوڑے مارے گئے اور وہ دونوں غلام لونڈی تھے۔

لڑکے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے۔ میرا پیٹ اس کا مشکیزہ، میری چھاتی اس کا آبخورہ اور میری گود اس کی رہائش گاہ تھی۔ اس کے والد ماجد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اسے مجھ سے چھین لینا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم اس کی زیادہ حقدار ہو جب تک دوسرا نکاح نہ کرلے۔

ہلال بن اسامہ سے اہل مدینہ کے مولیٰ ابو میمونہ سلمٰی نے روایت کی ہے کہ ایک سچے آدمی نے فرمایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک ایرانی عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا۔ وہ لڑکے کو اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی جبکہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی عرض گزار ہوئی کہ اے حضرت ابوہریرہ! میں فارسی بولتی ہوں۔ میرا خاوند میرے بیٹے کو مجھ سے لے جانا چاہتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فارسی میں کہا کہ دونوں قرعہ ڈال لو۔ اس کا خاوند آکر کہنے لگا کہ میرے لڑکے کے متعلق مجھ سے کون جھگڑتا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ بندۂ خدا! یہ تو میں کہتا مگر میں نے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں حضور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا خاوند میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے حالانکہ اس نے مجھے ابو عنبہ کے کنوئیں کا پانی پلایا اور مجھے نفع پہنچایا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اس کا قرعہ ڈالو۔ خاوند نے کہا کہ میرے بیٹے کے متعلق مجھ پر کون حق جتاتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ

أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے (بچے سے) فرمایا کہ یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے جس کا تو چاہے ہاتھ پکڑ لے چنانچہ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پس وہ اسے لے کر چلی گئی۔

ف۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اسی حدیث کے مطابق ہے کہ لڑکے کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے تو اپنی ماں کے پاس رہے اور چاہے باپ کے پاس۔ لیکن ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا دوسری احادیث کی بنا پر یہ مذہب ہے کہ لڑکا کم عمر ہو تو وہ اپنی والدہ کے پاس رہے گا اور جب تھوڑی سی سوجھ بوجھ آ جائے تو پھر اپنے والد کے پاس رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٥٠٨ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَظِيمِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي خَالَتُهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ زَيْدٌ أَنَا أَحَقُّ بِهَا أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثًا قَالَ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضِي بِهَا لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ۔

نافع بن عجیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت زید بن حارثہ مکہ مکرمہ گئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی کو لے کر آ گئے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ اسے میں لوں گا کیونکہ میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے نکاح میں اس کی خالہ ہے اور خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ اس کا میں زیادہ حق دار ہوں کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہے جو اس کی زیادہ حق دار ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ میں زیادہ حق دار ہوں کہ میں اسے لینے گیا، اس کے لیے سفر کیا اور اسے لے کر آیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ سے ماجرا عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ لڑکی کا فیصلہ میں جعفر کے حق میں کرتا ہوں کہ یہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ لِأَنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ۔

محمد بن عیسیٰ، سفیان، ابو فروہ، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اس خبر کو روایت کیا لیکن یہ مکمل نہیں ہے اور کہا کہ آپ نے حضرت جعفر کے حق میں فیصلہ فرمایا کیونکہ لڑکی کی خالہ ان کے نکاح میں تھی۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئٍ وَهُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكِ

ہانی اور ہبیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب ہم مکہ معظمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی اے چچا! اے چچا! پکارتی ہوئی ہمارے پیچھے آ گئی۔ پس حضرت علی نے اسے لے لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کے پاس رہو۔ پس انہوں (حضرت فاطمہ) نے اسے اٹھا لیا۔ پس

بِنْتُ عَمِّكَ فَسَاقَ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ۔

واقعہ بیان کیا کہ حضرت جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے لیے فیصلہ فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے

بَابٌ فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ۔

مطلقہ کی عدت کا بیان

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ۔

عمرو بن مہاجر کے والد ماجد نے حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں طلاق دے دی گئی اور ان دنوں طلاق کی عدت نہ تھی پس جب حضرت اسماء کو طلاق دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا۔ پس یہ سب سے پہلی ہیں جن کے متعلق طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا گیا۔

بَابٌ فِي نَسْخِ مَا اسْتَثْنَى بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ۔

مطلقات کی عدت جو منسوخ ہو کر استثناء ہوا

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا "اور طلاق والی عورتیں روکے رہیں اپنی جانوں کو تین حیض تک" (۲ : ۲۲۸) فرمایا کہ جو عورتیں حیض سے مایوس ہو جائیں یا جنہیں شک پڑ جائے تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ پس یہ اس سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا "پھر تم انہیں طلاق دو ہاتھ لگانے سے پہلے تو ان پر کوئی عدت نہیں جو تم شمار کرتے ہو" (۳۳ : ۴۹)

بَابٌ فِي الْمُرَاجَعَةِ۔

رجعت کا بیان

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ

سہل بن محمد بن زبیر عسکری، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، صالح بن صالح، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دی پھر ان سے مراجعت فرمالی۔

بَابٌ فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ

۵۱۴ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ۔

طلاق بتہ والی کے نفقے کا بیان

ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی اور وہ موجود نہ تھے تو انہوں نے اپنے وکیل کے ہاتھ جو بھیجے۔ انہیں ناراضگی ہوئی تو انہوں نے کہا خدا کی قسم، تمہارا ہم پر کوئی قرض نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا، تمہارا ان پر نفقہ نہیں ہے اور حکم فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں عدت گزارو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسا گھر ہے جہاں میرے صحابہ آتے رہتے ہیں لہٰذا تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں، تم اپنے کپڑے اتار سکو گی اور جب تم حلال ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب میں حلال ہو گئی تو آپ کو بتایا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت ابوجہم نے مجھے پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے اتارتے ہی نہیں اور معاویہ تنگدست ہیں، ان کے پاس مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے انہیں ناپسند کیا۔ فرمایا کہ اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ پس میں نے ان سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا گیا۔

ف۔ جب حضرت فاطمہ بنت قیس کو ان کے خاوند حضرت ابوعمرو بن حفص نے طلاق دے دی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے پیغامات کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت ابوجہم کی جانب سے پیغام ملا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے حضرت اسامہ بن زید کا پیغام دیا اور مذکورہ دونوں حضرات پر بعض وجوہات کے باعث اسامہ کو ترجیح دی۔ معلوم ہوا کہ کسی کو مشورہ دیتے ہوئے اس کے مفاد کی خاطر کسی کی خامیاں بیان کرنی پڑیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ غیبت نہیں ہے لیکن فریقین کو چاہیئے کہ جو باتیں اس کے مفاد کی خاطر کی گئی ہیں انہیں نشر نہ کرے تاکہ وہ کسی غلط فہمی اور جھگڑے کا باعث نہ بننے پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ فَاطِمَةَ

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ حضرت ابوحفص بن مغیرہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ پھر

بنت قيس حدثته أن أبا حفص بن المغيرة طلقها ثلاثا وساق الحديث فيه وأن خالد بن الوليد ونفرا من بني مخزوم أتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله إن أبا حفص بن المغيرة طلق امرأته ثلاثا وإنه ترك لها نفقة يسيرة فقال لا نفقة لها وساق الحديث وحديث مالك أتم۔

باقی حدیث بیان کر کے کہا کہ حضرت خالد بن ولید اور بنی مخزوم کے کچھ حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ابو حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور اس کے لیے خرچ بہت کم چھوڑا ہے۔ فرمایا کہ وہ نفقہ کی حقدار نہیں اور باقی حدیث بیان کی لیکن مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۵۱۶۔ حدثنا محمود بن خالد نا الوليد نا أبو عمرو عن يحيى حدثني أبو سلمة حدثتني فاطمة بنت قيس أن أبا عمرو بن حفص المخزومي طلقها ثلاثا وساق الحديث وخبر خالد بن الوليد قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليست لها نفقة ولا مسكن قال فيه وأرسل إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا تسبقيني بنفسك۔

ابو سلمہ کو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابو عمرو بن حفص مخزومی نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی اور حضرت خالد بن ولید کا خبر دینا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے نفقہ اور گھر نہیں ملے گا۔ اسی میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لیے پیغام بھیجا کہ مجھ سے بغیر پوچھے اپنا فیصلہ نہ کر لینا۔

۵۱۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد أن محمد بن جعفر حدثهم نا محمد بن عمرو عن يحيى عن أبي سلمة عن فاطمة بنت قيس قالت كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق نحو حديث مالك قال فيه ولا تفوتيني بنفسك قال أبو داود وكذلك رواه الشعبي والبهي وعطاء عن عبد الرحمن بن عاصم وأبو بكر بن أبي الجهم كلهم عن فاطمة بنت قيس أن زوجها طلقها ثلاثا۔

یحییٰ نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں بنی مخزوم کے ایک مرد کے نکاح میں تھی جس نے مجھے طلاق بتہ دے دی۔ پھر باقی واقعہ حدیث مالک کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ اپنی جان کو کھو نہ بیٹھنا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا اسے شعبی اور بہی اور عطا نے عبد الرحمن بن عاصم اور ابو بکر بن ابو الجہم سے اور سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔

۵۱۸۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان نا سلمة بن كهيل عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس أن زوجها طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى۔

شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (دوران عدت کا) خرچ خوراک اور گھر نہ دلایا۔

۵۱۹۔ حدثنا يزيد بن خالد الرملي نا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ

الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن فاطمة بنت قيس أنها أخبرته أنها كانت عند أبي حفص بن المغيرة وأن أبا حفص بن المغيرة طلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت أنها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فأمرها أن تنتقل إلى ابن أم مكتوم الأعمى فأبى مروان أن يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة وأنكرت عائشة على فاطمة بنت قيس قال أبو داود وكذلك رواه صالح بن كيسان وابن جريج وشعيب بن أبي حمزة كلهم عن الزهري قال أبو داود شعيب بن أبي حمزة واسم أبي حمزة دينار وهو مولى زياد.

۲۹۵- حدثنا مخلد بن خالد حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله قال أرسل مروان إلى فاطمة فسألها فأخبرته أنها كانت عند أبي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم أمر علي بن أبي طالب يعني على بعض اليمن فخرج معه زوجها فبعث إليها بتطليقة كانت بقيت لها وأمر عياش بن أبي ربيعة والحارث بن هشام أن ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة إلا أن تكون حاملا فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملا واستأذنته في الانتقال فأذن لها فقالت أين أنتقل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ابن أم مكتوم وكان أعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت عدتها فأنكحها النبي صلى الله عليه وسلم أسامة فرجع قبيصة إلى مروان فأخبره

تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حضرت حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں تو حضرت حفص بن مغیرہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ سے دریافت کیا ان کے گھر سے نکلنے سے متعلق۔ آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ ابن ام مکتوم کے گھر میں منتقل ہو جاؤ جو نابینا ہیں۔ مروان نے حدیث فاطمہ کی تصدیق سے انکار کیا کہ مطلقہ اپنے گھر سے نکلے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے صالح بن کیسان، ابن جریج اور شعیب بن ابو حمزہ سب نے زہری سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعیب بن ابو حمزہ کا نام دینار ہے اور وہ زیاد کے موالی ہیں۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ مروان نے حضرت فاطمہ سے پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا تو انہوں نے اسے بتایا کہ وہ حضرت ابو حفص کے نکاح میں تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو یمن کے بعض حصے کا حاکم مقرر فرمایا تو ان کا خاوند بھی ان کے ساتھ گیا اور وہاں سے انہیں تیسری طلاق بھی بھیج دی جو باقی تھی اور حضرت عیاش بن ابو ربیعہ اور حضرت حارث بن ہشام کو ان پہ خرچ کرنے کا حکم دیا۔ دونوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ خرچ کی حقدار نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ وہ حاملہ ہو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا مگر جبکہ تم حاملہ ہو۔ پھر انہوں نے مکان بدلنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت مرحمت فرما دی۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کہاں منتقل ہو جاؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن ام مکتوم کے پاس کیونکہ وہ نابینا تھے کہ وہ کپڑے اتار لیا کریں تو انہیں دیکھ نہ سکیں گے اور عدت پوری ہونے تک وہیں رہتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت

ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ فَسَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ حَتّٰى لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا قَالَتْ فَأَيُّ أَمْرٍ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا الزُّبَيْدِيُّ فَرَوَى الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثَ عُبَيْدِ اللهِ بِمَعْنَى مَعْمَرٍ وَحَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ بِمَعْنَى عُقَيْلٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ بِمَعْنًى دَلَّ عَلٰى خَبَرِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حِينَ قَالَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلٰى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ.

بابٌ مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

۵۲۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ لَا.

۵۲۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ

اسامہ سے کر دیا چنانچہ قبیصہ نے واپس جا کر مروان کو یہ بات بتائی۔ مروان نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث نہیں سنی مگر صرف ایک عورت سے لیکن ہم اسی پر عمل کریں گے جس پر ہم نے عام لوگوں کو پایا ہے جب حضرت فاطمہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے کہ طلاق دو انہیں عدت میں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا فرما دے۔ انہوں (حضرت فاطمہ) نے فرمایا کہ تین طلاقوں کے بعد کونسی نئی بات ہوگی؟ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے یونس نے زہری سے اور زبیدی نے ان دونوں حدیثوں کو روایت کیا یعنی حدیث عبید اللہ کو معمر سے معناً اور حدیث ابو سلمہ کو معناً عقیل سے اور روایت کیا ہے محمد بن اسحاق نے زہری سے کہ قبیصہ بن ذویب نے بتایا معناً عبید اللہ بن عبد اللہ کی طرح جبکہ کہا کہ قبیصہ لوٹے

جس نے فاطمہ کی اس بات کا انکار کیا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس آئیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں (حضرت عمر) نے فرمایا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے کہنے پر چھوڑ دیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اسے یہ بات صحیح یاد رہی یا نہیں۔

ہشام بن عروہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر زبردست اعتراض کیا یعنی حدیث فاطمہ بنت قیس پر اور فرمایا کہ فاطمہ ایک اجڑے ہوئے گھر میں رہتی تھیں لہٰذا اس میں رہنے کے ڈر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی تھی۔

عبد الرحمن بن قاسم کے والد ماجد نے عروہ بن زبیر سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قِیْلَ لِعَائِشَةَ اَلَمْ تَرَیْ اِلٰی قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اِنَّهٗ لَا خَیْرَ لَهَا فِیْ ذِکْرِ ذٰلِکَ۔

روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ قولِ فاطمہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ اسے بیان کرنے میں ان حضرت فاطمہ کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

٥٢٤ ۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَیْدٍ نَا اَبِیْ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ فِیْ خُرُوْجِ فَاطِمَةَ قَالَ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ مِنْ سُوْءِ الْخُلُقِ۔

یحییٰ بن سعید نے سلیمان بن یسار سے خروجِ فاطمہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ بات ان کے سوءِ اخلاق کے باعث ہوئی۔

٥٢٥ ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَهُمَا یَذْکُرَانِ اَنَّ یَحْیَی ابْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَکَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰی بَیْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِیْ وَقَالَ مَرْوَانُ فِیْ حَدِیْثِ الْقَاسِمِ اَوَمَا بَلَغَکِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا یَضُرُّکَ اَنْ لَا تَذْکُرَ حَدِیْثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ کَانَ بِکِ الشَّرُّ فَحَسْبُکِ مَا کَانَ بَیْنَ هٰذَیْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق بتہ دے دی۔ عبد الرحمٰن نے اسے دوسرے مکان میں منتقل کر دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مروان بن حکم حاکمِ مدینہ کو پیغام بھیجتے ہوئے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر میں واپس لوٹاؤ۔ چنانچہ حدیثِ سلیمان میں مروان نے کہا کہ عبد الرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے تھے اور حدیثِ قاسم بن محمد میں کہا کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کے متعلق نہیں سنا؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حدیثِ فاطمہ کو بیان نہ کرنا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ مروان نے کہا کہ اگر آپ کے نزدیک وہاں شر تھا تو ان کے درمیان بھی شر موجود ہے۔

٥٢٦ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَا زُهَیْرٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَدُفِعْتُ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ طُلِّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَیْتِهَا فَقَالَ سَعِیْدٌ تِلْکَ امْرَاَةٌ فَتَنَتِ النَّاسَ اِنَّهَا کَانَتْ لَسِنَةً فَوُضِعَتْ عَلٰی یَدَیِ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی۔

میمون بن مہران کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور سعید بن مسیب کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو طلاق دے دی گئی ہے اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی ہیں۔ سعید نے فرمایا کہ اس عورت نے لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ یہ بات ان کی بدزبانی کے باعث ہوئی کہ انہیں حضرت ابن ام مکتوم کے پاس رکھا گیا جو نابینا تھے۔

ف۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ عدت گزارنے والی کو سکونت کی جگہ اور نفقہ دینا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔ امام صاحب کے نزدیک

حضرت فاطمہ بنت قیس کی یہ حدیث حجت نہیں بلکہ یہ مخصوص حالات میں انہیں اجازت دی گئی تھی جیسا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا ہے۔ سعید بن مسیب کا یہ ارشاد اس سلسلے میں کافی ہے۔ تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَنَتِ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً —— اس عورت نے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا کیونکہ وہ منہ زور تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا۔

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَنُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فُرِضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ بِأَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

بَابُ إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ

طلاق مبتوتہ والی کا دن میں نکلنا

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میری خالہ جان کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو وہ کھجوریں توڑنے کے لیے باہر نکلیں۔ پس انہیں ایک آدمی ملا جس نے انہیں منع کیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا تم اپنی کھجوریں توڑنے باہر نکل جایا کرو، شاید تم خیرات کرو اور نیکی کر سکو۔

متوفی کے مال سے فائدہ پہنچانا میراث کے حکم سے منسوخ ہو گیا

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین بن واقد ان کے والد ماجد، یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "جو تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو بیویوں کے لیے وصیت کرتا ہے فائدہ پہنچانا ایک سال تک بغیر نکالے" (۲ / ۲۴۰) کے متعلق روایت کی کہ یہ حکم آیت میراث سے منسوخ ہو گیا جس میں ان کا چوتھا اور آٹھواں حصہ مقرر فرمایا گیا ہے اور ایک سال کی مدت منسوخ ہو گئی کہ وہ چار ماہ اور دس دن مقرر کر دیے گئے۔

بیوی کو اپنے خاوند کا سوگ کرنا

حمید بن نافع کو زینب بنت ابو سلمہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان کا انتقال ہوا۔ پس انہوں نے خوشبو منگائی جس میں زرد یا کوئی اور رنگ تھا۔ پس ایک لڑکی کو لگائی اور اپنے رخساروں پر ملی پھر فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے اس کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ

مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحَلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْحِفْشُ بَيْتٌ صَغِيرٌ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہیں ہے حلال کسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر یقین رکھتی ہو کہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہ اور دس دن ہے۔ زینب کا بیان ہے کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا تو انہوں نے خوشبو منگا کر اس میں سے ملی۔ پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ حلال نہیں ہے کسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ زینب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم ان میں سرمہ لگا دیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو چار ماہ دس دن ہیں جبکہ دورِ جاہلیت میں عورت ایک سال پورا ہونے پر مینگنیاں پھینکتی تھی۔ حمید کا بیان ہے کہ میں نے زینب سے کہا۔ سال پورا ہونے پر مینگنیاں پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ زینب نے فرمایا کہ جب عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ایک کوٹھڑی میں گھس جاتی۔ پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی، خوشبو کو ہاتھ بھی نہ لگاتی اور نہ کسی چیز کو یہاں تک کہ سال گزر جاتا۔ پھر اسے کوئی جانور یعنی گدھا، بکری یا پرندہ دیا جاتا جسے وہ اپنے بدن سے ملتی اور ملنے سے شاید ہی وہ جانور زندہ بچتا۔ پھر وہ باہر نکلتی اور اسے مینگنیاں دی جاتیں تو وہ انہیں پھینکتی۔ پھر واپس لوٹنے پر چاہتی تو خوشبو وغیرہ استعمال کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الحفش چھوٹے مکان کو کہتے ہیں۔

باب في المتوفى عنها تنتقل

۵۳۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن سعد بن إسحاق بن كعب بن عجرة عن عمته زينب بنت كعب بن عجرة أن الفريعة بنت مالك بن سنان وهي أخت أبي سعيد الخدري أخبرتها أنها جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله أن ترجع إلى أهلها في بني خدرة فإن زوجها خرج في طلب أعبد له أبقوا حتى إذا كانوا بطرف القدوم لحقهم فقتلوه فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أرجع إلى أهلي فإني لم يتركني في مسكن يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فخرجت حتى إذا كنت في الحجرة أو في المسجد دعاني أو أمر بي فدعيت له فقال كيف قلت فرددت عليه القصة التي ذكرت من شأن زوجي قالت فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله قالت فاعتددت فيه أربعة أشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان بن عفان أرسل إلي فسألني عن ذلك فأخبرته فاتبعه وقضى به۔

باب من رأى التحول

۵۳۱ - حدثنا أحمد بن محمد المروزي نا موسى بن مسعود نا شبل عن ابن أبي نجيح قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الآية عدتها عند أهلها فتعتد حيث شاءت وهو قول الله عز وجل غير إخراج قال عطاء إن شاءت اعتدت عند أهله وسكنت في وصيتها وإن شاءت خرجت لقول الله عز وجل فإن خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال

کیا متوفی کی بیوی مکان بدل سکتی ہے

سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ کی پھوپھی جان حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ بنی خدرہ میں اپنے میکے والوں کے پاس واپس چلی جائیں کیونکہ ان کا خاوند بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا۔ قدوم کے پاس انہیں جا لیا لیکن انہوں (غلاموں) نے اسے قتل کر دیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے میکے والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ انہوں نے میرے لیے اپنی ملکیت کا کوئی مکان نہیں چھوڑا اور نہ نفقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ پس میں نکل آئی یہاں تک کہ حجرہ یا مسجد میں تھی تو مجھے بلایا یا میرے لیے حکم فرمایا تو مجھے بلایا گیا۔ فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا۔ میں نے سارا واقعہ اور اپنے خاوند کی وفات کا واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے ہی مکان میں رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ میں نے چار مہینے دس دن اسی میں پورے کیے۔ جب حضرت عثمان بن عفان نے یہ بات پوچھنے کے لیے میرے پاس آدمی بھیجا تو میں نے انہیں بتا دیا تو انہوں نے اس کی پیروی کرتے ہوئے اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

جس نے مکان بدلنا جائز کہا ہے

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت (۲: ۲۴۰) اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کی منسوخ ہو گئی ہے۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ "بغیر نکالے" عطاء کا بیان ہے کہ اب چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور اس گھر میں رہے جس کے لیے وصیت کی ہو اور چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "اگر وہ نکل جائیں تو جو انہوں نے کیا اس

ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ.

...کا تو کوئی ذکر نہیں ہے (۲۳۰۱) عطاء نے کہا کہ پھر میراث کا حکم آگیا تو رہائش منسوخ ہو گئی لہٰذا جہاں وہ چاہے عدت (گزارے)۔

بَابٌ فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا

دورانِ عدت کن چیزوں سے بچنا چاہیے

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهُسْتَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ عَنْ هِشَامٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ.

یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن طہمان، ہشام بن حسان، عبد اللہ بن جراح قہستانی، عبد اللہ بن بکر سہمی، ہشام، حفصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔ سوگ کے دوران رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمنی سادہ کپڑا اور نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو مگر جب حیض سے پاک ہو جائے تو قسط یا اظفار تھوڑی مقدار میں لگا سکتی ہے۔ یعقوب نے عصب کی جگہ کہا کہ دھلا ہوا کپڑا اور یعقوب نے یہ بھی کہا کہ مہندی بھی نہ لگائے۔

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ.

حفصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی حدیث کی طرح کہا اور دونوں میں یہ مکمل حدیث نہیں ہے۔ مسمعی نے یزید کا قول نقل کیا ہے کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ مہندی بھی نہ لگائے۔ ہارون نے اس میں یہ بھی کہا کہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر دھاری دار سادہ کپڑا۔

۲۳۰۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ

زہیر بن حرب، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن طہمان، بدیل، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ دورانِ سوگ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا۔ وہ زیور بھی نہ پہنے اور نہ مہندی

وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

یا سرمہ لگائے۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجَلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجَلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجَلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

مغیرہ بن ضحاک نے اُمِّ حکیم بنت اسید سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ کا خاوند فوت ہو گیا اور ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی وہ سرمہ کی طرح آنکھوں میں جلاء لگاتی تھیں۔ احمد نے کہا کہ جلاء کا سرمہ لگاتی تھیں۔ انہوں نے اپنی مولاۃ کو جلاء کے سرمے کا حکم معلوم کرنے کی غرض سے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے جلاء کے سرمے کی بابت پوچھا جائے۔ فرمایا کہ اس کا سرمہ نہ لگانا مگر جبکہ اور چارہ کار نہ ہو سخت تکلیف کے باعث رات میں لگا لینا اور دن میں دھو دینا۔ پھر اس کے ساتھ حضرت اُمِّ سلمہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو سلمہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آنکھوں میں صبر لگا رکھا تھا۔ فرمایا اے اُمِّ سلمہ! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ صبر ہے، اس میں خوشبو نہیں ہوتی فرمایا کہ یہ چہرے کو تازگی پہنچاتا ہے لہٰذا اسے نہ لگایا کرو مگر رات میں اور دن میں ہٹا دیا کرو۔ نیز خوشبو یا مہندی لگا کر کنگھی نہ کیا کرنا کیونکہ یہ خضاب ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کس چیز سے دھو کر کنگھی کیا کروں؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں کے پانی

ف:۔ آجکل عورتوں کی جانب سے طلاق کے واقعات تو پورے زوروں پر ہیں اور عدالتوں میں ایسے مقدمات کی بھرمار رہتی ہے لیکن عدت کی زرا پرواہ نہیں کی جاتی۔ عدت میں خوشبو لگانے، سنگار کرنا اور رنگین کپڑے پہننے کی اجازت نہیں لیکن زیادہ سے زیادہ یہی کیا جاتا ہے کہ صرف عدت کے دنوں میں نکاح نہ کیا جائے ورنہ ایام عدت کی طرح دن گزارے ہی نہیں جاتے اور نہ مطلقاً ان چیزوں سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے جن سے عدت کے دنوں میں بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

بَابٌ ۱۷۵ فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ۔

حاملہ کی عدت کا بیان

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کے لیے لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آ جاؤ اور ان سے وہ بات دریافت کرو جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمائی

أن يدخل على سبيعة بنت الحارث الأسلمية فيسألها عن حديثها وعما قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استفتته، فكتب عمر بن عبد الله إلى عبد الله بن عتبة يخبره أن سبيعة أخبرته أنها كانت تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لؤي وهو ممن شهد بدرا فتوفي عنها في حجة الوداع وهي حامل فلم تنشب أن وضعت حملها بعد وفاته فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب فدخل عليها أبو السنابل بن بعكك رجل من بني عبد الدار فقال لها ما لي أراك متجملة لعلك ترتجين النكاح إنك والله ما أنت بناكح حتى تمر عليك أربعة أشهر وعشر قالت سبيعة فلما قال لي ذلك جمعت علي ثيابي حين أمسيت فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فأفتاني بأني قد حللت حين وضعت حملي وأمرني بالتزويج إن بدا لي قال ابن شهاب ولا أرى بأسا أن تتزوج حين وضعت وإن كانت في دمها غير أنه لا يقربها زوجها حتى تطهر.

تھی جیسا کہ انہوں نے دریافت کیا تھا۔ پس عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو بتلاتے ہوئے لکھا کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو بنی عامر بن لؤی سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ حجۃ الوداع کے موقع پر فوت ہوئے اور اس وقت وہ حاملہ تھیں ان کی وفات کے تھوڑا عرصہ بعد انہوں نے بچہ جنا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہو گئیں تو انہوں نے پیغامات کے لیے سنگار کر لیا۔ پس بنی عبد الدار کے ابو السنابل بن بعکک نے ان کے پاس آ کر کہا۔ میں تمہیں سنگار کیے ہوئے دیکھتا ہوں، شاید تم نکاح کی امیدوار ہو، خدا کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں۔ حضرت سبیعہ کا بیان ہے کہ جب انہوں نے مجھ سے یہ کہا تو شام کے وقت میں نے اپنے کپڑے پہنے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی پس اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے مجھے بتایا کہ میں حلال ہو چکی ہوں جبکہ میں نے بچہ جن لیا ہے اور اگر چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک بچہ جننے کے بعد نکاح کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگرچہ خون آ رہا ہو لیکن خاوند اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک وہ پاک نہ ہو جائے۔

۲۳۰۵ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء قال عثمان حدثنا وقال ابن العلاء أخبرنا أبو معاوية نا الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال من شاء لاعنته لأنزلت سورة النساء القصرى بعد الأربعة الأشهر وعشرا.

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، عبد اللہ نے فرمایا کہ جو چاہے اس بات پر مجھ سے لعان کرے کہ چھوٹی سورۂ نساء (سورۃ الطلاق) حکم ربانی۔ "چار ماہ دس دن" کے بعد نازل فرمائی گئی تھی۔

ف: یعنی پہلی آیت کی رو سے وفات پانے والے کی بیوی چار ماہ دس دن عدت گزارے اور دوسری آیت کی رو سے اگر وفات پانے والے کی بیوی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے خواہ آٹھ مہینوں میں بچے کی ولادت ہو یا کچھ روز بعد۔ لہٰذا دوسری آیت حاملہ عورتوں سے خاص ہو گئی اور پہلی آیت کا حکم صرف غیر حاملہ عورتوں کے متعلق باقی رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ -

۵۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ ح وَثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا يَعْنِي أُمَّ الْوَلَدِ -

ام ولد کی عدت کا بیان

قتیبہ بن سعید، محمد بن جعفر۔ ابن المثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، مطر، رجاء بن حیوۃ، قبیصہ بن ذویب، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضور کی سنت ہم پر ہمارے سامنے ملاوٹ نہ کرو۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ وفات کی صورت میں ام ولد کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

بَابُ الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ -

۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ يَعْنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا -

جس کو تین طلاقیں دی گئیں اس سے رجوع نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پس اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا۔ وہ اس کے پاس آیا، پھر صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دی۔ کیا عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو گئی؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لے اور دوسرا اس کا ذائقہ چکھ لے۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الزِّنَا -

۵۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ -

زنا کا عظیم گناہ ہونا

شرحبیل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق میں آیت نازل فرمائی۔ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کی عبادت نہیں کرتے اور کسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام قرار

٥٣١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَتْ مُسَيْكَةُ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی انصاری کی مسیکہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میرا آقا مجھے بدکاری کا پیشہ کرنے پر مجبور کرتا ہے پس یہ حکم نازل ہو گیا۔ "اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو" (۲۴:۳۳)

٥٣٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ۔

آخِرُ كِتَابِ الطَّلَاقِ۔

عبید اللہ بن معاذ، معتمر کے والد ماجد سے روایت ہے۔ "اور ان میں سے جو مجبور کی جائیں تو ان کی مجبوری کے بعد اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (۲۴:۳۳) کے متعلق فرمایا کہ سعید بن ابی الحسن کا قول ہے کہ مجبوری کے باعث انہیں بخش دے گا۔

طلاق کا بیان ختم ہوا۔

أَوَّلُ كِتَابِ الصِّيَامِ

روزوں کا بیان

مَبْدَأُ فَرْضِ الصِّيَامِ

روزے کیسے فرض ہوئے؟

۲۳۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يُفْطِرْ فَأَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ يُسْرًا لِمَنْ بَقِيَ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ وَكَانَ هَذَا مِمَّا نَفَعَ اللهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حکم باری اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے (۲: ۱۸۳) کے بارے میں روایت کی ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں جب نماز عشاء پڑھ لیتے تو کھانا پینا اور عورتوں کے پاس جانا ان پر حرام ہو جاتا اور اگلی شام تک روزہ رکھتے۔ چنانچہ ایک شخص سے یہ بات نبھائی نہ گئی اور اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا حالانکہ نماز عشاء پڑھ لی تھی اور روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ اس میں آسانی کر دی جائے تاکہ انہیں اجازت اور فائدہ ہو، لہٰذا فرمایا ((اللہ نے دیکھ لیا کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے ہو)) (۲: ۱۸۷) اور یہ نفع اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اجازت دے کر آسانی فرما دی۔

۲۳۱۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ إِلَى مِثْلِهَا وَإِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى امْرَأَتَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفِ النَّهَارُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي أَرْضِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ۔

ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ آدمی روزہ رکھ کر جب سو جاتا تو افطاری کے وقت تک کھا نہیں سکتا۔ چنانچہ حضرت صرمہ بن قیس انصاری روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اچھا میں جا کر کچھ تلاش کرتی ہوں۔ وہ گئیں تو یہ سو گئے تو لا کر کہا کہ آپ تو محروم رہ گئے۔ چنانچہ آدھا دن بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ بے ہوش ہو گئے اور اس روز وہ اپنی زمین میں کام کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ حکم نازل ہو گیا، حلال کر دیا گیا ہے تمہارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا۔ پوری آیت (۲: ۱۸۷)

بَابُ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

۲۳۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

۲۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

بَابُ مَنْ قَالَ هِيَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى

۲۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ۔

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفْطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَتَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ

صاحبِ استطاعت کے فدیے کا منسوخ ہونا

یزید مولیٰ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت "اور جو طاقت رکھتے ہیں فدیہ کی یعنی ایک مسکین کا کھانا (۲ : ۱۸۴) نازل ہوئی تو ہم میں سے جو روزہ نہ رکھتا وہ فدیہ دے دیا کرتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے "اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں فدیہ دینے کی ایک مسکین کا کھانا" (۲ : ۱۸۴) کے بارے میں روایت کی ہے کہ لوگوں میں سے جو چاہتا وہ ایک مسکین کو فدیہ کا کھانا کھلا دیتا اور اس کی جگہ روزہ رکھا جاتا۔ لہٰذا فرمایا "اور اگر خود روزہ رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے" (۲ : ۱۸۴) نیز فرمایا "جو تم میں سے اس مہینے کو پائے تو اس کے روزے رکھے۔ جو بیمار یا مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے" (۲ : ۱۸۴)

جس نے کہا کہ فدیہ کا حکم بوڑھے اور حاملہ کیلئے ثابت ہے

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے یہ حکم باقی ہے۔

سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "اور جو لوگ فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا" (۲ : ۱۸۴) کے متعلق فرمایا کہ یہ اجازت بہت بوڑھے مرد اور بہت بوڑھی عورت کے لیے ہے کہ اگر ان میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو چھوڑ دیں اور کھانا کھلائیں ایک دن کے بدلے ایک مسکین کو نیز حاملہ اور دودھ پلانے والی بھی جبکہ انہیں خوف ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا

يعني على اولادهما افطرتا واطعمتا. — ڈر تو روزہ چھوڑ دیں اور کھانا کھلائیں۔

ف۔ قرآن کریم کی رو سے اگر مسافر اور مریض روزہ نہ رکھ سکے تو ان کے بدلے دوسرے دنوں کے روزے رکھے۔ مریض اگر شفایاب نہ ہو اور یا شفایاب ہونے کی امید ہی منقطع ہو چکی ہو تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے جسے فدیہ کہتے ہیں۔ حدیث پاک کی رو سے زیادہ بوڑھے مردوں اور عورتوں کو اجازت ہے کہ اگر وہ روزے نہ رکھ سکیں تو فدیہ دیں۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں اگر بچوں کی پرورش کے بارے میں خائف ہوں یا اپنی جان کا خطرہ دیکھیں تو روزے نہ رکھیں اور فدیہ ادا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب الشهر يكون تسعا وعشرين — مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے

۵۴۹۔ حدثنا سليمان بن حرب نا شعبة عن الاسود بن قيس عن سعيد بن عمرو يعني ابن سعيد بن العاص عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وخنس سليمان اصبعه في الثالثة يعني تسعا وعشرين وثلاثين۔

سعید بن عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم اَن پڑھ لوگ ہیں، نہ زیادہ حساب کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ تیسری دفعہ سلیمان راوی نے ایک انگلی بند کر لی یعنی انتیس اور تیس دن کا۔

۵۵۰۔ حدثنا سليمان بن داود العتكي نا حماد نا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروه ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له ثلاثين قال فكان ابن عمر اذا كان شعبان تسعا وعشرين نظر له فان رئي فذاك وان لم ير ولم يحل دون منظره سحاب ولا قترة اصبح مفطرا وان حال دون منظره سحاب او قترة اصبح صائما قال وكان ابن عمر يفطر مع الناس ولا ياخذ بهذا الحساب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، پس روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور نہ چھوڑو جب تک اسے دیکھ نہ لو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب شعبان کے انتیس دن ہو جاتے تو حضرت ابن عمر چاند دیکھتے۔ اگر نظر آ جاتا تو بہتر اور نظر نہ آتا تو بغیر دیکھے روزہ نہ رکھتے اور ابر یا غبار نہ ہو تو اگلے دن روزہ نہ رکھتے لیکن دوسرے روز بھی ابر یا غبار ہوتا تو اگلے روز روزہ رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر لوگوں کے ساتھ روزہ چھوڑ دیتے اور اپنے حساب کو نظر انداز کر دیتے۔

ف۔ چاند دیکھ کر روزے رکھیں اور چاند دیکھ کر عید الفطر کرنی چاہیے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر ہو تو تیس دن پورے کر کے روزے رکھے جائیں اور شک کے طور پر روزہ رکھنا مناسب ہے نہیں۔ اسی طرح اگر رمضان المبارک کی انتیسویں تاریخ کو ابر ہو اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کیے جائیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک

اگر ایک عادل گواہ بھی رمضان کے چاند کی شہادت دے تو کافی ہے لیکن رمضان کے بعد عید کے چاند کی دو معتبر گواہیاں ضروری ہیں۔ جب کہ امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک رمضان کے چاند کے لیے بھی دو گواہ ضروری ہیں۔ رمضان کے شروع یا ختم ہونے کا دارومدار چاند نظر آنے پر ہے کسی اندازے یا حساب کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۵۱ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقَدَّرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ يَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

ایوب کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے بصرہ والوں کو لکھا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر حدیث بیان کی جیسا کہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یہ اضافہ بھی ہے۔ بیشک یہ اچھا اندازہ ہے جو ہم کرتے ہیں کہ اگر فلاں فلاں روز ہم نے شعبان کا چاند دیکھا تو ہم فلاں فلاں روز روزہ رکھیں گے ماسوائے اس کے کہ ہم اس سے پہلے چاند دیکھ لیں۔

---

۵۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ۔

احمد بن منیع، ابن ابی زائدہ، عیسیٰ بن دینار ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث بن ابی ضرار، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر انتیس دن کے بعد اور بعض دفعہ تیس دن کے بعد روزے رکھے۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیدوں کے دونوں مہینے (بیک وقت) کم نہیں ہوا کرتے یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔

بَابُ إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ۔

جب چاند دیکھنے میں لوگوں سے غلطی ہو جائے

۵۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ۔

محمد بن منکدر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر اس روز ہے جب تم روزے رکھنے چھوڑتے ہو اور عید الاضحیٰ اس روز ہے جب تم قربانی کرتے ہو سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ سارا منیٰ قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کا ہر راستہ قربانی کرنے کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ بھی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

باب ۱۸۳ إذا أغمي الشهر۔

۵۵۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل حدثني عبد الرحمن بن مهدي حدثني معاوية بن صالح عن عبد الله بن أبي قيس قال سمعت عائشة رضي الله عنها تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من شعبان ما لا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فإن غم عليه عد ثلاثين يوما ثم صام۔

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے

معاویہ بن صالح سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابو قیس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کی تاریخوں کا اس درجہ خیال رکھتے جتنا اور کسی مہینے کا نہ رکھتے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے۔ اگر ابر ہوتا تو شعبان کے تیس دن پورے کر کے پھر روزے رکھتے۔

ف۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر کے باعث چاند نظر نہ آئے تو اگلے روز کو شعبان کی تیسویں تاریخ شمار کیا جائے اور اس خیال سے کہ شاید رمضان کی پہلی تاریخ ہو اُس دن کا روزہ نہ رکھا جائے۔ اسے شک کا روزہ کہتے ہیں جس کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۵۶۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا جرير بن عبد الحميد الضبي عن منصور عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر حتى تروا الهلال أو تكملوا العدة ثم صوموا حتى تروا الهلال أو تكملوا العدة۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھنے سے پہلے روزے شروع نہ کر دیا کرو یا گنتی پوری کر کے روزے رکھا کرو یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھو یا تیس دن کی گنتی پوری کر کے۔

باب ۱۸۴ من قال فإن غم عليكم فصوموا ثلاثين۔

چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کریں

۵۵۷۔ حدثنا الحسن بن علي نا حسين عن زائدة عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين إلا أن يكون شيء يصومه أحدكم ولا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه فإن حال دونه غمامة فأتموا العدة ثلاثين ثم أفطروا والشهر تسع وعشرون قال أبو داود رواه حاتم بن أبي صغيرة وشعبة والحسن بن صالح عن سماك بمعناه لم يقولوا ثم أفطروا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزے رکھنے شروع نہ کر دیا کرو مگر جو تم میں سے روزے رکھتا آرہا ہو اور روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور چاند دیکھنے تک روزے رکھتے ہو۔ اگر اس روز ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو پھر روزے چھوڑ دو اور مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حاتم بن ابو صغیرہ اور شعبہ اور حسن بن صالح نے سماک سے معناً اور اس میں یہ نہیں کہا کہ پھر روزے چھوڑ دو۔

باب في التقدم

۵۵۸ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن ثابت عن مطرف عن عمران بن حصين و سعيد الجريري عن أبي العلاء عن مطرف بن عمران بن حصين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر شعبان شيئا قال لا قال فإذا أفطرت فصم يوما وقال أحدهما يومين.

رمضان کی تیاری کا بیان

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، مطرف نے حضرت عمران بن حصین سے۔ سعید جریری، ابو العلاء، مطرف نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ کیا تم نے شعبان کے آخر میں روزے رکھے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ جب تم روزے پورے کر لو تو ایک روزہ رکھ لینا۔ دونوں میں سے ایک روایت میں ہے کہ دو روزے۔

۵۵۹ - حدثنا إبراهيم بن العلاء الزبيدي من كتابه نا الوليد بن مسلم نا عبد الله بن العلاء عن أبي الأزهر المغيرة بن فروة قال قام معاوية في الناس بدير مسحل الذي على باب حمص فقال يا أيها الناس إنا قد رأينا الهلال يوم كذا وكذا وأنا متقدم بالصيام فمن أحب أن يفعله فليفعله قال فقام إليه مالك بن هبيرة السبائي فقال يا معاوية أشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم أم شيء من رأيك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صوموا الشهر وسره.

ابو الازہر مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیر مسحل کے مقام پر جو باب حمص پر ہے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! ہم نے فلاں روز چاند دیکھا لہٰذا میں رمضان سے پہلے ہی روزے رکھوں گا تو تم میں سے جو ایسا کرنا چاہے وہ کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ سبائی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے معاویہ! کیا اس بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا یہ آپ کی رائے ہے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان کے روزے رکھو اور اس سے پہلے۔

ف۔ اس حدیث کے الفاظ صوموا الشهر وسره کے لفظ سِرّہٗ کے معانی میں شارحین کا اختلاف ہے کیونکہ بیان کردہ معانی بعض احادیث مبارکہ صحیحہ سے ٹکراتے ہیں میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ اس سے شوال کے ابتدائی روزے مراد لیے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۶۰ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي في هذا الحديث قال قال الوليد سمعت أبا عمرو يعني الأوزاعي يقول سره أوله.

سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی، ولید نے ابو عمرو اوزاعی کو فرماتے ہوئے سنا کہ سِرّ سے مہینے کا پہلا حصہ مراد ہے۔

۵۶۱ - حدثنا أحمد بن عبد الواحد نا أبو مسهر قال كان سعيد يعني ابن عبد العزيز يقول سره أوله.

احمد بن عبد الواحد، ابو مسہر، سعید بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ سِرّ سے مراد مہینے کا پہلا حصہ ہے۔

بَابٌ إِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ

جب ایک شہر میں دوسرے سے ایک رات پہلے چاند دیکھا گیا

٥٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ فَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن ابو حرملہ کُرَیب سے بتایا کہ انہیں اُمّ الفضل بنت حارث نے حضرت معاویہ کے پاس شام میں بھیجا۔ اُن کا بیان ہے کہ میں شام پہنچا اور اُن کا کام کر دیا تو رمضان کا چاند نظر آگیا اور میں شام ہی میں تھا۔ پس ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ میں واپس آیا تو حضرت ابن عباس نے پوچھتے ہوئے چاند کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا۔ میں نے کہا کہ جمعہ کی رات کو۔ فرمایا کہ تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا، ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا نیز لوگوں نے روزے رکھے اور حضرت معاویہ نے بھی۔ فرمایا کہ ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا اور اسی وقت سے روزے رکھ رہے ہیں یہاں تک کہ پورے تیس ہو جائیں یا چاند نظر آ جائے۔ کہا کیا حضرت معاویہ کا دیکھنا اور روزہ رکھنا آپ کے لیے کافی نہیں؟ فرمایا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

یوم شک کے روزے کی کراہیت

٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن عبد العزیز بن نمیر، ابو خالد احمر، عمرو بن قیس، ابو اسحاق، صلہ کا بیان ہے کہ ہم شک کے روز حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ بکری کا گوشت پیش ہوا۔ بعض لوگ کھانے سے بچنے لگے تو حضرت عمار نے فرمایا جس نے آج کے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف: شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر کے باعث چاند نظر نہ آئے تو اگلے روز کو شعبان کی تیسویں تاریخ شمار کرنا چاہیے اور اس خیال سے کہ شاید چاند نکلا ہو اور ابر کے باعث نظر نہ آیا ہو، لہٰذا اگلے دن کا روزہ رکھنے کو شک کا روزہ کہتے ہیں اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے معلوم ہو رہا ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے کیونکہ جس عبادت کو کرنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہو وہ عبادت نہیں رہتی بلکہ ایسا فعل نافرمانی شمار ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

٥٦٤۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ۔

جو شعبان اور رمضان کے روزوں کو ملائے

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان سے پہلے ایک دو دن کے روزے نہ رکھا کرو مگر جبکہ کوئی ایسا روزہ ہو جسے آدمی رکھا کرتا ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔

٥٦٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، توبہ عنبری، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سال میں کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھتے مگر شعبان کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ۔

٥٦٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ فَمَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ الْعَلَاءُ اللَّهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ۔

اس کی کراہیت

عبد العزیز بن محمد کا بیان ہے کہ عباد بن کثیر جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو علاء کی مجلس تک پہنچے، ان کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا پھر کہا۔ اے اللہ! یہ حدیث بیان کرتے ہیں بواسطہ اپنے والد ماجد کے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔ علاء نے کہا۔ اے اللہ! مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد ماجد نے ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ۔

٥٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ أَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ

جب شوال کے چاند کی دو آدمی گواہی دیں

حسین بن حارث جدلی جدیلہ قیس کا بیان ہے کہ امیر مکہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ مناسک حج ادا کریں مگر چاند دیکھ کر۔ اگر خود دیکھ نہ سکیں اور دو عادل گواہ شہادت دیں تو ان کی گواہی پر مناسک ادا کریں۔ میں (ابو مالک اشجعی) نے حسین بن حارث سے پوچھا کہ امیر مکہ کون صاحب تھے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر اس کے بعد وہ مجھ سے ملے تو فرمایا کہ وہ

ابْنِ الْحَارِثِ مِنْ أَمِيرِ مَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هٰذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذٰلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حارث بن حاطب تھے یعنی حضرت محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے فرمایا کہ تمہارے درمیان وہ ہستی بھی موجود ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کا مجھ سے زیادہ علم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر وہ گواہ ہیں اور ایک آدمی کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ حسین بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ سے کہا کہ یہ کون صاحب ہیں جن کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ واقعی انہوں نے سچ فرمایا کہ یہ اللہ کا ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

---

۵۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ رمضان کے آخری روز لوگوں میں چاند کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ پس دو اعرابی آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اللہ کی قسم کھا کر شہادت دی کہ انہوں نے گزشتہ شب شام کے وقت چاند دیکھا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ افطار کر لینے کا حکم فرمایا۔ خلف بن ہشام نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ اگلے روز عیدگاہ میں آ گئے۔

بَابٌ ۱۹۲ فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ۔

رمضان کے چاند کی ایک گواہی کا بیان

۵۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

محمد بن بکار بن ریان، ولید بن ابو ثور۔ حسن بن علی، حسین جعفی، زائدہ، سماک، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حسن نے اپنی حدیث میں کہا کہ رمضان کا۔ فرمایا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اے بلال! بلند آواز کے ساتھ لوگوں سے کہہ دو کہ کل

٧٥ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رمضان کے چاند میں لوگوں کو شک ہوا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ نہ قیام کریں اور نہ روزہ رکھیں۔ پس حرہ سے ایک اعرابی آیا اور گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں واقعی اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں اور گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے لوگوں میں منادی کر دی کہ قیام کریں اور روزہ رکھیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ایک جماعت نے سماک کے واسطے عکرمہ سے مرسلاً اور قیام کا ذکر صرف حماد بن سلمہ نے کیا ہے۔

١٧٥ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا نَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔

محمود بن خالد اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سمرقندی، مروان بن محمد، عبد اللہ بن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، ابو بکر بن نافع، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ پس آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

بَابٌ فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ

سحری کی تاکید

٢١٥ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ۔

ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے یعنی ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے۔

ف۔ سحری کھانے کی احادیث مطہرہ میں بڑی تاکید اور فضیلت وارد ہوئی ہے۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت پر کرم ہے کہ رمضان کی راتوں میں کھانے پینے کی تاکید فرمائی تاکہ امت کو روزہ رکھنے میں آسانی رہے اور رات کے کھانے پینے کا ثواب بھی ملے گویا ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہے۔ جب روزے فرض ہوئے تو حکم یہ تھا کہ رمضان کی راتوں میں سونے سے پہلے کھا پی سکتے تھے۔ اگر کوئی ذرا بھی سو جاتا تو اب اگلی شام تک کھا پی نہیں سکتا تھا۔ اس صورت میں کافی مشقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کی امت پر دوسری امتوں کے برخلاف یہ کرم فرمایا کہ

نہیں طلوعِ فجر تک کھانے پینے کی اجازت مرحمت فرمادی، اس کو سحری کہتے ہیں جو اہل کتاب کو مرحمت نہیں فرمائی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اجازت کو اپنی امت کے لیے سنت ٹھہراتے ہوئے ضروری اور باعثِ برکت قرار دے دیا تاکہ ایک جانب اس کھانے پینے کا بھی ثواب ملے اور دوسری طرف روزے میں کافی حد تک آسانی ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۹۴ مَنْ سَمَّى السُّحُورَ الْغَدَاءَ.

جو سحری کو صبح کا کھانا کہے

۲۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السُّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

عمرو بن محمد الناقد، حماد بن خالد الخیاط، معاویہ بن صالح، یونس بن سیف، حارث بن زیاد، ابو رہم، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سحری کھانے کے لیے بلایا تو فرمایا۔ آؤ صبح کا کھانا کھالو جو بڑی برکت والا ہوتا ہے۔

پارہ ـــــــ ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ وَقْتِ السُّحُوْرِ

سحری کا وقت

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْ سُحُوْرِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ۔

عبد اللہ بن سوادہ قشیری کے والد ماجد سے سنا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ افق کی وہ سفیدی جو اس طرح پھیلتی ہے۔

ف۔ یہ اذان شاید بیدار کرنے اور سحری کھانے کے لیے کہی جاتی ہوگی۔ لہٰذا فرمایا کہ اگر اس وقت تم میں سے کوئی سحری کھا رہا ہو تو اسے نماز فجر کی اذان سمجھ کر کھانا پینا چھوڑ کے اور بغیر سحری کھائے اپنے آپ کو مشقت میں مبتلا نہ کرے۔ حضرت بلال صبح کاذب کے وقت رمضان المبارک میں اذان کہا کرتے تھے۔ صبح کاذب سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی رات ہی کا ایک حصہ ہے اور اس وقت سحری کھانے میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيٰى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيٰى بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ۔

مسدد، یحییٰ، تیمی۔ احمد بن یونس، زہیر، سلیمان تیمی، ابو عثمان نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ اذان کہتے ہیں یا فرمایا کہ ندا کرتے ہیں تاکہ تم میں سے قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور سونے والا خبردار ہو جائے اور وہ فجر کا وقت نہیں ہوتا جبکہ یوں ہو۔ چنانچہ یحییٰ نے اپنی ہتھیلی بند کر لی اور یحییٰ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں پھیلا دیں۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمْ

محمد بن عیسیٰ، ملازم بن عمرو، عبد اللہ بن نعمان، قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھاؤ اور پیو (سحری کے وقت) اور اوپر چڑھنے والی روشنی تمہیں نہ روکے لہٰذا کھاتے پیتے

السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ۔

رہو جب تک چوڑائی میں سرخ روشنی ظاہر ہو جائے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ الْمَعْنَى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَتَبَيَّنْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

مسدد، حصین بن نمیر، عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، حصین، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت "یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے" (۲: ۱۸۷) نازل ہوئی تو میں نے ایک سفید اور ایک سیاہ دھاگہ لیا اور انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا۔ میں دیکھتا رہا مگر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ تمہارا تکیہ تو بڑا لمبا چوڑا ہے۔ اس سے مراد ہے رات اور دن۔ عثمان راوی نے کہا کہ وہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

ف۔ اس آیت کے لفظ خَيْطُ الْأَبْيَضِ سے دن کا اُجالا اور خَيْطُ الْأَسْوَدِ سے رات کی سیاہی مراد ہے جیسا کہ اسی حدیث کے آخر میں عثمان بن ابی شیبہ کا قول نقل کیا گیا ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھے کہ شاید سوت کا سفید اور سیاہ دھاگا مراد ہے کہ ان دونوں قسم کے دھاگوں میں پہچان ہونے تک کھا پی سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اس سمجھے ہوئے مفہوم پر ہنسے کہ تم نے تو اپنے سرہانے کو اتنا لمبا چوڑا بنا دیا جس میں دن اور رات چھپ جاتے ہیں۔ اور بتا دیا کہ اس سے سوت کے سفید و سیاہ دھاگے مراد نہیں بلکہ دن اور رات مراد ہیں۔ مبلغین و معلمین کو چاہیے کہ بات ایسے نرم اور آسان لہجے میں بتائیں کہ سننے والا بغور سنے اور آسانی سے سمجھ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ

صبح کی اذان سنے اور برتن ہاتھ میں ہو

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے اور استعمال کرنے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے نہ رکھے یہاں تک کہ قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔

ف۔ غالباً یہ حدیث بھی اس روایت سے مطابقت رکھتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مِنْ سُحُورِهِ أَذَانُ بِلَالٍ۔ یعنی بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے اور اس حدیث میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے پینے کا برتن ہو تو اس کو نہ رکھے جب

تک اپنی حاجت پوری کر لے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ارشاد گرامی بھی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سے متعلق ہے ورنہ صبح صادق ہو جانے پر جو اذان کہی جائے گی اس کو سنتے ہوئے کھانے پینے کی حاجت پوری کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب وقت فطر الصائم

٥٧٩ - حدثنا أحمد بن حنبل نا وكيع نا هشام ح ونا مسدد نا عبد الله بن داود عن هشام المعنى قال هشام بن عروة عن أبيه عن عاصم بن عمر عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا جاء الليل من ههنا وذهب النهار من ههنا زاد مسدد وغابت الشمس فقد أفطر الصائم۔

روزہ افطار کرنے کا وقت

احمد بن حنبل، وکیع، ہشام، مسدد، عبد اللہ بن داؤد، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد، عاصم بن عمر نے اپنے والد محترم سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے آئے اور دن ادھر کو جائے۔ مسدد نے یہ بھی کہا اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے۔

٥٨٠ - حدثنا مسدد نا عبد الواحد نا سليمان الشيباني سمعت عبد الله بن أبي أوفى يقول سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم فلما غربت الشمس قال يا بلال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله لو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله إن عليك نهارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال إذا رأيتم الليل قد أقبل من ههنا فقد أفطر الصائم وأشار بإصبعه قبل المشرق۔

سلیمان شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور آپ روزہ دار تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا کہ اے بلال! اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! شام تو ہو جانے دیجیے۔ فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو۔ پس وہ اترا اور ستو گھولے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے اور فرمایا جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار افطار کرے اور انگشت مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

ف: احادیث مطہرہ میں سورج غروب ہونے کے بعد جلدی روزہ افطار کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حکم اپنی امت کو محبت و شفقت کے تحت دیا ہے اور روزہ افطار کرنے میں دیر کرنے کو یہاں تک کہ تارے نظر آنے لگیں، یہود و نصاریٰ کا فعل قرار دیا ہے اور ان کی مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ما يستحب من تعجيل الفطر

٥٨١ - حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن محمد يعني ابن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے

لا يزال الدين ظاهرا ما عجل الناس الفطر لأن اليهود والنصارى يؤخرون.

رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ دیر کیا کرتے ہیں۔

۵۸۲ - حدثنا مسدد ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي عطية قال دخلت على عائشة أنا ومسروق فقلنا يا أم المؤمنين رجلان من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أحدهما يعجل الإفطار ويعجل الصلاة والآخر يؤخر الإفطار ويؤخر الصلاة قالت أيهما يعجل الإفطار ويعجل الصلاة قلنا عبد الله قالت كذلك كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

عمارہ بن عمیر نے ابو عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں اور مسروق حاضر ہو کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ام المومنین! محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دو حضرات ہیں جن میں سے ایک تو افطاری اور نماز میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے صاحب دیر سے افطار کرتے اور دیر سے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ جلدی افطار کرنے والے اور جلدی نماز پڑھنے والے کون صاحب ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہ

ف۔ وقت ہوتے ہی جلدی نماز پڑھنا اور سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ عذر کے بغیر کبھی دونوں چیزوں میں دیر نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اسی لیے تعریف کی کہ وہ ان دونوں باتوں میں بھی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کامل پیروی کیا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۹۹ ما يفطر عليه

کس چیز سے روزہ افطار کرے

۵۸۳ - حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد ثنا عاصم الأحول عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر عمها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان أحدكم صائما فليفطر على التمر فإن لم يجد التمر فعلى الماء فإن الماء طهور.

مسدد، عبدالواحد بن زیاد، عاصم احول، حضرت حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے اگر کھجور میسر نہ آئے تو پانی سے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

۵۸۴ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا عبد الرزاق ثنا جعفر بن سليمان ثنا ثابت البناني أنه سمع أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر على رطبات قبل أن يصلي فإن لم تكن رطبات فعلى تمرات فإن لم تكن حسا حسوات من ماء.

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خشک کھجوروں سے۔ یہ بھی نہ ہوتا تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے۔ ف

ف۔ کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ اگر تر کھجور ہو تو اور بہتر ہے ورنہ خشک ہی سہی۔ کھجور میسر نہ ہو تو پانی

سے روزہ کھول لیا جائے ورنہ جو چیز بھی میسر ہو۔ عوام الناس میں جو مشہور ہے کہ نمک سے روزہ کھولنے میں بڑا ثواب ہے یہ نری گھڑنت اور سینہ گزٹ ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ۔

افطار کے وقت کی دعا

مروان بن سالم مقفع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں پکڑتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے کاٹ دیتے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے پیاس بجھ گئی۔ رگیں تر و تازہ ہو گئیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب ثابت ہو گیا۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ کہتے ہیں کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

ف: افطار کے وقت کی دعا قبولیت سے بہت نزدیک ہوتی ہے اسی لیے احادیث مطہرہ میں اس وقت دعا کرنے کے الفاظ وارد ہوئے ہیں جیسا کہ اس حدیث میں بھی دعا مذکور ہے۔ بعض میں کچھ الفاظ کی کمی بیشی ہے۔ بہرحال اس وقت دعا کرنا بہت ہی پر عمل ہے لیکن فرض یا واجب نہیں ہے ورنہ اس کے ترک سے روزے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ہے لیکن بندے کا اپنے رب کی رحمت سے خود کو محروم رکھنا کوئی دانش مندانہ اقدام نہیں ہے۔ لہذا اتنی محنت کرنے اور مشقت اٹھانے کے بعد ضرور دعا کرے جب کہ خدائے تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول فرماؤں گا۔ لہذا افطار کرنے سے پہلے دعا کرے اور روزہ افطار کر لینے پر خدا کا شکر ادا کرے کہ اس نے افطار کے لیے روزی عطا فرمائی۔

بَابُ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمًا فِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ

سورج غروب ہونے سے پہلے افطار کر لینا

ہارون بن عبد اللہ اور محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رمضان کے ایک ابر آلود دن کا روزہ ہم نے افطار کیا پھر سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے کہا: انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے سوا اور کیا ہو

أُمِرْنَا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَلَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ۔

سکتا تھا۔

بَابٌ فِي الْوِصَالِ۔

وصال کے روزوں کا ذکر

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میری حالت تمہارے جیسی نہیں ہے مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَاقِيًا يَسْقِينِي۔

عبداللہ بن خباب سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزے ملایا نہ کرو لیکن تم میں سے جو ملانا ہی چاہے تو سحری تک ملایا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میری حالت تمہارے جیسی نہیں ہے میرے لیے کھلانے والا ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا ہے جو مجھے پلاتا ہے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بظاہر دوسرے انسانوں جیسے نظر آتے تھے لیکن حقیقت میں دوسرے انسانوں جیسے نہ تھے بلکہ ان جیسا دوسرا کوئی ایک انسان بھی پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ اس کے باوجود وہ بشر تھے لیکن افضل البشر اور سید البشر تھے۔ بشریت کو ناز ہے کہ محبوب خدا بشری لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ لیکن انہیں دوسرے انسانوں پر قیاس نہیں کرنا چاہیے اور ان کے کھانے پینے کو بھی دوسرے انسانوں کے کھانے پینے کی طرح نہیں جاننا چاہیے۔ کیونکہ اس ظاہری معاملے کے علاوہ ان کے خورد و نوش کا باطنی معاملہ بھی تھا جس کو وہ اور ان کا پروردگار ہی بہتر جانتے۔ اسی لیے آپ نے صیام وصال کے سلسلے میں صحابہ کرام سے فرمایا تھا۔ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ جب صحابہ کرام کو سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مماثلت نہیں تو مثلیت کا دم بھرنے والا کوئی اور بھلا کس کھیت کی مولی ہے؟ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں یوں رطب اللسان ہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ۔

بَابُ الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا غیبت کرنا

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات کہنا اور برے کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت

تَرْكَ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ فَهِمْتُ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيْثَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ أُرَاهُ ابْنَ أَخِيْهِ.

۶۹۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ.

بَابُ ۲۶ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۶۹۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا شَرِيْكٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِيْ.

بَابُ ۲۰ الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ.

۶۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ.

نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد کا بیان ہے کہ میں اس کی اسناد میں ابن ابی ذئب سمجھا تھا لیکن ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے یہ حدیث سمجھائی، میرے خیال میں وہ ان کا بھتیجا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو بیہودہ باتیں نہ کرے اور نہ جاہلانہ کام کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا گالیاں دے تو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

روزہ دار کا مسواک کرنا

محمد بن صباح، شریک، مسدد، یحییٰ، سفیان، عاصم بن عبید اللہ، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کا روزہ تھا۔ مسدد نے یہ بھی کہا اتنی دفعہ کہ میں شمار بھی نہیں کر سکتا۔

روزہ دار کا پیاس کے باعث اپنے اوپر پانی ڈالنا

اور ناک میں پانی لیتے ہوئے مبالغہ کرنا

ابوبکر بن عبد الرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فتح مکہ کے سال آپ نے سفر میں لوگوں کو روزے چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دشمنوں کے خلاف طاقت پیدا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا۔ ابوبکر راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے عرج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر مبارک پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا روزے کی حالت میں، پیاس یا گرمی کے باعث۔

۵۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد ماجد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناک میں پانی لیتے وقت مبالغہ کیا کرو لیکن روزے کی حالت میں ایسا نہ کرنا۔

ف: روزہ دار کو ناک میں پانی لیتے اور کلی کرتے وقت مبالغہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر جنابت کے باعث غرارہ کرنا پڑے تو نہ کرے بلکہ صرف کلی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۰۔ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

روزے دار کا پچھنے لگوانا

۵۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام۔ احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو قلابہ، ابو اسماء رحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ شیبان کا بیان ہے کہ مجھے ابو قلابہ نے بتایا ان سے ابو اسماء رحبی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ ثوبان نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۵۹۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو قلابہ جرمی سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ باقی روایت اسی طرح ذکر کی۔

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ۔

ابو الاشعث سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بقیع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس پہنچے جو پچھنے لگوا رہا تھا اور حضور نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، یہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کا واقعہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی خالد حذاء نے ابو قلابہ سے ایوب کی اسناد کے ساتھ اسی طرح۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدَّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

احمد بن حنبل، محمد بن بکر، عبد الرزاق۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، مکحول جو قبیلہ حی کے بزرگ تھے اور عثمان نے اپنی حدیث میں مصدق ٹھہرایا ہے، انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا مَرْوَانُ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

محمود بن خالد، مروان، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث، مکحول، ابو اسماء الرحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ لیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن ثوبان ان کے والد نے مکحول سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند۔

بَابٌ ۳۲ فِي الرُّخْصَةِ

اس کی اجازت

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہیب بن خالد نے ایوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند نیز جعفر بن ربیعہ اور ہشام بن حسان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حفص بن عمر، شعبہ، یزید بن ابی زیاد، مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے روزے میں احرام باندھے ہوئے۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوانے اور رمضان کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے لیکن اپنے اصحاب پر شفقت فرماتے ہوئے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ فَقَالَ إِنِّي أُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي.

انہیں حرام قرار نہیں دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آپ تو سحری تک روزہ ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ واقعی میں سحری تک روزہ ملاتا ہوں لیکن مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ.

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم روزہ دار کو پچھنے لگوانے سے منع نہیں کرتے مگر ضعف کے ڈر سے۔

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي رَمَضَانَ.

رمضان میں روزہ دار کو اگر احتلام ہو جائے

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنِ احْتَلَمَ وَلَا مَنِ احْتَجَمَ.

زید بن اسلم نے اپنے ایک ساتھی سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو قے آ جائے، احتلام ہو جائے یا پچھنے لگوائے تو روزہ نہ ٹوٹے۔

ف۔ اگر روزے دار کو قے ہو یا روزے کی حالت میں احتلام ہو جائے یا اس نے پچھنے لگوائے تو ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ چاہیے کہ اپنے روزے کو بدستور جاری رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ.

سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ.

عبدالرحمن بن نعمان نے نعمان بن معبد سے اور انہوں نے حضرت معبد بن ہوذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوتے وقت مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ روزہ دار اس سے بچے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے یعنی سرمہ والی حدیث۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

وہب بن بقیہ، ابو معاویہ، عتبہ بن ابو معاذ، عبیداللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے کی حالت میں سرمہ لگا لیا کرتے تھے۔

۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ۔

محمد بن عبید اللہ مخرمی، یحییٰ بن موسیٰ بلخی، یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو روزہ دار کے لیے سرمہ لگانا برا سمجھتا ہو اور ابراہیم روزہ دار کو صبر کا سرمہ لگانے کی اجازت دیا کرتے۔

ف۔ روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے اور نہ سرمہ لگانے سے روزے پر کوئی اثر پڑتا ہے احادیث و آثار سے ایسا ہی ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ الصَّائِمُ يَسْتَقِي عَامِدًا

روزہ دار کا قصداً قے کرنا

۲۰۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روزہ دار پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور اگر قصداً کی تو قضا ہے۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ۔

ابو معمر عبد اللہ بن عمرو، عبد الوارث، حسین، یحییٰ، عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی، یعیش بن ولید بن ہشام، ان کے والد ماجد معدان بن طلحہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ملا اور ان سے عرض کی کہ حضرت ابو درداء نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔ فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے کیونکہ اس وقت میں حضور کو وضو کروا رہا تھا۔

ف۔ اگر خود سے قے ہوئی تو اس کے باعث روزے پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اگر طبیعت خراب ہوئی، قے نے غلبہ کیا اور قصداً قے کی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ ایسے روزے کا کفارہ نہیں لیکن قضا لازم آئے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا بوسہ دینا

۲۱۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

اسود نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دے دیا کرتے تھے اور روزے کی حالت میں مباشرت فرمایا کرتے تھے لیکن آپ کے برابر خواہش پر کنٹرول رکھنے والا کون ہے۔

٦١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ۔

ابو توبہ الربیع بن نافع، ابوالاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزوں کے مہینے میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

٦١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْقُرَشِيَّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ۔

طلحہ بن عبداللہ ابن عثمان قرشی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دے دیا کرتے اور میں بھی روزے سے ہوتی۔

٦١٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَالَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لَا بَأْسَ قَالَ فَمَهْ۔

احمد بن یونس، لیث۔ عیسیٰ بن حماد، لیث بن سعد، بکیر بن عبداللہ، عبدالملک بن سعید، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں روزے کی حالت میں خوش وخرم ہوا اور بوسہ دیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آج میں نے بڑی غلطی کی ہے کہ میں روزے کی حالت میں بوسہ دے بیٹھا۔ فرمایا کہ روزے کی حالت میں اگر تم کلی کرو تو کیا خیال ہے؟ عیسیٰ بن حماد نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں عرض گزار ہوا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا تو یہ بھی اسی طرح ہے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دینا اسی طرح ہے جیسے کلی کرنا یعنی اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن یہ حکم مجمل ہے اور اس کی تفصیل دیگر احادیث میں ہے کہ آدمی اگر بوڑھا اور اپنے اوپر قابو رکھنے والا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن جوان آدمی کو اس سے اجتناب ہی کرنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ ٣١٢ الصَّائِمِ يَبْلَعُ الرِّيقَ۔

روزہ دار کا رال نگلنا

٦١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا

محمد بن عیسیٰ، محمد بن دینار، سعد بن اوس عبدی، مصدع

مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ نَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا.

ابو یحییٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیا کرتے اور ان کی زبان کو چوستے۔

كَرَاهِيَتُهُ ٢١٣ لِلشَّابِّ.

جوان آدمی کے لیے مکروہ ہونا

٢١٠٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ.

نصر بن علی، ابو احمد زبیری، اسرائیل، ابو العنبس، اغر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روزہ دار کے مباشرت کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی اور دوسرا آیا تو اسے منع فرما دیا۔ پس جس کو اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے منع کیا وہ جوان تھا۔

ف: مباشرت لپٹنے کو کہتے ہیں یعنی کپڑے پہنے ہوئے اپنی بیوی کے جسم کو اپنے جسم سے لگانا یا لپٹ کر لیٹا کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوان آدمی کو اس سے منع فرمایا اور بوڑھے کو اجازت مرحمت فرما دی۔ یہی حکم اپنی بیوی کو بوسہ دینے کا ہے کیونکہ جوان آدمی اپنی بیوی کو بوسہ دے یا اس سے مباشرت کرے تو خطرہ ہے کہ شاید اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جماع کر بیٹھے تو اس صورت میں کفارہ لازم آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مَنْ ٢١٤ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

جو رمضان میں حالتِ جنابت میں بیدار ہو

٢١٠٦ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَذْرَمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَمِيُّ فِي حَدِيثِهِ فِي رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ.

قعنبی، مالک، عبداللہ بن محمد بن اسحٰق اذرمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک، عبدربہ بن سعید، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو جنابت کی حالت میں اٹھتے۔ عبداللہ اذرمی نے اپنی حدیث میں کہا کہ احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے اور پھر روزہ رکھتے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں بعض اوقات رمضان میں طلوعِ فجر سے پہلے غسلِ جنابت نہ فرمایا بلکہ روزہ شروع کرکے نمازِ فجر سے پہلے غسل کرتے تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جائے۔ آپ کو احتلام نہیں ہوتا تھا اور نہ کبھی کسی دوسرے نبی کو احتلام ہوا کیونکہ احتلام کے ہونے میں شیطان کا دخل بھی ہوتا ہے اور ان مقدس بارگاہوں میں شیطان کا عمل دخل نہیں ہوتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّبِعُ۔

ابو یونس مولیٰ عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی دروازے پر کھڑا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر جنابت کی حالت میں مجھے صبح ہو جائے اور میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کو میں جب جنابت کی حالت میں اٹھوں اور میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمارے جیسے تو نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے تو آپ کے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا۔ بیشک میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم سے زیادہ اللہ سے ڈروں اور پیروی کرنے کے کاموں کو تم سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

٢١٥ - بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ۔

رمضان میں بیوی سے صحبت کرنے کا کفارہ

٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا نَا سُفْيَانُ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْيَابُهُ۔

حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ "میں ہلاک ہو گیا" فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا ایک گردن آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا متواتر دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق کھجوریں پیش کی گئیں۔ فرمایا انہیں خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ دونوں سنگستانوں کے درمیان ہمارے گھر والوں سے غریب تو کوئی بھی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ انہیں کو کھلا دو۔ مسدد نے دوسرے مقام پر ثنایا کی جگہ انیابہ کہا ہے۔

ف۔ جب کوئی شخص قصداً رمضان المبارک کا روزہ توڑ دے تو اس پر کفارہ لازم آتا ہے۔ مذکورہ شخص پر جو کفارہ لازم آیا تھا جس نے رمضان کے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی تھی۔ حرف بحرف تو حکم خداوندی کے تحت یہی تھا کہ وہ ایک غلام آزاد کرتا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاتا یا دو ماہ کے متواتر روزے رکھتا لیکن جب اس بارگاہ میں اپنی مجبوری کا اظہار کیا جو پروردگار عالم کے خلیفہ اعظم کی بارگاہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی سزا کو عطا سے بدل دیا۔ سبحان اللہ! یہ خلافت عظمیٰ کا اظہار تھا کہ اس خاص شخص کے لیے حکم میں تخصیص فرما دی۔ تشریع احکام و تخصیص کا یہ ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ ایسے متعدد واقعات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب اکرم، رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریع و تخصیص کا اختیار بھی مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

١٩ - حدثنا الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري بهذا الحديث بمعناه زاد الزهري وإنما كان هذا رخصة له خاصة فلو أن رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بد من التكفير قال أبو داود ورواه الليث بن سعد والأوزاعي ومنصور بن المعتمر وعراك بن مالك على معنى ابن عيينة زاد فيه الأوزاعي واستغفر الله.

معمر نے زہری سے اس حدیث کو معناً روایت کیا ہے۔ زہری نے یہ بھی کہا کہ یہ اجازت صرف اسی کے لیے تھی اگر آج کوئی آدمی ایسا کرے تو کفارہ ادا کرنے کے بغیر چارہ کار نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے لیث بن سعد اور اوزاعی اور منصور بن معتمر اور عراک بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح معناً۔ اوزاعی نے اس میں یہ بھی کہا۔ اور اللہ سے معافی مانگو۔

٢٠ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أن رجلا أفطر في رمضان فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعتق رقبة أو يصوم شهرين متتابعين أو يطعم ستين مسكينا قال لا أجد فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اجلس فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر فقال خذ هذا فتصدق به فقال يا رسول الله ما أحد أحوج مني فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت أنيابه وقال له كله قال أبو داود ورواه ابن جريج عن الزهري على لفظ مالك أن رجلا أفطر وقال فيه أو تعتق رقبة أو تصوم شهرين أو تطعم ستين مسكينا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ توڑ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ ایک گردن آزاد کرے یا متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ عرض گزار ہوا کہ میں مجبور ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا عرق پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لو اور خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ حاجت مند تو کوئی بھی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ خود کھا لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج نے زہری سے مالک کے لفظوں میں کہ ایک آدمی نے روزہ توڑ دیا اور اس میں کہا کہ ایک گردن آزاد کرے یا دو مہینے روزے رکھے یا

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَقَالَ فِيهِ: كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ، وَصُمْ يَوْمًا، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا۔ اس حدیث میں کہا کہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک عرق پیش کیا گیا یعنی تقریباً پندرہ صاع کھجوریں اور اس میں کہا کہ انہیں تم کھالو اور تمہارے گھر والے۔ نیز ایک روزہ رکھ لینا اور اللہ سے استغفار کرنا۔

ف۔ رمضان کا روزہ قصداً توڑنے کے باعث اس شخص پر کفارہ لازم تھا لیکن اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھوانا اور استغفار کرنا کافی قرار دیا کفارے کی جگہ یہ ہوا کہ پندرہ یا بیس صاع کھجوریں اُسے اپنے پاس سے خود کھانے اور اپنے بچوں کو کھلانے کے لیے مرحمت فرمادیں یعنی سزا کو عطا سے بدل دیا۔ یہ اُسی خلافت عظمیٰ کا اظہار تھا جس سے خدائے ذوالمنن نے خاص اپنے محبوب کو نوازا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْتَرَقْتُ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ؟ فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي، قَالَ: تَصَدَّقْ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا؟ فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلٰى غَيْرِنَا؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ، قَالَ: كُلُوهُ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد الرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص رمضان میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں جل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ عرض کی میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ خیرات کرو۔ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں خیرات کروں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا۔ ابھی وہ اسی جگہ تھا کہ ایک آدمی گدھے کو ہانکتا ہوا آیا جس پر غلہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلنے والا کہاں ہے؟ وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا اپنے ماسوا پر؟ خدا کی قسم، ہم تو خود بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا: اچھا تم کھالو۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، أَنَا سَعِيدُ

محمد بن عوف، سعید بن ابو مریم، ابن ابو الزناد، عبد الرحمٰن

ابن أبي حدثنا ابن أبي الزناد عن عبد الرحمن بن الحارث عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عباد بن عبد الله عن عائشة بهذه القصة قال فأتي بعرق فيه عشرون صاعا۔

بن حارث، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ آپ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں بیس صاع تھے۔

باب التغليظ فيمن أفطر عمدا۔

قصداً روزہ توڑنے کی سزا

۲۲۰۴۔ حدثنا سليمان بن حرب قال نا شعبة ح وحدثنا محمد بن كثير نا شعبة عن حبيب بن أبي ثابت عن عمارة بن عمير عن ابن المطوس عن أبيه قال ابن كثير عن أبي المطوس عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفطر يوما من رمضان في غير رخصة رخصها الله له لم يقض عنه صيام الدهر۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، محمد بن کثیر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، عمارہ بن عمیر ابن المطوس ان کے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا ایک روزہ توڑ دے بغیر اس اجازت کے جو اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہے تو ساری عمر کے روزے بھی اس کی کو پورا نہیں کر سکیں گے۔

۲۲۰۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل حدثني يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني حبيب عن عمارة عن ابن المطوس قال فلقيت ابن المطوس فحدثني عن أبيه عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديث ابن كثير وسليمان قال أبو داود واختلف على سفيان وشعبة عنهما ابن المطوس وأبو المطوس۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان، حبیب، عمارہ ابن المطوس، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے ابن کثیر اور سلیمان کی حدیث کے مانند۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المطوس اور ابوالمطوس کے بارے میں سفیان اور شعبہ میں اختلاف ہے۔

باب من أكل ناسيا۔

جو بھول کر کھا پی بیٹھے

۲۲۰۶۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن أيوب وحبيب وهشام عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أكلت وشربت ناسيا وأنا صائم فقال أطعمك الله وسقاك۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں بھول کر کھا پی بیٹھا حالانکہ میں روزے سے تھا۔ فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

ف: اگر کوئی روزے میں بھول کر کھا پی بیٹھے تو یہ نہ سمجھے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ روزہ اسی طرح قائم ہے اور اس کھانے پینے کو خدا کی طرف سے مہمانی شمار کرے کہ اس نے اپنے بندے کو بھول کر کھلا پلا دیا۔ ہاں اگر کھاتے پیتے وقت

یاد آیا تو جو کھا پی چکا وہ معاف لیکن اب کھانے کا ایک دانہ یا پانی وغیرہ کا ایک قطرہ بھی حلق سے پار نہ ہونے دے بلکہ فوراً اگل دینا چاہیئے کیونکہ اب کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

باب ۲۱۸۔ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ۔ — روزوں کی قضا میں دیر کرنا

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تو میں انہیں نہ رکھ سکتی یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آ جاتا۔

باب ۲۱۹۔ فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ۔ — جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابو جعفر، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں تو ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

ف۔ امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی اُن روزوں کو رکھے گا لیکن اہل حق کے باقی تینوں آئمہ مجتہدین کا مذہب دیگر احادیث کی بنا پر یہ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اس کے ولی پر اُن روزوں کا رکھنا لازم نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے مال سے دوران علالت فدیہ دیتا یا ورثہ اُس کے مال سے فدیہ ادا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ نَذَرَ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے پھر تندرست نہ ہو بلکہ مر جائے تو اس کی جانب سے کھانا کھلایا جائے اور اس کے اوپر قضا نہیں ہے اور اگر اس نے نذر مانی ہو تو ولی اسے پوری کرے۔

باب ۲۲۰۔ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ۔ — سفر میں روزے رکھنا

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حمزہ اسلمی سوال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں متواتر روزے رکھنے والا ہوں تو سفر میں روزے رکھ لیا کروں؟ فرمایا کہ چاہو تو

شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ روزے رکھ لیا کرو اور چاہو تو چھوڑ دیا کرو۔

ف۔ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں اختیار ہے چاہے رکھے اور چاہے نہ رکھے۔ اگر سفر کے دوران روزے رکھنے کے باعث دوسرے لوگوں میں کوئی پریشانی پیدا کرتی ہو گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ سفر روزے بھی رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں۔ لہٰذا ایسی حالت میں کسی فریق کو ملعون نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ مدنظر رہے کہ آج کل سفر میں کس درجہ سہولت میسر آگئی ہے لہٰذا اگر آسانی کا سفر ہو تو روزہ رکھ لیا جائے کیونکہ رمضان المبارک میں رکھے ہوئے روزوں میں جو فضیلت و برکت ہے وہ دوسرے دنوں میں کہاں! یہ بات یاد رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ أُعَالِجُهُ أُسَافِرُ عَلَيْهِ وَأُكْرِيهِ وَإِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ فَأَجِدُ بِأَنْ أَصُومَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أُفْطِرُ قَالَ أَيُّ ذَلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ۔

حمزہ بن محمد بن حمزہ اسلمی کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں سواری کے جانور رکھنے والا ہوں۔ کبھی خود سفر کرتا ہوں اور کبھی کرائے پر دیتا ہوں۔ کبھی دورانِ سفر رمضان کا مہینہ بھی آجاتا ہے۔ جوانی کے باعث مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت بھی ہے۔ یا رسول اللہ! روزوں کو مؤخر کرنے اور اپنے اوپر قرض رکھنے سے روزے رکھنا میرے لیے آسان ہے۔ یا رسول اللہ روزے رکھنے میں میرے لیے زیادہ ثواب ہے یا چھوڑنے میں؟ فرمایا کہ اے حمزہ! جس طرح تم چاہو۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب عسفان کے مقام پر پہنچے۔ پھر ایک برتن منگایا اور اسے منہ تک اٹھایا تاکہ لوگوں کو دکھا سکیں اور یہ واقعہ رمضان کا ہے۔ پس حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزے رکھے بھی ہیں اور چھوڑے بھی ہیں۔ لہٰذا جو چاہے

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، پس ہم میں سے بعض نے روزے رکھے اور بعض نے چھوڑے لیکن روزے رکھنے والوں نے چھوڑنے والوں پر یا چھوڑنے والوں نے رکھنے والوں پر کوئی

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ

قزعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ

ابْنُ بَيَانٍ الْمِصْرِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ۔

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے اور لوگ ان پر جھکے ہوئے تھے۔ پس میں خلوت کا انتظار کرنے لگا جب تنہائی ہوئی تو میں نے سفر میں رمضان کے روزے رکھنے کے متعلق ان سے پوچھا۔ فرمایا کہ فتح مکہ کے سال ہم رمضان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے رہے اور ہم بھی یہاں تک کہ جب ایک منزل پر پہنچے تو فرمایا کہ تم اپنے دشمن کے نزدیک آپہنچے ہو، لہٰذا روزہ چھوڑنا تمہارے لیے قوت بخش ہوگا۔ اگلی صبح ہم میں سے کسی نے روزہ رکھا اور کسی نے نہ رکھا۔ پھر ہم سفر کرتے رہے یہاں تک کہ ایک منزل پر آٹھہرے تو فرمایا صبح تم دشمن کے بالمقابل ہوگے اور روزہ چھوڑنا تمہارے لیے طاقت بخش ہوگا۔ لہٰذا چھوڑ دو۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تاکیدی ارشاد تھا۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس سے پہلے اور اس کے بعد (سفر میں) روزے رکھے ہیں۔

بَابٌ ٤٢ مَنِ اخْتَارَ الْفِطْرَ۔

جو سفر میں روزہ نہ رکھے

٤٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُظَلَّلُ عَلَيْهِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

ابو الولید طیالسی، شعبہ، محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ، محمد بن عمرو بن حسن سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا اور لوگوں کی اس کے پاس بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دوران سفر روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں ہے۔

٤٣٦۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ ثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ إِخْوَةِ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ أَوْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَصِبْ

ابن سوادہ القشیری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو بنی عبد اللہ بن کعب کے ایک فرد تھے جو بنی قشیر کے بھائی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار ہمارے پاس پہنچے تو میں نکلا یا فرمایا کہ چل دیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف۔ آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ میں روزہ دار ہوں۔ فرمایا بیٹھو

مِنْ طَعَامِنَا هٰذَا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوِ الْحُبْلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيْعًا أَوْ أَحَدَهُمَا قَالَ فَتَلَهَّفَتْ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُوْنَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میں تمہیں نماز اور روزے کے متعلق بتاتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور مسافر کے لیے روزے نیز دودھ پلانے والی اور حاملہ کے لیے۔ خدا کی قسم آپ نے دونوں کے متعلق فرمایا یا ان میں سے ایک۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے اپنے آپ پر افسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے کھانا کیوں نہ کھایا

بَابٌ ۲۲۲ فِي مَنِ اخْتَارَ الصِّيَامَ

جو سفر میں روزے رکھے

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا الْوَلِيْدُ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِيْنَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

اسمٰعیل بن عبید اللہ نے حضرت ام درداء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور گرمی زوروں پر تھی۔ یہاں تک کہ گرمی کے باعث ہم میں سے کوئی تو اپنے سر پر ہاتھ یا اپنے سر پر ہتھیلی رکھ لیا کرتا۔ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے سوا اور کسی نے روزہ نہیں رکھا تھا۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُوْلَةٌ يَأْوِيْ إِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ۔

حامد بن یحییٰ، ہاشم بن قاسم۔ عقبہ بن مکرم، ابو قتیبہ، عبد الصمد بن حبیب بن عبد اللہ ازدی، حبیب بن عبد اللہ، سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس سواری ہو جو اسے منزلِ مقصود تک پہنچا دے تو وہ رمضان کے روزے رکھے جہاں بھی اسے پا لے۔

ف۔ پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ - (البقرہ ۱۸۵) اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔ اس حکم سے مریض اور مسافر کو روزے چھوڑنے کا اختیار ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں فرمایا ہے کہ مریض اور مسافر ضرور روزے چھوڑ دیں۔ اگر سفر میں آسانی ہو کسی دقت کا خدشہ نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا باعثِ فضیلت ہے۔ کیونکہ قضا کے روزوں میں یہ بات کہاں جبکہ دوسرے مہینوں کے مقابلے میں رمضان المبارک میں کی ہوئی نیکیوں کا اجر ستر گنا زیادہ ملتا ہے۔ لہٰذا دورانِ سفر رمضان

کے روزے رکھنے میں زیادہ دقت کا سامنا نہ ہو تو فضیلت مزید حاصل کرے ورنہ اجازت و رخصت تو بہر صورت موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

نصر بن مہاجر، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الصمد بن حبیب ان کے والد ماجد سنان بن سلمہ نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سفر میں رمضان کا مہینہ پائے پھر سابقہ حدیث مذکورہ کی طرح ذکر کیا۔

بَابُ ۳۳۲ مَتَى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ إِذَا خَرَجَ

مسافر کب روزہ رکھنا چھوڑے

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ح وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ زَادَ جَعْفَرٌ وَاللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفِينَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرُفِعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاؤُهُ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلَ۔

عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن یزید، جعفر بن مسافر، عبد اللہ بن یحییٰ، سعید ابن ابو ایوب، جعفر اور لیث نے کہا یزید ابن ابو حبیب، کلیب بن ذہل حضرمی، عبید، جعفر بن جبیر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رمضان کے اندر فسطاط سے کشتی میں تھا۔ وہ بیٹھے تو ان کا صبح کا کھانا پیش ہوا۔ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ابھی گھروں سے آگے بڑھے نہ تھے کہ دسترخوان منگوایا گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ نزدیک آ جاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ گھروں کو نہیں دیکھتے؟ حضرت ابو بصرہ نے فرمایا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑتے ہو؟ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا۔ پس انہوں نے کھایا۔

بَابُ ۳۳۳ مَسِيرَةِ مَا يُفْطِرُ فِيهِ الصَّائِمُ

کتنے سفر پر روزہ نہ رکھے

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُونَ أَنْ

منصور کلبی سے روایت ہے کہ دحیہ بن خلیفہ ایک دفعہ دمشق کے ایک گاؤں سے نکلے، جن کے درمیان عقبہ سے فسطاط کے برابر فاصلہ تھا یعنی تین میل اور یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے انہوں نے روزہ نہ رکھا اور کتنے ہی لوگوں نے بھی ان کے ساتھ نہ رکھا جبکہ بعض لوگوں نے چھوڑنا ناپسند کیا جب وہ اپنے گاؤں واپس لوٹے تو فرمایا۔ خدا کی قسم آج میں نے وہ

يُفْطِرُوا أَفْطَرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَرَاهُ إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ۔

بات دیکھی جس کے دیکھنے کی توقع نہ تھی کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کے راستے سے منہ موڑ رہے ہیں، یہ ان کے لیے کہہ رہے تھے جنہوں نے روزہ رکھا۔ پھر اس کے ساتھ کہا۔ اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلا لے۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصُرُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما غابہ کو جایا کرتے تو نہ روزہ چھوڑتے اور نہ نماز قصر کرتے۔

بَابُ مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ۔

جو کہے کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے اور ساری میں قیام کیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اپنی پاکی بیان کرنے کو ناپسند فرمایا یا اس لیے فرمایا کہ سونے یا آرام کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ۔

عیدین کے روزے رکھنا

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ۔

ابو عبید کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الاضحیٰ کے دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو اور عید الفطر کے دن تم روزے چھوڑتے ہو۔

ف۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ یہ دونوں دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اظہار مسرت اور کھانے پینے کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ عید الفطر کے روز روزے رکھنے کا سلسلہ بند کیا جاتا ہے۔ اور عید الاضحیٰ کا دن قربانی کا گوشت کھانے اور کھلانے کے لیے ہے۔ گویا ان دونوں دنوں میں بندہ اپنے رب کا مہمان ہوتا ہے لہٰذا روزے کی مشقت سے اسے آزاد رکھا جاتا ہے۔ جو ان دونوں دنوں میں روزے رکھے گویا اللہ تعالیٰ کی مہمانی قبول نہیں کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا

عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ

وهيب نا عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام يومين يوم الفطر ويوم الاضحى وعن لبستين الصماء وان يحتبي الرجل في الثوب الواحد وعن الصلوة في ساعتين بعد الصبح وبعد العصر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دو دنوں روزوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز صماء اور اشتمال لباس سے کہ ایک کپڑے میں لپٹا اور دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے یعنی نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد۔

باب ۲۲ صيام ايام التشريق۔

۴۲۶۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن يزيد بن الهاد عن ابي مرة مولى ام هانئ انه دخل مع عبد الله بن عمرو على ابيه عمرو بن العاص فقرب اليهما طعاما فقال كل قال اني صائم فقال عمرو كل فهذه الايام التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بافطارها وينهانا عن صيامها قال مالك وهي ايام التشريق۔

۴۲۷۔ حدثنا الحسن بن علي نا وهب نا موسى بن علي ح ونا عثمان بن ابي شيبة نا وكيع عن موسى بن علي والاخبار في حديث وهب قال سمعت ابي انه سمع عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق عيدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل وشرب۔

ایام تشریق کے روزے

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے والد ماجد حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں حضرات کے سامنے کھانا پیش ہوا تو فرمایا کھاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ یہ وہ دن ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے ان میں روزے چھوڑنے کا اور ان کے روزوں سے آپ منع فرماتے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ ان سے ایام تشریق مراد ہیں۔

حسن بن علی، وہب، موسیٰ بن علی۔ عثمان بن ابو شیبہ، وکیع، موسیٰ بن علی، ان کے والد ماجد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق یہ ہم اہل اسلام کی عیدیں ہیں۔ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ دو روزے تو عید الفطر و عید الاضحیٰ کے ہیں اور تین ایام تشریق کے یعنی ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو روزہ نہ رکھا جائے، کیونکہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کھانے پینے کے قرار دیئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳ النهي ان يخص يوم الجمعة بصوم

۴۲۸۔ حدثنا مسدد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصم

جمعہ کو روزے کیلئے خاص کر لینے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھا کرے مگر اس سے ایک دن پہلے یا

أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ بَعْدَهُ.

اس کے ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھے۔

بَابُ ۲۲۲ النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ

ہفتے کو روزے کیلئے خاص کر لینے کی ممانعت

۶۴۹ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ نَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أُخْتِهِ وَقَالَ يَزِيدُ الصَّمَّاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ.

حمید بن مسعدہ، سفیان بن حبیب، یزید بن قبیس، ابوالولید، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبداللہ بن بسر سلمی نے اپنی بہن حضرت صماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صرف ہفتے کے دن روزہ نہ رکھا کرو مگر جو تم پر فرض کیا گیا ہو۔ اگر اس روز تمہیں کچھ میسر نہ آئے سوائے انگور کے چھلکے اور درخت کی لکڑی کے تو اس کو چبا لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

بَابُ ۲۲۳ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس کی اجازت

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَفْصٌ الْعَتَكِيُّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي.

محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ۔ حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، ابوایوب عتکی نے حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو افطار کر لو۔

۶۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ نُهِيَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ.

ابن وہب کا بیان ہے کہ میں نے لیث کو ابن شہاب سے روایت کرتے سنا کہ جب ان سے ذکر کیا گیا کہ ہفتے کے روزے سے منع فرمایا گیا ہے تو ابن شہاب فرماتے کہ یہ حدیث حمصی ہے۔

۶۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتَّى رَأَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ بُسْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ

ولید کا بیان ہے کہ امام اوزاعی نے فرمایا۔ میں اسے ہمیشہ چھپاتا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ مشہور ہو گئی یعنی ہفتے کے روزے سے متعلق ابن بسر کی حدیث۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام مالک نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے۔

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا كِذْبٌ۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عُمَرُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مَهْدِيٌّ نَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ

ہمیشہ نفلی روزے رکھنا

عبداللہ بن معبد زمانی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بات سے ناراض ہوئے۔ جب حضرت عمر نے یہ حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں اللہ کی ناراضگی اور اس کے رسول کی ناراضگی سے حضرت عمر بار بار یہی دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غصہ جاتا رہا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیشہ کے روزے رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ نہ اس نے روزے رکھے اور نہ چھوڑے۔ مسدد نے لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ کہا ہے یا مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ کہا اس میں غیلان کو شک ہے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیسا ہے جو دو دن روزے رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا کہ کیا اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا کہ یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے؟ فرمایا میں تو چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت مل جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا یہ گویا ہمیشہ روزے رکھنے جیسا ہے اور عرفہ کا روزہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ ایک سال پچھلے اور ایک سال اگلے گناہ دور کر دیتا ہے اور عاشورہ کا روزہ

عبداللہ بن معبد زمانی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک پیر کا روزہ کیسا

اللهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الاثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ۔

ہے اور جمعرات کا؟ فرمایا کہ اس روز پیر کو میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر قرآن مجید نازل ہوا۔

ف: پیر کے روز اس خیال سے روزہ رکھنے میں بڑی فضیلت ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اسی روز ہوئی تھی اور اسی روز ہمارے ضابطۂ حیات یعنی قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور نزول قرآن مجید انتہائی اہم واقعات ہیں جن کے باعث انسان کو انسان بننا میسر کیا اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو اپنے خالق و مالک کا پتہ ملا۔ لہٰذا ان دونوں واقعات کی یاد تازہ رکھنا باعث سعادت ہے تاکہ اللہ کے رسول اور اللہ کی کتاب سے دلی وابستگی رہے جو سرمایۂ زیست ہے کیونکہ ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

۴۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ قُلْتُ ذَاكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

ابن مسیب اور ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ راتوں کو ہمیشہ قیام کیا کروں گا اور دنوں کو ہمیشہ روزے رکھا کروں گا۔ کیا یہی بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں میں نے یہی کہا ہے۔ فرمایا کہ قیام کرو اور سویا کرو، روزے رکھو اور چھوڑا کرو۔ نیز ہر مہینے تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض کی کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ سب سے اچھے روزے ہیں اور داؤد کے روزے یہی ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

بَابٌ ۲۳۳ فِي صَوْمِ أَشْهُرِ الْحُرُمِ۔

حرمت والے مہینوں کے روزے رکھنا

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ

مجیبہ باہلیہ نے اپنے والد محترم یا چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چلے گئے۔ پھر وہ ایک سال کے بعد حاضر ہوئے تو ان کی حالت و ہیئت بدلی ہوئی تھی۔ عرض گزار

تغیرت حالہ وھیئتہ فقال یا رسول اللہ اما تعرفنی قال ومن انت قال انا الباھلی الذی جئتک عام الاول قال فما غیرک وقد کنت حسن الھیئۃ قلت ما اکلت طعاما منذ فارقتک الا بلیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم عذبت نفسک ثم قال صم شھر الصبر ویوما من کل شیء قال زدنی فان بی قوۃ قال صم یومین قال زدنی قال صم ثلاثۃ ایام قال زدنی قال صم من الحرم واترک صم من الحرم واترک صم من الحرم واترک وقال باصابعہ الثلاثۃ فضمھا ثم ارسلھا۔

ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا کہ تم کون ہو؟ عرض کی کہ میں وہی باہلی ہوں جو پچھلے سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا کہ تم میں تبدیلی کیوں آئی حالانکہ تم خوبصورت تھے۔ عرض کی کہ آپ سے جدا ہونے کے بعد میں نے کھانا نہیں کھایا مگر رات کو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنی جان کو عذاب کیوں دیا؟ پھر فرمایا کہ ماہِ صبر (رمضان) کے روزے رکھا کرو اور ہر مہینے میں ایک روزہ۔ عرض کی کہ زیادہ فرما دیجیے کیونکہ مجھ میں قوت ہے۔ فرمایا تو دو روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا تو تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ اور بڑھا دیجیے۔ فرمایا کہ حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، روزہ رکھو اور چھوڑ دو، روزہ رکھو اور

باب ۲۳۳ فی صوم المحرم۔

محرم کے روزے رکھنا

۶۵۷۔ حدثنا مسدد وقتیبۃ بن سعید قالا نا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شھر رمضان شھر اللہ المحرم وان افضل الصلوۃ بعد المفروضۃ صلوۃ من اللیل لم یقل قتیبۃ شھر قال رمضان۔

حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل محرم کے روزے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (نمازِ تہجد) ہے۔ قتیبہ نے لفظ شَھْرُ نہیں بلکہ صرف رَمَضَانَ کہا ہے۔

ف: رمضان المبارک کے روزوں کے بعد تمام نفلی روزوں میں عاشورے کا روزہ سب سے افضل ہے اور فرض نمازوں کے بعد نفل نمازوں میں نمازِ تہجد سب سے افضل ہے۔ نمازِ تہجد کو حصولِ درجات میں بڑا دخل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نمازِ تہجد بھی فرض تھی۔ قرآنِ مجید میں اس نماز کے متعلق فرمایا گیا ہے: اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ (۷۳:۶) بے شک رات کا جاگنا نفس پر زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات کو بہت سیدھا کرتا ہے۔ جن سعادت مندوں کو اس کی لذت حاصل ہوئی وہ زبانِ حال سے کہتے ہوں گے:

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کم بخت تو نے پی ہی نہیں

باب ۲۳۴ فی صوم رجب۔

رجب کے روزے رکھنا

۶۵۸۔ حدثنا ابراھیم بن موسی انا عیسی

عثمان ابن حکیم کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے

نَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

رجب کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھا کرتے تھے۔ روزے رکھتے گئے تو ہم کہتے کہ چھوڑیں گے نہیں اور چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔

بَابٌ ۲۳ فِي صَوْمِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزے رکھنا

۶۵۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عبداللہ بن ابو قیس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام مہینوں میں شعبان کے روزے زیادہ پسند تھے۔ پھر اسے رمضان سے ملا دیا کرتے۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذًا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ۔

محمد بن عثمان عجلی، عبیداللہ بن موسیٰ، ہارون بن سلمان، عبیداللہ بن مسلم قرشی کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ہمیشہ کے روزوں کے متعلق فرمایا کہ تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے لہٰذا رمضان اور اس کے ساتھ روزے رکھو نیز بدھ اور جمعرات کا۔ ایسا کیا تو گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔

بَابٌ ۲۴ فِي صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے رکھنا

۶۶۱ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ۔

نفیلی، عبدالعزیز بن محمد، صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید، عمرو بن ثابت انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے ساتھ چھ شوال کے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

ف۔ عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہیں اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد چھ روزے بھی رکھے تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھے وجہ اس کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔ (۶:۱۶۰) یعنی ایک نیکی کرنے والا اس کے بدلے دس گنا اجر ہے۔ چنانچہ رمضان کے روزے گویا دس مہینوں کے برابر ہو گئے اور باقی دو مہینوں کے برابر گویا یہ چھ دن ہو گئے یعنی ساٹھ دنوں کے برابر، تو جس نے پورے رمضان کے روزے رکھے اور یہ شوال کے چھ روزے بھی تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھ لیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۳۲ كَيْفَ كَانَ يَصُومُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے روزہ رکھتے تھے

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب نہیں چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے اور میں نے آپ کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معناً اس کی روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ آپ اس کے اکثر روزے رکھتے بلکہ پورے مہینے کے روزے رکھتے۔

باب ۲۳۳ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرٰى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ

مولیٰ قدامہ بن مظعون نے مولیٰ اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے ہونٹ تلاش کرنے وادی القریٰ گئے۔ چنانچہ وہ حضرت اسامہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ ان کے مولیٰ نے ان سے کہا کہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام دستوائی یحییٰ، عمرو بن الحکم نے کہا ہے۔

يحيى عن عمر بن الحكم۔

باب ۳۲۳ في صوم العشر۔

۶۶۵۔ حدثنا مسدد ثنا ابو عوانة عن الحر بن الصياح عن هنيدة بن خالد عن امرأته عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم تسع ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة ايام من كل شهر اول اثنين من الشهر والخميس۔

۶۶۶۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا وكيع ثنا الاعمش عن ابي صالح ومجاهد ومسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام العمل الصالح فيها احب الى الله من هذه الايام يعني ايام العشر قالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء۔

باب ۳۲۴ في فطره۔

۶۶۷۔ حدثنا مسدد ثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما العشر قط۔

باب ۳۲۵ في صوم عرفة بعرفة۔

۶۶۸۔ حدثنا سليمان بن حرب ثنا حوشب بن عقيل عن مهدي الهجري ثنا عكرمة قال كنا عند ابي هريرة في بيته فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صوم عرفة بعرفة۔

۶۶۹۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن

اس عشرہ کے روزے رکھنا

ہنیدہ بن خالد نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھا کرتے نو ذی الحجہ اور عاشورہ کے روز اور ہر مہینے میں تین دن اور ہر مہینے کی پہلی پیر اور جمعرات کو۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابوصالح اور مجاہد اور مسلم البطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے دنوں کا کوئی نیک عمل ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے اعمال سے زیادہ پیارا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی۔ فرمایا مگر جو اپنی جان اور اپنے مال سے نکلا اور کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹے۔

روزے نہ رکھنا

مسدد، ابوعوانہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں ہرگز روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا

عرفہ کے روز عرفات میں روزہ رکھنا

عکرمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے دولت خانے میں تھے تو انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس سے حضرت ام الفضل بنت

أبي النضر عن عمير مولى عبد الله بن عباس عن أم الفضل بنت الحارث أن ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صوم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فأرسلت إليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشرب۔

حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ عرفہ کے روز کچھ حضرات نے ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق بحث کی۔ بعض کہتے تھے کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض کہتے کہ روزے سے نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جبکہ آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر جلوہ افروز تھے کہ نوش فرما لیا۔

باب ۶۴ في صوم يوم عاشوراء

عاشورہ کے روز روزہ رکھنا

۷۷۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء يوما تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه في الجاهلية فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صامه وأمر بصيامه فلما فرض رمضان كان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ عاشورہ کا روز ایسا ہے کہ جاہلیت میں قریش اس کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی دور جاہلیت میں اس کا روزہ رکھتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض فرما دیئے گئے تو وہ فرض رہے اور عاشورہ کا چھوڑ دیا پس جو چاہتا اس کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا۔

۷۷۱ - حدثنا مسدد نا يحيى عن عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر قال كان عاشوراء يوما نصومه في الجاهلية فلما نزل رمضان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا يوم من أيام الله فمن شاء صامه ومن شاء تركه۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ عاشورہ کے روز کا ہم جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے متعلق حکم نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن بھی اللہ کے دنوں میں سے ہے پس جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۷۷۲ - حدثنا زياد بن أيوب نا هشيم نا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هو اليوم الذي أظهر الله فيه موسى على فرعون ونحن نصومه تعظيما له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو پایا کہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون پر غالب فرمایا تھا۔ لہٰذا تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری نسبت

سلّم نحن أولى بموسى منكم وأمر بصيامه.

باب ٦٤ - ما روي أن عاشوراء اليوم التاسع.

٦٧٣ - حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب أخبرني يحيى بن أيوب أن إسمعيل بن أمية القرشي حدثه أنه سمع أبا غطفان يقول سمعت عبد الله بن عباس يقول حين صام النبي صلى الله عليه وسلم يوم عاشوراء وأمرنا بصيامه قالوا يا رسول الله إنه يوم تعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٦٧٤ - حدثنا مسدد نا يحيى يعني ابن سعيد عن معاوية بن غلاب ح وثنا مسدد نا إسمعيل أخبرني حاجب بن عمر جميعا المعنى عن الحكم بن الأعرج قال أتيت ابن عباس وهو متوسد رداءه في المسجد الحرام فسألته عن صيام يوم عاشوراء فقال إذا رأيت هلال المحرم فاعدد فإذا كان يوم التاسع فأصبح صائما فقلت كذا كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم قال كذلك كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم.

باب ٦٥ - في فضل صومه.

٦٧٥ - حدثنا محمد بن المنهال نا يزيد نا سعيد عن قتادة عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمه أن أسلم أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال صمتم يومكم هذا قالوا لا قال فأتموا بقية يومكم واقضوه قال

حضرت موسیٰ سے ہم زیادہ قریب ہیں اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

جس کے نزدیک عاشورہ نویں دن ہے

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، اسمٰعیل بن امیہ قرشی، ابو غطفان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے سال ہم نویں دن کا روزہ رکھیں گے۔ اگلا سال آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، معاویہ بن غلاب، مسدد، اسمٰعیل، حاجب بن عمر، حکم بن اعرج کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ مسجد حرام میں اپنی چادر سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ پس میں نے ان سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو اس کے دن گنتے رہو جب نواں دن آئے تو اس کا روزہ رکھو۔ میں عرض گزار ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس کے روزے کی فضیلت

عبدالرحمٰن بن مسلمہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا آج جتنا دن باقی ہے اسے پورا کر لو اور اس کی قضا کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یعنی عاشورہ

أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

کی بات ہے۔

بَابُ ۲۲۵ فِي صَوْمِ يَوْمٍ وَفِطْرِ يَوْمٍ۔

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَيَصُومُ يَوْمًا۔

احمد بن حنبل اور محمد بن عیسٰی اور مسدد، سفیان، عمرو، عمرو بن اوس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام روزوں سے داؤدی روزے زیادہ پسند ہیں اور تمام نفل نمازوں سے اللہ تعالیٰ کو داؤدی نماز زیادہ پسند ہے۔ وہ نصف رات سوتے اور تہائی رات قیام کرتے اور چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۲۶ فِي صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسٍ أَخِي مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ۔

ابن ملحان قیسی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو اور فرمایا کہ ہر مہینے میں یہ روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَعْنِي مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

ابو کامل، ابو داؤد، شیبان، عاصم، زر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۲۷ مَنْ قَالَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

جس نے کہا کہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھے

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔

عاصم بن بہدلہ نے سواء الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔ نو چندی پیر اور جمعرات کو نیز دوسرے ہفتے کے پہلے پیر کو۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ

ہنیدہ خزاعی کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں

ابن فضيل نا الحسن بن عبيد الله عن هنيدة الخزاعي عن أمه قالت دخلت على أم سلمة فسألتها عن الصيام فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرني أن أصوم ثلاثة أيام من كل شهر أولها الاثنين والخميس والخميس.

باب من قال لا يبالي من أي الشهر

۶۸۱ - حدثنا مسدد نا عبد الوارث عن يزيد عن معاذة قالت قلت لعائشة أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من كل شهر ثلاثة أيام قالت نعم قلت من أي شهر كان يصوم قالت ما كان يبالي من أي أيام الشهر كان يصوم.

باب النية في الصوم

۶۸۲ - حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب حدثني ابن لهيعة ويحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي بكر بن حزم عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له قال أبو داود رواه الليث وإسحاق بن حازم أيضا جميعا عن عبد الله بن أبي بكر مثله ووقفه على حفصة معمر والزبيدي وابن عيينة ويونس الأيلي.

باب الرخصة فيه

۶۸۳ - حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان ح ونا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع جميعا عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُن سے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے یعنی پہلے پیر اور جمعرات کو نیز دوسری جمعرات کو۔

جس نے کہا جس دن چاہے روزہ رکھے۔

معاذہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کی کہ مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے؟ فرمایا کہ کوئی تخصیص نہ فرماتے بلکہ مہینے کے جن دنوں میں چاہتے روزے رکھتے۔

روزے کی نیت کرنا

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، ابن لہیعہ، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، اُن کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے لیث اور اسحاق بن حازم نے اسی طرح۔ سب نے عبداللہ بن ابوبکر سے اسی کے مانند اور موقوف کیا اسے حضرت حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس الایلی نے۔

اس کی اجازت

محمد بن کثیر، سفیان ... اور عثمان بن ابوشیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ زَادَ وَكِيعٌ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَاهُ لَكَ فَقَالَ أَدْنِيهِ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ۔

کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ جب میں نہیں کہتی تو فرماتے میں روزے سے ہوں۔ وکیع نے یہ بھی کہا کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس ہدیۃً بھیجا گیا ہے ہم نے آپ کے لیے اٹھا رکھا ہے۔ فرمایا اسے لاؤ میں نے صبح سے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن اب تو کھا لیتا ہوں۔

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو حضرت فاطمہ آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئیں اور حضرت اُمِّ ہانی آپ کے دائیں جانب۔ ایک لونڈی برتن میں کوئی پینے کی چیز لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے لے لیا اور اُس میں سے نوش فرمایا۔ پھر حضرت اُمِّ ہانی کو دیا تو انہوں نے اُس میں سے پیا اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں نے روزہ توڑا ہے کیونکہ میرا روزہ تھا۔ فرمایا کیا قضا کا رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو نفلی روزہ توڑنا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

ف۔ نفلی روزہ اگر توڑنا پڑ جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اُس کی جگہ روزہ رکھنا پڑے گا کیونکہ قبل ازیں مختار تھا کہ نفلی روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن رکھ لیا تو پورا کرے۔ یہ توڑ دیا تو دوسرا رکھے۔ اس طرح نفل نماز اگر کسی وجہ سے توڑ دی تو کوئی گناہ نہیں قبل ازیں مختار تھا کہ نفل نماز پڑھتا یا نہ پڑھتا لیکن شروع کر دی تو پوری کرے۔ پوری نہ کی اور توڑ دی تو اب دوبارہ پڑھے کیونکہ اب اس کا ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ

جس کے نزدیک روزے کی قضا ہے

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَفْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَيْكُمَا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور حضرت حفصہ کے لیے ہدیہ کے طور پر کھانا پیش کیا گیا اور ہم دونوں روزے سے تھیں، لیکن ہم نے روزے کھول دیے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں ہدیہ دیا گیا ہے اور ہمارا اس کے لیے دل چاہا تو ہم نے روزے توڑ دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر کچھ بھی الزام

حَتّٰی تَطْلُعَ یَعْنِی الْفَجْرَ۔

نہیں آتا اگر وہاں کسی دوسرے مسلمان مسجد میں روزہ رکھ لیتا۔

باب ۷۵: اَلْمَرْاَۃُ تَصُوْمُ بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِھَا

عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا

۲۴۸۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَاَۃٌ وَبَعْلُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ غَیْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کا خاوند اگر موجود ہو تو رمضان کے روزوں کے علاوہ اُس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اور وہ موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے دے۔

ف۔ عورت نفل روزے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ رکھے اور اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ نفلی روزہ جو عبادت ہے وہ بھی خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنے کی اجازت نہیں تو غور کا مقام ہے کہ پروردگار عالم نے خاوند کو کتنا اونچا مقام دیا ہے جو عورتوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ کاش! مرد اور عورت اپنی اپنی حدود کو پہچانیں اور دوسری قوموں کی بے راہروی کو دیکھ کر اسلامی غیرت کا جنازہ نہ نکالیں۔ دوستو! غیر مسلموں کی پیروی میں مسلمانوں کی نجات اور ترقی و کامرانی نہیں بلکہ ان کی سرخروئی و سربلندی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ ہمارا نصب العین تو یہ ہونا چاہیے۔ ؎

بحق دل بند و راہ مصطفیٰ رو

۲۴۸۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ زَوْجِیْ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَیُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ قَالَ فَسَاَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُھَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّھَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَیْنِ وَقَدْ نَھَیْتُھَا قَالَ فَقَالَ لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃً وَاحِدَۃً لَکَفَتِ النَّاسَ وَاَمَّا قَوْلُھَا یُفَطِّرُنِیْ فَاِنَّھَا تَنْطَلِقُ فَتَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ لَا تَصُوْمُ امْرَاَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا وَاَمَّا قَوْلُھَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور ہم آپ کے پاس تھے وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرا خاوند صفوان بن معطل مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ توڑ دیتا ہے اور صبح کی نماز نہیں پڑھتا مگر جب سورج نکل آتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت صفوان آپ کے پاس موجود تھے، لہٰذا ان سے پوچھا گیا تو عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ کہنا کہ مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں تو یہ دو سورتیں پڑھتی ہے اور میں نے اسے منع کیا کیونکہ لوگوں کو ایک سورت کا پڑھنا کفایت کرتا ہے اور اس کی روزہ توڑنے کی بات، تو یہ متواتر روزے رکھتی ہے۔ اور میں جوان آدمی ہوں اتنا صبر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز سے منع فرمایا کہ عورت اپنے

فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ۔

خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور اس کا کہنا کہ میں سورج طلوع ہونے پر نماز پڑھتا ہوں، تو ہم بال بچے دار ہیں، محنت کرتا ہوں لہٰذا دن چڑھے آنکھ کھلتی ہے۔ فرمایا جب آنکھیں کھلیں تو نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے حماد بن سلمہ۔

بَابُ فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى وَلِيمَةٍ۔

جب روزہ دار کو ولیمہ میں بلایا جائے

۶۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو اُسے قبول کرنا چاہیے۔ اگر روزہ نہ ہو کھانا کھا لے اور اگر روزہ دار ہو تو دعا کرنی چاہیے۔ ہشام نے کہا کہ الصلوٰۃ سے دعا مراد ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے حفص بن غیاث نے بھی۔

۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ۔

اعتکاف

۶۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال تک رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔

ابورافع نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ ایک سال اعتکاف نہ کیا تو اگلے سال آپ نے بیس روز تک اعتکاف فرمایا۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ أَمَرْتُ بِبِنَائِي فَضُرِبَ قَالَتْ وَأَمَرَ غَيْرِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ آلْبِرَّ تُرِدْنَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ وَأَمَرَ أَزْوَاجَهُ بِأَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الْاِعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأُوَلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ۔

کرتے تو نماز فجر پڑھ کر اعتکاف کرنے کی جگہ میں تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ آپ نے رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا لہٰذا خیمہ لگانے کا حکم دیا چنانچہ لگا دیا گیا لہٰذا میرے سوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری ازواج مطہرات نے اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا چنانچہ لگ گئے۔ جب آپ نے نماز فجر پڑھ لی تو خیموں پر نظر گئی تو فرمایا۔ یہ تم نے کس نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا تو آپ کا خیمہ اکھاڑ لیا گیا اور آپ کی ازواج مطہرات نے بھی حکم کیا تو ان کے خیمے بھی اکھاڑ لیے گئے۔ پھر آپ نے اعتکاف کو شوال کے پہلے عشرے تک مؤخر فرما دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن اسحاق اور اوزاعی نے یحییٰ بن سعید سے اسی طرح اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ شوال کی بیس تاریخ سے۔

بَابٌ أَيْنَ يَكُونُ الْاِعْتِكَافُ

اعتکاف کہاں کرے؟

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے مجھے وہ جگہ دکھائی جس میں مسجد کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تو بیس روز اعتکاف فرمایا۔

بَابٌ الْمُعْتَكِفُ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

معتکف کا قضائے حاجت کیلئے گھر میں داخل ہونا

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو سر مبارک کو میرے نزدیک کر دیتے تو میں کنگھی کر دیا کرتی اور آپ کاشانۂ اقدس میں تشریف نہ لاتے مگر انسانی تقاضائے حاجت کے لیے۔

۲۹۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ أَحَدٌ مَالِكًا عَلٰى عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے یونس نے زہری سے۔ اور مالک نے جو عروہ کا عمرہ سے روایت کرنا نقل کیا تو ان کی کسی نے متابعت نہیں کی اور روایت کیا اسے معمر اور زیاد بن سعد وغیرہ نے زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔

۲۹۷ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِيْ رَأْسَهُ مِنْ خَلَلِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے تو حجرے کی کھڑکیوں سے اپنے سر مبارک کو میرے نزدیک کر دیتے تو میں آپ کے سر اقدس کو دھو دیا کرتی۔ مسدد کا بیان ہے کہ میں اس میں کنگھی بھی کر دیتی حالانکہ حائضہ ہوتی۔

۲۹۸ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوْيَةَ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا۔

علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے تو میں رات کے وقت آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوئی اور آپ سے باتیں کرتی رہی۔ پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئی تو مجھے پہنچانے کے لیے آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان کی رہائش حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھی۔ پس دو انصاری گزرے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز چلنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے سبحان اللہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے لہٰذا مجھے خوف ہوا کہ تمہارے دلوں میں

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے دونوں آدمیوں سے ایسا فرما کر ہمیں سبق دیا ہے کہ بعض مواقع پر بڑے سے بڑے آدمی کے متعلق لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا تم اس خیال میں نہ رہنا کہ مجھے ہر کوئی پارسا سمجھے گا بلکہ ایسے مواقع سے پرہیز کرے جن کے باعث لوگوں کے ذہنوں میں غلط فہمی پیدا ہو سکے۔ اگر کوئی ایسا موقع آ گیا جس سے کسی کو بدگمانی لاحق ہونے کا خدشہ ہو تو اس کی وضاحت کر دے تاکہ دوسرا اس سے بدظن اور بدگمان ہو کر ہلاکت میں نہ پڑے کیونکہ شیطان ایسے مواقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور رائی کا پہاڑ بنا کر ایسا گل کھلا دیتا ہے جس کی طرف انسان کے وہم و گمان کا بھی گزر نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۹۹۔ حدثنا محمد بن یحیی بن فارس نا أبو الیمان نا شعیب عن الزهری بإسناده بهذا قالت حتی إذا کان عند باب المسجد الذی عند باب أم سلمة مر بهما رجلان وساق معناه۔

شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور فرمایا (حضرت صفیہ نے) جب مسجد کے دروازے پر تھے جو حضرت ام سلمہ کے دروازے کے پاس ہے تو دو آدمی گزرے۔ باقی حدیث سابق کی طرح بیان کی۔

باب المعتکف یعود المریض۔

معتکف کا مریض کی عیادت کرنا

۵۰۰۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفیلی ومحمد بن عیسی قالا نا عبد السلام بن حرب نا اللیث بن أبی سلیم عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبیه عن عائشة قال النفیلی قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یمر بالمریض وهو معتکف فیمر کما هو ولا یعرج یسأل عنه وقال ابن عیسی قالت إن کان النبی صلی الله علیه وسلم یعود المریض وهو معتکف۔

عبداللہ بن محمد النفیلی اور محمد بن عیسیٰ، عبدالسلام بن حرب، لیث بن ابی سلیم، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرما لیا کرتے تھے۔

۵۰۱۔ حدثنا وهب بن بقیة أنا خالد عن عبد الرحمن یعنی ابن إسحاق عن الزهری عن عروة عن عائشة أنها قالت السنة علی المعتکف أن لا یعود مریضا ولا یشهد جنازة ولا یمس امرأة ولا یباشرها ولا یخرج لحاجة إلا لما لا بد منه ولا اعتکاف إلا بصوم ولا اعتکاف إلا فی مسجد جامع قال أبو داود غیر عبد الرحمن بن إسحاق لا یقول فیه قالت السنة قال أبو داود جعله قول عائشة۔

زہری نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ معتکف کے لیے سنت ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، جنازے کے ساتھ شامل نہ ہو، عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور کسی حاجت کے لیے باہر نہ نکلے مگر جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اعتکاف نہیں مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں مگر جامع مسجد میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت صدیقہ کے سنت فرمانے کو عبدالرحمٰن بن اسحاق کے سوا کوئی نہیں کہتا۔ امام ابوداؤد

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ۔

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ جاہلیت میں ایک رات یا ایک دن خانۂ کعبہ کے پاس اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَبَّرَ النَّاسُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللهِ قَالَ سَبْيُ هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتِلْكَ الْجَارِيَةُ فَأَرْسِلْهَا مَعَهُمْ۔

عمرو بن محمد نے عبد اللہ بن بدیل سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ اسی دوران کہ وہ حضرت عمر اعتکاف میں تھے کہ لوگوں نے تکبیر کہی۔ فرمایا اے عبد اللہ! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہوازن کے قیدی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرما دیا ہے۔ فرمایا تو اس لونڈی کو بھی ان کے ساتھ روانہ کر دو۔

بَاب ۲۵۵ الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَكِفُ۔

مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔ آخِرُ كِتَابِ الصِّيَامِ وَالْاِعْتِكَافِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ پس وہ زردی اور سرخی دیکھتیں۔ چنانچہ کبھی ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتیں۔ روزوں اور اعتکاف کا بیان ختم ہوا۔

اول کتاب الجهاد

جہاد کا بیان

باب ما جاء في الهجرة

ہجرت کا بیان

۲۴۷۵ - حدثنا مؤمل بن الفضل نا الوليد يعني ابن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن أبي سعيد الخدري أن أعرابيا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك إن شأن الهجرة شديد فهل لك من إبل قال نعم قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا۔

عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تم پر افسوس! ہجرت بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ دریا کے دوسری طرف عمل کرتے رہو تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں آئے گی۔

ف۔ جہاں اپنے دین و ایمان کو بچانے کی خاطر ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جانا بڑا درجہ رکھتا ہے وہاں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اپنے فرائض و واجبات کو ادا کرنا اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھنا بھی کار ثواب ہے کہ لوگ اس کو ہجرت [illegible] لیکن مقصود یہ ہے کہ یہ رخصت دی جاتی ہے جب کہ اگر کوئی [illegible] اور مرد کی [illegible] ہے کہ لوگوں میں رہے اور حسب مراتب سے اصلاح احوال کی کوشش کرے کہ لوگ اس کی اصلاح و تبلیغ سے مستفید و مستفیض ہوں۔ خیر کو پھیلانے اور شر کو مٹانے کی معاشرے میں ایک اہم ذمہ داری ہے۔ یہ مروانگی اور [illegible] کے بغیر نہیں ہو سکتا جب کہ آج کل تو جیسے دانشور، راہنما اور مبلغ کہلانے والے دانشمندی، راہ نجات اور اسلام کا جنازہ اپنے ہاتھوں نکال کر اصلاح و تبلیغ کے پردے میں پوری شدت سے فی سبیل اللہ فساد میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۲۴۷۶ - حدثنا عثمان وأبو بكر ابنا أبي شيبة قالا نا شريك عن المقدام بن شريح عن أبيه قال سألت عائشة عن البداوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبدو إلى هذه التلاع وإنه أراد البداوة مرة فأرسل إلي ناقة محرمة من إبل الصدقة فقال لي يا عائشة ارفقي فإن الرفق لم يكن في شيء قط إلا زانه ولا نزع من شيء قط إلا شانه۔

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جنگل میں رہنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہاڑی ڈھلان کی طرف جایا کرتے تھے اور ایک دفعہ آپ نے جنگل کو جانے کا ارادہ کیا تو زکوٰۃ کے اونٹوں سے ایک بغیر سدھایا ہوا اونٹ میرے لیے بھیج کر فرمایا۔ اے عائشہ! نرمی کیا کرو نرمی سے کام بن جاتا ہے اور جو نرمی کا دامن جھٹک دے تو بات بگڑ جاتی ہے۔

باب في الهجرة هل انقطعت

کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے

۲۴۷۷ - حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، حریز، عبدالرحمٰن بن ابو عوف،

أنا عيسى عن حريز عن عبد الرحمن بن أبي عوف عن أبي هند عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها.

ابو ہند، حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہجرت ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ ختم ہو جائے اور توبہ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع کرے۔

٢٤٨٠ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا.

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کا روز وہ ہے جب مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور اچھی نیت ہے اور جب تم سے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو۔

٢٤٨١ - حدثنا مسدد ثنا يحيى عن إسماعيل بن أبي خالد ثنا عامر قال أتى رجل عبد الله بن عمرو وعنده القوم حتى جلس عنده فقال أخبرني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه.

عامر کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا۔ ان کے پاس کافی لوگ تھے تو وہ بھی بیٹھ گیا۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

ف: اپنے دین و ایمان کو بچانے کی خاطر اپنے ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں جانے والا مہاجر ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے بہت اجر دے گا۔ لیکن ہجرت یہی نہیں ہے بلکہ گناہ کے کاموں کو چھوڑ دینا اور دوسروں کو تنگ کرنے سے باز رہنا بھی ہجرت ہے اور ایسا کرنے والا بھی مہاجر کی طرح بڑے اجر کا مستحق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ٢ في سكنى الشام

شام کی سکونت

٢٤٨٢ - حدثنا عبيد الله بن عمر ثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستكون هجرة بعد هجرة فخيار أهل الأرض ألزمهم مهاجر إبراهيم ويبقى في الأرض شرار أهلها

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہجرت کے بعد عنقریب پھر ہجرت ہوگی۔ پس زمین پر بسنے والوں میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کو اختیار کریں گے اور زمین پر وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا کے سب سے گندے ہوں گے زمین انہیں الٹ پلٹ دے گی، اللہ تعالیٰ

تلفظهم أرضوهم تقذرهم نفس الله وتحشرهم النار مع القردة والخنازير.

انہیں بھرپور شمار کرے گا اور آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں جیسا کرے گی۔

۱۱ ۔ حدثنا حيوة بن شريح الحضرمي نا بقية حدثني بحير عن خالد يعني ابن معدان عن ابن أبي قتيلة عن ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الأمر إلى أن تكونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند باليمن وجند بالعراق قال ابن حوالة خر لي يا رسول الله إن أدركت ذلك فقال عليك بالشام فإنها خيرة الله من أرضه يجتبي إليها خيرته من عباده فأما إذا أبيتم فعليكم بيمنكم واسقوا من غدركم فإن الله توكل لي بالشام وأهله.

ابن ابی قتیلہ نے حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب یہ صورتِ حالات آئے گی کہ تمہارے مختلف لشکر ہو جائیں گے۔ ایک شام کا لشکر، ایک یمن کا لشکر اور ایک عراق کا لشکر۔ حضرت ابن حوالہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں یہ صورت پاؤں تو کس کو اختیار کروں؟ فرمایا کہ شام والوں کے ساتھ رہنا کیونکہ وہ اللہ کی زمین میں بہترین ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اس میں جمع کر دے گا۔ اگر تمہیں اس سے انکار ہو تو یمن والوں کے ساتھ رہنا اور اپنے حوض سے پانی پلانا اور اللہ تعالیٰ نے شام اور اس کے رہنے والوں کا ذمہ لیا ہے۔

باب في دوام الجهاد

۱۲ ۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن قتادة عن مطرف عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناوأهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال.

جہاد کا حکم دائمی ہے

مطرف نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر ہمیشہ اپنے مخالفوں سے لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔

ف: اس فرمانِ رسالت کے مطابق امتِ محمدیہ کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو دین و ایمان کے دشمنوں سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہے گا۔ خواہ وہ دشمنانِ دین غیر مسلموں کے رنگ میں ہوں یا مسلمانوں کی شکل میں۔ دونوں قسم کے دشمنوں سے نبرد آزما ہوتا رہے گا۔ شیطان بیرونی طاقت ہے اور نفس اندرونی۔ اسی طرح غیر مسلم دین کے بیرونی دشمن ہیں اور بعض مسلم نما غیر مسلم اندرونی دشمن۔ چنانچہ ان دونوں قسم کے دشمنوں سے قلمی، قولی، مالی اور لسانی ہر طرح جہاد کیا جاتا ہے اور اسلام کے بدترین دشمن وہ ہیں جو مسلمان بن کر مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا کر بے خبر مسلمانوں کی متاعِ ایمانی پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے گندم نما جو فروش رہنماؤں کے شر سے بچانا افضل ترین جہاد اور بہت بڑی عبادت ہے۔ واللہ تعالیٰ

باب في ثواب الجهاد

۱۳ ۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا سليمان بن كثير نا الزهري عن عطاء بن يزيد

جہاد کے ثواب کا بیان

عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ۔

باب [illegible] النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي بِالسِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب [illegible] فِي فَضْلِ الْقَفْلِ مِنَ الْغَزْوِ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ نَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔

باب [illegible] فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُتَنَقِّبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُتَنَقِّبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْزَإِ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

پوچھا گیا۔ کون سے مومن کا ایمان زیادہ مکمل ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس آدمی کا جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اس سے کوئی برائی نہ پہنچے۔

سیاحت کی ممانعت

محمد بن عثمان تنوخی، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث، قاسم بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

جہاد سے لوٹنے کی فضیلت

محمد بن مصفیٰ، علی بن عیاش، لیث بن سعد، حیاۃ، ابن شفی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد سے لوٹنا پلٹنا بھی جہاد کرنے کی طرح ہے۔

دیگر اقوام کے علاوہ رومیوں سے لڑنے کی فضیلت

عبدالخبیر بن ثابت بن قیس کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا۔ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کو ام خلاد کہا جاتا ہے اور اس نے نقاب ڈالی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس سے کہا کہ تم اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی ہو اور تم نے نقاب ڈال رکھی ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا، میری حیا تو نہیں گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کیونکہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔

لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ۔

بَابٌ ۲۶ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ وَالْغَزْوِ

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ بِشْرٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔

جہاد کے لیے بحری سفر

بشیر بن مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں سوار ہو کر سفر کرے گا کوئی سمندر کا مگر حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کیونکہ سمندر کے نیچے گویا آگ (موت) ہے اور گویا سمندر آگ کے نیچے ہے۔

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بتایا جو بہن ہیں حضرت ام سلیم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سوتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ فرمایا تم ان میں شامل ہو۔ ان کا بیان ہے کہ آپ پھر سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ پس اسی طرح فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ فرمایا تم پہلے گروہ میں ہو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ان سے حضرت عبادہ بن صامت نے نکاح کیا اور بحری جہاد کیا تو انہیں ساتھ لے گئے۔ لوٹتے ہوئے ان کے قریب خچر لایا گیا سوار ہونے کے لیے پس اس سے گر پڑیں اور گردن ٹوٹ جانے کے باعث وصال ہو گیا۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت کے سمندری مجاہدوں کو خواب میں دیکھ کر بتانا اور حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عرض کرنا اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ - اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اچھا میں دعا کروں گا بلکہ فوراً ارشاد ہوا: اِنَّكِ مِنْهُمْ تم ان لوگوں میں شامل ہو۔ سبحان اللہ! یہ خلافت کبریٰ کا اظہار ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے خاص لطف و کرم سے اپنے محبوب کو خلیفہ اعظم بنایا اور اپنی مملکت میں با اذن و مختار فرمایا ہے۔ جب ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت

کے بحری مجاہدین کے دوسرے گروہ کا حال بیان فرمایا تو حضرت اُمِّ حرام پھر عرض گزار ہوئیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ - یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ زبانِ رسالت ہوا: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ - تم پہلے گروہ والوں سے ہو۔ سبحان اللہ! غور فرمائیے کہ ان کا پہلے گروہ میں شامل ہو جانا کیسے معلوم ہوا! بھلا ہم جیسے بے خبر لوگ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

۱۹۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلٰى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ وَسَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آپ قباء تشریف لے جاتے تو حضرت اُمِّ حرام بنت ملحان کے پاس بھی جلوہ افروز ہوتے جو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سرِ اقدس کی صفائی کرنے بیٹھ گئیں آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۲۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِيْ قَالَ لَا وَسَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلیم کی بہن حضرت رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو وہ اپنا سر دھو رہی تھیں۔ دوبارہ بیدار ہوئے تو ہنستے ہوئے۔ یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ میرے سر دھونے پر ہنستے ہیں؟ فرمایا نہیں اور آگے کمی بیشی کے ساتھ یہی واقعہ بیان کیا۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ نَا مَرْوَانُ ح وَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْجَوْبَرِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنٰى قَالَ نَا مَرْوَانُ نَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ۔

محمد بن بکار عیشی، مروان۔ عبد الوہاب بن عبدالرحیم جوبری دمشقی، مروان، ہلال بن میمون رملی، یعلیٰ بن شداد نے حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سمندری سفر میں چکرانے والا وہ ہے جس کو قے آئے اور اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے اور جو ڈوب جائے اس کے لیے دو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيْقٍ نَا أَبُوْ مُسْهِرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ

سلیمان بن حبیب نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن خود اللہ تعالیٰ

أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ہے۔ ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکلا تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے یہاں تک کہ اسے موت دے تو جنت میں داخل کرے یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسے واپس لوٹائے دوسرا وہ آدمی جو مسجد کی طرف گیا تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے تو جنت میں داخل کرے یا اجر اور غنیمت دے کر واپس لوٹائے تیسرا وہ آدمی ہے کہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس نے سلام کیا۔ اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

ف۔ حدیث پاک کے مطابق ان تینوں کاموں کو کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے یعنی مجاہد اپنے گھر واپس لوٹ آنے تک۔ جب کہ موجودہ دور کے مسلمان اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر جہاد کرنے سے خیرباد کہہ چکے اور صرف ملک کی خاطر لڑنا یا خانہ جنگی باقی رہ گئی۔ دوسرے مسجد کی طرف جانے والا جب مسلمان کہلوانے والوں کی اکثریت یہ راستہ بھی بھول چکی ہے تیسرے وہ شخص جو گھر میں آئے تو السلام علیکم کہے۔ اتنے آسان کام کو کر کے بھی اگر ہم اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں تو ہمیں اپنی دانشمندی کا ماتم ہی کرنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پارہ —— ۱۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۲۴۸ فِیْ فَضْلِ مَنْ قَتَلَ کَافِرًا۔

کافر کو قتل کرنے کی فضیلت

۲۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمٰعِیْلُ یَعْنِیْ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ فِی النَّارِ کَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ أَبَدًا۔

محمد بن صباح بزاز، اسمٰعیل ابن جعفر، علاء، اُن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر اور اس کا قتل کرنے والا کبھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

ف۔ کافر نے دوزخ میں ضرور جانا ہے لہٰذا اُسے قتل کرنے والے مسلمان کو اللہ تعالیٰ جہنم میں نہیں بھیجے گا بلکہ ایسے مجاہدین کو جنت میں داخل کرے گا۔ مجاہدین کو دوسرے لوگوں پر یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ جہاد کے صلے میں جنت اور اعلیٰ قدر مراتب اُس کے درجات حاصل ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۲۴۹ فِیْ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ۔

مجاہدین کی بیویوں کا احترام

۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ أَهْلِهٖ إِلَّا نُصِبَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْلَ قَدْ خَلَفَكَ هٰذَا فِیْ أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ۔

ابوبریدہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجاہدین کی بیویوں کی عزت خانہ نشینوں پر اس طرح ہے جیسے اُن کی ماؤں کی اور خانہ نشینوں میں جو مجاہدین کی بیویوں کے ساتھ خلافِ توقع کام کرے گا تو قیامت کے روز اُسے کھڑا کر کے مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس نے تیری بیوی کے ساتھ خیانت کی تھی لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟

ف۔ مجاہدین کے اہل و عیال کی نگہداشت کرنا اور اُن کے کام آنا بڑا ضروری ہے کہ اس کے باعث قاعدین کو بھی جہاد کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اگر پیچھے رہنے والوں میں سے کوئی مجاہدین کے بال بچوں کے ساتھ خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اُس خائن کو کھڑا کر کے مجاہد سے روزِ قیامت فرمائے گا کہ جتنی چاہو اس کی نیکیوں میں سے لے لو۔ جب نیکیوں کے سوا اس روز کچھ پلے نہیں ہو گا۔ اور اپنی بداعمالی کے باعث نیکیاں دوسرے کو دینی پڑ گئیں تو نجات کیسے ملے گی؟ لہٰذا ہر

مسلمان کو چاہیے کہ اس دارِ عمل میں ہمیشہ آخرت کی بہتری کو مدِ نظر رکھے اور اپنے اصلی سرمایۂ حیات کو برباد ہونے سے بچانے کی کوشش کرتا رہے۔ ایسے اعمال و افعال سے بچتا رہے جو آخرت میں اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوں۔

بَابٌ ۲۲ فِي السَّرِيَّةِ تُخْفِقُ

۲۴۳۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

مجاہدین کا مالِ غنیمت کے بغیر لوٹنا

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، عبد اللہ بن یزید، حیوۃ اور ابن لہیعہ، ابو ہانی خولانی، عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور انہیں مالِ غنیمت ملے تو آخرت کے اجر سے دو تہائی انہوں نے پا لیا اور ایک تہائی ان کے لیے باقی رہا اور اگر مالِ غنیمت نہ ملے تو ان کا پورا اجر باقی ہے۔

بَابٌ ۲۲ فِي تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔

جہاد کے دوران ذکرِ الٰہی کی فضیلت

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور سعید بن ابی ایوب، زبان بن فائد، سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ کی راہ میں نماز، روزہ اور ذکرِ الٰہی کا درجہ مال خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ہے۔

بَابٌ ۲۲ فِي مَنْ مَاتَ غَازِيًا

۲۴۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّهُ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ۔

جو جہاد کرتا ہوا مر جائے

عبد الوہاب بن نجدہ، بقیہ بن ولید، ابن ثوبان، ثوبان، مکحول، عبد الرحمن بن غنم اشعری، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ کی راہ میں نکلا پھر مر گیا یا مارا گیا تو شہید ہے یا اسے اس کے گھوڑے یا اونٹ نے کچل دیا یا اسے زہریلے جانور نے کاٹ کھایا یا اپنے بستر پر مر گیا یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس طرح بھی مرے وہ شہید ہے اور اسے جنت ملے گی۔

ف۔ مجاہد جب اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر اپنی جان کی بازی لگا دینے کے لیے اپنے گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گھر واپس آنے تک وہ خدا کی حفاظت و ضمانت میں ہے۔ اس دوران اس کی موت خواہ کسی طرح واقع ہو جائے تو خدائے ذوالمنن اُسے شہید ہی شمار کرتا ہے اور اُسے جنت عطا فرماتا ہے کیونکہ اس کا ارادہ اپنی جان کی بازی لگا دینے کا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۴۲ فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ۔

۲۴۸۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ نَا أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ

باب ۲۴۷ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۴۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ

مورچہ بندی کی فضیلت

عمرو بن مالک نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرنے والے کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے دشمن کی خبرداری رکھنے والے کے کہ قیامت تک اُس کے اعمال میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

دورانِ جہاد پہرہ دینے کی فضیلت

سلولی نے حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے وقت ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، اور کافی چلتے رہے یہاں تک کہ شام ہونے کو آئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوا۔ پس ایک سوار آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے سے گیا۔ یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑی پر چڑھا تو ہوازن والوں کو دیکھا کہ اپنی عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو حنین کے مقام پر جمع کر رہے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابو مرثد غنوی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں۔ آپ نے فرمایا۔ تو سوار ہو جاؤ۔ پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھاٹی کی طرف جاؤ اور اس کی بلندی پر چڑھ جانا اور تمہاری وجہ سے آج رات ہم دھوکا نہ کھا جائیں۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی مصلاہ فرکع ركعتين ثم قال هل أحسستم فارسكم قالوا يا رسول الله ما أحسسناه فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو يلتفت إلى الشعب حتى إذا قضى صلاته وسلم قال أبشروا فقد جاءكم فارسكم فجعلنا ننظر إلى خلال الشجر في الشعب فإذا هو قد جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني انطلقت حتى كنت في أعلى هذا الشعب حيث أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما أصبحت اطلعت الشعبين كليهما فنظرت فلم أر أحدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا إلا مصليا أو قاضيا حاجة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أوجبت فلا عليك أن لا تعمل بعدها.

نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا کیا تمہیں اپنا سوار بھی نظر آیا ہے؟ جس وقت نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے لگے اور گھاٹی کی طرف بھی دیکھ لیتے یہاں تک کہ نماز پوری ہو گئی اور سلام پھیر دیا گیا تو فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارا سوار آ گیا ہے پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے تو وہ آ گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا اور عرض گزار ہوئے کہ میں گیا تو اس گھاٹی کی بلندی پر پہنچ گیا جہاں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا۔ خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک آدمی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا آج رات تم اترے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی سو اگر اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو تب بھی کچھ نہیں بگڑے گا۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں کن انکھیوں سے گھاٹی کی طرف دیکھنا اُن کے پیچھے ہونے کا اس میں ابو داؤد نے [illegible] یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے جو دوسروں کے لیے حجت نہیں کہ وہ بھی نماز میں ادھر اُدھر دیکھا کریں بلکہ دوسروں کے لیے آپ نے اسے نماز میں چوری کرنا فرمایا ہے نیز بینائی کے سلب ہو جانے کی وعید سنائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا حتیٰ کہ دوران نماز جنت و دوزخ کا مشاہدہ کرنا، حتیٰ کہ جنت کے پھلوں سے لدی ہوئی ایک ٹہنی کو توڑنے کے لیے دست مبارک بڑھانا وغیرہ امور آپ کی توجہ الی اللہ پر اثر انداز نہیں ہوتے تھے چونکہ دوسروں کی یہ حالت نہیں لہٰذا اور کسی کو یہ اجازت بھی نہیں کیونکہ وہ دوسروں کے لیے خشوع و خضوع کے منافی ہے۔ تحویل قبلہ کے وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کی آمد کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف دیکھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر فرمایا ہے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ (سورۃ البقرۃ ۱۴۴) معلوم ہوا کہ خاص حالت کے باعث یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے دوسروں کے لیے حجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب كراهية ترك الغزو

جہاد ترک کرنے کی مذمت

۲۵۰۲۔ حدثنا عبدة بن سليمان المروزي أنا ابن المبارك نا وهيب قال عبدة يعني ابن

عبدہ بن سلیمان مروزی، ابن المبارک، وہیب، عبدہ، ابن الورد، عمرو بن محمد بن المنکدر، سمی، ابو صالح نے

[illegible] اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مر گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور جہاد کا اس کے دل میں خیال بھی نہ آیا تو اس کی موت نفاق کے ایک حصے پر واقع ہوئی۔

ف۔ جو مرد اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر جس نے کبھی کوشش نہ کی اور نہ ایسا کرنے کا کبھی ارادہ ہوا تو ایسے شخص کا اسلام سے دلی تعلق گویا کبھی قائم ہی نہیں ہوا اور اس کا یہ طرز عمل منافقت کا ایک حصہ ہے۔ انسان کی سربلندی خدمت دین متین میں ہے اور اس سے محروم رہنا بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو [illegible] دین متین کی ترقی و ترویج فرمائے اور خاتمہ بالخیر نصیب کرے۔ آمین۔

٢١ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

عمرو بن عثمان، یزید بن عبد ربہ جرجسی، ولید بن مسلم، یحییٰ بن حارث، قاسم ابو عبد الرحمٰن، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جہاد نہ کیا اور غازی کی تیاری اور اس کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری نہ کی تو اللہ تعالیٰ اُسے ہلا دینے والی مصیبت سے دوچار کرے گا۔ یزید بن عبد ربہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ قیامت سے پہلے۔

٢٢ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد کرو مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے۔

ف۔ کافروں اور مشرکوں سے جہاد کرنے کی مختلف قسمیں ہیں۔ یہاں تین کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یعنی مالی جہاد، جانی جہاد اور لسانی جہاد۔ زبان سے تقریر و تحریر کے ذریعے اسلام کی حقانیت اور کفر و شرک کا بطلان ثابت کرنا لسانی جہاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ۔

جہاد کی عدم شمولیت کا خاص حکم سے منسوخ ہونا

٢٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ خداوندی۔ اگر راہِ خدا میں نہ نکلو گے تو تمہیں عذاب دیا جائے گا۔ سخت عذاب (۹: ۳۹) اور مدینہ والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (۹: ۱۲۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ساتھ والی آیت سے منسوخ ہے کہ: ایمان

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السکینۃ فوقعت فخذہ علی فخذی فوجدت من ثقلہا فی المرۃ الثانیۃ کما وجدت فی المرۃ الاولی ثم سری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ یا زید فقرأت لا یستوی القاعدون من المؤمنین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر الآیۃ کلہا قال زید فانزلہا اللہ عز وجل وحدہا فالحقتہا والذی نفسی بیدہ لکانی انظر الی ملحقہا عند صدع فی کتف۔

آ گئی جس کا بوجھ میں نے دوبارہ محسوس کیا جیسے پہلی دفعہ محسوس کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے زید پڑھو۔ مسلمانوں میں سے برابر نہیں پیچھے بیٹھ رہنے والے (الآیۃ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بغیر کسی تکلیف والے۔ آیت۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو علیحدہ نازل فرمایا اور میں نے اسے ملا دیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے گویا میں الحاق جیسے کو اب دیکھ رہا ہوں جو شانے کی ہڈی کے ساتھ لگایا تھا۔

۷۳۶ ـ حدثنا موسی بن اسماعیل نا حماد عن حمید عن موسی بن انس عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ترکتم بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا ولا انفقتم من نفقۃ ولا قطعتم من واد الا وہم معکم فیہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یکونون معنا وہم بالمدینۃ قال حبسہم العذر۔

موسیٰ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم مدینہ منورہ میں ایسے لوگوں کو بھی چھوڑ آئے ہو کہ جو تم سفر کر رہے ہو، جو مال خرچ کر رہے ہو اور جن وادیوں کو طے کر رہے ہو، ہر کام میں وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کس طرح شمار ہوں گے جبکہ وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں؟ فرمایا کہ انہیں مجبوری نے روکا ہے۔

باب ۲۴۲ ـ ما یجزئ من الغزو

دوسروں کو جہاد کا ثواب ملنا

۷۳۷ ـ حدثنا عبد اللہ بن عمرو بن ابی الحجاج ابو معمر نا عبد الوارث نا الحسین حدثنی یحیی حدثنی ابو سلمۃ حدثنی بسر بن سعید حدثنی زید بن خالد الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلفہ فی اہلہ بخیر فقد غزا۔

عبداللہ بن عمرو بن ابو حجاج، ابو معمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ، ابو سلمہ، بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان فراہم کر دے تو گویا اس نے بھی جہاد کیا اور جو غازی کے اہل و عیال کی اس کے بعد بھلائی کے ساتھ خبر گیری کرے تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

۷۳۸ ـ حدثنا سعید بن منصور انا ابن وہب اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب عن یزید بن ابی سعید مولی المہری عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی بنی لحیان وقال

یزید بن ابو سعید مولیٰ مہری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجتے ہوئے فرمایا۔ چاہیئے کہ دو آدمیوں میں سے ایک (راہ خدا میں) نکلے۔ پھر پیچھے رہنے والوں سے فرمایا کہ

بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

بَابٌ فِي الْجُرْأَةِ وَالْجُبْنِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ

بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

بَابٌ فِي الرَّمْيِ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ

تم میں سے جو مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل و عیال اور مال کی بھلائی کے ساتھ خبرگیری نہ کرے گا اُسے قیامت سے پہلے کسی آفت کا سامنا ہو گا۔

شجاعت اور بزدلی کا بیان

عبداللہ بن جراح، عبداللہ بن یزید، موسیٰ بن علی بن رباح، اُن کے والد ماجد، عبدالعزیز بن مروان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کی دو عادتیں بُری ہیں، ایک بخیلی جو رُلا دینے والی ہے اور دوسری بزدلی جو ذلیل کر دینے والی ہے۔

ارشادِ باری: اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو

ابو عمران کا بیان ہے کہ ہم جہاد کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے قسطنطنیہ (استنبول) کی طرف روانہ ہوئے تھے اور سپہ سالارِ لشکر عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے اور رومی اپنے شہر کی دیوار سے پیٹھیں لگائے ہوئے تھے۔ ایک آدمی دشمن پر حملہ کرنے کے لیے صفوں سے آگے بڑھا تو لوگوں نے کہا رُکو رُکو، لا الٰہ الا اللہ، یہ اپنے ہاتھوں آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت ہم گروہِ انصار کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور اسلام کو غالب کر دیا تو ہم نے کہا کہ آؤ اب اپنے مال و جائیداد میں رہیں اور انہیں درست کریں تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو (۲:۱۹۵)۔ لہٰذا اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا یہ ہے کہ ہم اپنے مالوں میں رہ کر اس کی اصلاح میں مصروف ہو جائیں اور جہاد کو چھوڑ دیں۔ ابو عمران کا بیان ہے کہ حضرت ابو ایوب ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ قسطنطنیہ (استنبول) میں دفن فرمائے گئے۔

تیر اندازی کا بیان

ابو سلام نے خالد بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت

ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک بنانے والے کو جو اس کے بنانے کو نیکی سمجھتا ہے، دوسرے تیر پھینکنے والے کو اور تیسرے تیر پکڑانے والے کو لہٰذا تیر اندازی کرو اور سواری کرو۔ تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے سواری کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے اور اسلام میں کھیل نہیں ہیں مگر تین۔ (۱) آدمی کا اپنے گھوڑے کو سدھارنا (۲) اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کرنا (۳) تیر کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا۔ جو سیکھنے کے بعد نفرت کرتے ہوئے تیر اندازی کو چھوڑ دے تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑا یا فرمایا کہ کفرانِ نعمت کیا۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابو علی ثمامہ بن شفی ہمدانی، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ ارشاد خداوندی ہے اور تیار رہو ان کے خلاف حسب استطاعت قوت کے ساتھ (۸: ۶۰) خبردار قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ خبردار قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ خبردار قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔

ف۔ اس زمانے میں اپنے حریف کو زیر کرنے میں تیر اندازی کو بڑا دخل تھا اور یہ زبردست طاقت و قوت شمار ہوتی تھی آج دشمن کو زیر کرنے کے لیے فنی و تکنیکی مہارت اور متعلقہ ساز و سامان پر کسی ملک کی طاقت و قوت کا دارومدار ہوتا ہے اور دفاعی لحاظ سے اُسے اتنا ہی مضبوط شمار کیا جاتا ہے۔ اس سے بھی آگے دیکھیں تو آجکل طاقت ور ملک اُسی کو کہا جا سکتا ہے جو ایٹمی طاقت بن چکا ہے اور اس کے مقابلے میں وہ ملک کمزور شمار کیے جاتے ہیں جو ایٹم کی طاقت سے محروم ہیں افسوس! مسلمانوں کی آج یہ حالت ہے کہ ان کا ایک ملک بھی ایٹمی طاقت نہیں بن سکا۔ اور سب ہی غیر مسلم اقوام کے دستِ نگر بنے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ملکوں کے سربراہوں کو دولتِ ایمان اور ملی غیرت مرحمت فرمائے کہ یہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ آمین

بَابُ ۲۸۲ فِيمَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا.

جو مالِ دنیا کی خاطر جہاد کرے

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ابو بحریہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جس سے مقصود

اللّٰہ علیہ وسلّم أنّہ قال: الغزو غزوان، فأمّا من ابتغی وجہ اللّٰہ وأطاع الإمام وأنفق الکریمۃ ویاسر الشریک واجتنب الفساد فإنّ نومہ ونبہہ أجر کلّہ، وأمّا من غزا فخرًا وریاءً وسمعۃً وعصی الإمام وأفسد فی الأرض فإنّہ لم یرجع بالکفاف۔

۲۴۲۴۔ حدّثنا أبو توبۃ الربیع بن نافع عن ابن المبارک عن ابن أبی ذئب عن القاسم عن بکیر بن عبد اللّٰہ بن الأشجّ عن ابن مکرز رجل من أہل الشام عن أبی ہریرۃ أنّ رجلًا قال: یا رسول اللّٰہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللّٰہ وہو یبتغی عرضًا من عرض الدنیا، فقال النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: لا أجر لہ، فأعظم ذلک الناس وقالوا للرجل: عُد لرسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فلعلّک لم تفہمہ، فقال: یا رسول اللّٰہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللّٰہ وہو یبتغی عرضًا من عرض الدنیا، فقال: لا أجر لہ، فقالوا للرجل: عُد لرسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم، فقال لہ الثالثۃ فقال لہ: لا أجر لہ۔

۲۴۲۵۔ حدّثنا حفص بن عمر نا شعبۃ عن عمرو بن مرّۃ عن أبی وائل عن أبی موسی أنّ أعرابیًّا جاء إلی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال: إنّ الرجل یقاتل للذکر ویقاتل لیُحمد ویقاتل لیغنم ویقاتل لیُری مکانہ، فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: من قاتل حتّی تکون کلمۃ اللّٰہ ہی أعلی فہو فی سبیل اللّٰہ عزّ وجلّ۔

۲۴۲۶۔ حدّثنا علیّ بن مسلم نا أبو داود نا شعبۃ عن عمرو قال: سمعت من أبی وائل حدیثًا أعجبنی فذکر معناہ۔

رضامندیِ الٰہی ہو، اس میں امام کی پیروی، عمدہ مال خرچ کرنا اور ساتھی سے نرمی برتنا اور فساد سے بچنا ہے۔ اس میں سونا اور جاگنا سب ہی باعثِ ثواب ہیں۔ دوسرا جہاد جو اپنی بڑائی کے لیے دکھانا اور سُنانا ہو، امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد پھیلائے تو وہ نہیں لوٹتا مگر خالی ہاتھ۔

ابوتوبہ ربیع بن نافع، ابن مبارک، ابن ابی ذئب، قاسم، بکیر بن عبداللہ بن اشج، ابن مکرز شامی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور اس کا مقصد دنیا کا مال حاصل کرنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے۔ لوگوں کو یہ بات بھاری نظر آئی اور اس آدمی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پھر پوچھو شاید تم سمجھ نہ سکے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور اس کا مقصد مالِ دنیا حاصل کرنا ہے۔ فرمایا کہ اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پھر پوچھو۔ تیسری دفعہ عرض گزار ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے۔

ابووائل نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ ایک آدمی نام کے لیے لڑتا ہے اور لڑتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، لڑتا ہے کہ اپنا مقام دکھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی بلندی کے لیے لڑا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہی ہے۔

علی بن مسلم، ابوداؤد، شعبہ، عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابووائل سے حدیث سنی جس نے مجھے حیران کیا۔ پھر اسی کو اسی طرح ذکر کیا۔

٧٢٧ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ۔

مسلم بن حاتم انصاری، عبدالرحمن بن مہدی، محمد بن ابو وضاح، علاء بن عبداللہ بن رافع، حنان بن خارجہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے جہاد اور غزوہ کے متعلق بتائیے۔ فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صابر ہو کر اور ثواب کی نیت سے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کا پھل کھانے والا اور ثواب پانے والا بنا کر اٹھائے گا اور اگر تم نے نام وری اور بہادری دکھانے کو لڑائی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریاکار اور بہادر اٹھائے گا۔ اے عبداللہ! جس نیت سے تم لڑے یا قتل کیے گئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حال میں اٹھائے گا۔

ف: جہاد کے اجر کا انحصار مجاہد کی نیت پر ہے۔ اگر صرف رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے جہاد کیا تو اس کے مطابق اجر ملے گا۔ اگر صرف مال غنیمت حاصل کرنے کی غرض سے جہاد کیا تو اجر سے محروم رہے گا۔ غنیمت ملے یا نہ ملے۔ اگر اپنی بہادری اور شجاعت دکھانے کی غرض سے جہاد کیا تو ریاکاروں میں شمار ہوگا۔ غرض نیت کے مطابق ہی اجر ملے گا۔ یہی حال تمام نیکیوں کا ہے اور اس کے مطابق ہی ان پر ثواب و عذاب مرتب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تالیف الجامع الصحیح میں سب سے پہلے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کو لائے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٢٥٣ فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

فضیلت شہادت

٧٢٨ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ وَأَنْزَلَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی غزوۂ اُحد میں شہید کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کی شکل میں بدل دیا جو جنت کی نہروں پر پھرتے ہیں۔ اس کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی قندیلوں میں آجاتے ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں۔ جب انہوں نے کھانے پینے اور رہنے کی خوشبو محسوس کی تو کہنے لگے۔ ہماری طرف سے کون ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں تاکہ جہاد سے ان کی دلچسپی نہ گھٹے اور میدان کارزار میں سستی نہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے خبر پہنچاتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ

اللہ عز وجل ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا إلى آخر الآية.

نے حکم نازل فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے ہیں انہیں مردے خیال نہ کرو (٣: ١٦٩)

ف: اس حدیث اور مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کی کامیابی، ان کی زندگی، جنت میں ان کے خوش و خرم رہنے اور اپنا رزق پانے کی مسلمانوں کو خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ انہیں مردہ نہ کہنا۔ اور دوسری آیت میں فرمایا: ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله أموات بل أحياء ولكن لا تشعرون (٢: ١٥٤)۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو شعور نہیں ہے۔ ان آیات میں شہداء کو مردے کہنے کی ممانعت فرما دی اور بتا دیا کہ تمہیں اگرچہ ان کی زندگی نظر نہیں آتی لیکن نہ انہیں زبان سے مردے کہو اور نہ ان کے متعلق دل میں ایسا خیال رکھو۔ معلوم ہونا چاہیے کہ شہداء بھی انبیائے کرام کے متبع اور خادم ہوتے ہیں اور راہ حق میں جان دینے کے باعث انہیں یہ ابدی حیات میسر آ جاتی ہے تو حضرت انبیائے کرام جن کے صدقے اور قدموں کے طفیل یہ شرف حاصل ہوتا ہے ان کی حیات کا عالم کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جب کہ اہل دنیا کو تو شہیدوں کی زندگی کا بھی شعور نہیں۔ اسی لیے حیاتِ انبیائے کرام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام اپنی دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں۔ ان کی دنیاوی اور موجودہ زندگی میں یہی فرق ہے کہ تبلیغ کا دور ختم ہو گیا تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے، یہ اجماعی عقیدہ رہا ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہاں جو حضرات خارجیت کی بیماری کے باعث مقام نبوت کی عظمت کو دل سے تسلیم ہی نہیں کرتے تو انبیائے کرام کے علم کی بات ہو یا اختیار کی، ہر فضیلت کا انکار کرنا انہوں نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ وہ اگر حیات انبیاء کا انکار کریں تو اس سے انبیائے کرام کی حیات اور مسلمانوں کے اجماعی عقیدے پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

باب ٢٨٤

جنت میں کون جائیں گے

[illegible] - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا عوف حدثتنا حسناء بنت معاوية الصريمية قالت حدثنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي في الجنة والشهيد في الجنة والمولود في الجنة والوئيد في الجنة.

حسناء بنت معاویہ صریمیہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ جنت میں کون ہوں گے؟ فرمایا کہ نبی جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نومولود جنت میں ہوں گے اور زندہ درگور کیے ہوئے جنت میں ہوں گے۔

باب ٢٨٥ في الشهيد يشفع

شہید شفاعت کرے گا

٩٠٢ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا يحيى بن حسان حدثنا الوليد بن رباح الذماري حدثني عمي نمران بن عتبة الذماري قال دخلنا على أم الدرداء ونحن أيتام فقالت أبشروا فإني سمعت أبا الدرداء يقول قال رسول الله

نمران بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ام درداء کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم یتیم ہو گئے تھے۔ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُشَفَّعُ الشَّهِيْدُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيْدِ.

بَابٌ ۲۸ فِي النُّوْرِ يُرٰى عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيْدِ.

۲۵۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهِ نُوْرٌ.

بَابٌ ۲۸

۲۵۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ آخٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا دَعَوْنَا لَهُ وَقُلْنَا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ شَكَّ شُعْبَةُ فِيْ صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

بَابٌ ۲۸ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ.

۲۵۱۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ أَنَا ح وَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنٰى وَأَنَا لِحَدِيْثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِيْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ

صحیح نام رباح بن ولید ہے۔

شہید کی قبر پر بارانِ نور

محمد بن عمرو الرازی، سلمہ بن الفضل، محمد بن اسحاق، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب نجاشی (شاہِ حبشہ) فوت ہو گئے تو ہم کہا کرتے کہ اُن کی قبر پر ہمیشہ نور برستا ہے۔

شہداء کے درجات

عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو شخصوں میں بھائی چارہ کر دیا۔ پس اُن میں سے ایک تو شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے ایک ہفتہ یا کم و بیش دنوں کے بعد فوت ہو گیا۔ پس ہم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کے لیے کیا دعا کی؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اس کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اس کے ساتھی سے ملا دے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس کی نمازوں کے بعد کی نمازیں اور اُس کے روزوں کے بعد کے روزے کہاں جائیں گے؟ شعبہ کو روزے کے بارے میں شک ہے اور اس کے عملوں کے بعد اس کے عمل، بیشک ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان جیسا فرق ہے۔

اُجرت لے کر جہاد کرنا

ابراہیم بن موسیٰ رازی نیز عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابو سلمہ سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر طائی، ابو ایوب انصاری کے بھتیجے سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تم کتنے ہی شہروں کو فتح کر دو گے تو تمہارے کتنے ہی جرار لشکر ہوں گے، اُن لشکروں میں فوجی دستے بنائے جائیں گے تو تم میں سے آدمی ایسے فوجی دستوں میں

عليكم فيها بعوثٌ فيكره الرجلُ منكم البعثَ فيها فيتخلّص من قومه ثم يتصفّح القبائل يعرض نفسه عليهم يقول من أكفيه بعثَ كذا من أكفيه بعثَ كذا ألا وذلك الأجيرُ إلى آخر قطرةٍ من دمه۔

باب في الرخصة في أخذ الجعائل۔

۲۵۲۶۔ حدثنا إبراهيم بن الحسن المصيصي نا حجاج بن محمد ونا عبد الملك بن شعيب نا ابن وهب عن الليث بن سعد عن حيوة بن شريح عن ابن شفي عن أبيه عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للغازي أجره وللجاعل أجره وأجر الغازي۔

باب في الرجل يغزو بأجر الخدمة۔

۲۵۲۷۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب أخبرني عاصم بن حكيم عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن عبد الله بن الديلمي أن يعلى بن منية قال آذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغزو وأنا شيخ كبير ليس لي خادم فالتمست أجيرًا يكفيني وأجري له سهمه فوجدت رجلًا فلما دنا الرحيل أتاني فقال ما أدري ما السهمان وما يبلغ سهمي فسمّ لي شيئًا كان السهم أو لم يكن فسمّيت له ثلاثة دنانير فلما حضرت غنيمته أردت أن أجري له سهمه فذكرت الدنانير فجئت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له أمره فقال ما أجد له في غزوته هذه في الدنيا والآخرة إلا دنانيره التي تسمّى۔

باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان۔

۲۵۲۸۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان نا عطاء بن السائب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو

شامل ہونے کو ناپسند کرے گا اور اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا پھر وہ قبائل پر اپنے آپ کو پیش کرے گا کہ ایسی فوج میں مجھے کون رکھتا ہے جو تمہارا فوج کی جگہ کام دے۔ خبردار ہو جاؤ کہ وہ مزدور ہے اور وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک بھی اُجرت لے رہا ہے۔

اجرت لینے کی اجازت

ابراہیم بن حسن مصیصی، حجاج بن محمد۔ اور عبدالملک بن شعیب، ابن وہب، لیث بن سعد، حیوۃ بن شریح ابن شفی، ان کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غازی کے لیے اپنا ثواب ہے اور سامان دینے والے کو بھی غازی کے برابر ثواب ہے۔

مجاہد کا خدمت کے لیے کسی کو اُجرت پر لے جانا

عبداللہ بن الدیلمی سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد پر جانے سے مطلع کیا اور میں بالکل بوڑھا تھا میرا کوئی خادم بھی نہ تھا تو میں مزدور تلاش کرنے لگا اور میں اُسے حصہ بھی دینا چاہتا تھا۔ پس مجھے ایک آدمی مل گیا جب کوچ کرنے کا وقت آیا تو وہ میرے پاس آکر کہنے لگا میں نہیں جانتا کہ دو حصوں کے حصے کیا ہوں گے اور میرے حصے میں کیا آئے گا؟ آپ میرے لیے کچھ مقرر فرما دیں خواہ حصہ ہو یا نہ ہو۔ پس میں نے اس کے تین دینار مقرر کر دیئے۔ جب مال غنیمت آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے بھی اس کا حصہ دوں لیکن مجھے دینار یاد آگئے۔ چنانچہ میں نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں اس کے لئے جہاد کے عوض دنیا و آخرت میں کچھ نہیں پاتا مگر یہی تین دینار جو مقرر ہوئے ہیں۔

والدین کی ناراضگی کے باوجود جہاد کرنا

عطاء بن سائب کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَايَ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا۔

خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میں اس لیے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا کہ اُن کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں ہنساؤ جیسے انہیں رُلایا ہے۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْعَبَّاسِ هٰذَا الشَّاعِرُ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ۔

ابو العباس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں جہاد کروں؟ فرمایا کیا تمہارے والدین ہیں؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا تو تم اُن کے درمیان میں جہاد کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو العباس شاعر ہے اور اُس کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ فَقَالَ أَبَوَايَ فَقَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا۔

ابو الہیثم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یمن میں تمہارا کوئی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میرے والدین ہیں۔ فرمایا کیا اُن سے اجازت لی ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا ان کے پاس واپس جاؤ اور اُن سے اجازت طلب کرو۔ اگر وہ تمہیں اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ اُن دونوں کے ساتھ نیکی (خدمت) کرو۔

ف۔ معلوم ہوا کہ والدین کا بڑا درجہ ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر بیٹا جہاد نہیں کر سکتا۔ جہاد کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن بیٹا والدین کی خدمت کرنا نہ چھوڑے۔ آج کل والدین کی خدمت سے اولاد کس قدر بے نیاز ہو چکی ہے کہ اس بات کی مطلقاً پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ نہیں سوچتے کہ خدا کی رضا بھی والدین کی رضامندی پر موقوف ہے اور إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمَّهَاتِكُمْ پر نظر بھی نہیں رکھی جاتی کہ جنت تو ہمارے گھروں میں موجود ہے جو والدین کی خدمت سے حاصل ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۹۲ فِي النِّسَاءِ يَغْزُوْنَ۔

عورتوں کا جہاد میں حصہ لینا

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاد میں حضرت اُم سلیم اور انصار کی بعض عورتوں کو لے جایا

وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى۔

کرتے، پانی پلاتے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کے لیے۔

بَابٌ ۲۹۳ فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم حاکم کی معیت میں جہاد کرنا

۷۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (۱) جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اُس کے قتل سے ہاتھ روکنا، کسی گناہ کے باعث اُس کی تکفیر نہ کرو اور کسی عمل کے باعث اُسے اسلام سے خارج نہ کرو۔ (۲) جہاد جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے، اسے نہ کسی ظالم کا ظلم باطل کر سکتا ہے اور نہ عادل کا عدل (۳) تقدیر پر ایمان رکھنا۔

۷۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔

مکحول نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد تم پر واجب ہے ہر امیر کے ساتھ ہو کر خواہ وہ نیک ہو یا بد اور نماز تم پر واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کیے ہوں اور نماز ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کیے ہوں۔

بَابٌ ۲۹۴ الرَّجُلُ يَتَحَمَّلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو

دوسرے کی سواری کے سہارے جہاد کرنا

۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ

نبیح عنزی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کا ارادہ کیا تو فرمایا اے گروہ مہاجرین و انصار! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس مال نہیں اور نہ ان کے رشتہ دار ہیں۔ پس تم میں سے ہر شخص دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ شریک کر لے اور ہم میں سے سواری والا دوسروں کی طرح اپنی ہی باری پر سوار ہو۔ حضرت جابر کا

يَحْمِلُنَا إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِي أَحَدَهُمْ قَالَ فَضَمَمْتُ إِلَى اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي۔

بیان ہے کہ میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا تھا اور میں دوسروں کی طرح اپنی باری پر ہی سوار ہوتا تھا۔

باب ۲۵ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

جو ثواب اور غنیمت کے لیے جہاد کرے

۲۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْإِيَادِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ قَالَ عَلَى هَامَتِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ۔

ضمرہ بن زغب الایادی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اترے اور مجھ سے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت کے لیے پیدل بھیجا۔ ہم واپس لوٹے اور ذرا سی مال غنیمت ہاتھ نہ آیا۔ ہمارے چہروں پر افسردگی ملاحظہ فرما کر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کرنا کہ میں مجبور ہو جاؤں اور انہیں ان کی جانوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ یہ عاجز ہو جائیں اور انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ دوسروں کو ان پر ترجیح دیں۔ پھر دست مبارک میرے سر پر رکھا یا میری پیشانی پر اور فرمایا۔ اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس (شام) میں اتر آئی ہے تو سمجھ لینا کہ زلزلے، جھگڑے اور بڑے بڑے کام نزدیک آ گئے اور قیامت اُن دنوں اتنی قریب ہو گی جیسے میرا یہ ہاتھ تمہارے سر سے۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا۔ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ سے مراد غالباً حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ہے جو قیامت کے بالکل نزدیک قائم ہو گی۔ حضرت امام مہدی کی خلافت، حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نزول اور خروج دجال تقریباً ایک ہی زمانے میں ہوگا اور یہ قیامت کے بالکل نزدیک ہونے کی علامتیں ہوں گی۔ جیسا کہ احادیث مطہرہ میں آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۶ فِي الرَّجُلِ يَشْرِي نَفْسَهُ

جو اپنی جان خدا کو بیچ دے۔

۲۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ایسے آدمی کو پسند فرماتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اُس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوں لیکن وہ اس کے گناہ کو تو نظر رکھ کر واپس آ جائے یہاں تک کہ اُس کا خون بہا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ میرے ساتھ

يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلٰٓئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى أُهْرِيقَ دَمُهُ.

اُسے جو محبت ہے اور میرے پاس جو اس کی میزبانی کے لیے ہے وہ اُسے واپس لے آئی یہاں تک کہ اُس کا خون بہایا گیا۔

بَابٌ ۲۹۵ فِيمَنْ يُسْلِمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

جو مسلمان ہوا اور پھر راہِ خدا میں مارا گیا

۲۵۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتّٰى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتّٰى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلٰى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلّٰهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ مَا صَلّٰى لِلّٰهِ صَلٰوةً.

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن اقیش زمانۂ جاہلیت میں سود لیا کرتے تھے۔ انہوں نے اُس کی وصولی سے پہلے مسلمان ہونا ناپسند کیا، یہاں تک کہ اُسے وصول کر لیا۔ اُحد کے روز انہوں نے حاضر ہو کر کہا: میرے چچا زاد بھائی (حضور) کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ اُحد میں۔ کہا چچا فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا، اُحد میں۔ پوچھا فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا اُحد میں۔ پس انہوں نے اپنی زرہ پہنی، اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب مسلمانوں نے انہیں دیکھا تو کہنے لگے: اے عمرو! ہم سے الگ رہنا۔ کہا میں بھی ایمان لے آیا ہوں۔ پس لڑتے رہے اور زخمی ہو گئے تو انہیں اُن کے گھر والوں کے پاس پہنچا دیا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ نے اُن کی بہن سے فرمایا: ان سے پوچھو کہ اپنی قوم کی حمایت میں کیا یا اُن کی خاطر ناراض ہو کر یا اللہ کے غضب سے ڈرتے ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجات کا دارومدار ایمان پر ہے۔ اگر نیک عمل ایمان کا حصہ ہوتے تو حضرت عمرو بن اقیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ایک بھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نہ جہاد کے علاوہ کوئی اور نیک عمل کیا تھا۔ اُن کے متعلق فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ کیوں فرمایا جاتا؟ ہاں نیک اعمال ایمان کی تقویت اور حصولِ درجات کا باعث ضرور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۹۶ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ بِسِلَاحِهِ.

جو اپنے ہی ہتھیار سے مر جائے

۲۵۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَحْمَدُ كَذَا قَالَ هُوَ وَعَنْبَسَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ يُونُسَ قَالَ أَحْمَدُ وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن کعب بن مالک۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ احمد نے ایسا ہی کہا ہے کہ وہ اور عنبسہ بن خالد، احمد نے کہا کہ صحیح عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خیبر کے روز میرے بھائی

عَبْدِ اللهِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا** فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۷۶۷ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغَرْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ فَلَفَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَشَهِيدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ۔

بَابُ ۲۹۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ۔

۷۶۸ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي رِزْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

نے جان توڑ کر جہاد کیا۔ جب اپنی تلوار واپس کھینچی تو اپنی ہی تلوار سے شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے متعلق گفتگو کی اور شک کیا کہ یہ ایسے آدمی تھے جن کی موت اپنے ہی ہتھیار سے واقع ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہاد کرتے ہوئے مجاہدانہ فوت ہوئے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت سلمہ بن اکوع کے صاحبزادے سے پوچھا تو انہوں نے اپنے والد ماجد کے حوالے سے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی مگر یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **انہوں نے جھوٹ کہا** وہ جہاد کرتے ہوئے مجاہدانہ فوت ہوئے اور ان کے لیے دوگنا اجر ہے۔

معاویہ بن ابو سلام کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ ہم نے جہینہ کے ایک قبیلے پر حملہ کیا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے ان (جہینہ) کے ایک آدمی کا قصد کیا اور اس پر ضرب لگائی لیکن وار خطا گیا اور تلوار خود اسی کو آ لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا۔ اے مسلمانوں کے گروہ! تمہارا بھائی۔ چنانچہ لوگ اس کی جانب لپکے لیکن وہ وفات پا چکا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اسی کے کپڑوں میں مع خون میت لپیٹ دیا اور اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ شہید ہے؟ فرمایا۔ ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔

تصادم کے وقت کی دعا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی ہیں (۱) اذان کے وقت کی اور (۲) تصادم کے وقت جب کہ ایک دوسرے سے بھڑ جائیں۔ موسیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے رزق بن سعید بن عبدالرحمٰن نے ابو حازم سے، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ابن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: وتحت المطر.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بارش کے وقت کی دعا بھی۔

باب في من سأل الله الشهادة.

۲۵۴۱ - حدثنا هشام بن خالد أبو مروان وابن المصفى قالا ثنا بقية عن ابن ثوبان عن أبيه يرد إلى مكحول إلى مالك بن يخامر أن معاذ بن جبل حدثهم أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن سأل الله القتل من نفسه صادقا ثم مات أو قتل فإن له أجر شهيد. زاد ابن المصفى من هنا: ومن جرح جرحا في سبيل الله أو نكب نكبة فإنها تجيء يوم القيامة كأغزر ما كانت لونها الزعفران وريحها ريح المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله عز وجل فإن عليه طابع الشهداء.

جو اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے

مالک بن یخامر سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو اونٹنی دوہنے کے وقفے کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی پھر وہ مر گیا یا قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔ ابن مصفی نے یہاں یہ بھی کہا، جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا یا کوئی چوٹ آئی تو قیامت کے روز اس کے ساتھ حاضر ہوگا جب کہ اس کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور اللہ کی راہ میں نکلتے ہوئے جس شخص کو پھوڑا نکل آیا تو اس پر شہیدوں والی مہر ہوگی۔

باب في كراهية جز نواصي الخيل وأذنابها.

۲۵۴۲ - حدثنا أبو توبة عن الهيثم بن حميد ح وحدثنا خشيش بن أصرم ثنا أبو عاصم جميعا عن ثور بن يزيد عن نصر الكناني عن رجل وقال أبو توبة عن ثور بن يزيد عن شيخ من بني سليم عن عتبة بن عبد السلمي وهذا لفظه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها ولا أذنابها فإن أذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصيها معقود فيها الخير.

گھوڑوں کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنے کی ممانعت

ابو توبہ، ہیثم بن حمید اور خشیش بن اصرم، ابو عاصم، ثور بن یزید، نصر کنانی، ایک آدمی، ابو توبہ، ثور بن یزید، بنی سلیم کے ایک شیخ، حضرت عتبہ بن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ گھوڑوں کی پیشانی، ایال اور دم کے بال کتر کر علیحدہ نہ کیا کرو کیونکہ ان کی دمیں مکھیاں اڑانے کے لیے ہیں، ان کی ایالیں گرمی سے بچاتی ہیں اور ان کی پیشانیاں بھلائی سے وابستہ ہیں۔

باب فيما يستحب من ألوان الخيل.

۲۵۴۳ - حدثنا هارون بن عبد الله ثنا

گھوڑوں کے کونسے رنگ عمدہ ہیں

عقیل بن شبیب نے حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ

هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو صحابی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم گھوڑا رکھا کرو جس کی پیشانی سفید اور اگلے پچھلے پاؤں سفید ہوں یا پیشانی سفید اور اگلے پاؤں سفید ہوں یا پیشانی اور چاروں پاؤں سیاہ و سفید ہوں (گویا پسندیدہ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ کمیت، اشقر اور ادہم)۔

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ نَا عَقِيلٌ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ كُمَيْتٍ أَغَرَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فَضَّلَ الْأَشْقَرَ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ أَشْقَرَ۔

محمد بن عوف طائی، ابوالمغیرہ، محمد بن مہاجر، عقیل، ابن وہب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم گھوڑا رکھا کرو اشقر یعنی جس کی پیشانی اور اگلے پاؤں سفید ہوں یا کمیت یعنی جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں پھر اسی طرح ذکر کیا۔ محمد بن مہاجر نے کہا کہ میں نے ان (عقیل) سے پوچھا کہ اشقر کو فضیلت کیوں ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو سب سے پہلے جو فتح کی خوشخبری لے کر آیا وہ اشقر گھوڑے والا تھا۔

۲۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا۔

یحییٰ بن معین، حسین بن محمد، شیبان، عیسیٰ بن علی، ان کے والد ماجد، ان کے جدِ امجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے کی برکت اس کی سُرخی میں ہے۔

۲۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ نَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا۔

ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑوں میں سے گھوڑی کو بھی فرس شمار فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

ناپسندیدہ گھوڑے

۲۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ يَكُونُ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَفِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے کے شکال کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کا دایاں پاؤں سفید ہو اور بایاں ہاتھ یا دایاں ہاتھ اور بایاں پیر میں سفیدی ہو۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

٢٥٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ قَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً۔

جانوروں اور مویشیوں کی خبرگیری کا حکم

عبد اللہ بن محمد نفیلی، مسکین بن بکیر، محمد بن مہاجر، ربیعہ بن یزید، ابو کبشہ سلولی، حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی کمر اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ فرمایا، اللہ سے ڈرو ان بے زبان جانوروں کے بارے میں، ان پر اچھی طرح سوار ہوا کرو اور انہیں اچھی طرح کھلایا کرو۔

ف۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات پر قربان کہ آپ نے بے زبان جانوروں کے ساتھ بھی نیکی اور اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی حالانکہ انسان تو پھر انسان ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ۔ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق وہی ہیں جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مَهْدِيٌّ نَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ۔

سعد مولیٰ حسن بن علی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور آہستہ سے مجھے ایک بات کہی اور فرمایا کہ لوگوں میں سے یہ کسی کو نہ بتانا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کے وقت پردہ کی غرض سے دو قسم کی جگہیں پسند تھیں، اونچی جگہ کی آڑ یا درختوں کا جھنڈ۔ ان کا بیان ہے کہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو رویا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے؟ پس انصار میں سے ایک نوجوان آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرا ہے۔ فرمایا کہ تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس کا خدا نے تمہیں مالک بنایا ہے، اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

ف۔ اس حدیث سے جہاں بے زبان جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ہدایت ملی وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانوروں کی بولی بھی سمجھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مرجعِ خلائق اور سب کا فریاد رس بنایا ہے۔ اسی لیے تو اونٹ نے آپ کے حضور اپنے مالک کی شکایت کی تھی۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے زبان جانور اور بے جان چیزیں بھی پہچانتی تھیں کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے خلیفۂ اعظم اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ سا یہ آپ کے حضور فریادیں پیش کرتے، آپ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے، آپ کے بلانے پر حاضر ہو جاتے، آپ کا کلمہ پڑھتے اور آپ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا کرتے تھے۔ پروردگارِ عالم نے جانوروں اور بے جان چیزوں میں بھی اپنی معرفت کے ساتھ اپنے محبوب کی معرفت رکھی ہے اور وہ آپ کے منصبِ رفیع کو پہچانتے ہیں۔ کیونکہ سب کی تخلیق آپ کے نور سے ہوئی ہے اور كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ۔ انسان اشرفِ مخلوق میں پیدا ہو کر حبیبِ پروردگار کے منصب کو نہ پہچانے بلکہ ان کی عظمت و رفعت کا انکار کرے تو أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ۔ (۷:۱۷۹) کا مصداق ہوگا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو بھی ہدایت فرمائے اور سب کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ آمین۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اُسے شدت کی پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس میں اُتر کر پانی پی لیا۔ جب وہ باہر نکلا تو ایک کتا مارے پیاس کے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے دل میں سوچا کہ اس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہوگی جو میری ہوئی تھی۔ لہٰذا وہ کنوئیں میں اُترا، اپنے موزے میں پانی بھر اُسے منہ سے پکڑا اور باہر نکل آیا اور کتے کو پانی پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں ہمارے لیے ثواب ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے۔

بَابٌ فِي نُزُولِ الْمَنَازِلِ۔

منزلوں پر اُترنا

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔

حمزہ ضبی نے سنا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب ہم کسی منزل پر اُترتے تو نماز نہ پڑھتے جب تک کجاووں کو اونٹوں کے اوپر سے اُتار نہ لیتے۔

بَابٌ فِي تَقْلِيدِ الْخَيْلِ بِالْأَوْتَارِ

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أُرَى أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ الْعَيْنِ۔

گھوڑوں کو تانت والے ہار پہنانا

عباد بن تمیم کو حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیغام دے کر بھیجا۔ عبداللہ بن ابوبکر نے کہا کہ آپ نے فرمایا جب کہ لوگ اپنے ٹھکانوں میں تھے کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا باقی نہ رکھا جائے بلکہ کوئی اور گنڈا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ نظر کی خرابی سے گردنوں میں گنڈے ڈالتے ہوں گے۔

بَابٌ فِي إِكْرَامِ الْخَيْلِ وَارْتِبَاطِهَا

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ۔

گھوڑوں کی مناسب دیکھ بھال

عقیل بن شبیب نے حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہیں حضور کی صحبت کا شرف حاصل ہوگیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کو باندھ کر رکھا کرو۔ نیز ان کی پیشانیوں اور پشتوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا اعجازہا کی جگہ اکفالہا فرمایا اور انہیں ہار پہنایا کرو لیکن ان کے گلے میں تانت کا ہار نہ ڈالا کرو۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ الْأَجْرَاسِ

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ۔

گھنٹی لٹکانے کا بیان

ابو الجراح مولیٰ ام حبیبہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے (رحمت کے) ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی ہو۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے (رحمت کے) ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان گھنٹی یا کتا

جَرَسٌ أَوْ كَلْبٌ.

ہو۔

٧٨٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ.

علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھنٹی کے اندر شیطان کا باجا ہے۔

بَابٌ ٣١ فِي رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ.

فضلہ خور جانور پر سوار ہونا

٧٨٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فضلہ خور جانور پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

٧٨٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ نَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا.

احمد بن ابو سریج الرازی، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابو قیس، ایوب سختیانی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضلہ خور اونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ٣٢ فِي الرَّجُلِ يُسَمِّي دَابَّتَهُ.

اپنی سواری کا نام رکھنا

٧٨٧- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ.

ہناد بن سری، ابوالاحوص، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں گدھے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا جس کا نام عُفیر تھا۔

بَابٌ ٣٣ فِي النِّدَاءِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِي.

کوچ کے وقت پکارنا کہ اے اللہ کے فوجیو! سوار ہو جاؤ

٧٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللّٰهِ إِذَا فَزِعْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا فَزِعْنَا

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابوداؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اما بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لشکر کا نام اللہ کا لشکر رکھا اور جب ہم فارغ ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب فارغ ہو جاؤ تو اکٹھے اور صبر و سکون سے رہنا اور اسی طرح جب

بالجماعة والعسكر والسكينة وإذا أتانا.

ہم مصروفِ کار ہوتے۔

باب ۵۲ النهي عن لعن البهيمة.

۷۸۹ ـ حدثنا سليمان بن حرب نا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فسمع لعنة فقال ما هذه قالوا هذه فلانة لعنت راحلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم ضعوا عنها فإنها ملعونة فوضعوا عنها قال عمران فكأني أنظر إليها ناقة ورقاء.

جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت

ابو المہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں تھے تو آپ نے لعنت کرنے کی آواز سنی فرمایا کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں اپنی سواری پر لعنت کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے اوپر سے بوجھ اتار لو کیونکہ وہ ملعون ہے۔ پس انہوں نے سامان اتار لیا۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ گویا میں اب بھی اُس سیاہی مائل اونٹنی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

باب ۵۳ في التحريش بين البهائم.

۷۹۰ ـ حدثنا محمد بن العلاء أخبرني يحيى بن آدم عن قطبة بن عبد العزيز بن سياه عن الأعمش عن أبي يحيى القتات عن مجاهد عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم.

جانوروں کو آپس میں لڑانا

محمد بن علاء، یحییٰ بن آدم، قطبہ بن عبدالعزیز بن سیاہ، اعمش، ابو یحییٰ قتات، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

ف: تفریحِ طبع کے لیے جانوروں کو آپس میں لڑانا اُن پر ظلم اور زیادتی ہے۔ فرمانِ رسالت کے تحت مرغوں، بٹیروں، کبوتروں، مینڈھوں اور سانڈوں کو آپس میں لڑانا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۴ في وسم الدواب.

۷۹۱ ـ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن هشام بن زيد عن أنس قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بأخ لي حين ولد ليحنكه فإذا هو في مربد يسم غنما أحسبه قال في آذانها.

جانوروں پر نشانی لگانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں تحنیک کے لیے بھائی کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ پیدا ہوا تھا۔ اس وقت آپ باڑے میں بکریوں کو نشانیاں لگا رہے تھے۔ غالباً اُن کے کانوں پر۔

باب ۵۵ النهي عن الوسم في الوجه والضرب في الوجه.

۷۹۲ ـ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه بحمار قد وسم في وجهه فقال

چہرے پر نشانی لگانے اور مارنے کی ممانعت

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کیا

أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

بَابٌ ١٣ فِي كَرَاهِيَةِ الْحُمُرِ تُنْزَى عَلَى الْخَيْلِ.

٧٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

بَابٌ ١٤ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ.

٧٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوَرِّقٍ يَعْنِي الْعِجْلِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا فَأَيُّنَا اسْتُقْبِلَ أَوَّلًا جَعَلَهُ أَمَامَهُ فَاسْتُقْبِلَ بِي فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَإِنَّا لَكَذَلِكَ.

بَابٌ ١٥ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ.

٧٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ.

تمہیں یہ بات نہیں پہنچی کہ میں نے اُس پر لعنت کی ہے جو جانور کے چہرہ پہ داغ لگائے یا اس کے چہرہ پہ مارے، ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

گدھے کو گھوڑی پر چڑھانے میں کراہیت ہے۔

ابن زریر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر ایک خچر پیش کیا گیا تو آپ اُس پر سوار ہوتے تھے۔ پس حضرت علی نے کہا کہ کیوں نہ ہم بھی گدھے کو گھوڑی پر چڑھایا کریں تاکہ ہمیں بھی یہ چیز حاصل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے خبر ہیں۔

تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا

مورق عجلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو لوگ ہمیں استقبال کے لیے لے جاتے جو استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے ہوتا آپ اُسے اپنے آگے بٹھا لیتے۔ پس میرے ساتھ استقبال کیا گیا تو مجھے اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر حسن اور حسین نے استقبال کیا تو انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ پس ہم مدینہ منورہ میں اسی طرح داخل ہوئے۔

سواری پر بیکار لدے رہنا

ابو مریم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے لیے مطیع کر دیا ہے تاکہ تمہیں کسی شہر تک پہنچا دیں، جہاں تم نہیں پہنچ سکتے تھے مگر جان کھپا کر اور تمہارے لیے زمین کو بنایا ہے کہ اپنی ضرورتیں اُس پر پوری کیا کرو۔

بَابٌ فِي الْجَنَائِبِ

۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِجُنَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ

کوتل اونٹوں کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض اونٹ شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں اور بعض گھر شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں۔ پس شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھے ہیں کہ تم میں سے کوئی کوتل اونٹوں کو لے کر نکلتا ہے اور ان میں سے کسی اونٹ پر سواری نہیں کرتا۔ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چلنے سے عاجز ہو گیا ہے لیکن اُسے سوار نہیں کرتا اور شیطان کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید بن ابوہند کہا کرتے کہ میرے خیال میں یا ایسے گھر وہ ہودج ہیں جن پر لوگ ریشمی پردے ڈالتے ہیں۔

ف۔ معلوم ہوا کہ جن چیزوں سے آدمی خود فائدہ حاصل نہیں کرتا اور نہ اُن کے ذریعے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ انسان کے نہیں بلکہ شیطانوں کے حصے کی ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ قدرت نے اُسے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان سے خود بھی فائدہ حاصل کرے اور دوسروں کو بھی ان سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے کہ یہ شکر گزاری کا راستہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ

۷۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ

۷۹۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا قَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ حَقَّهَا وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ

جلدی چلنے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم فراوانی میں سفر کرو تو اونٹوں کو اُن کا حق دیا کرو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو سفر طے کرنے میں جلدی کرو اور جب رات کو اُترنے کا ارادہ کرو تو راستے سے ہٹ کر ٹھہرا کرو۔

حسن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح روایت کی۔ سادی کا بیان ہے کہ ارشاد گرامی حقہا کے بعد فرمایا۔ اور منزل سے آگے نہ بڑھا کرو۔

بَابٌ فِي الدُّلْجَةِ

۷۹۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ

اندھیرے سے ہی چلنا

ربیع بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل۔

میں چلنے کو ضروری ٹھہرالو کیونکہ رات کو سفر زیادہ طے ہوتا ہے۔

ف۔ درحقیقت یہ تلقین اس زمانے کے لیے تھی جب قافلوں کی صورت میں اونٹوں وغیرہ پر سوار ہو کر دور دراز کے سفر دنوں میں طے کیے جاتے تھے۔ اب وہ سفر تو نہیں رہے لہٰذا رات کو سفر زیادہ طے ہونے کی بات بھی نہیں رہی ہاں اس کی یہ صورت باقی ہے کہ اب رات کو سفر کرنے میں ملازم و مزدور کی چھٹی بچ جاتی ہے اور کاروباری آدمی کے کاروبار کا ناغہ نہیں ہوتا اس لیے رات کے سفر کی افادیت اب بھی اسی طرح باقی ہے۔ اگر زبان رسالت کی تعمیل میں رات کا سفر اختیار کیا جائے تو باعث ثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب: ربّ الدابة أحق بصدرها۔

جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

۸۰۰۔ حدثنا أحمد بن محمد بن ثابت المروزي حدثني علي بن حسين حدثني أبي حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي بريدة يقول بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي جاء رجل ومعه حمار فقال يا رسول الله اركب وتأخر الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أنت أحق بصدر دابتك مني إلا أن تجعله لي قال فإني قد جعلته لك فركب۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس کے پاس گدھا تھا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیے اور وہ پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم میری نسبت آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو مگر جبکہ اسے میرا کر دیتے۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا پس آپ سوار ہو گئے۔

باب: في الدابة تعرقب في الحرب۔

لڑائی میں سواری کی کونچیں کاٹ دینا

۸۰۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ثنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق حدثني ابن عباد عن أبيه عباد بن عبد الله بن الزبير حدثني أبي الذي أرضعني وهو أحد بني مرة بن عوف وكان في تلك الغزاة غزاة مؤتة قال والله لكأني أنظر إلى جعفر حين اقتحم عن فرس له شقراء فعقرها ثم قاتل القوم حتى قتل قال أبو داود هذا الحديث ليس بالقوي۔

عبداللہ بن محمد النفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابن عباد، عباد بن عبداللہ بن زبیر کے رضاعی باپ نے حدیث بیان کی جو بنی مرہ بن عوف کے ایک فرد تھے اور یہ اس غزوہ کی بات ہے جسے غزوۂ موتہ کہتے ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم، گویا میں جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ اپنے اشقر گھوڑے سے کود پڑے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں پھر کافروں سے لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

بَابٌ ۳۳۲ فِي السَّبْقِ بِالْقَدَمِ

۸۰۲ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ۔

۸۰۳ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا۔

۸۰۴ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا۔

۸۰۵ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ۔

بَابٌ ۳۳۳ فِي السَّبْقِ عَلَى الرِّجْلِ۔

۸۰۶ـ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔

بَابٌ ۳۳۴ فِي الْمُحَلِّلِ۔

۸۰۷ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ

سبقت لے جانے کا بیان

نافع بن ابی نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبقت لے جانا نہیں ہے مگر اونٹ اور گھوڑے دوڑانے یا تیر اندازی میں۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھڑ دوڑ کروائی اور جو گھوڑے سدھائے ہوئے نہ تھے ان کی گھڑ دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک کروائی۔ اور حضرت عبداللہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھڑ سواری میں سبقت لے جانے کی خاطر گھوڑے کو تیار کیا کرتے تھے۔

احمد بن حنبل، عقبہ بن خالد، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ کروائی اور تجربہ کار گھوڑے کو [illegible] سے فضیلت دی۔

مرد سے سبقت لے جانا

ابو صالح انطاکی محبوب بن موسیٰ، ابو اسحاق فزاری، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد اور ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ دوڑ کی اور میں سبقت لے گئی۔ جب میرا بدن بھر گیا اور ہم نے دوڑ لگائی تو آپ مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا کہ یہ اس سبقت کا بدلہ ہو گیا۔

تیسرے کے شریک ہونے کا بیان

مسدد، حصین بن نمیر، سفیان بن حسین، [illegible]

نا سفيان بن حسين ح وثنا علي بن مسلم نا عباد بن العوام أنا سفيان بن حسين المعنى عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أدخل فرسا بين فرسين يعني وهو لا يؤمن أن يسبق فليس بقمار ومن أدخل فرسا بين فرسين وقد أمن أن يسبق فهو قمار۔

٨٠٨۔ حدثنا محمود بن خالد نا الوليد ابن مسلم عن سعيد بن بشير عن الزهري بإسناد عباد ومعناه۔

باب ٣٢ الجلب على الخيل في السباق۔

٨٠٩۔ حدثنا يحيى بن خلف نا عبد الوهاب ابن عبد المجيد نا عنبسة ح وحدثنا مسدد نا بشر بن المفضل عن حميد الطويل جميعا عن الحسن عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب ولا جنب زاد يحيى في حديثه في الرهان۔

٨١٠۔ حدثنا ابن المثنى نا عبد الأعلى عن سعيد عن قتادة قال الجلب والجنب في الرهان۔

باب ٣٣ السيف يحلى۔

٨١١۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا جرير ابن حازم نا قتادة عن أنس قال كانت قبيعة رسول الله صلى الله عليه وسلم فضة۔

٨١٢۔ حدثنا محمد بن المثنى نا معاذ ابن هشام حدثني أبي عن قتادة عن سعيد ابن أبي الحسن قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فضة قال قتادة

مسلم، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دو گھوڑوں کے درمیان میں گھوڑا داخل کیا اور اس کے جیتنے کا یقین نہ ہو تو یہ جوا نہیں ہے اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان میں گھوڑا داخل کیا اور اس کے جیت جانے کا یقین ہو تو یہ جوا ہے۔

محمود بن خالد، ولید بن مسلم، سعید بن بشیر، زہری نے عباد کی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا۔

گھڑ دوڑ میں کسی کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا

یحییٰ بن خلف، عبدالوہاب بن عبدالمجید، عنبسہ، مسدد بشر بن مفضل، حمید الطویل، حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھڑ دوڑ میں نہ جلب ہے اور نہ جنب۔ یحییٰ نے اپنی حدیث میں فی الرہان بھی کہا ہے۔ یعنی گھڑ دوڑ میں۔

ابن المثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ نے فرمایا کہ گھڑ دوڑ میں جلب ہوتا ہے اور جنب بھی ہوتا ہے۔

تلوار پر چاندی چڑھانا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ میرے علم میں کوئی ایک بھی نہیں جس نے اس کی متابعت کی

فما علمت احدا تابعه على ذلك۔

۸۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى ابن كثير ابو غسان العنبري عن عثمان بن سعد عن انس بن مالك قال كان فذكر نحوه۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن کثیر ابو غسان، عنبری، عثمان بن سعد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۷۲ في النبل يدخل به المسجد۔

تیر کمان لے کر مسجد میں داخل ہونا

۸۱۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابي الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه امر رجلا كان يتصدق بالنبل في المسجد ان لا يمر بها الا وهو آخذ بنصولها۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا جو مسجد میں تیر بانٹ رہا تھا کہ یہاں سے نہ گزرے مگر ان کی پیکانیں پکڑے ہوئے۔

۸۱۵۔ حدثنا محمد بن العلاء نا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مر احدكم في مسجدنا او في سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها او قال فليقبض بكفه او قال فليقبض بكفيه ان يصيب احدا من المسلمين۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو انہیں ان کے پیکانوں سے پکڑے رکھے یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے پکڑے رکھے یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں پکڑے رہے تاکہ مسلمانوں میں سے کسی کو لگ نہ جائے۔

ف۔ اس فرمانِ رسالت کے تحت ہتھیار کو ہمیشہ سنبھال کر رکھنا اور گزرنا چاہیے خواہ وہ دھار دار ہو یا نوکیلا اور یا بھالا کیونکہ ذرا سی غفلت میں اپنی یا دوسرے کی جان جانے یا زخمی ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ جب تلوار تک بھی دوسروں کو نقصان پہنچانے سے خبردار کیا گیا ہے تو جو لوگ اپنے مسلمان بھائیوں کو تنگ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے ان کی بیہ دلیری کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے بھائی کے دکھ درد اپنے سر لیتا اور نیا ہر آن کے کام آتا تھا۔ اور ایک وقت آج ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو تنگ کرنے اور تڑپانے میں لطف و لذت محسوس کرنے لگے ہیں۔ خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا سے عاری ہو کر اپنے آرام و راحت کی خاطر دوسروں کا جینا حرام کر دیتے ہیں اور دوسروں کی دنیاوی زندگی کو تباہ و برباد کر دینا ایک مشغلہ اور کاروبار ہو کر رہ گیا ہے۔ ہمارے اسلاف پر تو انسانیت بھی فخر کرتی تھی۔ لیکن ہم نے ننگِ انسانیت بننا کیوں پسند کر لیا! ؎

ہاں دکھا دے یا الٰہی پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

باب ۷۳ في النهي ان يتعاطى السيف مسلولا

ننگی تلوار دینے کی ممانعت

۸۱۶۔ حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتعاطى السيف مسلولا۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار کسی کو دینے سے منع فرمایا ہے۔

٨١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ نَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ۔

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر چمڑا کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ جب کوئی چیز چاقو یا چھری سے کاٹی جائے تو احتیاط سے کاٹیں۔ ایسا نہ ہو کہ خود ہمارے ہی ہاتھ پاؤں یا جسم کے کسی حصے پر آ لگے۔ قربان جائیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس شفقت پر کہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے امور کے بارے میں بھی ہمیں زندگی گزارنے کا وہ شعور بخشا اور ایسا طریقہ سکھایا کہ ہم نقصان سے بچے رہیں۔ یہ شانِ آقائی اس کائنات میں اپنی مثال آپ ہے۔ کون ہے کہ جس نے اپنے متبعین کی اتنی خیر خواہی کی ہو۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیئے کہ دین انسانیت سکھانے والے اپنے آقا کے شکر گزار رہیں اور ان کی تعریف و توصیف سے اپنے ایمانوں کی آبیاری کرتے رہا کریں۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اسی لیے تو دعا کرتے تھے ؎

زباں تا بود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد بود دل پذیر

بَابٌ فِي لُبْسِ الدُّرُوعِ۔

زرہ پہننے کا بیان

٨١٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ۔

سائب بن یزید نے ایک صحابی سے روایت کی جن کا اسم گرامی انہوں نے لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز دو زرہیں اُوپر لیں یا دو زرہیں پہنیں۔

بَابٌ فِي الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ۔

جھنڈے اور نشانات

٨١٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، ابن ابی زائدہ، ابو یعقوب ثقفی، یونس بن عبید، بنی ثقیف کے مولیٰ محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا ہوتا تھا۔ فرمایا کہ سیاہ، چوکور اور کمبل کے کپڑے کا ہوتا تھا۔

٨٢٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا کہ حضرت جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ۔

کا جھنڈا سفید تھا۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَلْمُ ابْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ۔

سماک نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی اور اس نے اُن میں سے دوسرے سے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا زرد رنگ کا دیکھا۔

ف۔ اس باب کی تینوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف رنگوں کے جھنڈے تیار کروائے۔ سیاہ، سفید اور زرد رنگ کے جھنڈوں کا ان تینوں احادیث میں ذکر آیا۔ معلوم ہوا کہ جھنڈے کے لیے کوئی خاص رنگ مخصوص نہیں ہے۔ لہٰذا اس کا رنگ اور وضع کسی خاص مصلحت کے مطابق رکھا جا سکتا ہے لیکن وہ اسلام کی عظمت کا نشان ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الِاسْتِنْصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ۔

بیکس اور بے بس لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگنا

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيدُ نَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ أَخُو عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ۔

جبیر بن نفیر حضرمی نے سنا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے لیے ضعیف لوگوں کو تلاش کرو کیونکہ تم رزق دیئے جاتے اور مدد فرمائے جاتے ہو تو ضعیف لوگوں کی وجہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زید بن ارطاۃ بھائی ہیں عدی بن ارطاۃ کے۔

ف۔ حقیقی کمزوری، محتاجی اور مجبوری چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اس لیے وہ اپنے ضعیف، کمزور، محتاج اور مجبور بندوں کے ساتھ رہتا ہے اور اُن کی فریادیں جلدی سنتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہیں ایسے ہی کمزور لوگوں کے باعث روزی دی جاتی ہے اور ان بیکسوں کے سبب ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ میرے لیے کمزوروں اور ضعیفوں کو تلاش کرو۔ بیکسوں اور محتاجوں سے محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ان سے میل جول رکھنا اور اُن کی خیر خواہی میں کوشاں رہنا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معمولات میں شامل تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ

مقررہ نشانی کے ذریعے پکارنا

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ

حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مہاجرین کی اصطلاحی و جنگی نشانی عبداللہ اور انصار کی عبدالرحمٰن تھی۔

عبد الله وشعار الانصار عبد الرحمن۔

۸۲۴۔ حدثنا هناد عن ابن المبارك عن عكرمة بن عمار عن اياس بن سلمة عن ابيه قال غزونا مع ابي بكر زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان شعارنا امت امت۔

۸۲۵۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان عن ابي اسحق عن المهلب بن ابي صفرة قال اخبرني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بيتم فليكن شعاركم حم لا ينصرون۔

باب ما يقول الرجل اذا سافر۔

۸۲۶۔ حدثنا مسدد نا يحيى نا محمد ابن عجلان حدثني سعيد المقبري عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر قال اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الاهل والمال اللهم اطو لنا الارض وهون علينا السفر

۸۲۷۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق اخبرني ابن جريج اخبرني ابو الزبير ان عليا الازدي اخبره ان ابن عمر علمه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا استوى على بعيره خارجا الى سفر كبر ثلاثا ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم اني اسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا اللهم اطو لنا البعد اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل والمال واذا رجع قالهن وزاد فيهن آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون وكان النبي صلى الله عليه و

عکرمہ بن عمار سے روایت ہے کہ ایاس بن سلمہ کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ ہو کر جہاد کیا اور ہمارا (فوجی نشانی) اَمِت اَمِت تھی۔

مہلب بن ابو صفرہ کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے تو تمہاری نشانی حٰم لا یُنصرون ہونی چاہیئے۔

سفر کے وقت کیا دعا کرنی چاہیئے

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کرتے وقت دعا کرتے۔ اے اللہ! سفر کا ساتھی تو ہے اور اہل و عیال کا خیال رکھنے والا۔ اے اللہ! میں سفر کی برائی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور سختی کے ساتھ لوٹنے سے اور جان و مال میں بُری نظر سے۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سمیٹ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما۔

علی ازدی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر پر جاتے ہوتے جب اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین دفعہ تکبیر کہنے کے بعد کہتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا اور ہم اسے تابو میں رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں (۴۳:۱۳) اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے اعمال میں بھلائی اور پرہیزگاری مانگتے ہیں جو تجھے راضی کرے۔ اے اللہ! اس سفر کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! اس دوری کو کم کر دے۔ اے اللہ! سفر کا ساتھی تو ہے اور جان و مال کا نگران۔ جب واپس لوٹتے تب بھی یہی کہتے اور یہ الفاظ اضافہ فرماتے۔ ہم آنے والے، توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں نیز نبی کریم

وسلم وجیوشه إذا علوا الثنايا كبروا وإذا هبطوا سبحوا فوضعت الصلوٰة على ذلك۔

اور آپ کے فوجی جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے لہٰذا نماز میں بھی یہی اصول رکھا گیا۔

باب ۳۳ - في الدعاء عند الوداع

رخصت ہوتے وقت کی دعا

۸۲۸ - حدثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن عبد العزيز بن عمر عن إسمعيل ابن جرير عن قزعة قال قال لي ابن عمر هلم أودعك كما ودعني رسول الله صلى الله عليه وسلم استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك۔

اسمٰعیل بن جریر نے قزعہ سے روایت کی کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے رخصت فرمایا تھا کہ میں نے تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام کو خدا کے سپرد کیا۔

۸۲۹ - حدثنا الحسن بن علي نا يحيى بن إسحق السيلحيني نا حماد بن سلمة عن أبي جعفر الخطمي عن محمد بن كعب عن عبد الله الخطمي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يستودع الجيش قال أستودع الله دينكم وأمانتكم وخواتيم أعمالكم۔

حسن بن علی، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، حماد بن سلمہ، ابو جعفر خطمی، محمد بن کعب، حضرت عبد اللہ خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت کرتے تو فرماتے میں نے اللہ کے سپرد کیا تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام کو۔

ف۔ ان دونوں حدیثوں سے ہمیں سبق مل رہا ہے کہ اپنے عزیزوں کو رخصت کرتے وقت انہیں اللہ کے سپرد کریں۔ ان کی دیانت و امانت اور انجام کار کو بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیں اور ان باتوں کی ان کے لیے دعا کیا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴ - ما يقول الرجل إذا ركب۔

سوار ہوتے وقت کیا کہے؟

۸۳۰ - حدثنا مسدد نا أبو الأحوص نا أبو إسحق الهمداني عن علي بن ربيعة قال شهدت عليا أتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاث مرات ثم قال الله أكبر ثلاث مرات ثم قال سبحانك إني ظلمت نفسي فاغفر لي إنه

علی بن ربیعہ کا بیان ہے کہ میں موجود تھا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سواری کے لیے جانور پیش کیا گیا۔ انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ پڑھی اور جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو الحمد للہ کہا۔ پھر پڑھا پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مطیع کر دیا اور ہم اسے قابو میں رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں (۴۳: ۱۳-۱۴) پھر تین دفعہ الحمد للہ اور تین دفعہ اللہ اکبر کہنے کے بعد کہا۔ تو پاک ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو۔

لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ تَعَالَى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

باب ۷۵ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ۔

۸۳۱ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔

باب ۷۶ فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔

۸۳۲ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔

باب ۷۷ فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ۔

۸۳۳ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پھر ہنس پڑے۔ پوچھا گیا کہ اے امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا جو میں نے کیا ہے۔ پھر ہنسے تو میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندے کی اس بات پر خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ میرے گناہوں کو معاف فرما دے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

منزل پر اترتے وقت کیا کہے؟

زبیر بن ولید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو کہتے: اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور جو تجھ پر چلتی ہیں ان کی برائی سے اور جو تجھ میں پیدا کی جاتی ہیں ان کی برائی سے اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیر اور سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن کی برائی سے۔

رات کے ابتدائی حصے میں سفر کی کراہیت

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑا کرو، یہاں تک کہ عشاء کی سیاہی آ جائے کیونکہ سورج غروب ہونے سے عشاء کا اندھیرا آنے تک شیطان پھیلا کرتے ہیں۔

کس روز سفر کرنا بہتر ہے؟

سعید بن منصور، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر پر نکلے ہوں اور وہ

عليه وسلم يخرج في سفر إلا يوم الخميس.

جمعرات کا روز ہو۔

باب في الابتكار في السفر.

دن کے پہلے حصے میں سفر کرنا

٨٣٤ - حدثنا سعيد بن منصور نا هشيم نا يعلى بن عطاء نا عمارة بن حديد عن صخر الغامدي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اللهم بارك لأمتي في بكورها، وكان إذا بعث سرية أو جيشا بعثهم من أول النهار، وكان صخر رجلا تاجرا وكان يبعث تجارته من أول النهار فأثرى وكثر ماله.

عمارہ بن حدید نے حضرت صخر غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! میری امت کو برکت دے دن کے پہلے حصے میں۔ جب آپ کوئی سریہ یا لشکر روانہ فرماتے تو دن کے پہلے حصے میں اور حضرت صخر تجارت کرنے والے آدمی تھے جو تجارت کے لیے دن کے پہلے حصے میں جاتے لہٰذا مالدار ہو گئے اور اُن کا مال بہت بڑھ گیا۔

باب في الرجل يسافر وحده.

جو تنہا سفر کرے

٨٣٥ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن عبد الرحمن بن حرملة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب.

عمرو بن شعیب نے والد ماجد سے اپنے دادا محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین ہوں تو سوار ہیں۔

باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم.

لوگوں کا ایک کو اپنا امیر بنا لینا

٨٣٦ - حدثنا علي بن بحر بن بري نا حاتم بن إسماعيل نا محمد بن عجلان عن نافع عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم.

علی بن بحر بن بری، حاتم بن اسمٰعیل، محمد بن عجلان، نافع، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو چاہیے کہ ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔

٨٣٧ - حدثنا علي بن بحر نا حاتم بن إسماعيل نا محمد بن عجلان عن نافع عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم. قال نافع فقلنا لأبي سلمة فأنت أميرنا.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔ نافع کا بیان ہے کہ ہم نے ابو سلمہ سے کہا، بس آپ ہمارے امیر ہیں۔

ف: اس باب کی دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا ہے کہ جب تین یا اس سے زیادہ آدمی سفر کر رہے ہوں تو چاہیے کہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر یعنی سردار منتخب کر لیں۔ امیر مقرر کرتے وقت سب کی اہلیت و قابلیت اور دینی برتری کا

کو ملحوظ رکھیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی بات میں باہمی اختلاف ہو جائے تو رفع نزاع کے لیے امیر کا مشورہ اور حکم بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ نیز امیر کی موجودگی میں ہر کام باہمی مشورے سے ہوگا جس کی افادیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فِي الْمُصْحَفِ يُسَافَرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے مبادا کہ کسی دشمن کافر کے ہاتھ لگے۔

باب فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

فوجیوں، رفقاء اور فوجی ٹولیوں کی کتنی تعداد بہتر ہے

زہیر بن حرب ابوخیثمہ، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے ساتھی چار ہیں، اچھا سریہ (فوجی دستہ) چار سو افراد کا ہے، اچھا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار فوجیوں کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔

باب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ

مشرکوں کو دعوتِ اسلام دینا

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کو چھوٹی فوج یا بڑے لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اسے وصیت فرماتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی خاص اپنے نفس کے بارے میں اور ساتھ والے مسلمانوں سے بھلائی کرنے کی اور فرمایا کہ جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں سے سامنا ہو تو انہیں تین میں سے ایک چیز کی دعوت دو۔ اگر وہ اُسے مان لیں تو تم اُن کی بات کو قبول کر لو، اُن سے ہاتھ روک لو۔ انہیں اسلام کی دعوت دو اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو اُن سے ہاتھ روک لو پھر

مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللَّهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَلْقَمَةُ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ.

انہیں نقل مکانی کی دعوت دو اپنے گھروں سے مہاجرین کے گھروں کی طرف اور انہیں بتادو کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو اُن کے لیے وہی ہوگا جو مہاجرین کے لیے ہے۔ اگر وہ انکار کریں اور اپنے ہی گھروں میں رہنا چاہیں تو انہیں بتادو کہ وہ اعراب مسلمانوں کی طرح ہوں گے اور ان پر اللہ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے لیکن انہیں فئی یا غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا ماسوائے اس کے کہ مسلمانوں کے ساتھ ہوکر جہاد کریں۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انہیں جزیہ ادا کرنے کی دعوت دو۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو تم بھی قبول کرلو اور اُن سے ہاتھ روک لو۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگو اور اُن سے لڑو اور جب تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو پس وہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر اتارلو تو انہیں نہ اتارو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اُن کے متعلق اللہ کا کیا حکم ہے، بلکہ انہیں اپنے حکم پر اتارو۔ پھر اس کے بعد جو چاہو اُن کا فیصلہ کرو۔ سفیان کا بیان ہے کہ علقمہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے بیان کی تو فرمایا کہ مجھ سے مسلم نے بیان کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن ہیصم ہے حضرت نعمان بن مقرن؟

٢٦١٣ — حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد ماجد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور انہیں قتل کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ جہاد کرنا اور وعدہ خلافی نہ کرنا، ناک کان نہ کاٹنا اور کسی نابالغ کو قتل نہ کرنا۔

٢٦١٤ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

خالد بن فزر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روانہ ہو جاؤ اللہ کا نام لے کر، اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر۔ قتل نہ کرنا

اُنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوْا وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ.

کسی بہت بوڑھے، شیر خوار بچے، نابالغ اور عورت کو، غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو اکٹھا کر لینا نیز اصلاح کرنا کیونکہ نیکی کرنے والوں کو ــــــ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ ( )

بَابُ ۳۲۷ فِي الْحَرْقِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ.

دشمن کے شہروں کو جلانے کا بیان

۸۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلائے کاٹے جو بویرہ میں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: جو درخت تم نے کاٹ دیا۔ (۵۹:۵)

۸۲۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَغِرْ عَلٰى أُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ.

ہناد بن سری، ابن مبارک، صالح بن ابو الاخضر، زہری، عروہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیتے ہوئے فرمایا: صبح اُبنیٰ کو لوٹ لینا اور جلا دینا۔

۸۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيْلَ لَهُ أُبْنٰى قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَا فِلَسْطِيْنَ.

عبد اللہ بن عمرو غزی نے سنا کہ ابو مسہر سے اُبنیٰ کا ذکر ہوا تو فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ یبنا فلسطین میں ہے۔

بَابُ ۳۲۸ فِي بَعْثِ الْعُيُوْنِ.

جاسوس روانہ کرنے کا بیان

۸۲۶ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيْرُ أَبِي سُفْيَانَ.

ابن المغیرہ نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسیسہ کو یہ دیکھنے کے لیے روانہ فرمایا کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے۔

بَابُ ۳۲۹ فِي ابْنِ السَّبِيْلِ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَيَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ.

مسافر کھجوریں کھالے اور دودھ پی لے، جب ان کے پاس سے گزرے

۸۲۷ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ الرَّقَّامُ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مویشیوں کے پاس سے گزرے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْلُبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔

ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لینی چاہیئے۔ اگر وہ اجازت دے تو دودھ کر پی لے اور اگر ان میں مالک موجود نہ ہو تو تین دفعہ اسے آواز دے۔ اگر وہ جواب دے تو اس سے اجازت لینی چاہیئے ورنہ نچوڑ کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔

ف: یہ اجازت و رخصت حالتِ اضطرار کی ہے یعنی جب کہ سخت بھوک ہو اور کھانے پینے کے لیے کچھ بھی میسر نہ آئے۔ اگر ایسی ضرورت نہ ہو تو دوسرے کے جانور کا دودھ نکال کر پینے کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ سَاغِبًا أَوْ قَالَ جَائِعًا وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ۔

حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں قحط سالی کا شکار ہو کر مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوا۔ میں نے بالیاں مل کر کھائیں اور کپڑے میں باندھ لیں۔ پس مالک آ گیا تو اس نے مجھے پیٹا اور میرا کپڑا چھین لیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: جب یہ جاہل تھا تو تم نے اسے مسئلہ نہ بتایا اور جب یہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھانا نہ کھلایا اور حکم فرمایا تو اس نے میرا کپڑا واپس دے دیا اور مجھے ایک وسق یا نصف وسق اناج بھی دیا۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِي غُبَرَ بِمَعْنَاهُ۔

ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا معنًا فرماتے ہوئے جو ہم میں سے تھے لیکن وہ دوسرے خاندان سے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ۔

عثمان اور ابوبکر پسران ابو شیبہ، معتمر بن سلیمان، ابن ابی الحکم غفاری، ان کی دادی جان، ابو رافع بن عمرو غفاری کے چچا جان نے فرمایا: میں لڑکا تھا اور انصار کے کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلے مارا کرتا تھا۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اے لڑکے! کھجوروں پر ڈھیلے کیوں مارتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ کھانے کے لیے۔ فرمایا کہ کھجوروں پر ڈھیلے نہ مارا کرو بلکہ جو نیچے گر پڑی ہوں انہیں کھا لیا کرو۔ پھر میرے سر پر دستِ کرم پھیرا اور کہا: اے اللہ! اسے شکم سیر فرما۔

بَابٌ ۳۵ فِيمَنْ قَالَ لَا يَحْلُبُ

۸۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ -

بَابٌ ۳۶ فِي الطَّاعَةِ

۸۵۲ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۸۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ -

۸۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ

جس نے کہا دودھ نہ دوہے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی تم میں سے کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی کوٹھڑی سے آکر خزانے کو توڑے اور تمہارے اناج کو لے جائے؟ پس اسی طرح لوگوں کے جانوروں کے تھن ان کی خوراک کے خزانے ہیں۔ پس کوئی کسی کے جانور کا دودھ نہ نکالے مگر اس کی اجازت سے۔

حکم بجا لانا

ابن جریج نے کہا: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو تم میں سے صاحب حکم ہوں (۴: ۵۹) یہ آیت حضرت عبداللہ بن قیس بن عدی کے متعلق نازل ہوئی۔ جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سریہ دے کر بھیجا تھا، خبر دی اس کی یعلیٰ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور ایک آدمی کو ان پر امیر بنا دیا اور انہیں حکم دیا کہ اس کی بات سننا اور ماننا۔ پس اس نے آگ جلائی اور انہیں اس میں کودنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس میں داخل ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگوں نے داخل ہونے کا ارادہ کر لیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا، اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے اور فرمایا کہ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو اچھی باتوں میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند اس وقت ہے جبکہ معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ جب خدا کی نافرمانی کا حکم دیا

بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

۲۵۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي.

چاہیے تو اسے سننا اور ماننا نہیں چاہیے۔

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو اُن میں سے ایک آدمی کو میں نے تلوار دی۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا: کاش! آپ دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کس طرح ملامت کی۔ فرمایا کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ جب میں ایک آدمی کو تمہارا امیر بنا کر بھیجتا ہوں اور وہ میرے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو تم اُس کی جگہ دوسرے کو مقرر کر دو جو میرا حکم بجا لائے۔

ف: امیر ایسے شخص کو مقرر کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کی پوری طرح پیروی کرتا ہو۔ اگر کسی شخص کو امیر مقرر کر لیا گیا لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات و ہدایات کی پوری طرح پیروی نہ کرے تو اُسے ہٹا کر کسی دوسرے مناسب شخص کو اپنا امیر مقرر کر لینا چاہیے۔ غرضیکہ امارت کے لیے اتباعِ رسول ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ مِنْ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ.

فوجیوں کا باہمی رابطہ

۲۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ.

عمرو بن عثمان حمصی، یزید بن قبیس، ولید، عبد اللہ بن علاء، مسلم بن مشکم، عبید اللہ، حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ جب کسی منزل پر اترتے۔ عمرو نے اپنی روایت میں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اُترتے تو لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اس کے بعد سب حضرات منزل پر ہمیشہ ایک ہی جگہ اترتے رہے ایک دوسرے سے مل کر یہاں تک کہا جاتا کہ اگر ان کے اوپر کپڑا پھیلایا جائے تو سب کو ڈھانپ لے گا۔

۲۵۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا

سعید بن منصور، اسمٰعیل بن عیاش، اُسید بن عبد الرحمٰن

إسمعيل بن عياش عن أسيد بن عبد الرحمن الخثعمي عن فروة بن مجاهد اللخمي عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني عن أبيه قال غزوت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم غزوة كذا وكذا فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث النبي صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي في الناس أن من ضيق منزلا أو قطع طريقا فلا جهاد له.

خثعمی، فروہ بن مجاہد لخمی، سہل بن معاذ بن انس جہنی کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فلاں فلاں غزوات میں حصہ لیا۔ ایک منزل پر لوگوں نے تنگ کر دی جگہ اور راستے بند کر دیئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں میں ندا کرنے کے لیے ایک منادی کو بھیجا کہ جو منزل کو تنگ کرے اور راستہ روکے اس کا کوئی جہاد نہیں ہے (قطعوا الطریق سے مراد ڈاکے مارنا بھی ہے)

٨٥٨ - حدثنا عمرو بن عثمان نا بقية عن الأوزاعي عن أسيد بن عبد الرحمن عن فروة بن مجاهد عن سهل بن معاذ عن أبيه قال غزونا مع نبي الله صلى الله عليه وسلم بمعناه.

عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، فروہ بن مجاہد، سہل بن معاذ کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ آگے اسے معناً روایت کیا ہے۔

باب في كراهية تمني لقاء العدو.

دشمن سے ٹکرانے کی تمنا کرنا اچھا نہیں ہے

٨٥٩ - حدثنا أبو صالح محبوب بن موسى نا أبو إسحق الفزاري عن موسى بن عقبة عن سالم أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله وكان كاتبا له قال كتب إليه عبد الله بن أبي أوفى حين خرج إلى الحرورية أن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أيامه التي لقي فيها العدو قال يا أيها الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله العافية فإذا لقيتموهم فاصبروا واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال اللهم منزل الكتب مجري السحاب وهازم الأحزاب اهزمهم وانصرنا عليهم.

سالم ابوالنضر کا بیان ہے جو عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا جبکہ وہ حروریہ (مرکزِ خوارج) کی طرف نکلے تھے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ جب دشمن کے بالمقابل ہوئے تو فرمایا اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی تمنا نہ کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔ جب تمہارا دشمن سے تصادم ہی ہو جائے تو صبر و استقلال سے کام لو اور یہ نظر رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے، کفار کے لشکروں کو شکست دینے والے، کفار کے خلاف ہماری مدد فرما۔

باب ما يدعى عند اللقاء.

ٹکراؤ کے وقت کیا دعا کرے

٨٦٠ - حدثنا نصر بن علي أخبرني أبي نا المثنى بن سعيد عن قتادة عن أنس بن

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب

مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا غزا قال اللهم أنت عضدي ونصيري بك أحول وبك أصول وبك أقاتل۔

جہاد فرماتے تو کہتے اے اللہ! تو ہی میرا پشت پناہ اور مددگار ہے میں تیری مدد سے چلتا، تیری مدد سے حملہ کرتا اور تیری مدد سے لڑتا ہوں۔

باب ۳۴ في دعاء المشركين۔

مشرکوں کو دعوت اسلام دینا

۸۶۱ ـ حدثنا سعيد بن منصور نا إسمعيل ابن إبراهيم أنا ابن عون قال كتبت إلى نافع أسأله عن دعاء المشركين عند القتال فكتب إلي أن ذلك كان في أول الإسلام وقد أغار نبي الله صلى الله عليه وسلم على بني المصطلق وهم غارون وأنعامهم تسقى على الماء فقتل مقاتلتهم وسبى سبيهم وأصاب يومئذ جويرية بنت الحارث حدثني بذلك عبد الله وكان في ذلك الجيش۔

ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے یہ پوچھتے ہوئے نافع کے لیے لکھا کہ لڑائی کے وقت مشرکوں کو کیا دعوت دی جائے۔ انہوں نے میرے لیے لکھا کہ یہ بات شروع اسلام میں تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر یلغار کی جبکہ وہ بے خبر تھے اور اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے تو ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور باقی کو قیدی بنا لیا۔ حضرت جویریہ بنت حارث کو اسی روز حاصل کیا تھا۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی جو اس لشکر میں شامل تھے۔

۸۶۲ ـ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد أنا ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير عند صلوة الصبح وكان يتسمع فإذا سمع أذانا أمسك وإلا أغار۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر کے وقت یلغار فرمایا کرتے۔ پہلے آپ سنتے، اگر اذان کی آواز آتی تو رک جاتے ورنہ یلغار فرماتے۔

۸۶۳ ـ حدثنا سعيد بن منصور نا سفين عن عبد الملك بن نوفل بن مساحق عن ابن عصام المزني عن أبيه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فقال إذا رأيتم مسجدا أو سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا أحدا۔

عبد الملک بن نوفل بن مساحق نے ابن عصام مزنی سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ بھیجتے ہوئے فرمایا۔ جب تم کسی جگہ مسجد دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی ایک کو بھی قتل نہ کرنا۔

باب ۳۵ المكر في الحرب۔

لڑائی میں دھوکا دینا

۸۶۴ ـ حدثنا سعيد بن منصور نا سفين عن عمرو أنه سمع جابرا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحرب خدعة۔

عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑائی جنگی تدابیر کا مجموعہ ہے۔

۸۶۵ ـ حدثنا محمد بن عبيد نا ابن ثور

عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد

عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد غزوة ورّى غيرها وكان يقول الحرب خدعة۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے تو کچھ اور ہی بتاتے اور فرماتے کہ لڑائی جنگی تدابیر کا نام ہے۔

باب [illegible] في البيات۔

شب خون کا بیان

۸۶۶۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الصمد وأبو عامر عن عكرمة بن عمار نا إياس بن سلمة عن أبيه قال أمّر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر فغزونا ناسا من المشركين فبيّتناهم فقتلناهم وكان شعارنا تلك الليلة أمت أمت قال سلمة فقتلت بيدي تلك الليلة سبعة أهل أبيات من المشركين۔

عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے روایت کی کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارا امیر حضرت ابوبکر صدیق کو مقرر فرمایا اور ہم نے مشرکوں سے جہاد کیا۔ پس ہم نے شب خون مار کر انہیں قتل کیا اور اس رات ہماری قومی نشانی اَمِت اَمِت تھی۔ سلمہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس رات مشرکوں کے سات سات گھر والوں کو قتل کیا۔

باب [illegible] في لزوم الساقة۔

کمزوروں کی نگرانی

۸۶۷۔ حدثنا الحسن بن شوكر نا إسماعيل بن علية نا الحجاج بن أبي عثمان عن أبي الزبير أن جابر بن عبد الله حدثهم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخلف في المسير فيزجي الضعيف ويردف ويدعو لهم۔

ابوالزبیر سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہا کرتے، کمزور کو ساتھ لے کر اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور ایسے لوگوں کے لیے دعا کیا کرتے۔

باب [illegible] على ما يقاتل المشركون۔

مشرکوں سے کس بات پر لڑنا چاہیے۔

۸۶۸۔ حدثنا مسدد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها منعوا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله عز وجل۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہہ دیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جب انہوں نے یہ کہہ دیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اُن کا حساب اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے۔

۸۶۹۔ حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا عبد الله بن المبارك عن حميد عن أنس

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں۔ جب انہوں نے ایسا کر لیا تو ہم پر اُن کے جان و مال حرام ہو گئے مگر جو حق مسلمانوں کا اُن پر اور اُن کا مسلمانوں پر ہے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِمَعْنَاهُ۔

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے مشرکوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ آگے معناً اسی طرح روایت کی۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

ابوظبیان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی دستے کی صورت میں حرقات کی جانب روانہ فرمایا۔ وہ ہمیں دیکھ کر بھاگ گئے سو ہمیں ایک آدمی ملا جب ہم نے اُسے گھیر لیا تو اُس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ ہم نے اُسے مارا پیٹا یہاں تک کہ اُسے قتل کر دیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ جس کی قیامت کے روز حجت ہوگی اُسے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے ہتھیاروں سے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔ فرمایا۔ کیا تم نے اُس کے دل کو چیر کر دیکھ لیا تھا کہ اُس نے سچے دل سے کہا ہے یا نہیں؟ اُسے قتل کیا جس کی لا الٰہ الا اللہ قیامت کے روز حجت ہوگی! آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ آج تک مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ

عبید اللہ بن عدی بن خیار کو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! اگر میں کافروں کے ایک آدمی سے ملوں

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ۔

وہ مجھ سے لڑے اور تلوار کے ساتھ میرے ایک ہاتھ کو زخمی کر دے۔ پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا یا رسول اللہ! یہ کہہ دینے کے بعد کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ تمہاری جگہ پر ہوگا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس کی جگہ پر ہو گے جس پر وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔

ف۔ اگر کوئی کافر عین دورانِ جہاد مسلمان سے لڑتا ہوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دے یا کہے کہ میں مسلمان ہو گیا یا میں نے اسلام قبول کر لیا تو مسلمانوں کو اس سے ہاتھ روک لینا چاہیے اور یہ خیال دل میں نہیں لانا چاہیے کہ وہ جان بچانے کے لیے ایسا کہہ رہا ہے کیونکہ دل میں کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ احکام ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر رہا ہے خواہ کسی مجبوری یا مصلحت ہی سے ہو تو اسے مسلمان شمار کرنا ہوگا۔ اور اب مسلمانوں کے لیے اس کا خون حلال نہیں رہے گا۔ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ اس حالت پر ہوگا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس حالت پر شمار ہو گے جس پر وہ اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرنے سے پہلے تھا گویا وہ مسلمان اور تم مسلمان کے قاتل شمار ہو گے کہ تم نے جان بوجھ کر ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

سجدے میں پڑے ہوئے کو قتل کرنے کی ممانعت

٨٧٣ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ خثعم کی طرف روانہ فرمایا تو اُن میں سے کچھ لوگوں نے آپ کو سجدے میں گرا کر بچانا چاہا پس انہیں جلدی سے قتل کر دیا گیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو انہیں نصف دیت ادا کرنے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو کافروں کے درمیان رہتا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس لیے؟ فرمایا کہ دونوں کی آگ دکھائی نہیں دیتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے معمر، ہشیم اور خالد واسطی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَهُشَيْمٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا الْجِزْيَةَ.

اور ایک جماعت نے لیکن اُنھوں نے جزیہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ.

مقابلے کے وقت پیٹھ دکھانا

۸۷۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ قَرَأَ أَبُو تَوْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب آیت نازل ہوئی۔ اگر تم میں سے دس صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے (۱) تو یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری جب کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر یہ فرض فرمایا کہ ایک آدمی دس کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ پھر اس میں تخفیف کا حکم آگیا اور فرمایا "اب اللہ نے تم سے تخفیف فرمادی ہے" چنانچہ ابو توبہ نے اسے قول ربانی دو سو پر غالب آئیں گے تک پڑھ کر کہا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے گنتی میں کمی فرمادی تو جتنی تعداد گھٹا دی صبر و استقلال میں بھی اسی کے مطابق کمی آگئی۔

۸۷۵ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روانہ فرمائے ہوئے ایک سریہ میں تھے فرمایا کہ لوگ بھاگ نکلے۔ میں بھی بھاگنے والوں میں تھا۔ جب ہم رُکے تو ہم نے کہا اور یہ ہم نے کیا کیا کہ مقابلے سے بھاگ کر غضب کے لائق ہوئے۔ ہم نے کہا کہ مدینہ منورہ میں چلے جائیں اور دوبارہ آئیں کہ کوئی نہ دیکھے۔ ہم داخل ہوئے تو ہم نے کہا۔ کیوں نہ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کریں۔ اگر ہماری توبہ قبول ہو تو رہیں ورنہ چلے جائیں۔ ہم نماز فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہم فرار ہونے والے ہیں۔ آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ کے

بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ۔

دستِ اقدس کو بوسہ دیا تو فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ملجا و ماویٰ ہیں اور سب مسلمان آپ کی پناہ میں ہیں ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگا کہ بزرگوں کے اظہارِ عقیدت کا ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو چوما اور فقبلنا یدہ کہ ہم نے آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمِصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت "اور جو کوئی ان سے اس روز پیٹھ دکھائے" (۸:۱۶) غزوۂ بدر کے روز نازل ہوئی تھی۔

تَمَّ النِّصْفُ الْأَوَّلُ مِنْ سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ

پارہ ۔۔۔۔۔ ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ أَنَا الْإِمَامُ الْقَاضِي أَبُو عَمْرٍو الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ:

خبر دی ہمیں امام حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے، امام قاضی ابو عمرو قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی نے ابو علی محمد بن احمد عمرو لؤلؤی نے۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محرم دو سو پچھتر سن ہجری میں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے کہ انہوں نے کہا۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ

جو قیدی کفر پر مجبور کیا جائے

۲۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا فَجَلَسَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ۔

قیس بن ابو حازم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کعبے کے سائے میں چادر سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے ہم شکایت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کرتے آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا نہیں کرتے۔ آپ بیٹھ گئے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا، پھر اس کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن یہ چیز بھی اسے دین سے نہ پھیرتی اور لوہے کی کنگھیاں اس کی ہڈی، گوشت اور پٹھے سے پار کی جاتیں مگر یہ سلوک بھی اسے دین سے نہ پھیر سکتا۔ خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ اس کام کو مکمل کر کے رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء اور حضر موت کے درمیان سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بھیڑیے کا اپنی

بکریوں سے متعلق لیکن تم جلدی کر رہے ہو۔ ف

ف اس حدیث کی روشنی میں دو باتیں خاص طور پر سامنے آ رہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہر صاحب ایمان کی آزمائش ضرور ہوتی ہے اور آزمائش اس کی ایمانی استعداد کے مطابق ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اس حقیقت سے یوں آگاہ فرمایا گیا ہے۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ (٢ : ١٩)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

سب سے زیادہ آزمائشوں سے دوچار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام ہوئے اور ان جملہ حضرات سے بڑھ کر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مصائب و آلام سے گزرنا پڑا۔ دوسری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں سامنے آئی ہے "وقت آئے گا کہ سوار صنعا سے حضرموت تک سفر کرے گا اور اسے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ کے واقعات اپنے محبوب کو بتا دیا کرتا تھا جبکہ کل کی بات جاننا غیوب خمسہ سے ہے جن کا ذکر پروردگار عالم نے یوں فرمایا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ (٣١ : ٣٤)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں کہاں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

ان پانچوں غیوب کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں لیکن ان کی بعض جزئیات سے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیائے کرام کو مطلع فرمایا اور اپنے محبوب کو سب سے زیادہ بتایا جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات دلالت کر رہے ہیں۔ جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ان پانچوں باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کسی امر کا علم مطلقاً کسی دوسرے کو بتاتا ہی نہیں وہ حضرات انبیائے کرام کے خداداد خصائص و کمالات کا منکر ہے جو خارجیت کی جان اور سراسر خلاف اسلام و ایمان عقیدہ ہے جس کا قرآن و حدیث کی تعلیمات سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَلُمِّي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا

جاسوس کا حکم جبکہ وہ مسلمان ہو

حضرت علی کے منشی عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد کو بھیجتے ہوئے فرمایا کہ چلتے جانا یہاں تک کہ روضۂ خاخ آ جائے۔ وہاں ایک عورت کجاوے میں ہے جس کے پاس ایک خط ہے۔ وہ اس سے لے لینا۔ پس ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر جلدی سے گئے۔ جب ہم وہاں کے پاس پہنچے تو ہم نے کہا۔ خط دے دو۔ اس نے کہا۔ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے۔ پس اس نے اپنی چوٹی سے نکال دیا تو

مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ
أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ
بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ
وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَإِنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بِهَا قَرَابَاتٌ
يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي
ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ بِي كُفْرٌ وَلَا ارْتِدَادٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكُمْ
فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ یہ حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے بعض مشرکوں کے نام تھا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض باتیں بتائی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیجئے۔ میں قریش میں آ بسا ہوں اور ان میں سے نہیں ہوں۔ قریشی بھائیوں کے رشتہ دار ہیں جو مکہ مکرمہ میں ان کے اہل و عیال کی نگرانی کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں کہ میرے رشتہ داروں کی وہ نگرانی کریں۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ میں کافر یا مرتد نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر کے متعلق فرمایا ہے۔ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

ف۔ سبحان اللہ! اصحاب بدر کی کیا ہی شان ہے کہ خدائے ذوالمنن نے ان تین سو تیرہ حضرات کو دنیا ہی میں تجلی کو اول ان حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کے پروانۂ خوشنودی سے شاد کام کیا اور قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ کے الفاظ میں ہر خطا و معذرت سے نوازا۔ گویا جیتے جی مقصد زندگی حاصل ہو گیا اور اس سے یہ مثال ملی کہ رسالت پر سب کچھ قربان کر کے ثابت کر دکھایا تھا کہ شمع رسالت کے پروانے بھی عدیم المثال ہیں۔ دوسری جانب دیکھئے تو صاف نظر آ رہا ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ذرا سے گنہگار کی کیسی منہ بولتی تصویر دکھائی دیتے ہیں کہ ہر موقع پر ملت اسلامیہ کی غیرت کا نشان نظر آتے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

٢٦٤٧ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ انْطَلَقَ
حَاطِبٌ فَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ
سَارَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ
فَانْتَحَيْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا فَقَالَ عَلِيٌّ وَ
الَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَأَقْتُلَنَّكِ أَوْ لَتُخْرِجِنَّ

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت حاطب نے اہل مکہ کے لیے خط لکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ اور اس میں کہا۔ عورت کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ پس ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا لیا لیکن کوئی خط نہ ملا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، ہم تمہیں ضرور قتل کر دیں

الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

گے ورنہ خط نکال کر دے دو۔ پھر باقی ما قصہ مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔

بَابٌ ۳۶۴ فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ۔

۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ۔

ذمی جاسوس کا حکم

حارثہ بن مضرب نے فرات بن حیان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ وہ ابو سفیان کا جاسوس اور ایک انصاری مسلمان کا حلیف تھا۔ وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا تو کہا کہ میں بھی مسلمان ہوں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہیں ہم ان کے ایمانوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرات بن حیان بھی ہے۔

بَابٌ ۳۶۵ فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ۔

مستامن جاسوس کا حکم

ابن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا جبکہ آپ سفر میں تھے۔ وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھا، پھر کھسک گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تلاش کر کے قتل کر دو۔ حضرت سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ میں نے اسے جا لیا اور قتل کر کے اس کا سامان لے لیا وہ مجھے ہی عطا فرمایا گیا۔

۸۸۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعْفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ

ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن کے ساتھ جہاد کیا۔ اس اثنا میں کہ ہم دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں اکثر پیدل تھے اور بعض کمزور بھی تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کی کمر سے ایک رسی نکال کر اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو باندھ دیا پھر آ کر لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے غور

ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأٰى ضَعْفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلٰى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ قَالَ هَارُونُ هٰذَا لَفْظُ هَاشِمٍ۔

لوگوں اور سواریوں کی کمی کو دیکھا تو اپنے اونٹ کی طرف گیا۔ اسے کھول کر بٹھایا اور اس پر بیٹھ کر چلا گیا دوڑتا ہوا۔ قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے اپنی خاکی اونٹنی پر بیٹھ کر اس کا پیچھا کیا جو ہماری سواریوں میں سب سے بہتر تھی اور میں بھی اس کے پیچھے دوڑا۔ آخر میں نے اسے جا لیا اور اونٹنی کا سر اونٹ کی پشت پر تھا اور میں اونٹنی کی پشت کے پاس تھا۔ میں آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کی پشت کے نزدیک ہو گیا پھر میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اسے بٹھا لیا۔ جب اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے تلوار سونت لی اور اس آدمی کا سر اڑا دیا۔ میں اس کے اونٹ کو سامان سمیت لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں سے میری جانب متوجہ ہو کر آگے بڑھے اور فرمایا کہ اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟ لوگوں نے کہا کہ سلمہ بن اکوع نے۔ فرمایا کہ سامان بھی اسی کا ہے۔ ہارون نے کہا کہ یہ لفظ ہاشم بن قاسم کا ہے۔

بَابٌ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

جنگ کس وقت شروع کرنی چاہیے

٨٨٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابو عمران جونی، علقمہ بن عبداللہ مزنی، معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ دن کی ابتداء میں لڑائی شروع نہ کرتے تو تاخیر فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔

بَابٌ فِيمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

تصادم کے وقت خاموشی کا کیا حکم ہے؟

٨٨٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ

مسلم بن ابراہیم، ہشام اور عبید اللہ ابن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام، قتادہ، حسن، حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب لڑائی کے وقت آواز کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمن، ہمام، مطر، قتادہ، ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے مذکورہ واقعہ کے مطابق مرفوعاً روایت کی ہے

القتال حدثنا عبيد الله بن عمر قال حدثنا عبد الرحمن عن هشام قال حدثني مطر عن قتادة عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك.

(یعنی وہ صحابی کا قول ہے اور یہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے)۔

باب ٣٦٨ في الرجل يترجل عند اللقاء.

جنگ کے وقت پیدل ہو جانے والا

٨٨٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء قال لما لقي النبي صلى الله عليه وسلم المشركين يوم حنين فانكشفوا نزل عن بغلته فترجل.

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، ابو اسحق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب غزوۂ حنین کے روز مشرکین سے تصادم کے وقت لوگ بھاگ گئے تو آپ اپنے خچر سے اتر کر پیدل ہو گئے۔

ف۔ آپ خچر سے اتر کر اس لیے پیدل ہو گئے کہ کسی دشمن کے دل و دماغ میں بھی یہ خیال نہ آئے کہ نبی شاید میدانِ جنگ سے بھاگ جائے گا۔ یہی کفر کا استیصال کرنے کا بیڑہ اٹھاتا ہے۔ نیز کافروں اور مشرکوں سے تو فیصلہ کن خاطر نبرد آزما ہوتا ہے تو انسانوں کے سہارے نہیں بلکہ اس منصب پر فائز کرنے والے پروردگار کی پوری تائید وحمایت اس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزم واستقلال کے پیکر اور شجاعت میں اپنی شان آپ تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٣٦٩ في الخيلاء في الحرب.

جنگ کے دوران خود نمائی

٨٨٦ - حدثنا مسلم بن إبراهيم وموسى بن إسمعيل المعنى قالا حدثنا أبان قال حدثنا يحيى عن محمد بن إبراهيم عن ابن جابر بن عتيك أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يقول من الغيرة ما يحب الله ومنها ما يبغض الله فأما التي يبغضها الله فالغيرة في غير ريبة وإن من الخيلاء ما يبغض الله ومنها ما يحب الله فأما الخيلاء التي يحب الله فاختيال الرجل نفسه عند القتال واختياله عند الصدقة وأما التي يبغض الله عز وجل فاختياله في البغي قال موسى والفخر.

محمد بن ابراہیم نے حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ غیرت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور دوسری کو ناپسند کرتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ مشکوک لوگوں سے غیرت کرنا ہے اور ناپسند یہ ہے کہ شک کے بغیر کوئی غیرت کرے اور خود نمائی بھی ایک اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور ایک اسے پسند ہے۔ پس جو خود نمائی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ اس وقت کی ہے جبکہ دشمن سے تصادم ہونے والا ہو اور صدقہ دیتے وقت کی خود نمائی اور جو خود نمائی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ ظلم اور زیادتی کے وقت کی ہے۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا اور جو فخر و غرور کے طور پر ہو۔

بابٌ ۱۳۱ فی الرجل یستأسر

۲۸۴۸ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا
إبراهيم يعني ابن سعد قال أنا ابن شهاب
قال أخبرني عمرو بن جارية الثقفي حليف بني
زهرة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم عشرة عينا وأمر عليهم عاصم بن ثابت
فنفرت لهم هذيل بقريب من مائة رجل
رام فلما أحس بهم عاصم لجأوا إلى قردد
فقالوا لهم انزلوا فأعطوا بأيديكم ولكم
العهد والميثاق أن لا نقتل منكم أحدا
فقال عاصم أما أنا فلا أنزل في ذمة كافر
فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما في سبعة
ونزل إليهم ثلاثة نفر على العهد و
الميثاق منهم خبيب وزيد بن الدثنة
ورجل آخر فلما استمكنوا منهم أطلقوا
أوتار قسيهم فربطوهم بها قال الرجل
الثالث هذا أول الغدر والله لا أصحبكم
إن لي بهؤلاء لأسوة فجرروه فأبى أن
يصحبهم فقتلوه فلبث خبيب أسيرا على
أجمعوا قتله فاستعار موسى يستحد بها
فلما خرجوا به ليقتلوه قال لهم خبيب
دعوني أركع ركعتين ثم قال والله لولا أن
تحسبوا ما بي جزع لزدت.

جسے قیدی بنا لیا جائے

بنی زہرہ کے حلیف عمرو بن جاریہ ثقفی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک جتھا بھیجا اور حضرت عاصم بن ثابت کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ پس انہیں ہذیل کے قریباً سو آدمیوں نے گھیر لیا جو تیر انداز تھے جب حضرت عاصم نے انہیں دیکھا تو ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔ انہوں (کافروں) نے کہا کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم تم سے پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی پناہ میں جانے کے لیے اترنے کو تیار نہیں۔ پس کافروں نے تیر اندازی کی کہ حضرت عاصم سمیت سات آدمیوں کو شہید کر دیا۔ باقی تین ان کے عہد و میثاق پر اتر آئے جو حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک تیسرا آدمی۔ جب یہ ان کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کے چلوں سے انہیں باندھ لیا۔ تیسرے شخص (حضرت عبداللہ بن طارق) نے کہا کہ یہ پہلی وعدہ خلافی ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا مجھے اپنے ان رفیقوں کے ساتھ رہنا پسند ہے۔ انہوں نے گھسیٹا اور انہوں نے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ پس قتل کر دیے گئے۔ پس حضرت خبیب ان کی قید میں رہ گئے یہاں تک کہ وہ ان کے قتل پر متفق ہو گئے انہوں نے صفائی کرنے کے لیے اُسترا مانگا جب وہ انہیں قتل کرنے کے لیے لے کر نکلے تو حضرت خبیب نے ان سے کہا مجھے دو رکعتیں پڑھ لینے دو۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اسے موت سے ڈرنے پر محمول کرنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں زیادہ پڑھتا۔

ف: یہ وہ وقت تھا کہ ہمارے اسلاف کو زندگی کے جو چند لمحے میسر آتے تو انہیں نماز میں گزارنے کی تمنا ہوتی کیونکہ وہ نماز میں ایک خاص لطف و لذت محسوس کیا کرتے تھے۔ جو فنا [illegible] ہوتا ہے وہ انہیں میسر تھی۔ وہ ایسی نماز پڑھا کرتے تھے جن کے بارے میں فرمان رسالت ہے کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا: قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپ کو نماز میں اتنی لذت و راحت محسوس ہوتی تو شمع رسالت کے پروانے کیوں ہر نماز میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے اور کیوں انہیں نماز میں زندگی کا خاص سرور حاصل نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہو تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ـــــــ کی منہ بولتی تصویریں کیوں نہ بنے رہتے۔ ایک ہم ہیں کہ اوّلاً تو اکثریت نماز کو خیر باد کہہ چکی ہے کہ وہ جنت کی کنجی اور ایمانی معراج کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔ جو تھوڑے سے بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں اُن کی اکثریت سر سے بوجھ اتارنے پر اکتفا کئے ہوئے ہے کہ نمازیوں میں شمار ہو جائے خواہ کسی طرح پڑھ کر۔ جو نماز کی ادائیگی کے طریقوں سے ناآشنا کر نماز کی شرائط، ارکان، واجبات اور سنن وغیرہ سے بے خبر۔ نماز کے مفسدات و مکروہات سے نابلد رہتا۔ نے والوں کو اپنی دھواں دھار تقریروں سے ہی فرصت نہیں ملتی اور انہیں ان امور کی اہمیت سے کوئی خاص واسطہ ہو دوسروں کو خاک بتائیں۔ جب کہ خود یہاں انفرادی امور کی جانب سے غافل ہیں۔ محض ایک بیگار ہے جو ٹال دی جاتی ہے۔ گویا ہم فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ـ کی منہ بولتی تصویریں بن چکے ہیں۔ دریں حالات ہمیں اپنی نمازوں میں کیا لذت آئے! خدائے ذوالمنن ہمیں صحابہ کرام کی طرح نمازوں سے وابستگی عطا فرمائے۔ آمین۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ أَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

ابن عوف، ابو الیمان، شعیب، زہری، عمرو بن ابو سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنی زہرہ کے حلیف اور حضرت ابو ہریرہ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے مذکورہ حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْكُمَنَاءِ۔

پناہ گاہوں کا بیان

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَأَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے روز پچاس تیر اندازوں پر حضرت عبد اللہ بن جبیر کو امیر مقرر کر کے فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی یہ جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس پیغام بھیجوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے کافروں کو شکست دے دی اور انہیں روند ڈالا تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا جب تک میں نہ بلاؤں۔ راوی کا بیان ہے کہ انہیں یعنی کافروں کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور خدا کی قسم میں نے عورتوں کو پہاڑ پر چڑھتے دیکھا۔ پس حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا: غنیمت، اے لوگو! غنیمت۔ تمہارے ساتھی غالب آگئے تو کیا دیکھتے ہو؟ حضرت عبد اللہ بن جبیر نے فرمایا۔ کیا تم

مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ۔

بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا، خدا کی قسم ہم تو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ پس وہ آگئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ پھیر دیئے اور وہ شکست سے دوچار ہو گئے۔

بَابٌ ۳ فِي الصُّفُوفِ۔

صف بندی کا بیان

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي غَشُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

احمد بن سنان، ابو احمد زبیری، عبد الرحمن بن سلیمان بن غسیل، حمزہ بن ابو اسید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ غزوۂ بدر کے روز ہم نے صفیں بنائی تھیں کہ جب وہ (کفار) تمہاری زد میں آجائیں تو ان پر تیر اندازی کرنا اور اپنے تیر بچائے بھی رکھنا۔

بَابٌ ۳ فِي سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ۔

تصادم کے وقت تلواریں سنبھالنا

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَجِيحٍ وَلَيْسَ بِالْمَلَطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ۔

محمد بن عیسیٰ، اسحاق بن نجیح، مالک بن حمزہ بن ابو اسید ساعدی نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ غزوۂ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب وہ تمہارے تیروں کی زد میں آجائیں تو ان پر تیر اندازی کرنا اور جب تک تمہارے بالکل نزدیک نہ آجائیں اس وقت تک تلواریں نیام سے نہ نکالنا۔

بَابٌ ۳ فِي الْمُبَارَزَةِ۔

مبارزت کا بیان

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ

حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا تھا اور بھائی آواز دی کہ کون ہے جو مقابلہ کرے۔ پس انصاری جوان مقابلے پر نکلے۔ اس نے کہا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے بتا دیا۔ اس عتبہ نے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں ہم اپنے چچا زاد بھائیوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حمزہ اٹھو، علی اٹھو، عبیدہ بن حارث اٹھو۔ پس حضرت حمزہ تو عتبہ کی طرف بڑھے میں شیبہ کی جانب بڑھا۔ حضرت عبیدہ اور ولید دو قدم آگے ہو گئے جبکہ ہم دونوں نے اپنے اپنے مدمقابل کو پچھاڑ لیا

ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ.

جا۔ پھر ہم ولید پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر کے حضرت عبیدہ کو اٹھا لائے۔

ف: بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حمزہ نے عتبہ سے، حضرت عبیدہ بن حارث نے شیبہ سے اور حضرت علی نے ولید بن عتبہ سے مقابلہ کیا تھا اور قرین قیاس بھی یہی بات نظر آتی ہے کیونکہ حضرت علی اور ولید دونوں نوجوان تھے۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس حدیث کے تحت علامہ وحید الزمان خان صاحب نے لکھا ہے "اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوئی خصوصاً حضرت علی کی کہ اپنے مقابل کو مار کر دوسرے کو بھی مار لیا۔" موصوف نے یہاں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا جب کہ اس حدیث میں خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ "ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَا" ان لفظوں کا ترجمہ خود علامہ صاحب نے یوں کیا ہے "پھر ہم نے بھی ولید پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا" جب ولید پر اپنے حریفوں سے فارغ ہو کر حضرت حمزہ اور حضرت علی دونوں نے حملہ کیا تو علامہ صاحب نے صرف حضرت علی کی تخصیص کہاں سے نکال لی۔ خصوصی شجاعت ضرور ثابت ہوئی لیکن دونوں حضرات کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

مثلہ کرنے کی ممانعت

٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ.

محمد بن عیسیٰ، زیاد بن ایوب، ہشیم، مغیرہ، شباک، ابراہیم، ہنی بن نویرہ، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (کافروں کو) اچھے طریقے سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

٨٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ.

ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ حضرت عمران کا ایک غلام بھاگ گیا تو انہوں نے اللہ کے لیے منت مانی کہ اگر اس پر قابو پا لیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے پس انہوں نے مجھے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس کا حکم پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔ پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دیتے کہ مثلہ کرنے (ناک کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ف

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولین کے کان ناک وغیرہ کاٹنے اور اُن کی صورتیں مسخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راہِ خدا میں جہاد کرنا افضل ترین عبادت ہے اور ایسی حرکت مجاہدین کی شان کے شایاں نہیں۔ واللہ اعلم

باب فی قتل النساء

۹۵ - حدثنا یزید بن خالد بن موهب و قتیبة یعنی ابن سعید قالا ثنا اللیث عن نافع عن عبد اللہ ان امرأة وجدت فی بعض مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولة فانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل النساء والصبیان۔

عورتوں کو قتل کرنے کا بیان

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں دیکھا کہ عورت قتل ہوئی پڑی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرمایا۔

۹۶ - حدثنا ابو الولید الطیالسی قال ثنا عمر بن المرقع بن صیفی بن رباح قال حدثنی ابی عن جدہ رباح بن ربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة فرای الناس مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علام اجتمع هؤلاء فجاء فقال علی امرأة قتیل فقال ما کانت هذه لتقاتل قال وعلی المقدمة خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد لا یقتلن امرأة ولا عسیفا۔

عمر بن مرقع بن صیفی بن رباح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد محترم حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ کسی چیز کے پاس جمع ہیں۔ پس آپ نے ایک آدمی کو دیکھنے کے لیے بھیجا کہ لوگ کس چیز کے پاس جمع ہوئے ہیں۔ اس نے آکر بتایا کہ ایک عورت کے پاس جسے قتل کر دیا گیا ہے۔ فرمایا کہ یہ تو جنگ نہیں کرتی تھی۔ کسی نے کہا کہ اگلے دستے کے کمانڈر حضرت خالد بن ولید ہیں۔ آپ نے ایک آدمی کو بھیجتے ہوئے فرمایا۔ خالد سے کہنا کہ عورت اور خدمت کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے۔

۹۷ - حدثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال ثنا حجاج قال ثنا قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخهم۔

سعید بن منصور، ہشیم، حجاج، قتادہ، حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکوں کے طاقتور مردوں اور بوڑھوں کو قتل کر دو اور نو عمر لڑکوں کو چھوڑ دیا کرو۔

ف: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ جہاد عورتوں، نابالغ بچوں، مزدوروں، ضعیفوں اور بہت بوڑھے آدمیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جہاد چونکہ عام جنگ نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ الحق کے لیے شرعی حدود کے اندر رہ کر دشمنوں سے لڑنا ہے جو بہت بڑی عبادت ہے اور اس عبادت کے تقدس کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ إِلَّا امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ وَمَا شَأْنُكِ قَالَتْ حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيِّهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ۔

بَابٌ ۱۷۳ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کیا سوائے ایک عورت کے وہ میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور ایسے ہنس رہی تھی کہ پیٹ اور کمر تک ہل ہل جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں ان کے مردوں کو قتل کروا رہے تھے جبکہ ایک آدمی نے اس کا نام لے کر آواز دی۔ وہ بولی کہ میں موجود ہوں۔ میں نے کہا تمہاری کیا بات ہے؟ اس نے کہا۔ میں نے ان کے متعلق بدکلامی کی ہے۔ پس وہ اسے لے گیا اور اس (عورت) کی گردن اڑا دی۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں اس کے لوٹ پوٹ ہو کر ہنسنے کو حیران ہو کر نہیں بھولی ہوں حالانکہ وہ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکوں کے گھروں میں بسنے والے بچوں اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ بھی ان میں سے ہیں۔ عمرو بن دینار کہا کرتے وہ اپنے باپوں سے ہیں (یعنی ان کی اولاد ہیں)۔ زہری نے کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔

دشمن کو آگ سے جلانا اچھا نہیں ہے

محمد بن حمزہ اسلمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک سریہ کا امیر مقرر فرمایا۔ میں اسے لے کر نکلا تو آپ نے فرمایا۔ اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اسے آگ سے جلا دینا۔ میں جب چل دیا تو مجھے آواز دی۔ میں آپ کی خدمت میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو اسے قتل کر دینا اور آگ سے نہ جلانا کیونکہ آگ کے ساتھ عذاب نہیں دیتا مگر آگ کا رب۔

بِحَرِّقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم فلاں فلاں شخص کو پاؤ۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح معنًا بیان کیا۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

ابو صالح محبوب بن موسیٰ، ابو اسحاق فزاری، ابو اسحاق شیبانی ابن سعد یا حسن بن سعد، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو چڑیا پر پھیلانے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا۔ اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تڑپایا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا فرمایا کہ اسے کس نے جلایا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے فرمایا کہ آگ کے ساتھ عذاب دینا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے آگ کے رب کے سوا۔

ف۔ کسی آدمی یا جانور کو جلانے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خواہ وہ چیونٹیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعے اپنے دشمنوں کو عذاب دے گا۔ اس لیے آپ نے منع فرما دیا کہ آگ کے ساتھ کوئی کسی کو عذاب نہ دیا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۳۳ الرَّجُلُ يُكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوِ السَّهْمِ

جو اپنا جانور کرائے یا حصے پر دے

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ

عمرو بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے منادی کروائی تو میں اپنے اہل و عیال کے پاس گیا۔ میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نکل چکے تھے۔ میں مدینہ منورہ میں یہ کہتا پھرا کہ ہے کوئی جو ایک آدمی کو سوار کرے اور اس کا حصہ لے۔

وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا قَالَ إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا۔

انصار میں سے ایک بوڑھے آدمی نے فرمایا کہ اس کا حصہ ہمیں ملے گا کہ اسے سوار کریں گے اور کھانا بھی کھلائیں گے۔ میں نے کہا۔ بہت اچھا۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ سفر کرو پس میں اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت دیا۔ میرے حصے میں چند عمدہ اونٹنیاں آئیں جنہیں ہانک کر میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا وہ نکلے اور اپنے اونٹ کے پچھلے حصے میں بیٹھ گئے پھر فرمایا۔ انہیں پیچھے سے ہانکو۔ پھر فرمایا۔ انہیں آگے سے ہانکو۔ پھر فرمایا میرے خیال میں تمہاری اونٹنیاں بہت عمدہ ہیں میں نے کہا یہ مال غنیمت تو آپ کا ہے جس کی میں نے شرط کی تھی۔ فرمایا اے بھتیجے اپنی اونٹنیاں خود رکھو ہمارا مقصد یہ حصہ لینا نہیں تھا۔

بَابٌ ١٣٢ فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ۔

جس قیدی کو مضبوطی سے باندھا جائے

٩٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ عَجِبَ رَبُّنَا تَعَالَى مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے جو زنجیروں سے پکڑے ہوئے جنت میں داخل کیے جاتے ہیں۔

٩٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوِّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسلم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن غالب لیثی کو ایک فوجی دستہ دے کر بھیجا اور میں بھی ان میں تھا اور کدید میں بنی ملوح پر مختلف اطراف سے حملہ کرنے کا انہیں حکم فرمایا ہم نکلے یہاں تک کہ جب کدید پہنچے تو ہمیں حارث بن برصاء لیثی ملا۔ ہم نے اسے پکڑ لیا تو اس نے کہا۔ میں تو مسلمان ہونے کے ارادے سے آیا ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے نکلا ہوں۔ پس ہم نے کہا اگر تم مسلمان ہو تو ہمارا ایک دن رات تمہیں باندھ کر رکھنا

وَسَلَّمَ فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا إِيَّاكَ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقْ مِنْكَ [illegible]

کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر مسلمان نہیں ہو تو ہم تو نہیں چاہتے کہ تم بندھے رہنے سے بچ جاؤ، پس ہم نے اسے منبر سے باندھ دیا۔

٢٦٧٩ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَأَعَادَ مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عِيسَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ ذَا ذِمٍّ۔

سعید بن ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو اہل یمن کا سردار تھا۔ اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ کہا اے محمد! میرے پاس بھلائی ہے اگر مجھے قتل کیا تو خون کے بدلے قتل کرو گے اور اگر معاف کر دیا تو قدر دان پاؤ گے اور اگر مال چاہتے ہو تو مانگو جتنا اس میں سے چاہو گے دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے چھوڑ گئے یہاں تک کہ جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے اس سے پھر فرمایا کہ ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے وہی پہلا جواب دہرایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے چھوڑ گئے یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا تو وہی گفتگو ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ پس وہ کھجوروں کے باغ میں گیا جو مسجد کے نزدیک تھا وہاں غسل کر کے مسجد میں داخل ہوا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ عیسیٰ نے کہا کہ ہمیں لیث نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ ذمی ذم۔

٢٦٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُدِمَ بِالْأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمْ وَسَوْدَةُ بِنْتُ

عبد اللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب قیدی (بدر کے) لائے گئے تو حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آلِ عفراء یعنی عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء کے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ میں تھیں

زمعة عند آل عفراء في مناخهم على عوف ومعوذ ابني عفراء قال وذلك قبل أن يضرب عليهن الحجاب قال تقول سودة والله إني لعندهم إذ أتيت فقيل هؤلاء الأسارى قد أتي بهم فرجعت إلى بيتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم فيه وإذا أبو يزيد سهيل بن عمرو في ناحية الحجرة مجموعة يداه إلى عنقه بحبل ثم ذكر الحديث قال أبو داود وهما قتلا أبا جهل بن هشام وكانا انتدبا له ولم يعرفاه وقتل يوم بدر.

باب ٣٨ في الأسير ينال منه ويضرب ويقرر

٩٠٨ ـ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا حماد عن ثابت عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ندب أصحابه فانطلقوا إلى بدر فإذا هم بروايا قريش فيها عبد أسود لبني الحجاج فأخذه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلوا يسألونه أين أبو سفيان فيقول والله ما لي بشيء من أمره علم ولكن هذه قريش قد جاءت فيهم أبو جهل وعتبة وشيبة ابنا ربيعة وأمية بن خلف فإذا قال لهم ذلك ضربوه فيقول دعوني دعوني أخبركم فإذا تركوه قال والله ما لي بأبي سفيان من علم ولكن هذه قريش قد أقبلت فيهم أبو جهل وعتبة وشيبة ابنا ربيعة وأمية بن خلف قد أقبلوا والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي وهو يسمع ذلك فلما انصرف قال والذي نفسي بيده إنكم لتضربونه إذا صدقكم وتدعونه إذا كذبكم هذه قريش قد أقبلت لتمنعوا أبا سفيان قال

یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے حضرت سودہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں ان کے پاس تھی جب میں آئی تو کہا گیا کہ یہ قیدی ہیں جنہیں لایا گیا ہے۔ پس میں اپنے گھر کی طرف لوٹی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں جلوہ افروز تھے تو وہاں حجرے کے ایک کونے میں ابو یزید سہیل بن عمرو تھا جس کے دونوں ہاتھ رسی سے اس کی گردن کے ساتھ باندھے ہوئے تھے پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حضرت عفراء کے صاحبزادوں نے ابو جہل بن ہشام کو قتل کیا تھا یہ دونوں اس پر ٹوٹ پڑے حالانکہ اسے جانتے نہ تھے اور وہ غزوہ بدر میں قتل کیا گیا۔

قیدی کے ساتھ مار پٹائی کرنا اور قرار ہونا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یاد فرمایا تو وہ بدر کی جانب چل دیئے۔ وہاں قریش کے اونٹوں پر پانی لانے والے ملے جن میں بنی حجاج کا ایک کالا غلام بھی تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ ابو سفیان کہاں ہے؟ وہ کہتا ہے خدا کی قسم مجھے اس کا کوئی علم نہیں لیکن یہ قریش آئے ہیں جن میں ابو جہل عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہیں۔ جب اس نے یہ کہا تو صحابہ کرام نے اسے پیٹا۔ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو میں تمہیں بتاتا ہوں جب نے چھوڑ دیا تو اس نے کہا خدا کی قسم مجھے ابو سفیان کا کوئی علم نہیں لیکن یہ قریش ہیں جن میں ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف آئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور اس بات کو سن رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم نے اسے مارا جب اس نے سچ کہا اور چھوڑ دو گے اگر وہ جھوٹ بولے اور یہ قریش ہیں جو ابو سفیان کو بچاتے ہیں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ

أنس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مصرع فلان غدا ووضع يده على الأرض وهذا مصرع فلان غدا ووضع يده على الأرض وهذا مصرع فلان غدا ووضع يده على الأرض فقال والذي نفسي بيده ما جاوز أحد منهم عن موضع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ بأرجلهم فسحبوا فألقوا في قليب بدر.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا اور کل یہ فلاں کے پچھاڑے جانے کی جگہ ہوگی فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی ذرا بھی ادھر ادھر نہ ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں پیروں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدان بدر میں کفار کے ساتھ مقابلہ ہونے سے ایک روز پہلے صحابہ کرام کو بتایا کہ کل فلاں مشرک اس جگہ گرے گا اور فلاں مشرک اس جگہ مرے گا۔ نیز دست مبارک زمین پر رکھ کر ہر ایک کے گرنے کی جگہ کا پوری طرح تعین فرما دیا۔ جاننے کی بات ہے کہ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا اور بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (۳۱:۳۴) ان خاص علوم میں سے ہے جنہیں غیوب خمسہ کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کہتا ہے کہ غیوب خمسہ کے علم پر پروردگار عالم مطلقاً کسی کو مطلع فرماتا ہی نہیں اس کا یہ نظریہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کے سراسر خلاف اور منصب رسالت کے خلاف ایک پُراسرار سازش اور ابلیسی شرارت ہے جو ایمان کے لیے طاعون اور کینسر کی طرح انتہائی مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو انبیائے کرام کی سچی محبت و عقیدت نصیب فرمائے اور غبار حیثیت کے جراثیم سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

باب في الأسير يكره على الإسلام.

قیدی کو اسلام پر مجبور کرنے کا بیان

۹۰۹۔ حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمي قال ثنا أشعث بن عبد الله يعني السجستاني ح وثنا محمد بن بشار ثنا ابن أبي عدي وهذا لفظه ح وثنا الحسن بن علي ثنا وهب بن جرير عن شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كانت المرأة تكون مقلاتا فتجعل على نفسها إن عاش لها ولد أن تهوده فلما أجليت بنو النضير كان فيهم من أبناء الأنصار فقالوا لا ندع أبناءنا فأنزل الله عز وجل لا إكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي قال أبو داود المقلات التي لا يعيش لها ولد.

محمد بن عمر بن علی مقدمی، اشعث بن عبداللہ سجستانی اور محمد بن بشار، ابن ابی عدی اور حسن بن علی، وہب بن جریر، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ اپنے دل میں کہتی کہ اگر اس کا بیٹا زندہ رہا تو اسے یہودی بنا دے گی۔ جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصار کے بیٹے بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑیں گے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت واضح ہو گئی ہے گمراہی سے (۲:۲۵۶) امام ابو داؤد نے فرمایا۔ المقلاۃ وہ عورت ہے جس کا بیٹا زندہ نہ رہتا ہو۔

بَابٌ ١٢٣ – فِي الْأَسِيرِ يُقْتَلُ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

٩١٠ – حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ۔

٩١١ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ

قیدی کو قتل کر دینا اور اس پر اسلام پیش نہ کرنا

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوائے چار مرد اور دو عورتوں کے جن کے نام لیے اور ابن ابی سرح۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اور ابن ابی سرح نے کیا کہ حضرت عثمان کے پاس چھپ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو یہ انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! عبد اللہ کو بیعت فرما لیجیے آپ نے سر مبارک اٹھا کر ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا اور ہر دفعہ انکار فرما دیا۔ پس تین دفعہ کے بعد انہیں بیعت کر لیا۔ پھر اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا زیرک آدمی نہیں تھا کہ اس کی طرف کھڑا ہوتا جبکہ مجھے دیکھتا کہ میں نے اسے بیعت کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا ہے تو اسے قتل کر دیتا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں آپ کی دلی منشا معلوم نہ ہوئی آپ نے چشم مبارک سے ہماری جانب اشارہ کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد ہوا کہ نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ آنکھوں کی چوری کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن ابی سرح یہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے اور ولید بن عقبہ بھی حضرت عثمان کے اخیافی بھائی تھے اور حضرت عثمان نے ان پر حد جاری فرمائی جبکہ انہوں نے شراب پی۔

عمرو بن عثمان بن عبد الرحمن بن یربوع کا بیان ہے کہ میرے جد امجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ چار آدمی ہیں جن کو میں امن نہیں دیتا نہ حل میں نہ حرم میں پس ان کے نام بتائے اور فرمایا کہ مقیس کی دو لونڈیاں ہیں۔ پس ان میں سے ایک قتل کر دی گئی اور دوسری بھاگ گئی اور اسلام قبول

أَخَذَ مِنْهُمَا وَأُحِبُّ الْأَمْوَالَ فَاسْتَكْمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أُحِبُّ۔

کرلیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن العلاء سے میں اس کی اسناد کو سمجھ نہ سکا جیسی مجھے پسند ہے۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ ابْنِ خَطَلٍ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا۔ جب اسے اتارا تو ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن خطل کا نام عبد اللہ تھا اور اسے حضرت ابو برزہ اسلمی نے قتل کیا۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا

قیدی کو جکڑ کر قتل کر دینا

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو ان سے عمارہ بن عقبہ نے کہا کیا آپ ایسے شخص کو عامل مقرر کرتے ہیں جو حضرت عثمان کے قاتلوں میں سے باقی رہ گیا ہے؟ مسروق نے اس سے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حدیث کے معاملے میں ہم میں سب سے ثقہ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب تمہارے باپ کے قتل کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا میرے بچوں کی خبر رکھنے والا کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا آگ۔ پس میں تمہارے لیے اس چیز سے راضی ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے لیے راضی ہوئے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ

قیدی کو باندھ کر تیر اندازی کرنا

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ تِعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ

بکیر بن اشج نے ابن تعلی سے روایت کی ہے کہ ہم نے عبد الرحمن بن خالد بن ولید کی معیت میں جہاد کیا تو دشمن کے چار قیدی لائے گئے جن کے متعلق آپ نے حکم دیا تو انہیں باندھ کر قتل کیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید کے علاوہ دوسروں نے ابن وہب کے واسطے سے یہ حدیث یوں ہے

فقتلوا صبرا قال ابو داود قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث قال بالنبل صبرا فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن قتل الصبر فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها فبلغ ذلك عبد الرحمن ابن خالد بن الوليد فاعتق اربع رقاب۔

بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ باندھ کر تیروں کے ساتھ جب یہ بات حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو میں اسے نہیں باندھوں گا۔ جب یہ بات عبد الرحمن بن خالد بن ولید کو پہنچی تو انہوں نے پانچ غلام آزاد کیے۔

باب ۳۸۵ في المن على الاسير بغير فداء

قیدی کو فدیہ لیے بغیر چھوڑ دینا

۹۱۵ - حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد قال انا ثابت عن انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبال التنعيم عند صلوة الفجر ليقتلوهم فاخذهم رسول الله صلى الله عليه وسلم سلما فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة الى اخر الاية۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مکہ کے مردوں میں سے اسی آدمی نماز فجر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو قتل کرنے کے لیے تنعیم کی پہاڑیوں سے اتر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ کر بے بس کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "وہی ہے جس نے روک دیئے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے سر زمین مکہ میں" (۴۸، ۲۴)

۹۱۶ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لاسارى بدر لو كان مطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لاطلقتهم له۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور مجھ سے ان کے قیدیوں کے متعلق گفتگو کرتے تو ان کی سفارش سے میں انہیں چھوڑ دیتا۔

باب ۳۸۶ في فداء الاسير بالمال۔

قیدی سے مالی فدیہ لینا

۹۱۷ - حدثنا احمد بن محمد بن حنبل قال نا ابو نوح قال انا عكرمة بن عمار قال نا سماك الحنفي قال ثنى ابن عباس قال ثنى عمر بن الخطاب قال لما كان يوم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب بدر کا روز ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فدیہ لیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ کافر

فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِدَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلٰى قَوْلِهِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمُ اللّٰهُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اسْمِ أَبِي نُوْحٍ فَقَالَ أَيْشٍ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ اسْمُهُ شَنِيْعٌ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ اسْمُهُ قُرَادٌ وَالصَّحِيْحُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ۔

کو زندہ قید کرے یہاں تک کہ زمین میں ان کا خون بہائے تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے فدیہ لے کر مال لیا اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب آتا" (۸: ۶۷، ۶۸) پھر ان کے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ امام احمد بن حنبل سے ابو نوح کا نام دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا تم اس کے نام کا کیا کرو گے وہ ذرا عجیب سا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کا نام قراد (چیچڑی) ہے اور صحیح نام عبد الرحمن بن غزوان ہے۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ۔

عبد الرحمن بن مبارک عیشی، سفیان بن حبیب، شعبہ، ابو العنبس، ابو الشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جاہلیت والوں سے بدر کے روز چار سو درہم فی کس فدیہ مقرر فرمایا۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَأْتِيَا بِهَا۔

عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب بنت رسول اللہ نے بھی ابو العاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ کا ہار بھی تھا جو انہیں جہیز میں ملا تھا جبکہ ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرط غم سے آپ کا دل بھر آیا اور فرمایا اگر تم مناسب سمجھو تو ان (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے۔ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو العاص سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یاجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں جن کے اسمائے گرامی بالترتیب یہ ہیں (۱) حضرت زینب (۲) حضرت رقیہ (۳) حضرت ام کلثوم (۴) حضرت فاطمۃ الزہرہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے بڑی تھیں اور مکہ مکرمہ میں ان کا نکاح حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد شمس بن عبد مناف سے ہوا تھا جو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے اور شرفائے قریش سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت زینب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن ابو العاص قریش کے دین پر رہے یہاں تک کہ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی بنے۔ حضرت زینب نے ان کی رہائی کے لیے فدیہ میں جو مال بھیجا اس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ نے انہیں جہیز میں دیا تھا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو ایک جانب حضرت خدیجہ کی یاد تڑپانے لگی اور دوسری جانب حضرت زینب کی خستہ حالی کا نقشہ سامنے آ گیا جس سے دل بھر آیا اور مسلمانوں سے فرمایا کہ اگر تم بخوشی اجازت دو تو میں زینب کا مال واپس کر دوں اور ابو العاص کو بغیر فدیہ کے رہا کر دوں۔ مسلمانوں نے بخوشی اپنی اجازت کا اظہار کر دیا تو آپ نے ابو العاص کو اس شرط پر رہا کر دیا کہ حضرت زینب کو مدینہ منورہ آنے سے نہیں روکیں گے۔ چنانچہ حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو حضرت زینب کو لانے کی خاطر بھیجا گیا جو مکہ مکرمہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر یاجج نامی مقام پر ٹھہرے اور جب حضرت زینب وہاں پہنچیں تو یہ انہیں مدینہ منورہ لے گئے کچھ عرصہ بعد ابو العاص بھی جب کہ شام کی تجارت سے لوٹے تو سب کا مال واپس کر کے مسلمان ہو گئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آ گئے۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت زینب کا پہلا نکاح ہی برقرار رہا تھا یا دوبارہ نکاح کیا گیا۔ حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت صدیقی کے دوران جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ واللہ اعلم

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ يَعْنِىْ سَعِيْدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِىْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَىَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِمَّا السَّبْىَ وَاِمَّا الْمَالَ فَقَالُوْا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَاِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کی خدمت میں ہوازن کے مسلمانوں کا وفد آیا اور انہوں نے آپ سے اپنے مال کے لوٹانے کا سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ یہ میرے ساتھی ہیں جنہیں تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے سب سے پسند ہے تم قیدیوں یا مال میں سے ایک چیز لے لو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی لینا چاہتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی توبہ کر کے آئے ہیں۔ میرے خیال میں ان کے قیدی انہیں واپس دے دیئے جائیں۔ تم میں سے جو چاہے اپنے دل کی خوشی سے ایسا کرے اور جو تم میں سے اپنا حصہ لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ جو مال بھی بطور فئی ہمیں مرحمت فرمائے گا تو سب سے پہلے ایسے شخص کو حصہ عطا فرمایا جائے گا لہٰذا جو چاہے ایسا کرے لوگ

يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَأَخْبَرُوا أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا۔

عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم بخوشی چھوڑ دیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی تو واپس جاؤ اور اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو پس لوگ واپس گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ سرداروں نے آکر بتایا کہ وہ بطیب خاطر اس امر کی اجازت دے رہے ہیں۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ دَنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی عورتوں اور بچوں کو انہیں واپس دے دو جو فئی کے ان افراد میں سے کسی کو رکھنا چاہے تو اللہ تعالیٰ جو فئی پہلے ہمیں دے گا اس کے ہم چھ اونٹ ان کو دیں گے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اس کے کوہان کا ایک بال پکڑ کر فرمایا۔ اے لوگو! اس فئی کے مال سے میرے لیے کچھ نہیں اور یہ بال بھی نہیں۔ دو انگلیاں اٹھائیں سوائے خمس کے جبکہ خمس بھی سرا دیا جائے تک تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی جس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا کہ میں نے یہ پالان درست کرنے کے لیے لیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے لیے اور بنی عبد المطلب کے لیے ہے وہ تمہارا ہے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ جب میرے لیے یہ بھی جائز نہیں تو اسے لینے کا مجھے کیا فائدہ اور اسے واپس کر دیا۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرْصَتِهِمْ

دشمن پر غالب آنے پر امام ان کے میدان میں ٹھہرے

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا رَوْحٌ قَالَا ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

محمد بن مثنیٰ، معاذ بن معاذ، ہارون بن عبد اللہ، روح، سعید، قتادہ، حضرت انس نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِأَخَرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُقَالُ إِنَّ وَكِيعًا حَمَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ.

جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین دن ان کے میدان میں قیام فرماتے۔ ابن مثنیٰ نے کہا کہ جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین دن ان کے میدان میں ٹھہرنا پسند فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کیا کرتے کیونکہ یہ سعید کی قدیم حدیثوں میں سے نہیں ہے اور پینتالیس سال کے ہوئے تو ان کے حافظے میں کمی آگئی تھی اور اس حدیث کا اسی دوسرے دور سے تعلق ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع بھی اسے تغیر پر محمول کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۳۸ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

قیدیوں میں جدائی کر دینا

۹۲۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ وَالْجَمَاجِمُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحَرَّةُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ.

میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کو فروخت کرتے ہوئے علیحدہ علیحدہ کر دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اس بیع کو رد فرما دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میمون نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا کیونکہ یہ جنگ جماجم میں شہید ہوئے اور جنگ جماجم ۸۳ھ میں ہوئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ واقعہ حرہ ۶۳ھ میں ہوا اور حضرت ابن زبیر کو ۷۳ھ میں شہید کیا گیا۔

بَابٌ ۳۹ الرُّخْصَةُ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ

جوان قیدیوں کو جدا کرنے کی اجازت

۹۲۴ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَرَمَيْتُهُمْ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ابوبکر کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ہمارے اوپر امیر بنایا تھا۔ پس ہم نے فزارہ قبیلے سے جہاد کیا تو ہم نے انہیں ہر جانب سے لوٹا۔ پھر میں نے چند انسانوں کا جمگھٹا دیکھا جس میں بچے اور عورتیں بھی تھیں تو میں نے ایک تیر چلایا جو ان کے اور پہاڑی کے درمیان گرا تو وہ کھڑے ہو گئے۔ میں انہیں حضرت ابوبکر

بِهِمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَفَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ.

کی خدمت میں لے آیا جن میں فزارہ کی ایک عورت تھی جس نے خشک کھال پہنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین لڑکی تھی پس حضرت ابوبکر نے اس کی بیٹی مجھے دے دی۔ جب میں مدینہ منورہ میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم وہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے لیکن ابھی میں نے اس کا کپڑا نہیں کھولا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے تو مجھ سے فرمایا: اے سلمہ تمہارے باپ کی قسم وہ لڑکی مجھے دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، وہ مجھے بہت پسند ہے لیکن ابھی میں نے اس کا کپڑا نہیں ہٹایا اور وہ آپ کے لیے ہے پس آپ نے وہ اہل مکہ کے پاس بھیج دی اور ان کے قبضے میں مسلمان قیدی تھے جن کا فدیہ اس عورت کے بدلے دیا گیا۔

بَابٌ ٩٣ فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ

کافروں نے مسلمان کا مال چھینا پھر وہ مالک کو مالِ غنیمت میں ملے

٩٢٥ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يُقْسَمْ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر کا ایک غلام بھاگ کر کافروں کے پاس چلا گیا پس مسلمان ان (کافروں) پر غالب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ حضرت ابن عمر کو دے دیا اور تقسیم میں شامل نہ فرمایا۔

٩٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا جو کافروں نے پکڑ لیا پس مسلمان اس قوم پر غالب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں وہ انہیں واپس دے دیا گیا اور ان کا ایک غلام بھاگ کر روم کی سرزمین میں چلا گیا جب مسلمان اس قوم پر غالب ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ

الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ فِي عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ يَلْحَقُونَ بِالْمُسْلِمِينَ فَيُسْلِمُونَ.

٩٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

بَابٌ فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

٩٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ.

٩٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انھیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس دے دیا۔

کفار کے جو غلام مسلمانوں سے آملیں اور مسلمان ہو جائیں

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابان بن صالح، منصور بن معتمر، ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نکلے۔ ان کے مالکوں نے آپ کے لیے لکھتے ہوئے کہا۔ اے محمد! خدا کی قسم یہ آپ کے دین سے رغبت رکھتے ہوئے آپ کی طرف نہیں بھاگے بلکہ یہ غلامی سے بھاگے ہیں۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انہوں نے سچ کہا ہے لہٰذا انھیں ان کی طرف لوٹا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا اے گروہ قریش! تم اس وقت تک رکتے ہوئے نظر نہیں آتے جب تک تم پر ایسا شخص مسلط نہ ہو جو ایسی بات پر تمہاری گردنیں اڑا دے اور انھیں لوٹانے سے انکار کر دے اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد فرمائے ہوئے ہیں۔

دشمن کی سرزمین سے جو غلہ ہاتھ آئے

ابراہیم بن حمزہ زبیری، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک لشکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مال غنیمت میں غلہ اور شہد لے کر آیا تو ان میں سے خمس نہ لیا گیا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل اور قعنبی، سلیمان، حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خیبر کے روز میں نے دیکھا کہ چربی کی ایک تھیلی لٹک رہی ہے چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور اسے لے کر اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں اس میں سے ذرا بھی کچھ نہیں دوں گا جب میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ

وسلم يتبسم إلي.

باب في النهي عن النهبى إذا كان في الطعام قلة في أرض العدو

حدثنا سليمان بن حرب ثنا جرير يعني ابن حازم عن يعلى بن حكيم عن أبي لبيد قال كنا مع عبد الرحمن بن سمرة بكابل فأصاب الناس غنيمة فانتهبوها فقام خطيبا فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النهبى فردوا ما أخذوا فقسمه بينهم.

حدثنا محمد بن العلاء ثنا أبو معاوية ثنا أبو إسحاق الشيباني عن محمد بن أبي مجالد عن عبد الله بن أبي أوفى قال قلت هل كنتم تخمسون يعني الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أصبنا طعاما يوم خيبر فكان الرجل يجيء فيأخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف.

حدثنا هناد بن السري ثنا أبو الأحوص عن عاصم يعني ابن كليب عن أبيه عن رجل من الأنصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فأصاب الناس حاجة شديدة وجهد فأصابوا غنما فانتهبوها فإن قدورنا لتغلي إذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي على قوسه فأكفأ قدورنا بقوسه ثم جعل يرمل اللحم بالتراب ثم قال إن النهبة ليست بأحل من الميتة أو إن الميتة ليست بأحل من النهبة الشك من هناد.

باب في حمل الطعام من أرض العدو

حدثنا سعيد بن منصور ثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني عمرو بن

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

اگر دشمن کی سرزمین میں غلے کی قلت ہو جائے تب بھی لوٹ کھسوٹ کرنے کی اجازت نہیں۔

یعلی بن حکیم سے روایت ہے کہ ابولبید نے فرمایا۔ ہم کابل میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے پس لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو انہوں نے اسے لوٹ لیا پس خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوٹ مار سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے پس جو مال انہوں نے لیا تھا وہ لوٹا دیا اور وہ ان کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔

محمد بن العلاء، ابو معاویہ، ابو اسحاق شیبانی، محمد بن ابی مجالد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی غلے سے خمس دیا (پانچواں حصہ ادا) کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ خیبر کے روز ہمارے ہاتھ غلہ آیا پس ہر شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے کر واپس چلا جاتا تھا۔

عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو لوگوں کو کھانے پینے کی بڑی ضرورت اور دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ پس انہیں بکریاں ملیں تو انہیں لوٹ لیا۔ ہماری ہانڈیوں میں ابال آ رہا تھا کہ کمان سے ٹیک لگاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹنا شروع کر دیا اور گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا کہ لوٹ مار مردار سے زیادہ حلال نہیں یا مردار لوٹ مار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ اس میں ہناد راوی کو شک ہوا۔

دشمن کی سرزمین سے غلہ لے آنا

سعید بن منصور، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث ابن حرشف ازدی، قاسم مولیٰ عبدالرحمٰن سے روایت ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْشَفٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُورَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى إِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلٰى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوءَةٌ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ ہم دوران جہاد اونٹ کا گوشت کھا لیا کرتے اور اسے تقسیم میں شامل نہ کرتے۔ یہاں تک کہ جب ہم اپنی قیام گاہوں کی طرف لوٹتے تو اونٹ کے گوشت سے ہماری خورجیاں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

بَابٌ ۳۹۵ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ۔

دشمن کی سرزمین میں زائد غلہ بیچ دینا

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ نَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ رَابَطْنَا مَدِينَةَ قِنَّسْرِينَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ۔

عبادہ بن نسی سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے شہر قنسرین کا محاصرہ کر لیا حضرت شرحبیل بن السمط کے ساتھ جب ہم نے اسے فتح کیا تو اس سے بکریاں اور گائیں ہاتھ آئیں پس ان میں سے کچھ ہمارے درمیان تقسیم کر دی گئیں اور باقی مال غنیمت میں شامل کر دیں۔ پس میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں خیبر والوں سے جہاد کیا تو ہمیں بکریاں ملیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ ہمارے درمیان تقسیم فرما دیں اور باقی بکریوں کو مال غنیمت میں شامل کر دیا۔

بَابٌ ۳۹۶ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِشَيْءٍ

مالِ غنیمت کی کسی چیز کو کام میں لانا

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلٰى تُجِيبَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

سعید بن منصور اور عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، ابو مرزوق، مولیٰ تجیب حنش صنعانی، رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھے وہ مسلمانوں کا غنیمت کے جانور پر سواری نہ کرے کہ جب دبلا ہو جائے تو مال غنیمت میں لوٹا دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھے وہ مسلمانوں کی غنیمت کے مال کا کپڑا نہ پہنے کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسے مال غنیمت میں واپس

بِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ۔

بَابٌ ۱۳۵ فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

۹۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخْزَى اللَّهُ الْآخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ۔

لوٹا دے۔

کفار کے ہتھیاروں سے معرکہ آرا ہونا

محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف، ابواسحاق سبیعی ان کے والد ماجد ابواسحٰق سبیعی، ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں ابوجہل کے پاس سے گزرا جو پچھاڑا ہوا تھا اور کسی نے اس کے پاؤں پر ضرب لگائی اور کہا۔ اے خدا کے دشمن! اے ابوجہل! آخرکار اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کیا۔ کہا کہ اس وقت میں اس سے ڈرتا نہ تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص پر تعجب ہے جس کو اس کی قوم نے تلوار سے قتل کر دیا۔ پس میں نے اسے تلوار کا ایک ہاتھ مارا جو کارگر ثابت نہ ہوا اور کوئی چیز بھی اس کے کام نہ آئی یہاں تک کہ تلوار بھی اس کے ہاتھ سے گر پڑی تو اسی کے ساتھ میں نے ضرب لگائی یہاں تک کہ

ف۔ ابوجہل جیسے فرعون وقت کو حضرت عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو نوعمر صاحبزادوں حضرت معاذ اور حضرت معوذ نے پچھاڑا تھا۔ جب کافر بھاگ گئے اور مسلمان پوری طرح فتح یاب ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان جنگ میں پھر رہے تھے۔ دیکھا کہ اس میں زندگی کی ابھی کچھ رمق باقی ہے۔ ٹھوکر مار کر فرمایا۔ او خدا کے دشمن! آخرکار اللہ تعالیٰ نے تجھے کیسا ذلیل و خوار کیا؟ اس نے کچھ باتیں بنائیں لیکن انہوں نے اسی کی تلوار سے اللہ اور رسول کے اس سب سے بڑے دشمن کی گردن اڑا دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۱۳۶ فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ۔

۹۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ

مال غنیمت سے کچھ چرا لینا

مسدد، یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوعمرہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک نے خیبر کے روز وفات پائی۔ لوگوں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اس بات سے لوگوں کے چہروں کے رنگ فق ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھی نے جہاد میں خیانت کی ہے۔ پس ہم نے اس کے سامان کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا تُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ۔

تلاشی لی تو اس میں ہمیں ایک منکا ملا یعنی یہود کا منکا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہ ہو گی۔

ف۔ مالِ غنیمت میں سے کچھ چھپا لینا یا چرا لینا ایسا جرم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھا کرتے تھے، خواہ وہ مال تھوڑا ہوتا یا زیادہ۔ جب دو درہم تک خیانت بھی آپ کی نظر میں اتنی معیوب تھی کہ اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھنی پسند نہ فرماتی تو آج جو ہزاروں اور لاکھوں کے دن دہاڑے غبن ہو رہے ہیں نگاہِ رسالت میں یہ حرکت کیسی قرار پائے گی! پروردگارِ عالم جو یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اس کی نگاہِ لطف و کرم ایسا کرنے والوں کی جانب ہو جائے گی! کاش! ہم یہ بھی کبھی غور کریں کہ دنیاوی دولت اور چند روزہ آرام و راحت کی خاطر جو ہم اپنے دین و ایمان کا بیڑا اپنے ہاتھوں غرق کر رہے ہیں یہ دانشمندی ہے یا نادانی؟ ہم عقلمندی کا ثبوت دے رہے ہیں یا جہالت کا! مسلمانو! بگوشِ ہوش سنو

اے طائرِ لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی!
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

۹۳۸ـ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ وَادِي الْقُرَى وَقَدْ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِوَادِي الْقُرَى فَبَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ قَالَ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

ابوالغیث مولیٰ ابن مطیع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو غنیمت میں ہمیں سونا ملا اور نہ چاندی بلکہ کپڑا، برتن کا سامان اور جانور۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر ایک کالا غلام پیش کیا گیا تھا، جس کو مدعم کہا جاتا تھا جب وادی القریٰ میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے پالان کو مدعم اتار رہا تھا کہ اسے ایک تیر آ کر لگا اور اسی سے جاں بحق ہو گیا لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ کمبل جو اس نے خیبر کے روز مالِ غنیمت سے لیا تھا اور وہ تقسیم میں اسے نہیں ملا تھا۔ وہ آگ بن کر اس پر مشتعل ہو گا۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک یا دو تسمے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تسمہ بھی؟

یہ مال غنیمت جو مسلمانوں کا حق ہے۔ اس میں سے اگر تقسیم ہونے سے پہلے کوئی معمولی سی چیز بھی لے تو وہ جہنم کی آگ بن جائے گی وہ چیز جہنم میں آگ بن کر اسے عذاب دے گی۔ گویا خیانت جتنی زیادہ ہوگی عذاب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی روزی حاصل کرنے سے بچائے جو اگلے جہان میں وبال جان ثابت ہو۔ آمین۔

بَابٌ ۱۹۹ فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحَرِّقُ رَحْلَهُ.

۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَوْذَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ.

جب کوئی معمولی چیز چرالے تو امام اسے چھوڑ دیتا اور اس کا سامان نہ جلاتا

ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب مال غنیمت ملتا تو آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں منادی کر دینے کے لیے فرمایا تو وہ اپنا اپنا مال غنیمت لے کر حاضر ہو گئے۔ پس پانچواں حصہ نکال کر اسے تقسیم کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی بالوں کی مہار لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے ہم نے مال غنیمت میں سے پایا ہے۔ فرمایا کیا تم نے بلال کو تین دفعہ منادی کرتے ہوئے سنا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اسے لانے سے روکا؟ اس نے عذر پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔ تم اسے اپنے پاس رکھو اور قیامت کے روز اسے لے کر حاضر ہو گے اور آپ نے وہ مہار اس کی طرف سے قبول نہ فرمائی۔

بَابٌ ۲۰۰ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ.

۹۳۰- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَصَالِحٌ هَذَا أَبُو وَاقِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ بِعْهُ

غنیمت چرانے والے کی سزا

نفیلی اور سعید بن منصور، عبدالعزیز بن محمد اندراوردی، صالح بن محمد بن زائدہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صالح کی کنیت ابو واقد ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک میں داخل ہوا تو ایک آدمی کو لایا گیا جس نے مال غنیمت سے چوری کی تھی پس سالم بن عبداللہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کوئی ایسا شخص پاؤ جس نے مال غنیمت سے چوری کی ہو تو اس کا سامان جلا دو اور اسے پیٹو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اس کے سامان میں قرآن مجید کا نسخہ بھی پایا تو

وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ **هَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ** الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ أَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ۔

سالم نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ اسے فروخت کر کے

ابو صالح محبوب بن موسیٰ انطاکی، ابو اسحٰق، صالح بن محمد کا بیان ہے کہ ہم نے ولید بن ہشام کی معیت میں جہاد کیا اور ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عمر بن عبد العزیز بھی تھے پس ایک آدمی نے مال غنیمت سے کوئی چیز چرائی تو ولید نے اس کے سامان کے لیے حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا اس آدمی کو پھرایا گیا اور اسے اس کا حصہ دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا **کہ دونوں حدیثوں میں یہ زیادہ صحیح ہے اور اسے کئی آدمیوں نے** روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام نے زیاد بن سعد کا سامان جلایا جس نے غنیمت سے چوری کی تھی اور اسے پیٹا۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثَنَا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنْعَ سَهْمِهِ۔

محمد بن عوف، موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم، زہیر بن محمد، عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے مال غنیمت سے چرانے والے کا سامان جلایا اور اسے پیٹا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ولید بن عتبہ اور عبد الوہاب بن نجدہ، ولید، زہیر بن محمد نے عمرو بن شعیب سے اسے روایت کیا لیکن عبد الوہاب بن نجدہ حوطی نے اس کا حصہ نہ دینے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّتْرِ عَلَى مَنْ غَلَّ۔

غنیمت سے چرانے والے کی پردہ پوشی نہ کرنا

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ ثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابو داؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان ان کے والد ماجد سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اما بعد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مال غنیمت سے چرانے والے کی پردہ پوشی کی تو وہ بھی اسی کی طرح ہے۔

باب فی السلب یعطی للقاتل

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی عن مالک عن یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ عن ابی قتادۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین قال فاستدرت لہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ بالسیف علی حبل عاتقہ فاقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت لہ ما بال الناس قال امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت ثم قلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثانیۃ من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت ثم قلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا قتادۃ فاقتصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ وسلب ذلک القتیل عندی فارضہ منہ فقال ابو بکر الصدیق لاہا اللہ اذا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ وعن رسولہ فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ ایاہ فقال ابو قتادۃ فاعطانیہ فبعت الدرع فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ وانہ لاول مال تاثلتہ

مقتول کا سامان قاتل کو دیا جائے گا

ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ غزوۂ حنین کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب کافروں سے تصادم ہوا تو مسلمانوں میں ذرا افراتفری ہو گئی۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب آ رہا ہے۔ میں اس کی جانب لپکا اور پیچھے سے جا کر اس پر تلوار کا وار کیا اس کی گردن پر وہ مجھ پر جھپٹا اور مجھے ایسا دبوچا کہ موت کا مزہ چکھا دیا۔ پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پس مجھے حضرت عمر ملے تو میں نے ان سے پوچھا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا جو اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ واپس لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو وہ گواہی پیش کرے تاکہ مقتول کا سامان اسے مل جائے۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن اپنے دل میں سوچا کہ میری گواہی کون دے گا لہٰذا بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو وہ گواہی پیش کرے تاکہ مقتول کا سامان اسے دے دیا جائے۔ میں کھڑا ہو گیا یہ سوچ کر کہ میری گواہی کون دے گا، بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا تو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو قتادہ کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ سچ کہہ رہے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو گا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر راہِ خدا میں لڑے اور اس کے رسول کی حمایت میں اس کے باوجود اس کا حصہ آپ کو دے دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سچ کہتا ہے لہٰذا ان کا سامان انہیں دے دے۔ حضرت ابو قتادہ کا بیان ہے کہ وہ اس نے مجھے دے دیا پس میں نے زرہ بیچ کر محلہ بنی سلمہ میں باغ خرید لیا جو

فِي الْإِسْلَامِ۔

پہلا مال ہے جو میں نے دورِ اسلام میں حاصل کیا۔

ف۔ مجاہدین میں سے جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو مقتول کے ہتھیار اور سامان اُس کے قاتل کو ملتا ہے جب کہ وہ شہادت پیش کر دے۔ یہ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے بطورِ انعام اس کا خاص حصّہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے مقتول کا سامان اور ہتھیار دیئے گئے، جن میں سے ایک زرہ کو فروخت کر کے انہوں نے بنو سلمہ کے محلے میں ایک باغ خرید لیا تھا، جو دورِ اسلام میں اُن کی سب سے پہلی جائیداد تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا مَعَكِ قَالَتْ أَرَدْتُ وَاللّٰهِ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُهُمْ أَبْعَجُ بِهِ بَطْنَهُ فَأَخْبَرَ بِذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَرَدْنَا بِهٰذَا الْخِنْجَرَ وَكَانَ سِلَاحُ الْعَجَمِ يَوْمَئِذٍ الْخَنَاجِرَ۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اس روز بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا لہٰذا ان کا سامان لے لیا اور حضرت ابو طلحہ کی ملاقات حضرت ام سلیم سے ہوئی جن کے پاس خنجر تھا فرمایا۔ اے ام سلیم! یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ خدا کی قسم میرا ارادہ یہ تھا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آیا تو اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس خنجر سے ہماری یہ مراد ہے کہ

ف۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ یعنی حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مجاہدین کے ساتھ آئی تھیں تاکہ مجاہدین کو پانی پلائیں، اور زخمیوں کو مرہم پٹی کریں۔ یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی باتیں ہیں جنہیں پردے کے خلاف دلیل بنانا اور عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ جلسے پر استدلال کرنا جہالت اور اپنی بے راہ روی کو مستحکم کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلَبَ إِنْ رَأَى وَالْفَرَسُ وَالسِّلَاحُ مِنَ السَّلَبِ۔

امام چاہے تو قاتل کو سامان نہ دے اور گھوڑا اور ہتھیار بھی سامان میں

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ

عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ نکلا اور اہل یمن سے مددی نامی ایک شخص میرا رفیق بن گیا جس کے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک نے اونٹ نحر کیا تو مددی نے اس سے کھال کا ایک

رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذَهَّبٌ وَسِلَاحٌ مُذَهَّبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنَ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ لَهُ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ۔

حصہ انکا چنانچہ اس نے دے دیا تو اس نے سپر کی طرح اسے بنا لیا اور ہم چل دیے جب رومیوں کی کچھ فوجوں سے واسطہ پڑا تو ان میں ایک آدمی اشقر گھوڑے پر سوار تھا جس کی سنہری زین تھی اور ہتھیاروں پر سونا چڑھا ہوا تھا۔ وہ رومی مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا تھا۔ مددی اس کے لیے گھات لگا کر ایک پتھر کی اوٹ میں بیٹھ گیا جب رومی اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں وہ گرا تو یہ اس کے اوپر چڑھ بیٹھا اور اسے قتل کر دیا پھر اس کے گھوڑے اور ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی تو حضرت خالد بن ولید نے پیغام بھیج کر سامان اس سے لے لیا۔ حضرت عوف کا بیان ہے کہ میں حضرت خالد کی خدمت میں گیا اور ان سے کہا۔ اے خالد! کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتول کے سامان کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا ہوا ہے فرمایا ہاں لیکن سامان کو میں نے زیادہ محسوس کیا میں نے کہا کہ آپ یہ سامان اسے دے دیں ورنہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کروں گا۔ انہوں نے واپس دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عوف کا بیان ہے کہ جب ہم اکٹھے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور مددی کا سارا واقعہ عرض کر دیا اور جو حضرت خالد نے کیا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے خالد! تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ زیادہ مال ہونے کے باعث ایسا کیا۔ فرمایا اے خالد! جو اس سے لیا ہے وہ واپس دے دو۔ حضرت عوف کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا اے خالد! کیا میں نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا۔ اے خالد! اسے کچھ نہ دینا۔ کیا تم میرے مقرر کیے ہوئے سرداروں کو چھوڑنا چاہتے ہو کہ ان کے اچھے کام تم

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ سَاَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ نَحْوَهٗ۔

احمد بن محمد بن حنبل، ولید نے ثور سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حدیث بیان کی بواسطہ خالد بن معدان، جبیر بن نفیر ان کے والد ماجد نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح۔

بَابُ ۱۴۴ فِي السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ۔

مقتول کے سامان میں خمس نہیں ہے

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ۔

سعید بن منصور، اسمٰعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن جبیر، جبیر بن نفیر نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سامان کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا اور اس سامان میں سے پانچواں حصہ نہ لیتے۔

بَابُ ۱۴۵ مَنْ اَجَازَ عَلٰى جَرِيْحٍ مُثْخَنٍ يُنَفَّلُ مِنْ سَلَبِهٖ۔

جس نے زخمی کافر کو قتل کیا کیا اسے بھی مقتول کے سامان سے کچھ ملے گا

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهٗ۔

ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہل کی تلوار ایک حصے کے علاوہ دی۔ انہوں نے اسے قتل کیا تھا۔

ف: اللہ اور رسول کے سب سے بڑے دشمن اور اپنے وقت کے فرعون اعظم یعنی ابوجہل ملعون کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واصل جہنم کیا تھا۔ غزوۂ بدر میں جب مسلمان کامیاب و کامران ہو گئے تو یہ میدانِ جنگ میں پھر رہے تھے۔ دیکھا کہ ابوجہل پڑا سسک رہا ہے۔ فرمایا کہ اے اللہ اور رسول کے دشمن! آخرکار تو اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ اس نے کچھ باتیں بنائیں تو آپ نے اس کا کام تمام کیا یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہل کی تلوار آپ ہی کو مرحمت فرمائی جو ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ ۱۴۶ فِيْ مَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيْمَةِ لَا سَهْمَ لَهٗ۔

جو مالِ غنیمت تقسیم ہونے کے بعد شامل ہوا اس کا حصہ نہیں

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ

عنبسہ بن سعید نے حضرت ابوہریرہ کو حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے نجد

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کی طرف حضرت ابان بن سعید کو ایک سریہ دے کر بھیجا پس حضرت ابان بن سعید اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ فتح ہو گیا تھا اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں بھی حصہ مرحمت ہو۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیجئے۔ حضرت ابان نے کہا اے وبر! ضال پہاڑ کی چوٹی سے ہمارے پاس آنے والا اور یہ باتیں بناتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابان! بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حصہ مرحمت نہ فرمایا۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ نَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ.

عنبسہ بن سعید قرشی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں مدینہ منورہ میں آ گیا تھا جبکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ پس میں نے اپنے حصے کے متعلق سوال کیا تو حضرت سعید بن العاص کے ایک بیٹے نے دخل دیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیجئے۔ میں نے کہا کہ یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ حضرت سعید بن العاص نے کہا، تعجب ہے کہ ضال پہاڑ کی چوٹی سے اتر کر ہمارے پاس آنے والا وبر مجھے طعنہ دیتا ہے ایک مسلمان کو قتل کرنے کا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے ہاتھ سے معزز فرمایا اور مجھے اس کے ہاتھ سے ذلیل نہ کیا۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کو فتح فرما چکے تھے آپ نے ہمیں حصہ عطا فرمایا یا یہ کہا کہ ہمیں اس میں سے عطا فرمایا اور جو فتح خیبر کے وقت موجود نہ تھے ان میں سے کسی کو کوئی چیز عطا نہ فرمائی سوائے اس کے

شَيْئًا اِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَنَا اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَهٗ فَاَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔

جو حاضر تھا مگر ہماری کشتی والوں کو یعنی حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کو چنانچہ انہیں مجاہدین کے ساتھ حصے دیئے۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ۔

حبیب بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ بدر کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ بیشک عثمان اللہ کے کام اور اللہ کے رسول کے کام گئے ہیں اور میں انہیں بیعت کرتا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حصہ بھی نکالا جبکہ ایسے کسی ایک کو بھی اُن کے سوا حصہ عطا نہ فرمایا جو موجود نہ تھا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ غزوہ بدر کے وقت وہ سخت بیمار تھیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ کے علاج معالجہ اور تیمارداری کی خاطر جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت اور حکم سے مدینہ منورہ میں رہے تھے۔ لہٰذا انہیں مال غنیمت سے دوسرے مجاہدین کی طرح حصہ بجا مرحمت فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ۔

کیا عورت اور غلام کو بھی مال غنیمت سے کچھ حصہ ملے گا؟

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ صَالِحٍ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ كَذَا وَكَذَا ذَكَرَ اَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوْكِ اَلَهٗ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيْبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنْ يَّاْتِيَ اُحْمُوْقَةً مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اَمَّا الْمَمْلُوْكُ فَكَانَ يُحْذٰى وَاَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ كُنَّ يُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ۔

مختار بن صیفی سے روایت ہے کہ یزید بن ہرمز نے فرمایا۔ نجدہ (رئیس خوارج) نے لکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کئی باتیں پوچھتے ہوئے۔ جن میں سے یہ بھی ہے کہ غلام کو مال غنیمت سے آیا حصہ ملے گا اور عورتوں کو۔ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلتی تھیں اور کیا انہیں حصہ ملتا تھا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ خدشہ ہوتا کہ وہ حماقت کرے گا تو میں اس کے لئے نہ لکھتا کہ غلام کو اس کی خدمت پر انعام دیا جاتا تھا اور عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور پانی پلاتی تھیں۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ [illegible]

ابو جعفر اور زہری سے روایت ہے کہ یزید بن ہرمز نے

نا الحسن بن خالد ابو يحيى الوهبي قال نا ابن اسحٰق عن ابي جعفر والزهري عن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الحروري الى ابن عباس يسأله عن النساء هل كن يشهدن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل كان يضرب لهن بسهم فانا كتبت كتاب ابن عباس الى نجدة قد كن يحضرن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما ان يضرب لهن بسهم فلا وقد كان يرضخ لهن.

نے فرمایا کہ نجدہ حروری (رئیس خوارج) نے حضرت ابن عباس کے لئے لکھا، یہ پوچھتے ہوئے کہ کیا عورتیں جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتی تھیں اور کیا انہیں غنیمت سے حصہ دیا جاتا تھا؟ پس نجدہ کی طرف حضرت ابن عباس کے خط کو میں نے لکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شامل ہوا کرتی تھیں لیکن انہیں حصہ نہیں ملتا تھا بلکہ انعام کے طور پر کچھ دے دیا جاتا تھا۔

٩٥٦ - حدثنا ابراهيم بن سعيد وغيره قالا انا زيد يعني ابن الحباب نا رافع بن سلمة بن زياد قال حدثني حشرج بن زياد عن جدته ام ابيه انها خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة خيبر سادس ست نسوة فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث الينا فجئنا فرأينا فيه الغضب فقال مع من خرجتن وباذن من خرجتن فقلنا يا رسول الله خرجنا نغزل الشعر ونعين به في سبيل الله ومعنا دواء للجرحى ونناول السهام ونسقي السويق فقال قمن حتى اذا فتح الله عليه خيبر اسهم لنا كما اسهم للرجال قال فقلت لها يا جدة وما كان ذلك قالت تمرا.

حشرج بن زیاد سے روایت ہے کہ ان کی دادی صاحبہ (والد محترم کی والدہ ماجدہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر میں نکلیں۔ وہ چھ عورتوں میں سے چھٹی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ہمیں بلا بھیجا۔ ہم حاضر ہوئیں تو ہم نے غصے کے آثار دیکھے۔ فرمایا: تم کس کے ساتھ نکلی ہو اور کس کی اجازت سے نکلی ہو؟ ہم عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہم اس لئے نکلی ہیں کہ بال بٹ کر اللہ کی راہ میں مدد کریں اور ہمارے پاس زخمیوں کے لئے دوائیاں ہیں، نیز ہم تیر پکڑاتی ہیں اور ستو گھولتی ہیں۔ فرمایا: تم رہو۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح کروا دیا تو ہمیں بھی مردوں کی طرح حصہ ملا۔ میں عرض گزار ہوا کہ دادی جان! وہ کیا تھا؟ فرمایا کہ کھجوریں۔

ف: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں بعض عورتیں بھی لشکر اسلام کے ساتھ جاتی تھیں تاکہ مجاہدین کو پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کریں۔ یہ واقعات پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کے ہیں اس سے عورتوں کی بے پردگی پر استدلال کرنا جہالت ہے۔ دوسری بات یہ قابل غور ہے کہ عورتوں کو مجاہدین کی طرح مال غنیمت سے حصہ نہیں ملتا تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں بطور انعام کچھ مرحمت فرما دیا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٩٥٧ - حدثنا احمد بن حنبل نا بشر

محمد بن زید سے روایت ہے کہ عمیر مولیٰ ابی اللحم نے فرمایا

يعني ابن الفضل عن محمد بن زيد قال حدثني عمير مولى آبي اللحم قال شهدت خيبر مع ساداتي فكلموا فيّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر بي فقلدت سيفا فإذا أنا أجره فأخبر أني مملوك فأمر لي بشيء من خرثي المتاع۔

کہ غزوۂ خیبر میں اپنے سرداروں کے ساتھ شریک ہوا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرے متعلق عرض کی تو آپ نے مجھے ساتھ رکھنے کا حکم فرمایا پس میرے ساتھ تلوار لٹکا دی گئی جو بے لٹکتی تھی۔ میرے متعلق بتایا گیا کہ میں غلام ہوں تو آپ نے گھر کے سامان سے مجھے کچھ عنایت فرمانے کا حکم دیا۔

٩٥٨۔ حدثنا سعيد بن منصور قال ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال كنت أميح أصحابي الماء يوم بدر۔

سعید بن منصور، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز میں اپنے ساتھیوں کے لئے پانی بھر رہا تھا۔

باب ٢٠٨ في المشرك يسهم له۔

کیا مشرک کو حصہ ملے گا؟

٩٥٩۔ حدثنا مسدد ويحيى بن معين قالا ثنا يحيى عن مالك عن الفضيل عن عبد الله بن نيار عن عروة عن عائشة قال يحيى أن رجلا من المشركين لحق بالنبي صلى الله عليه وسلم ليقاتل معه فقال ارجع ثم اتفقا فقال إنا لا نستعين بمشرك۔

عبداللہ بن دینار نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ یحییٰ کی روایت میں ہے کہ مشرکوں کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا تاکہ آپ کے ساتھ ہو کر لڑنے کے لئے۔ فرمایا کہ واپس چلے جاؤ۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے۔ فرمایا کہ ہم کسی مشرک سے مدد لینا نہیں چاہتے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد میں مشرک کی مدد کو قبول نہ فرمایا اور انکار کر دیا۔ اس عمل سے امت کو سبق ملا گیا ہے کہ کافروں، مشرکوں پر اعتماد کرنا، انہیں اپنا یار و غمخوار سمجھنا، اُن سے استمداد و استعانت کرنا خود فریبی اور کفر دوستی ہے۔ اہل اسلام کو کافروں اور غیر مسلموں کے سہارے رہنا اور ان کے رحم و کرم پر جینا ہرگز زیب نہیں دیتا۔ یہ سلوک تو کفر و شرک کو بالا کرنا ہے جس کی مسلمان کو ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہے۔ کاش! اسلامی ممالک کے سربراہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو اس قعرِ ذلت سے نکالنے کی تدابیر سوچیں اور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر کچھ کر دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لیے عقل و دانش اور ہمت و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

باب ٢٠٩ في سهمان الخيل۔

گھوڑے کے دو حصوں کا بیان

٩٦٠۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا أبو معاوية ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أسهم لرجل ولفرسه ثلاثة أسهم سهما له وسهمين لفرسه۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور اس کے گھوڑے کو تین حصے دیئے۔ ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔

٩٦١۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا عبد الله بن يزيد ثنا المسعودي حدثني أبو عمرة

ابو عمرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

عن أبيه قال أتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة نفر ومعنا فرس فأعطى كل إنسان منا سهما وأعطى للفرس سهمين۔

ہوتے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا۔ آپ نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک حصہ دیا اور گھوڑے کے دو حصے عنایت فرمائے۔

٩٦٢۔ حدثنا مسدد نا أمية بن خالد نا المسعودي عن رجل من آل أبي عمرة عن أبي عمرة بمعناه إلا أنه قال ثلاثة نفر زاد فكان للفارس ثلاثة أسهم۔

ابوعمرہ نے اپنے والد ماجد سے اسے روایت کیا لیکن تین آدمی اور یہ بھی کہا کہ سوار کو تین حصے مرحمت فرماتے۔

باب فيمن أسهم له سهما

جس کے نزدیک گھوڑے کا ایک حصہ ہے

٩٦٣۔ حدثنا محمد بن عيسى نا مجمع ابن يعقوب بن مجمع بن يزيد الأنصاري قال سمعت أبي يعقوب بن مجمع يذكر عن عمه عبد الرحمن بن يزيد الأنصاري عن عمه مجمع بن جارية الأنصاري وكان أحد القراء الذين قرءوا القرآن قال شهدنا الحديبية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما انصرفنا عنها إذا الناس يهزون الأباعر فقال بعض الناس لبعض ما للناس قالوا أوحي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فخرجنا مع الناس نوجف فوجدنا النبي صلى الله عليه وسلم واقفا على راحلته عند كراع الغميم فلما اجتمع عليه الناس قرأ عليهم إنا فتحنا لك فتحا مبينا فقال رجل يا رسول الله أفتح هو قال نعم والذي نفس محمد بيده إنه لفتح فقسمت خيبر على أهل الحديبية فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم على ثمانية عشر سهما وكان الجيش ألفا وخمسمائة فيهم ثلاثمائة فارس فأعطى الفارس سهمين وأعطى الراجل سهما۔

ابو یعقوب بن مجمع نے اپنے چچا جان عبدالرحمن بن یزید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان قاریوں میں سے تھے جو قرآن مجید پڑھتے تھے۔ کہ ہم صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب ہم اس سے واپس لوٹے تو لوگ اپنے اونٹوں کو دوڑانے لگے۔ کچھ حضرات نے دوسروں سے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ ہم بھی دوڑتے ہوئے لوگوں کے ساتھ نکلے۔ کراع الغمیم کے مقام پر ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اونٹنی کی سواری پر جلوہ افروز پایا۔ جب سارے لوگ شمع رسالت کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے انہیں پڑھ کر سنایا۔ بے شک اے محبوب! ہم نے تمہیں فتح دی روشن (۱) ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، کیا یہ فتح ہے؟ فرمایا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، بے شک یہ فتح ہے۔ پس خیبر سے حاصل ہونے والا مال صلح حدیبیہ والوں پر تقسیم فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اٹھارہ حصے بنائے جبکہ لشکر میں ایک ہزار پانچ سو افراد تھے جن میں تین سو سوار تھے۔ چنانچہ سوار کو آپ نے دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے مالِ غنیمت کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا تھا جبکہ مجاہدین کی تعداد پندرہ سو تھی، جن میں بارہ سو پیدل اور تین سو سوار تھے۔ غنیمت کا ہر حصہ سو آدمیوں کے لیے تھا لہٰذا بارہ حصّے تو بارہ سو پیدلوں کو مل گئے۔ باقی جو چھ حصّے بچے وہ تین سو سواروں کو عطا فرما دیئے یعنی ہر سوار کو دگنا حصّہ مرحمت فرمایا۔ گویا تین سو سواروں کو چھ سو مجاہدین کے برابر شمار کرکے چھ حصّے انہیں مرحمت فرمائے گئے۔ اگر بعض آمدہ روایات کے مطابق سوار کے تین حصّے ہوتے ہیں کہ ایک حصّہ سوار کا اور دو حصّے اس کے گھوڑے کے تو اس صورت میں تین سو سواروں کو نو سو مجاہدین کے برابر شمار کیا جاتا جبکہ نو سو یہ اور بارہ سو پیدل، لہٰذا مجموعی طور پر اکیس سو مجاہدین شمار کرکے مالِ غنیمت کے اکیس حصّے کیے جاتے تاکہ ہر سو مجاہدین کو ایک حصّہ مل جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ صرف اٹھارہ حصّے فرمائے گئے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ از روئے احادیث اس سلسلے میں بھی امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب ہی زیادہ صحیح ہے کہ پیدل کو ایک حصّہ اور سوار کو دو حصّے ملے اور سوار کو تین حصّے ملنے کی روایات قابلِ تاویل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي النَّفَلِ

مالِ غنیمت سے انعام دینا

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى فَأَبَى الْفِتْيَانُ فَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا۔ جو تم میں سے یہ کام کر دکھلائے اسے مالِ غنیمت سے یہ انعام ملے گا۔ پس نوجوان آگے بڑھ گئے اور عمر رسیدہ حضرات جھنڈوں کے پاس رہے اور ان کے پاس سے نہ ہٹے۔ جب اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح دی تو بوڑھوں نے فرمایا۔ ہم تمہارے پشت پناہ تھے، اگر تمہیں شکست ہو جاتی تو تم ہماری طرف آتے۔ لہٰذا یہ نہیں کہ غنیمت تم لے جاؤ اور ہم خالی ہاتھ رہ جائیں۔ جوانوں نے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارا یہ حق مقرر فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ اے محبوب! تم سے غنیمتوں کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔ جس طرح اے محبوب! تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا (۸: ۱،۵) فرماتے ہیں اس میں ان کیلئے بہتری ہے۔ پس اسی طرح میری اطاعت کرو کیونکہ اسکے انجام کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا جو کسی کافر کو قتل کرے اسے اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قید کرے اسے یہ کچھ ملے گا۔ پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی اور خالد

أسر أسيرا فله كذا وكذا ثم ساق نحوه و حديث خالد أتم.

کی حدیث (گزشتہ حدیث) زیادہ مکمل ہے۔

٩٦٦ - حدثنا هارون بن محمد بن بكار بن بلال قال نا يزيد بن خالد بن موهب الهمداني قال نا يحيى بن أبي زائدة قال نا داود بهذا الحديث بإسناده قال فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسواء وحديث خالد أتم.

ہارون بن محمد بن بکار بن بلال، یزید بن خالد بن موہب ہمدانی، یحییٰ بن ابی زائدہ کا بیان ہے کہ داؤد نے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو برابر حصہ مرحمت فرمایا اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

٩٦٧ - حدثنا هناد بن السري عن أبي بكر عن عاصم عن مصعب بن سعد عن أبيه قال جئت إلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم بدر بسيف فقلت يا رسول الله إن الله قد شفى صدري اليوم من العدو فهب لي هذا السيف قال إن هذا السيف ليس لي ولا لك فذهبت وأنا أقول يعطاه اليوم من لم يبل بلائي فبينا أنا إذ جاءني الرسول فقال أجب فظننت أنه نزل في شيء بكلامي فجئت فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم إنك سألتني هذا السيف وليس هو لي ولا لك وإن الله قد جعله لي فهو لك ثم قرأ يسألونك عن الأنفال قل الأنفال لله والرسول إلى آخر الآية فقال أبو داود في قراءة ابن مسعود يسئلونك النفل.

مصعب بن سعد کے والد ماجد نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز میں ایک تلوار لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! آج اللہ تعالیٰ نے کافروں کی طرف سے میرے سینے کو شفا بخشی ہے لہٰذا یہ تلوار مجھے مرحمت فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ یہ تلوار نہ میری ملکیت ہے اور نہ تمہاری۔ پس میں چلا آیا اور میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ آج یہ تلوار اسے ملے گی جو میری طرح آزمائش میں مبتلا نہیں ہوا ہوگا۔ اسی دوران ایک بلانے والے نے آکر کہا کہ واپس چلئے۔ میں نے گمان کیا کہ میری گفتگو کے بارے میں کوئی وحی نازل ہو گئی۔ میں حاضر ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اور یہ میری یا تمہاری ملکیت نہیں تھی۔ تم سے غنیمتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں (۸؍۱)۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یسئلونک النفل ہے۔

باب ١٤٢ في النفل للسرية تخرج من العسكر

فوج کے کسی سریہ کو کچھ انعام دینا

٩٦٨ - حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا ابن مسلم ح ونا موسى بن عبد الرحمن الأنطاكي قال نا مبشر ح ونا محمد بن عوف الطائي أن الحكم بن نافع حدثهم المعنى كلهم عن شعيب ابن أبي حمزة عن نافع عن ابن عمر قال بعثنا

عبدالوہاب بن نجدہ، ابن مسلم ——— موسیٰ بن عبدالرحمٰن انطاکی، مبشر ——— محمد بن عوف طائی، حکم بن نافع، شعیب بن ابوحمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر کی صورت میں نجد کی جانب بھیجا اور اس لشکر میں سے ایک دستے کو

رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش قبل نجد وانبعثت سرية من الجيش فكان سهمان الجيش اثني عشر بعيرا اثني عشر بعيرا ونفل أهل السرية بعيرا بعيرا فكانت سهمانهم ثلاثة عشر۔

آگے بھیج دیا۔ پس لشکر والوں میں سے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور سریہ (فوجی دستے) والوں کے حصے میں ایک ایک اونٹ انعام کے طور پر آیا پس ان میں سے ہر ایک کے حصے میں تیرہ اونٹ آئے۔

۹۶۹۔ حدثنا الوليد بن عتبة الدمشقي قال قال الوليد يعني ابن مسلم حدثت ابن المبارك بهذا الحديث قلت وكذا حدثنا ابن أبي فروة عن نافع قال لا تعدل من سميت بمالك هكذا أو نحوه يعني مالك بن أنس۔

ولید بن عتبہ دمشقی، ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابن المبارک سے یہ حدیث بیان کی اور کہا ہم سے حدیث بیان کی ابن ابی فروہ نے نافع کے واسطے سے۔ فرمایا کہ جن کا تم نے نام لیا ہے وہ مالک کے برابر نہیں ہو سکتے یعنی مالک بن انس جیسے نہیں ہیں۔

۹۷۰۔ حدثنا هناد حدثنا عبدة عن محمد يعني ابن إسحاق عن نافع عن ابن عمر قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية إلى نجد فخرجت معها فأصبنا نعما كثيرا فنفلنا أميرنا بعيرا بعيرا لكل إنسان ثم قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقسم بيننا غنيمتنا فأصاب كل رجل منا اثني عشر بعيرا بعد الخمس وما حاسبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي أعطانا صاحبنا ولا عاب عليه ما صنع فكان لكل منا ثلاثة عشر بعيرا بنفله۔

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ نجد کی جانب بھیجا۔ پس میں ان کے ساتھ نکلا۔ پس ہمیں بہت سے اونٹ ملے تو ہمارے سردار نے ہمیں ایک ایک اونٹ انعام دیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے درمیان مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں بارہ اونٹ آئے پانچواں حصہ نکالنے کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان اونٹوں کو شمار نہ فرمایا جو ہمارے سردار نے ہمیں بطور انعام دیئے تھے اور نہ اس کے کئے پر کوئی اعتراض کیا۔ لہٰذا انعام سمیت ہم میں سے ہر ایک کے تیرہ اونٹ ہو گئے۔

۹۷۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة ويزيد بن خالد بن موهب قالا حدثنا الليث المعنى عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث سرية فيها عبد الله بن عمر قبل نجد فغنموا إبلا كثيرة فكانت سهمانهم اثني عشر بعيرا أو نفلوا بعيرا بعيرا زاد ابن موهب فلم يغيره رسول الله صلى الله عليه

عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک ـــ عبد اللہ بن مسلمہ اور یزید بن خالد بن موہب، لیث، نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ بھیجا جس میں حضرت عبد اللہ بن عمر بھی تھے۔ انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے تو ہر ایک کے حصے میں بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انہیں بطور انعام ملا۔ ابن موہب نے یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فیصلے میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

وَسَلَّمَ۔

٩٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو ہمارا حصہ بارہ اونٹوں تک پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے برد بن سنان نے نافع سے حدیث عبیداللہ کے مانند اور روایت کیا اسے ایوب نے نافع سے اسی طرح مگر اس میں کہا کہ ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

٩٧٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً النَّفْلَ سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ وَاجِبٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد۔ حجاج بن ابویعقوب، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن فوجی دستوں (سرایا) کو روانہ فرماتے ان میں سے بعض کو خصوصی انعام مرحمت فرمایا کرتے اور وہ اس حصے کے علاوہ ہوتا جو لشکر کے ہر فرد کو دیا جاتا تھا اور خمس (پانچواں حصہ) ان سب میں واجب ہوتا تھا۔

٩٧٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْقَلَبُوا حِينَ انْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا۔

ابوعبدالرحمٰن حبلی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین سو پندرہ افراد لے کر نکلے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ یہ پیدل ہیں انہیں سواری دے۔ اے اللہ یہ ننگے ہیں انہیں لباس پہنا۔ اے اللہ یہ بھوکے ہیں انہیں شکم سیر کر دے۔ پس غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مرحمت فرمائی پس جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی ایسا نہ تھا جو ایک یا دو اونٹ لے کر نہ لوٹا ہو نیز کپڑے بھی پہنے اور شکم سیر بھی ہوئے۔

باب ١٤٣ فِي مَنْ قَالَ الْخُمُسُ قَبْلَ النَّفْلِ۔

جس نے کہا کہ خمس انعام دینے سے پہلے نکالا جائیگا

٩٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ

محمد بن کثیر، سفیان، یزید بن یزید بن جابر شامی، مکحول،

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيْمِيِّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ۔

زیاد بن جاریہ تمیمی سے روایت ہے کہ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس لینے کے بعد تہائی مال غنیمت سے انعامات دیا کرتے تھے۔

٩٧٦۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ جشمی، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، مکحول، ابن جاریہ نے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چوتھائی مال بطور انعام دیتے خمس نکالنے کے بعد اور خمس نکالنے کے بعد تہائی مال غنیمت بطور انعام دیتے جب واپس لوٹتے۔

٩٧٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيْرِ ابْنِ ذَكْوَانَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنٰى قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا يَحْيٰى ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ هُذَيْلٍ فَاَعْتَقَتْنِيْ فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيْمَا اَرٰى ثُمَّ اَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيْمَا اَرٰى ثُمَّ اَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيْمَا اَرٰى ثُمَّ اَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلَّ ذٰلِكَ اَسْاَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِيْ فِيْهِ بِشَيْءٍ حَتّٰى لَقِيْتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيْمِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيْبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُوْلُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ۔

عبد اللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان اور محمود بن خالد دمشقی، مروان بن محمد، یحییٰ بن حمزہ، ابو وہب نے مکحول کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک مصری عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل سے تھی اس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نکلا مگر جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے۔ پھر میں حجاز میں آیا تو وہاں سے نہ نکلا مگر جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے پھر میں عراق میں آیا تو وہاں سے نہ نکلا مگر میری دانست میں جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے۔ پھر میں شام میں آیا اور اسے کھنگالا۔ ہر ایک سے نفل (انعام) کے بارے میں دریافت کرتا لیکن کوئی ایک بھی ایسا نہ ملا جو کچھ بھی بتاتا یہاں تک کہ مجھے ایک شیخ ملے جنہیں زیاد بن جاریہ تمیمی کہا جاتا تھا۔ میں ان سے عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نے نفل کے متعلق کچھ سنا ہے، فرمایا ہاں میں نے حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے مال غنیمت کا چوتھائی شروع میں بطور نفل دیا اور مال کا تہائی سفر لوٹتے وقت مرحمت فرمایا۔

باب ١٥٩ في السرية ترد على أهل العسكر

٩٧٨ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا ابن أبي عدي عن ابن إسحق هو محمد بن إسحق ح وحدثنا عبيد الله بن عمر قال حدثني هشيم عن يحيى بن سعيد جميعا عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون تتكافأ دماؤهم يسعى بذمتهم أدناهم ويجير عليهم أقصاهم وهم يد على من سواهم يرد مشدهم على مضعفهم ومتسريهم على قاعدهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده ولم يذكر ابن إسحق القود والتكافؤ.

٩٧٩ - حدثنا هارون بن عبد الله قال نا هاشم بن قاسم نا عكرمة حدثني إياس بن سلمة عن أبيه قال أغار عبد الرحمن بن عيينة على إبل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتل راعيها وخرج يطردها هو وأناس معه في خيل فجعلت وجهي قبل المدينة ثم ناديت ثلاث مرات يا صباحاه ثم اتبعت القوم فجعلت أرمي وأعقرهم فإذا رجع إلي فارس جلست في أصل شجرة حتى ما خلق الله شيئا من ظهر النبي صلى الله عليه وسلم إلا جعلته وراء ظهري وحتى ألقوا أكثر من ثلاثين رمحا وثلاثين بردة يستخفون بها ثم أتاهم عيينة مددا فقال ليقم إليه نفر منكم فقام إلي أربعة منهم فصعدوا الجبل فلما أسمعتهم قلت أتعرفوني قالوا ومن أنت قلت أنا ابن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يطلبني رجل منكم فيدركني ولا أطلبه

اس دستے کا بیان جو فوج میں آملا

قتیبہ بن سعید، ابن ابی عدی، ابن اسحٰق، عبید اللہ بن عمر، ہشیم، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی ذمہ لے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کا نبھانا ضروری ہے اور دور رہنے والا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے اور دوسروں کے لیے اس کا نبھانا ضروری ہے۔ چاہیے کہ طاقتور کمزور کی مدد کرے اور آسودہ حال اس کی جو تنگ ہو کر بیٹھ رہے۔ کسی کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور ذمی کو دوران عہد۔ ابن اسحٰق نے القود والتکافی کا ذکر نہیں کیا۔

ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عبد الرحمٰن بن عیینہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر چھاپا مارا، ان کے چرواہے کو قتل کیا اور انہیں ہانک کر لے گیا اس کے ساتھ کئی سوار تھے پس میں نے اپنا منہ مدینہ منورہ کی جانب کر کے تین مرتبہ یا صباحاہ کہا پھر ان لوگوں کے پیچھے لگ گیا اور تیر مار کر انہیں زخمی کرتا رہا۔ جب میری جانب کوئی سوار لوٹتا تو میں کسی درخت کی جڑ میں چھپ جاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ مرحمت فرمائے تھے میں نے وہ سارے اپنے پیچھے لگا لئے اور ان لوگوں نے اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے تیس سے زیادہ نیزے اور تیس چادریں پھینک دی تھیں پھر اس (عبد الرحمٰن) کی مدد کے لیے عیینہ (اس کا باپ) آگیا اور کہا کہ تم میں سے چند آدمی اس کی طرف جائیں پس ان میں سے چار میری طرف آئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے جب وہ نزدیک ہوئے تو میں نے کہا کیا تم مجھے جانتے ہو انہوں نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں اکوع کا بیٹا ہوں قسم

فيقولني فما برحت حتى نظرت إلى فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخللون الشجر أولهم الأخرم الأسدي فيلحق بعبد الرحمن ابن عيينة ويعطف عليه عبد الرحمن فاختلفا طعنتين فعقر الأخرم عبد الرحمن وطعنه عبد الرحمن فقتله فتحول عبد الرحمن على فرس الأخرم فيلحق أبو قتادة بعبد الرحمن فاختلفا طعنتين فعقر بأبي قتادة وقتله أبو قتادة فتحول أبو قتادة على فرس الأخرم ثم جئت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على الماء الذي جليتهم عنه ذو قرد فإذا نبي الله صلى الله عليه وسلم في خمس مائة فأعطاني سهم الفارس والراجل.

باب النفل من الذهب والفضة ومن أول مغنم.

۹۸۰۔ حدثنا أبو صالح محبوب بن موسى قال أنا أبو إسحاق الفزاري عن عاصم بن كليب عن أبي الجويرية الجرمي قال أصبت بأرض الروم جرة حمراء فيها دنانير في إمرة معاوية وعلينا رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من بني سليم يقال له معن بن يزيد فأتيته بها فقسمها بين المسلمين فأعطاني منها ثم قال لولا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نفل إلا بعد الخمس لأعطيتك ثم أخذ يعرض علي من نصيبه فأبيت.

۹۸۱۔ حدثنا هناد عن ابن المبارك عن أبي عوانة عن عاصم بن كليب بإسناده ومعناه.

اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ کے چہرے کو بزرگی بخشی تم میں سے جو مجھے پکڑنا چاہے گا تو پکڑ نہیں سکے گا اور میں جس کو پکڑنا چاہوں گا تو موت کی آغوش میں سلا دوں گا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار نظر آگئے جو درختوں کے درمیان سے آرہے تھے اور حضرت اخرم اسدی سب سے آگے تھے جو عبدالرحمن بن عیینہ پر ٹوٹ پڑے۔ عبدالرحمن نے انہیں دیکھا تو دونوں نے نیزے تان لیے حضرت اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو ڈھیر کر دیا اور اس نے انہیں شہید کر دیا۔ پس عبدالرحمن ہی حضرت اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اب حضرت ابو قتادہ عبدالرحمن پر حملہ آور ہوئے اور دونوں میں نیزے چلنے لگے عبدالرحمن نے حضرت ابو قتادہ کے گھوڑے کو ہلاک کر دیا لیکن حضرت ا

سونے چاندی میں سے انعام دینا اور پہلے مال غنیمت سے

ابو الجویریہ جرمی کا بیان ہے کہ مجھے روم کی سرزمین میں حضرت معاویہ کے دور خلافت ایک سرخ مٹکا ملا جس میں دینار تھے ہمارے حاکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے جو بنی سلیم سے تھے اور جن کا اسم گرامی حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ میں نے وہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا تو انہوں نے اسے مسلمانوں میں تقسیم کیا اور مجھے بھی اس میں سے دیا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ "نہیں ہے انعام مگر خمس کے بعد"۔ تو میں تمہیں اور دیتا پھر وہ مجھے اپنے حصے میں سے دینے لگے تو میں نے لینے سے انکار کر دیا۔

ہناد، ابن مبارک، ابو عوانہ نے اسے عاصم بن کلیب سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کیا ہے۔

باب ۱۶۲ فِي الإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ

٩٦٢- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلاَءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلاَّمٍ الأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلاَ يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلاَّ الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ.

باب ۱۶۳ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

٩٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ.

باب ۱۶۴ فِي الإِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ

٩٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ.

٩٦٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الإِسْلاَمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لاَ أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلاَ أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي

امام فئی سے جس چیز کو چاہے اپنے لیے رکھ لے

ابو سلام الاسود نے سنا کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی غنیمت کے ایک اونٹ کو سترہ بنا کر جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا۔ تمہاری غنیمتوں میں سے میرے لیے اس کے برابر بھی حلال نہیں ہے۔ سوائے خمس کے اور وہ پانچواں حصہ بھی تمہارے درمیان ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

وعدہ پورا کرنا

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

امام نے عہد کیا تو لوگوں پر اس کی پابندی ضروری ہے

محمد بن صباح بزاز، عبدالرحمٰن بن ابوالزناد، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام ایک ڈھال ہے جس کے ساتھ لڑا جاتا ہے۔

حسن بن علی بن ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قریش نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں اب کبھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہوں تم (ابھی) واپس چلے جاؤ اور جو چیز تمہارے دل میں ہے اسے دل ہی میں چھپائے

فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا كَانَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَالْيَوْمَ لَا يَصْلُحُ۔

رجوع چنانچہ میں چلا گیا اور دوبارہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ اسلام قبول کر لیا۔ بکیر نے فرمایا مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو رافع قبطی تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ بات اسی زمانے کے ساتھ مخصوص

ف۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قریش کے نمائندے بن کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں اسلام کی حقانیت ڈال دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اظہارِ اسلام سے روک کر قریش کی جانب بھیج دیا جبکہ وہ دوبارہ واپس آکر باقاعدہ مشرف باسلام ہوئے۔ یہ عرصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخصیص ہے۔ آج جو شخص مسلمان ہونا چاہے اُسے بغیر ذرا سی دیر کیے فوراً کلمہ وغیرہ پڑھا کر دائرۂ اسلام میں لے آنا چاہیے کیونکہ عمر کا یا شیطان کا کیا اعتبار اور شیطان عیار سے مامون کون؟ نہیں معلوم کہ تھوڑی دیر بعد زندگی میں کیا آئے؟ مبادا کوئی برا خیال آ جائے

باب ۲۱۹ فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ نَحْوَهُ۔

امام کا دشمن سے معاہدہ ہو تو ان کے ملک میں جانا

۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ۔

قبیلۂ حمیر کے سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور یہ ان کے شہروں میں پھرا کرتے تھے جب معاہدے کی مدت پوری ہوئی تو ان سے لڑنے کے لیے چل نکلے۔ ایک آدمی عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا جو کہہ رہا تھا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر عہد پورا کرنا اور عہد شکنی نہ کرنا۔ لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں بلوایا اور وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو خلاف کرنے کو مضبوط کرے اور نہ کھولے یہاں تک کہ جب مدت گزر جائے تو عہد کو برابری

باب ۲۲۰ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ۔

معاہدہ نبھانا چاہیے اور ذمی کی حرمت

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

عیینہ بن عبد الرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عہد والے کو بغیر کسی وجہ کے قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔

باب ٢٢ في الرسل.

قاصدوں کا بیان

٩٨٨ - حدثنا محمد بن عمرو الرازي ثنا سلمة يعني ابن الفضل عن محمد بن إسحق عن شيخ قال كان مسيلمة كتب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وقد حدثني محمد بن إسحق عن شيخ من أشجع يقال له سعد بن طارق عن سلمة ابن نعيم بن مسعود الأشجعي عن أبيه نعيم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لهما حين قرأ كتاب مسيلمة ما تقولان أنتما قالا نقول كما قال أما والله لولا أن الرسل لا تقتل لضربت أعناقكما.

محمد بن عمرو رازی، سلمہ بن الفضل، محمد بن اسحٰق سے روایت ہے کہ ایک شیخ نے فرمایا مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک خط بھیجا۔ محمد بن اسحٰق، سعد بن طارق اشجعی، سلمہ بن نعیم نے اپنے والد ماجد حضرت نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دونوں سے فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے مسیلمہ کذاب کے خط کو پڑھا کہ تم دونوں کیا کہتے ہو؟ دونوں نے کہا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو وہ کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

ف مسیلمہ کذاب نے دو آدمیوں کو اپنا تحریری پیغام دے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام عبداللہ بن نواحہ اور دوسرے کا نام ابن اثال تھا۔ آپ نے قاصدوں سے ان کا عقیدہ دریافت فرمایا تو انہوں نے مسیلمہ کذاب کی ہمنوائی کی تو فرمایا کہ قاصدوں کا قتل کرنا درست نہیں ہے ورنہ تم دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھوٹے مدعی نبوت کی تصدیق و تائید کرنے والے مرتد اور قتل کر دینے کے لائق ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے مرتد ہیں۔ جو اسے نبی تو نہیں لیکن مجدد یا کم از کم مسلمانوں کا ایک فریق ہی جانتے ہیں وہ بھی ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر و مرتد ہیں کیونکہ انہوں نے ایک دجال و کذاب کو مسلمان مان کر شریعت محمدیہ کی تکذیب کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٨٩ - حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن أبي إسحق عن حارثة بن مضرب أنه أتى عبد الله فقال ما بيني وبين أحد من العرب حنة وإني مررت بمسجد لبني حنيفة فإذا هم يؤمنون بمسيلمة فأرسل إليهم عبد الله فجيء بهم فاستتابهم غير ابن النواحة قال له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا أنك رسول لضربت عنقك فأنت اليوم لست برسول فأمر قرظة ابن كعب فضرب عنقه في السوق ثم قال

ابو اسحٰق نے حارثہ بن مضرب سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا میری کسی عربی سے کوئی عداوت نہیں ہے لیکن میں بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ مسیلمہ کذاب پر ایمان لائے ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ نے انہیں بلایا وہ حاضر ہوئے تو ابن النواحہ کے سوا سب نے توبہ کر لی۔ اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا تم بھی آج قاصد نہیں ہو پس آپ نے قرظہ بن کعب کو حکم فرمایا تو انہوں نے بازار میں ہی اس

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلاً بِالسُّوقِ۔

کی گردن اڑا دی پھر فرمایا جو ابن النواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں اس کی لاش دیکھ لے۔

بَابٌ ۱۲۲ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ۔

عورت کا امان دینا

۹۹۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ انہوں نے فتح مکہ کے روز مشرکین کے ایک آدمی کو پناہ دی تھی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا اسے ہم نے امن دیا۔

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُجِيرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ۔

عثمان بن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، منصور، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اگر مسلمانوں میں سے کوئی عورت پناہ دیتی تو اسے جائز رکھا جاتا۔

بَابٌ ۱۲۳ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ۔

دشمن سے صلح کرنے کا بیان

۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلأَتْ وَمَا ذَلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہزار اور کچھ اصحاب لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہدی کو قلادہ پہنایا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا باقی حدیث اسی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے رہے یہاں تک کہ جب ثنیہ کے مقام پر پہنچے تو سواری آپ کو لے کر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اٹھانے کے لیے دو مرتبہ حل حل کہا اور کہنے لگے کہ قصواء ضد کر کے بیٹھ گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواء ضد کرنے والی نہیں اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس نے روکا ہے جس نے ہاتھیوں کو روکا تھا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آج وہ قریش، جو چیز بھی مجھ سے

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ فَجَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ أَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَصَّ الْخَبَرَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ

مانگیں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی معظم نشانیوں کی تعظیم ہو گی تو میں ضرور انہیں دے دوں گا۔ پھر اسے ڈانٹا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور آپ ان سے بچ کر چلنے لگے اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر ایک تھوڑے سے پانی والے گڑھے کے پاس اتر گئے پس بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے پاس آیا اور پھر عروہ بن مسعود۔ چنانچہ وہ آپ سے باتیں کرنے لگا جب بات کرتا تو آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ کھڑے تھے جن کے پاس تلوار اور سر پر مغفر تھا انہوں نے تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے رکھو۔ عروہ نے اپنا سر اٹھا کر کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ۔ اس نے کہا۔ اے عہد شکن کیا میں نے تمہاری عہد شکنی میں اصلاح کی کوشش نہیں کی تھی۔ حضرت مغیرہ دور جاہلیت میں چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے گئے انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ کر آئے اور مسلمان ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا مسلمان ہونا ——— ہم نے قبول کیا لیکن مال تو دھوکے کے مال کی ہمیں کوئی حاجت نہیں ہے پھر باقی حدیث بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو کہ یہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے اور تمام بیان کیں۔ سہیل نے کہا کہ یہ شرط بھی ہے کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آئے خواہ وہ آپ کا دین اختیار کر لے مگر وہ ہماری طرف واپس لوٹانا ہوگا۔ جب معاہدہ لکھا جا چکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ نحر کرو اور سر منڈاؤ۔ پھر چند مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں واپس کرنے سے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ ان کے مہر واپس دے دیئے جائیں۔ پھر آپ مدینہ منورہ لوٹ آئے پس قریش میں سے حضرت ابو بصیر آ گئے تو ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گئے آپ نے انہیں

الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ۔

دو آدمیوں کے سپرد کر دیا۔ وہ انہیں لے کر چل پڑے ذوالحلیفہ پہنچ کر کھجوریں کھانے کے لیے اترے حضرت ابوبصیر نے ایک سے کہا۔ اے فلاں! خدا کی قسم تمہاری تلوار تو بڑی عمدہ نظر آتی ہے۔ دوسرے نے اسے نیام سے نکال کر کہا کہ میں اسے بارہا آزما چکا ہوں۔ حضرت ابوبصیر نے کہا کہ مجھے بھی تو دکھاؤ اور اس سے لے لی جیسے اسے ضرب لگائی اور ٹھنڈا کر دیا۔ تو دوسرا بھاگ کر مدینہ منورہ آگیا اور مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ڈرا ہوا ہے اسی نے کہا۔ خدا کی قسم میرا ساتھی تو قتل ہو گیا اور میں بھی قتل ہی ہونے والا تھا حضرت ابوبصیر آگئے اور عرض گزار ہوئے۔ حضور! آپ کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا کہ آپ نے مجھے ان کی طرف لوٹا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی ماں کی خرابی کیسا لڑائی کا بھڑکانے والا ہے حالانکہ ساتھی کوئی نہیں۔ یہ سن کر وہ جان گئے کہ قریش کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے تو کھسک آئے اور سمندر کے کنارے آ بسے۔ حضرت ابوجندل بھی حضرت ابوبصیر سے آملے اور اسی طرح ایک جماعت بن گئی۔ ف

ف۔ صلح حدیبیہ کی شرائط میں قریش نے ایک یہ شرط بھی بضد ہو کر رکھوائی تھی کہ قریش کا جو فرد مسلمان ہو کر آپ کے پاس پہنچے اسے آپ اپنے پاس نہیں رکھیں گے بلکہ ہمارے سپرد کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوبصیر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچے تو قریش کے دو آدمیوں نے آکر واپسی کا مطالبہ کیا۔ آپ نے شرائط کی رو سے انہیں واپس لوٹا دیا۔ انہوں نے پہنچانے والوں میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوبارہ حاضر خدمت ہوئے تب بھی واپسی کا حکم فرمایا اور معاہدہ کی رو سے مدینہ منورہ میں نہ رکھا۔ یہ واپس ہوئے اور دریا کے کنارے ایک مقام پر جا رہے۔ وہاں حضرت ابوجندل بھی ان کے پاس آگئے اب جو شخص قریش سے مسلمان ہوتا وہ حضرت ابوبصیر کے گروہ میں آ شامل ہوتا اور مدینہ منورہ نہ جاتا کیونکہ وہاں سے واپس کیا جاتا۔ یہ شرط بظاہر مسلمانوں کی کمزوری پر دلالت کرتی ہوئی نظر آتی تھی لیکن قریش تو اس کے ذریعے بھی کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے بلکہ حضرت ابوبصیر کے گروہ نے الٹا ان کی ناک میں دم کر دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پارہ ـــــ ۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۹۹۳ - حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن إدريس قال سمعت ابن إسحاق عن الزهري عن عروة بن الزبير عن مسور بن مخرمة ومروان بن الحكم أنهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين يأمن فيهن الناس وعلى أن بيننا عيبة مكفوفة وأنه لا إسلال ولا إغلال۔

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مروان بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انھوں نے (قریش) نے صلح کی کہ دس سال تک لڑائی بند رکھیں گے، لوگ اس مدت میں امن سے رہیں گے اور فریقین کے دل صاف رہیں گے اور نہ چھپ کر بدعہدی کی جائے گی اور نہ علی الاعلان کی جائے گی۔

۹۹۴ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ثنا عيسى بن يونس ثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية قال مال مكحول وابن أبي زكريا إلى خالد بن معدان وملت معهما فحدثنا عن جبير بن نفير قال جبير انطلق بنا إلى ذي مخبر رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فأتيناه فسأله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا وتغزون أنتم وهم عدوا من ورائكم۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ سے مکحول اور ابن ابی زکریا، خالد بن معدان کے پاس گئے، ان سب سے جبیر بن نفیر نے فرمایا کہ میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی ذی مخبر کے پاس چلو۔ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو حضرت جبیر نے صلح کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ عنقریب تم رومیوں سے امن والی صلح کرو گے اور اس کے بعد تم اور وہ ایک دوسرے دشمن سے طاقت آزمائی کرو گے۔

باب [illegible] في العدو يؤتى على غرة ويتشبه بهم۔

دھوکہ دیکر اور ان کا بھیس بدل کر دشمن کے پاس جانا

۹۹۵ - حدثنا أحمد بن صالح ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لكعب بن الأشرف فإنه قد آذى الله ورسوله فقام

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعب بن اشرف کو کون ٹھکانے لگاتا ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ

مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ وَأَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ قَالَ أَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُوْنِيْ قَالَ وَمَا تُرِيْدُ مِنَّا قَالَ نِسَاءَكُمْ قَالُوْا سُبْحَانَ اللهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرْهَنُوْنِيْ أَوْلَادَكُمْ قَالُوْا سُبْحَانَ اللهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنْتَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوْا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يُرِيْدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسُهُ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوْا لَهُ قَالَ عِنْدِيْ فُلَانَةُ وَهِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ تَأْذَنُ لِيْ فَأَشُمَّ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ رَأْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ أَعُوْدُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُوْنَكُمْ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ۔

کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اُسے قتل کر دوں؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا مجھے حسبِ ضرورت بات کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پس یہ اس کے پاس گئے اور کہا: وہ آدمی (رسول اللہ) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اس نے کہا ابھی کیا ہے اُس کے پیچھے تو تنگ آ جاؤ گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے پیچھے جو لگ گئے لہٰذا اب چھوڑ دینا پسند نہیں کرتے بلکہ انتظار کر رہے ہیں کہ دیکھئے اس کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے! میرا ارادہ یہ ہے کہ آپ ہمیں ایک دو وسق اناج قرض دے دیں۔ اس نے کہا کیا چیز رہن رکھو گے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہم سے کیا چیز چاہتے ہیں؟ کہا کہ اپنی عورتیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! آپ عرب میں خوبصورت ترین شخص ہیں اگر ہم اپنی عورتیں رہن رکھیں تو یہ بہت شرمناک بات ہوگی۔ کہا تو میرے پاس اپنی اولاد کو رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! اس پر تو ہمیں گالیاں پڑیں گی اور کہا جائے گا کہ ایک وسق یا دو وسق کے بدلے تم رہن رکھے گئے۔ ہاں ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیں گے۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ پھر یہ دوبارہ اس کے پاس گئے اور اسے آواز دی۔ وہ ان کے پاس باہر آیا تو خوشبو لگائے ہوئے تھا اور خوشبو سے اس کا سر مہک رہا تھا۔ جب یہ اس کے پاس بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ تین چار حضرات اور تھے تو اس سے خوشبو کی باتیں کرنے لگے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس فلاں عورت ہے جو تمام لوگوں کی عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سونگھنے کی اجازت دیجئے۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ انہوں نے ہاتھ اس کے سر میں ڈال کر سونگھا۔ انہوں نے کہا دوبارہ؟

ف۔ کعب بن اشرف ایک بااثر یہودی تاجر اور بہت مالدار تھا۔ اس کا اپنا قلعہ تھا۔ قریشِ مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف اُبھارتا اور دھر کی تحریص دیا کرتا تھا۔ دوسری جانب بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودیوں کو قریشِ مکہ کی حمایت اور مسلمانوں کی بدخواہی پر آمادہ کرنے میں مصروف رہا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواہش ہوئی کہ شمعِ ہدایت کو اپنی ناپاک پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرنے والے ایسے دشمنِ خدا کے وجود سے اس زمین کو پاک ہونا چاہیے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے اس دشمنِ اسلام کو ہمیشہ کے لیے موت کی آغوش میں سلا دیا۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ ؎

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

۹۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَابَةَ نَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ نَا أَسْبَاطٌ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ.

سُدّی نے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو منع کر دیا ہے، لہٰذا کوئی مسلمان دھوکے سے کسی کو قتل نہ کرے۔

بَابٌ ۲۲۵ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

سفر میں چڑھائی چڑھتے وقت تکبیر کہنا

۹۹۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ، حج یا عمرہ سے لوٹتے تو چڑھائی پر چڑھتے وقت تین دفعہ اللہ اکبر کہنے کے بعد کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دے دی۔

بَابٌ ۲۲۶ فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

ممانعت کے بعد جہاد سے لوٹنے کی اجازت

۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ.

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ آیت، اے محبوب! تم سے اجازت نہیں مانگیں گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں (۹، ۴۴) یہ سورۃ النور کی آیت، بیشک ایمان والے وہی ہیں جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب (۲۴، ۶۲) سے منسوخ ہے۔

بَابٌ ۲۲۷ فِي بَعْثَةِ الْبُشَرَاءِ

خوشخبری دینے والا بھیجنا

۹۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا عِيسَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا

قیس نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں وہاں

تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ۔

گیا اور اُسے جلا دیا۔ پھر میں نے قبیلہ احمس کے ایک آدمی کو خوشخبری دینے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔

ف۔ قبیلہ دوس اور خثعم کے بُت خانے کا نام ذی الخلصہ تھا جو اس علاقے کی مرکزی قوت کا گڑھ بن چکا تھا۔ اور اسلام دشمنی میں اپنے وقت کا سومنات بنا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ تم ذی الخلصہ کو تباہ کر کے مجھے راحت کیوں نہیں پہنچاتے تو انہوں نے قبیلہ احمس کے کچھ سواروں کو ساتھ لیا اور ذی الخلصہ کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا۔ یہ کارنامہ سرانجام دیتے ہی قبیلہ احمس ہی کے ایک سوار کو خوشخبری کے لیے بارگاہِ رسالت میں بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت جریر کی اس کارگزاری پر بے پایاں مسرت ہوئی کیونکہ۔

بتوں کے ٹکڑے بُت خانے توڑے !

یہ کھیل اشرف الانبیاء کھیلتے تھے !

بَابٌ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَقَصَّ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں کے پاس جلوہ افروز ہوتے اور ابن سرح نے باقی حدیث بیان کر کے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ جب کافی دن گزر گئے تو میں نے حضرت ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاندی جو میرے چچا زاد بھائی تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے گھروں کی چھت پر تو میں نے ایک پکار سنی کہ کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ جب وہ شخص میرے پاس بشارت دینے آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے۔ میں چل دیا یہاں تک کہ جب مسجد میں پہنچا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ حضرت ابوطلحہ بن عبیداللہ میری جانب بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي. (ي)

ف - غزوۂ تبوک کی شمولیت سے تین صحابۂ کرام بغیر کسی عذر یا اجازت کے پیچھے رہ گئے تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) حضرت کعب بن مالک (۲) حضرت ہلال بن امیہ (۳) حضرت مرارہ بن ربیع۔ واپسی پر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے عدم شمولیت کی وجہ دریافت فرمائی تو ان حضرات نے نہ تو منافقین کی طرح غلط بیانی کی اور نہ حیلوں بہانوں کا سہارا لیا بلکہ اپنی کوتاہی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ان تینوں حضرات کے ساتھ سلام و کلام کرنے سے منع فرما دیا، حتیٰ کہ اُن کی بیویوں کو اُن سے علیحدہ کر دیا گیا۔ قربان جائیں، شمعِ رسالت کے اُن پروانوں کی عظمت اور تابانی پر کہ وہ تینوں اپنوں میں رہتے ہوئے گویا غیروں میں تھے، آشنا بھی ناآشنا معلوم ہو رہے تھے، بیوی بچے بھی غیر نظر آ رہے تھے، کوئی پرسانِ حال نہ تھا، سلام تک کا جواب ملنا محال تھا۔ وسیع زمین تنگ ہو کر رہ گئی، آباد دنیا ویرانہ نظر آتی تھی، اس حالت میں اُن بزرگوں کو اپنی جان گویا وبالِ جان نظر آ رہی تھی۔ لیکن سب کچھ ہوتے ہوئے بھی درِ مصطفےٰ سے بال برابر نہ ہٹے۔ خدا کے سچے بندے اور پکے مسلمان تھے لہٰذا آزمائش کی اس کسوٹی پر کھرے ہی ثابت ہوئے۔ خود پروردگارِ عالم نے اُن کی حالت کا یوں نقشہ کھینچا۔

حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ (۹: ۱۱۸)

یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اُسی کے پاس۔

ان حالت میں پچاس روز کے بعد پروردگارِ عالم نے اُن کی توبہ قبول کرتے ہوئے فرمایا: ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ ——— یہاں یہ بات مدِنظر رکھنی چاہیے کہ حضرات صحابۂ کرام کا جب بھی ذکر آئے تو ہمیشہ بھلائی کے ساتھ آنا چاہیے اور ان بزرگوں کے جو افعال بظاہر غلط یا خلافِ شرع بھی نظر آئیں تو ان کی بہتر تاویل کریں یا ان کے بارے میں خاموشی اختیار کریں کیونکہ وہ حضرات سابقہ تمام امتوں اور ساری امت محمدیہ سے بہتر و افضل ہیں۔ اُن بزرگوں کی سرفروشی اور مساعیٔ جمیلہ ہی کا تو نتیجہ ہے کہ آج ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور اللہ و رسول کا نام لیتے ہیں۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کی برائی کرنے سے بچو بلکہ میری وجہ سے اُن کے ساتھ محبت رکھو کیونکہ تمہارا اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنا ان کے ایک صاع جو راہِ خدا میں دینے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

قدر کیجئے جانثیں اسی آیت میں پروردگارِ عالم نے غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے اُن تینوں حضرات کا ذکر یوں فرمایا ہے: وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ـــ یہاں اس فعل کا انھیں فاعل نہیں بتایا بلکہ بطور مفعول اُن کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جب خالق و مالک بھی غلطی کو ان کی جانب منسوب نہیں کرتا تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں کہ شمع رسالت کے ایسے عدیم المثال پروانوں پر زبانِ طعن دراز کریں یا ایسے لفظوں میں اپنے ان محسنین کا ذکر کریں جس سے اُن کی تحقیر ہو۔

سوادِ ملت کے ایک عظیم الشان نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء نے یہودیوں کی سازش کا شکار ہو کر صحابۂ کرام سے دشمنی رکھنے والے فرقے کے خلاف قلم اٹھایا اور ردِّ روافض نامی کتاب لکھنے لگے تو سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کیا:

اذا ظهرت الفتن او البدع و سبت اصحابی فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذالك فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله له صرفا ولا عدلا۔ (ص ۶)

جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور صحابۂ کرام کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہیے کہ اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل۔

جائے غور ہے کہ جب صحابۂ کرام کو گالیاں دی جاتی ہوں تو ایسے فتنے کے سدِّ باب سے جو عالم خاموش ہو بیٹھے گا اور یہاں طور اس فتنے کو دبانے کی کوشش نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کے فرائض و نوافل بھی بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوں گے، صحابۂ کرام کی حمایت میں کھڑے نہ ہونے والے عالم پر یہ وبال لازم آتا ہے تو صحابۂ کرام کو یہ عزت و عظمت جس ہستی کی غلامی کے باعث ملی جب خدائے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برملا گالیاں دی جا رہی ہوں اس وقت خاموش رہنے والے عالم پر اس سے کتنے گنا زیادہ وبال پڑے گا؟ علاوہ بریں جب ساری کائنات کے خالق و مالک کو برملا جھوٹا قرار دیا جا رہا ہو، پہلے خدا کے لیے امکانِ کذب ثابت کیا جا رہا ہو اس وقت خاموش رہنے والے علماء پر کتنا وبال پڑے گا؟ اللہ تعالیٰ علمائے حق کو توفیق اور ہمت بخشے کہ وہ اپنا فرض پہچانیں اور اسے ادا کریں۔ آمین۔

باب [illegible] في سجود الشكر۔

سجدۂ شکر کا بیان

۱۰۰۱۔ حدثنا مخلد بن خالد نا ابو عاصم عن ابي بكرة بكار بن عبد العزيز قال اخبرني ابي عبد العزيز عن ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا جاءه امر سرور او بشر به خر ساجدا شاكرا لله۔

عبد العزیز نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مسرت افزا خبر آتی یا خوشخبری دی جاتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدہ ریز ہو جاتے۔

باب [illegible] اليدين في الدعاء۔

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۰۰۲۔ حدثنا احمد بن صالح نا ابن ابي فديك حدثني موسى بن يعقوب عن ابن عثمان قال ابو داؤد وهو يحيى بن الحسن بن عثمان عن اشعث بن اسحق بن سعد عن عامر بن سعد عن ابيه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة

اشعث بن اسحاق بن سعد نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لیے نکلے۔ جب ہم عزورا کے قریب تھے تو آپ اتر گئے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ پھر

نُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ
نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ
سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا
قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي
ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّي ثُمَّ
رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي
ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ
رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي
الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي قَالَ
أَبُو دَاوُدَ أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَاقَ أَسْقَطَهُ أَحْمَدُ
ابْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَنَا بِهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْهُ
مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ۔

کافی دیر تک سجدہ ریز رہے، پھر کھڑے ہو گئے اور ایک ساعت تک اپنے ہاتھ اٹھائے رکھے۔ پھر سجدہ ریز ہو گئے۔ احمد بن صالح نے تین دفعہ کا ذکر کیا فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کی شفاعت کی تو اس نے تہائی امت میرے سپرد کر دی پس میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کا سوال کیا تو مزید تہائی امت مجھے عطا فرما دی پس میں نے شکر ادا کرتے ہوئے اپنے رب کے لیے سجدہ کیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اپنے رب سے اپنی امت کا سوال کیا تو باقی تہائی امت بھی میرے سپرد فرما دی۔ چنانچہ میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے احمد بن صالح نے اشعث بن اسحاق کو ساقط کر دیا تھا۔ پس ان کے واسطے سے حدیث بیان کی مجھ

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور مانگنے کی طرح دراز کرنا سنت ہے اور آداب دعا سے ہے۔ انسب یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو نہ ملائے بلکہ ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الطُّرُوقِ۔

رات کے وقت واپس لوٹنا

۱۰۰۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص سفر سے رات کے وقت اپنے گھر والوں میں آئے۔

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔

شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اچھا وقت جس میں آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے جبکہ سفر سے آرہا ہو، وہ رات کا پہلا حصہ ہے۔

۱۰۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب واپس ہوا ہم داخل ہونے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو، ہم رات کے وقت داخل ہوں گے تاکہ

نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوْقُ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ۔

پریشان بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند موجود نہ تھا وہ موئے زیر ناف کی صفائی کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کا قول ہے کہ یہ حکم عشاء کے بعد آنے کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مغرب کے بعد آنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب ۲۳۳ فِي التَّلَقِّيْ

استقبال کرنے کا بیان

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے مدینہ منورہ کو آ رہے تھے تو لوگوں نے آپ کا استقبال کیا۔ میں نے بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔

ف۔ مجاہدین کو میدانِ جہاد کی طرف بھیجتے وقت کچھ دور اُن کے ساتھ جانا باعثِ برکت اور سنت ہے جب مجاہدین واپس لوٹیں تو آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرنا ایسا مبارک اقدام ہے جس سے جذبۂ جہاد کو بڑی تقویت پہنچتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳۴ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِنْفَاذِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ اِذَا قَفَلَ

سامانِ جہاد تیار کر کے جا نہ سکے تو کیا کرے؟

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ اَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِيْ مَالٌ اَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ اذْهَبْ اِلَى فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَاِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَقُلْ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ اِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ يَا فُلَانَةُ ادْفَعِيْ اِلَيْهِ مَا جَهَّزْتِنِيْ بِهِ وَلَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللّٰهُ فِيْهِ۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسلم قبیلے کا ایک نوجوان حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس مال نہیں ہے کہ تیاری کروں۔ فرمایا کہ تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ کیونکہ اُس نے جہاد کا سامان تیار کیا اور پھر بیمار ہو گیا ہے۔ اس سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے سلام کہتے ہیں اور اس سے کہنا کہ اپنا سامانِ جہاد مجھے دے دیجئے جو آپ نے تیار کیا ہے۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات اُن سے کہہ دی۔ انہوں نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا کہ اے فلانہ! انہیں وہ سامانِ جہاد دے دیجئے جو میں نے تیار کیا ہے اور اس میں سے کچھ بھی نہ رکھنا۔ خدا کی قسم اگر تم کوئی چیز رکھو گی تو اللہ تعالیٰ اسی میں برکت نہیں دے گا۔

باب ۲۳۵ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنَ السَّفَرِ

سفر سے واپس آنے پر نماز پڑھنا

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

محمد بن متوکل عسقلانی اور حسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ ان کے والد ماجد

ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن أبيه عبد الله بن كعب وعن عمه عبيد الله بن كعب عن أبيه كعب بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يقدم من سفر إلا نهارا قال الحسن في الضحى فإذا قدم من سفر أتى المسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس فيه.

عبداللہ بن مالک اور ان کے چچا عبیداللہ بن کعب نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف نہیں لاتے تھے مگر دن کے وقت۔ حسن راوی نے کہا کہ چاشت کے وقت اور جب سفر سے لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر اس میں بیٹھ جاتے۔

١٠١٩- حدثنا محمد بن منصور الطوسي ثنا يعقوب ثنا أبي عن ابن إسحاق قال حدثني نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أقبل من حجته دخل المدينة فأناخ على باب مسجده ثم دخله فركع فيه ركعتين ثم انصرف إلى بيته قال نافع فكان ابن عمر كذلك يصنع.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے حج سے واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹھا دیا۔ پھر اس میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اپنے کاشانۂ اقدس کی جانب تشریف لے گئے۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب في كراء المقاسم

تقسیم کرنے والے کی مزدوری

١٠٢٠- حدثنا جعفر بن مسافر التنيسي ثنا ابن أبي فديك ثنا الزمعي عن الزبير بن عثمان عن عبد الله بن سراقة أن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان أخبره أن أبا سعيد الخدري أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والقسامة قال فقلنا وما القسامة قال الشيء يكون بين الناس فينتقص منه.

جعفر بن مسافر تنیسی، ابن ابی فدیک، زمعی، زبیر بن عثمان، عبداللہ بن سراقہ، محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسامت سے بچتے رہنا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ قسامت کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جو چیز کئی آدمیوں کی مشترک ہو پھر اس میں سے کم کر دی جائے۔

١٠٢١- حدثنا عبد الله القعنبي ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن شريك يعني ابن أبي نمر عن عطاء بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال الرجل يكون على الفئام من الناس فيأخذ من حظ هذا وحظ هذا.

ابن ابی نمر نے عطاء بن یسار سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے نیز فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کی جماعتوں پر مقرر کیا جاتا ہے تو وہ اس کے حصے سے لیتا ہے اور اس کے حصے سے بھی لیتا ہے۔

باب في التجارة في الغزو

دوران جہاد تجارت کرنا

١٠٢٢- حدثنا الربيع بن نافع ثنا معاوية

عبیداللہ بن سلمان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

باب ۳۳ فِي حَمْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الضِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي يُقَالُ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ قُلْتُ مَا كُنْتُ أُقِيضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

باب ۳۴ فِي الْإِقَامَةِ بِأَرْضِ الشِّرْكِ

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ

ایک صحابی نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جب ہم نے خیبر کو فتح کیا تو لوگوں نے اپنا اپنا مال غنیمت کو نکالا یعنی سامان اور قیدی وغیرہ کو، تو لوگوں نے اپنی غنیمتوں کی خرید و فروخت کی۔ پس ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے آج اتنا نفع کمایا ہے کہ اس وادی والوں میں سے اتنا نفع آج کسی نے بھی نہیں کمایا ہوگا۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس! بھلا کیا نفع کمایا ہے؟ عرض کی کہ میں بیچتا اور خریدتا رہا یہاں تک کہ میں نے تین سو اوقیہ (بارہ ہزار درہم) کمائے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں آدمی کا اس سے بہتر نفع بتاتا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا۔

دشمن کے ملک میں ہتھیار جانے دینا

ابو اسحاق سے قبیلہ ضباب کے حضرت ذی الجوشن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بعد کہ آپ اہل بدر سے فارغ ہو چکے تھے، ایک بچھیرے کو جس کی ماں کو قرحاء کہا جاتا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے محمد! میں قرحاء کے بچھیرے کو آپ کی خدمت میں لے کر آیا ہوں تاکہ آپ اسے لے لیں۔ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے عوض اگر تم بدر کی زرہ لینی چاہو تو ایسا کر دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بدلے تو میں گھوڑا بھی نہیں لیتا۔ فرمایا تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔

شرک کی جگہ میں رہنا

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابو داؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان، ان کے والد ماجد سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اما بعد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

ابن جُندب اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ۔ آخر کتاب الجہاد۔

مشرک سے صحبت رکھے اور اس کے ساتھ سکونت پذیر ہو تو وہ بھی اسی جیسا ہے۔
کتاب الجہاد ختم ہوئی۔

ف۔ مشرکوں میں گھل مل کر رہنا یعنی اُن سے میل محبت رکھنا، اُن کے ساتھ روادارانہ اتحاد کرنا، اُن سے استمداد و استعانت کرنا، اُنہیں اپنا خیر خواہ و خیر اندیش سمجھنا اور باور کرانا کہ یہ ہمارے یار و غمخوار اور معین و مددگار ہیں یہ دراصل خود فریبی اور دوسروں کو فریب دینا ہے جب کہ کافر و مشرک ہرگز ہرگز مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ ہوتے ہیں تو صرف اپنے مفاد کے لیے نہ کہ مسلمانوں کی خیر طلبی میں۔ جو اُنہیں مسلمانوں کا خیر خواہ بتاتے وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ سچے خدا نے اپنی سچی کتاب میں صاف صاف فرمایا ہے :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۔ (۳-۱۱۸)

اے ایمان والو! غیر مسلموں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ اُن کی آرزو ہے کہ تمہیں ایذا پہنچے۔ دلی عداوت ان کی باتوں سے ٹپکی پڑتی ہے اور جو سینوں میں کدورت چھپا ہوا ہے وہ بہت بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر بتا دیں کہ تمہیں عقل ہو۔

کافروں سے دوستی رکھنے والے مدعیانِ اسلام کو پروردگارِ عالم نے اپنے آخری پیغام میں منافقین قرار دیا اور انہیں دردناک عذاب کی وعید سناتے ہوئے فرمایا:۔

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ (۴-۱۳۸)

منافقوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا اُن کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔

اللہ رب العزت نے کافروں سے دوستی رکھنے والے مدعیانِ اسلام کے متعلق بتایا ہے کہ ایسا کرکے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق ختم کر چکے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ جس کا زید کے دشمن سے پیار ہو گیا تو زید سے اس کا تعلق کیا رہا؟ اگرچہ بظاہر ایسے لوگوں کی زبانوں پر قال اللہ اور قال رسول اللہ کی گردانیں جاری ہیں۔ یہ اُن کی ظاہری حالت ہوگی جس کے بل بوتے پر بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور حقیقی حالت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ ۔ (۳-۲۸)

مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا۔

افسوس! ماضی قریب میں تحریکِ آزادیٔ ہند کے وقت مسلمانوں کے بعض لیڈروں اور مولویوں نے پروردگارِ عالم

سکھا یسے ارشادات اور وعیدوں تک کو قطعاً نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ بت پرستوں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ فروخت کر چکے تھے۔ اُن کی زندگی اور موت ہندو مفادات کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھی۔ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ کہ وہ بڑی تصویریں بن کر نمائندہ جمعیت کے روپ میں اپنی ساز باز سے سادہ لوح بھولے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے امام الہند، شیخ الاسلام اور رئیس الاحرار وغیرہ کے خوشنما لیبل لگاتے گئے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ سب کچھ ہندوؤں کے لیے تھے۔ ان کا ظاہری تعلق تسبیح سے اور باطنی رشتہ زنار سے تھا۔ وہ خود تو بت پرستوں پر دل و جان سے قربان ہو کر ڈوبے ہی تھے۔ لیکن اپنے ساتھ ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کے دین و ایمان کا بیڑہ غرق کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گندم نما جو فروش قسم کے رہنماؤں کے شر سے ہر صاحبِ ایمان کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

أول كتاب الضحايا

قربانی کا بیان

باب في إيجاب الأضاحي

١٠٢- حدثنا مسدد نا يزيد ح وحدثنا حميد بن مسعدة قال نا بشر عن عبد الله بن عون عن عامر أبي رملة قال أنبأنا مخنف بن سليم قال ونحن وقوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفات قال يا أيها الناس إن على كل أهل بيت في كل عام أضحية وعتيرة أتدرون ما العتيرة هذه التي يقول الناس الرجبية۔

قربانی کے واجب ہونے کا بیان

مسدد، یزید، حمید بن مسعدہ، بشر، عبداللہ بن عون، عامر ابو رملہ سے روایت ہے کہ حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والے پر سال میں ایک دفعہ قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا چیز ہے؟ عتیرہ وہی ہے جس کو لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔

١٠٢- حدثنا هارون بن عبد الله قال حدثنا عبد الله بن يزيد قال حدثني سعيد بن أبي أيوب قال حدثني عياش بن عباس القتباني عن عيسى بن هلال الصدفي عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمرت بيوم الأضحى عيدا جعله الله لهذه الأمة قال الرجل أرأيت إن لم أجد إلا منيحة أنثى أفأضحي بها قال لا ولكن تأخذ من شعرك وأظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فتلك تمام أضحيتك عند الله۔

ہارون بن عبداللہ، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن عباس قتبانی، عیسیٰ بن ہلال صدفی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے قربانی کے روز عید منانے کا جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمائی ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اگر مجھے کچھ میسر نہ آئے سوائے اس اونٹنی یا بکری وغیرہ کے جو دودھ پینے کے لیے عاریتاً کسی سے لی ہو تو کیا اس کی قربانی پیش کر دوں؟ فرمایا نہیں لیکن تم اپنے بال کترا لو، ناخن کٹوا لو، مونچھیں پست کرو اور موئے زیرِ ناف صاف کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی تمہاری قربانی ہے۔

باب الأضحية عن الميت

١٠٢- حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال نا شريك عن أبي الحسناء عن الحكم عن حنش قال رأيت عليا رضي الله عنه يضحي بكبشين فقلت له ما هذا فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أوصاني أن أضحي

میت کی طرف سے قربانی کرنا

حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا کہ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ ارشادِ عالی کے تحت ایک قربانی میں حضور کی طرف سے

عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ.

سے پیش کرتا ہوں۔

ف۔ ایصالِ ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگانِ دین کے لیے کیا جاتا ہے۔ دوسرا جو عام مسلمانوں کے لیے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصالِ ثواب کے ذریعے اُن کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے جب کہ بزرگانِ دین کے لیے ایصالِ ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس تبرک سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصالِ ثواب کرکے ان کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصالِ ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔ بعض حضرات جن کے دل مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لیے ایصالِ ثواب کرنے والے اُن کو (معاذ اللہ) اربابٌ مِّن دُونِ اللہ بنائے بیٹھے ہیں ورنہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصالِ ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟ فافہم۔

بَابُ ۲۲۲ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ.

قربانی کرنے والے کا دس دن تک بال نہ کتروانا

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ.

عبید اللہ بن معاذ، اُن کے والد ماجد، محمد بن عمرو، عمرو بن مسلم لیثی، سعید بن مسیب نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرنا چاہتا ہے تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جاتے تو اپنے بال نہ کتروائے اور نہ اپنے ناخن کاٹے، یہاں تک کہ قربانی پیش کرے۔

ف۔ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر قربانی کرنے تک اگر کوئی بال نہ کتروائے اور نہ ناخن کاٹے تو حاجیوں کی مشابہت کرنے کے باعث ثواب پائے گا۔ یہ حکم استحبابی ہے۔ اگر قربانی نہ کرنے والا بھی ایسا کرے تو ثواب پائے گا۔ اور نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۲۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا.

قربانی کے لیے کیسے جانور بہتر ہیں؟

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ فَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ۔

سینگوں والے مینڈھے کے لیے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ، آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ۔ پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! اسے قبول فرما محمد کی طرف سے، آل محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے۔ پھر اس کی قربانی پیش کر دی۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد کی جانب منسوب فرمایا کرتے تھے اور اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ معلوم ہوا جو جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصال ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے ما اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لیے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جاتے تو اُسے حرام اور مُردار ٹھہرانے والے شریعت مطہرہ پر ظلم کرنے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر سات اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگوں والے چتکبرے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی۔ ذبح کرتے وقت تکبیر و تسمیہ کہی اور اپنا دست مبارک ان کے سینے پر رکھے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو عیاش سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز دو مینڈھے سینگوں والے، چتکبرے خصی ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رو کیا تو کہا۔ بیشک

وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔

میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، یہ کام حضرت ابراہیم کے طریقے پر ہے، ایک خدا کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ یہ تیری طرف سے اور تیرے لیے ہے، محمد اور اس کی امت کی جانب سے اللہ کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح فرمایا۔

ف۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت پر لطف و کرم تھا کہ اپنی قربانی میں امت کو بھی شامل فرما لیا کرتے تھے۔ اس حدیث کے مطابق آپ بسم اللہ اللہ اکبر کہنے سے پہلے متصلاً یہ کہا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ ____ امت کی جانب بھی منسوب کرنے سے معلوم ہوا کہ بوقت ذبح بھی اگر جانور کو کسی اللہ والے کی طرف منسوب کیا جائے تو اس کی حلت میں کوئی فرق نہیں آتا جب کہ اللہ کا نام لے کر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے ایسی نسبت کو حرام بتانے والے اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کریں اور قرآن و حدیث کے واضح نصوص کی مخالفت نہ کریں پھر ان کا اپنا ہی بھلا ہے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۱۰۲۳ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ نَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ۔

جعفر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا کرتے تھے جو سیاہ آنکھوں سے دیکھتا، سیاہ منہ سے کھاتا اور سیاہ ٹانگوں سے چلتا تھا۔

بَابُ ۲۷۳ مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا

کس عمر کے جانور کی قربانی جائز ہے

۱۰۲۴ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ ذبح کرو مگر مسنّہ کو سوائے اس کے کہ میسر نہ آئے تو اس صورت میں بھیڑ دنبوں سے جذعہ کو ذبح کر لیا کرو۔

ف۔ اونٹوں میں سے مسنّہ وہ ہے جو پورے پانچ سال کا ہو جائے اور گائے بھینس میں سے جس کی عمر پوری دو سال ہو جائے۔ بھیڑ بکری اور دنبہ سال کا ہو تو قربانی دی جا سکتی ہے۔ اس حدیث اور بعض دیگر احادیث میں اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ اگر مسنّہ نہ ملے تو ضان سے جذعہ کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔ ان دونوں لفظوں کی تعریف کا موقف ہے۔ لغوی لحاظ سے ضان کا لفظ بھیڑ، بھیڑا، دنبہ سب پر بولا جا سکتا ہے۔ لیکن فقہائے احناف نے اسے معروف

بلوم العہد سے تعبیر کرکے کتنے پہ محمول فرمایا جس کی بچی ہوتی ہے۔ جذعہ سال سے کم عمر کا ہوتا ہے لیکن اس کے بارے میں بھی اقوال مختلف ہیں کہ مراد چھ ماہ ہے یا دس ماہ۔ بہر حال احتیاط اسی میں ہے کہ بکری بھیڑ اور چھترے کی قربانی اس وقت ہونی چاہئے جب وہ پورا ایک سال ہو جائے۔ چکی والا دنبہ اگر سال سے کسی قدر کم اور خوب فربہ ہو جو ایک سالہ کی طرح نظر آئے تو اس کی قربانی کی جا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰۳۵۔ حدثنا محمد بن صدران قال نا عبد الأعلى بن عبد الأعلى قال نا محمد بن إسحاق قال حدثني عمارة بن عبد الله بن طعمة عن سعيد بن المسيب عن زيد بن خالد الجهني قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم في أصحابه ضحايا فأعطاني عتودا جذعا قال فرجعت به إليه فقلت إنه جذع قال ضح به فضحيت به۔

محمد بن صدران، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، محمد بن اسحاق، عمارہ بن عبد اللہ بن طعمہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو مجھے جذعہ بکری کا ایک سالہ بچہ عطا فرمایا۔ میں اسے لے کر واپس حاضر بارگاہ ہوا اور عرض کی کہ یہ تو ایک سالہ ہے۔ فرمایا، اسی کی قربانی کردو، تو میں نے اسی کی قربانی پیش کر دی۔

۱۰۳۶۔ حدثنا الحسن بن علي قال أنا عبد الرزاق أنا الثوري عن عاصم بن كليب عن أبيه قال كنا مع رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له مجاشع من بني سليم فعزت الغنم فأمر مناديا فنادى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إن الجذع يوفي مما يوفي منه الثني۔

عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھ تھے جن کا نام مجاشع تھا اور وہ بنی سلیم سے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک دفعہ بکریوں کی گرانی کے موقع پر انہوں نے منادی کو ندا کرنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے کہ ایک سالہ بچہ بھی وہی کفایت کرتا ہے جس سے دو سالہ بچہ کفایت کرے۔

۱۰۳۷۔ حدثنا مسدد قال نا أبو الأحوص قال نا منصور عن الشعبي عن البراء قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر بعد الصلاة فقال من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد أصاب النسك ومن نسك قبل الصلاة فتلك شاة لحم فقام أبو بردة بن نيار فقال يا رسول الله والله لقد نسكت قبل أن أخرج إلى الصلاة وعرفت أن اليوم يوم أكل وشرب فتعجلت فأكلت وأطعمت أهلي وجيراني فقال رسول الله

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز عید کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی کا ثواب پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو وہ بکری کا گوشت ہے۔ پس حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم، میں تو نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر بیٹھا یہ سمجھتے ہوئے کہ آج کا دن تو کھانے پینے کے لیے ہے۔ پس میں نے جلدی کی اور خود کھایا نیز اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

یہ تو بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس بکری کا بچہ چھ ماہ سے زائد عمر کا بچہ ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے بڑھ کر ہے کیا وہ میری طرف سے کفایت کریگا؟ فرمایا ہاں اور تمہارے بعد کسی کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ نَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ۔

عامر سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے ماموں جان حضرت ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری تو گوشت کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک بچہ چھ ماہ سے زائد عمر کا بچہ ہے۔ فرمایا اسے ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لیے درست نہیں۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت بھی مرحمت فرمائی تھی کہ خاص حالات میں اگر اپنے کسی امتی کو کسی رعایت سے نوازنا چاہیں تو نواز دیں۔ چاہیں تو کسی حکم خداوندی سے مستثنیٰ قرار دے دیں۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے جس کی احادیث مطہرہ میں متعدد مثالیں وارد ہوئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۲۴۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

کون سے جانوروں کی قربانی مکروہ ہے

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

عبید بن فیروز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کون سے جانوروں کی قربانی درست نہیں ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جبکہ میری انگلیاں حضور کی انگلیوں سے اور میرے پورے حضور کے پوروں سے چھوٹے ہیں۔ آپ نے چار انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قربانی میں چار قسم کے جانور درست نہیں ہیں۔ ایک تو کانا جس کا کانا ہونا ظاہر ہو۔ دوسرا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ تیسرا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور چوتھا وہ بڈھا جانور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں کم عمر کو جس کے دانت میں نقص ہو مجھے وہ بھی ناپسند ہے۔ فرمایا جو تمہیں ناپسند ہو اسے چھوڑ دو لیکن دوسروں کے لیے حرام نہ ٹھہراؤ۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ

ابراہیم بن موسیٰ رازی، علی بن بحر، عیسیٰ، ثور، ابو حمید رعینی، یزید کا بیان ہے کہ میں عتبہ بن عبد سلمی کی خدمت حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو الولید! میں قربانی

قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ فَقَالَ أَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوزُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا أَشُكُّ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَالْكَسْرَاءِ فَالْمُصْفَرَةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي يُسْتَأْصَلُ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ.

کا جانور تلاش کرنے کے لیے نکلا تو مجھے کوئی پسند نہ آیا سوائے ایک دانت ٹوٹا ہوا ہے جسے میں ناپسند کرتا ہوں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ تم اسے میرے لیے کیوں نہ لائے؟ میں نے کہا سبحان اللہ! آپ کے لیے جائز اور میرے لیے جائز نہیں؟ فرمایا ہاں کیونکہ تم شک کرتے ہو اور میں شک نہیں کرتا سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو مصفرہ، مستاصلہ، بخقاء، مشیعہ اور کسراء سے منع فرمایا ہے۔ مصفرہ وہ ہے جس کا کان اتنا کٹ جائے کہ کان کا سوراخ کھل جائے۔ مستاصلہ وہ ہے جس کا سینگ جڑ سے ٹوٹ جائے۔ بخقاء وہ ہے جس کی بینائی جاتی رہے۔ مشیعہ وہ ہے جو کمزوری اور نقاہت کے باعث دوسرے جانوروں کے ساتھ نہ چل سکے اور کسراء وہ ہے جس کی کوئی ٹانگ ٹوٹ گئی ہو۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ.

شریح بن نعمان سے روایت ہے جو سچے آدمی تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان خوب اچھی طرح دیکھا کریں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جو کانا ہو یا جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔ زہیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے کہا کہ کیا عضباء کا ذکر بھی کیا تھا؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ مقابلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا آگے سے کان کٹا ہوا ہو۔ میں نے کہا کہ مدابرہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔ میں نے کہا کہ شرقاء کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا کان پھاڑ دیا جائے۔ میں نے کہا کہ خرقاء کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا نشانی میں کان چیر دیا جائے۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ جُرَيٌّ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةُ.

جری بن کلیب نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان کٹا ہوا یا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جری سدوسی اور بصری ہیں اور ان سے حدیث روایت نہیں کی مگر قتادہ نے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ عضباء کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کا نصف یا اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

بَابُ ۲۲۵ الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ

گائے اور اونٹ کتنے آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتے ہیں

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ فائدہ حاصل کرتے کہ گائے ذبح کرتے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ ذبح کرتے سات آدمیوں کی طرف سے۔ جس میں شریک ہو جاتے۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر سکتا ہے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ نحر کیا سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے ذبح کی سات کی طرف سے۔

بَابُ ۲۲۶ فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

پوری جماعت کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي۔

مطلب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عیدالاضحیٰ کے روز عیدگاہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے اتر آئے اور ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور کہا: اللہ کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے، یہ میری طرف سے ہے اور ہر اس امتی کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی امت پر بے پایاں شفقت اور خاص نگاہ لطف و کرم سے تھی جیسا کہ

کا ایک کرشمہ تھا کہ اپنی قربانی میں امت کے افراد کو بھی شامل فرمالیا کرتے تھے۔ اسی خاص محبت کے باعث تو اللہ تعالیٰ علیم و خبیر نے اپنے کلام معجز نظام میں اپنے محبوب کی اس خوبی کو یوں بیان فرمایا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (التوبہ ۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق مہربان۔

بَابُ الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

امام عیدگاہ میں ذبح کرے

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اسامہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے جانور کو عیدگاہ میں ذبح فرمایا کرتے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِي

قربانی کے گوشت کو جمع کر کے رکھنا

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ دیہات کے رہنے والے عیدالاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف تین دن کے لیے رکھ لو اور باقی راہِ خدا میں بانٹ دو۔ اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ پہلے لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے کہ اُن کی چربی اٹھا رکھتے اور ان سے مشکیں بنا لیا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تو کیا ہو گیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرما دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں ان غریبوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو دیہات سے تمہارے پاس آ گئے تھے، لہٰذا اب کھاؤ، صدقہ کرو اور جمع کر لیا کرو۔

۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ

ابوالملیح نے حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوْا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ یہ تم سب کو کافی ہو جائے لیکن اب کھاؤ، جمع کرو اور ثواب کماؤ۔ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ دن (عید الاضحیٰ اور ایام تشریق) کھانے پینے اور اللہ کی یاد کے دن ہیں۔

بَابٌ ۴۴۹ فِي النَّهْيِ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ... فِي الرِّفْقِ بِالذَّبِيْحَةِ۔

قربانی کے جانور پر نرمی کرو

۱۰۴۱ — حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ خَصْلَتَانِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

ابو الاشعث سے روایت ہے کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دو باتوں کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض فرمایا ہے لہٰذا کسی کو قتل کرو (قصاص میں) تو اچھے طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے کرو چاہئے کہ چھری کو تیز کیا کرو اور جانور کو راحت پہنچایا کرو۔

۱۰۴۲ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوْبَ فَرَأٰى فِتْيَانًا أَوْ غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کے پاس گیا تو انہوں نے جوانوں یا لڑکوں کو دیکھا کہ انہوں نے مرغیاں کھڑی کی ہوئی ہیں اور انہیں تیر مار رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع (فرمایا ہے)۔

بَابٌ ۴۵۰ فِي الْمُسَافِرِ يُضَحِّيْ۔

مسافر کا قربانی کرنا

۱۰۴۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هٰذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

ابو الزاہریہ نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (دوران سفر) قربانی کی۔ پھر فرمایا کہ اے ثوبان! اس بکری کے گوشت کو ہمارے لیے درست کر دو۔ آپ کا بیان ہے کہ میں برابر اسی میں سے کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے۔

بَابٌ ۴۵۱ فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

اہل کتاب کے ذبیحے کا بیان

۱۰۴۴ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ (پس کھاؤ اس میں سے جس پر

أخبرني يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال: فكلوا مما ذكر اسم الله عليه ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه فنسخ واستثنى من ذلك فقال: وطعام الذين أوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم.

اللہ کا نام لیا گیا ہو اور مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو پس اس کا یہ استثناء منسوخ کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

١٠٢٥ - حدثنا محمد بن كثير قال نا إسرائيل نا سماك عن عكرمة عن ابن عباس في قوله: وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم يقولون ما ذبح الله فلا تأكلوه وما ذبحتم أنتم فكلوه فأنزل الله: ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ: بیشک شیطان میرے لوگ اپنے دوستوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں۔ (۶:۱۲۱) کے بارے میں روایت کی کہ وہ کہا کرتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ ذبح کرے وہ اسے نہ کھائے ہیں اور جس کو تم خود ذبح کرو اسے کھا لیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا ہو۔

١٠٢٦ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا عمران بن عيينة عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جاءت اليهود إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا نأكل مما قتلنا ولا نأكل مما قتل الله فأنزل الله تعالى ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه إلى آخر الآية.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: جس جانور کو ہم قتل کرتے ہیں آپ اسے تو کھا لیتے ہیں لیکن جس جانور کو اللہ قتل کرتا (مارتا) ہے اُسے نہیں کھاتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: مت کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ (۶:۱۲۱)

باب ما جاء في أكل معاقرة الأعراب

اعرابی کے فخریہ ذبح کیے ہوئے کو کھانے کا حکم

١٠٢٧ - حدثنا هارون بن عبد الله قال نا حماد بن مسعدة عن عوف عن أبي ريحانة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن معاقرة الأعراب قال أبو داود غندر أوقفه على ابن عباس قال أبو داود اسم أبي ريحانة عبد الله بن مطر.

ابوریحانہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراب کے فخریہ طور پر مقابلہ میں ذبح کیے ہوئے جانوروں کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ غندر نے اسے حضرت ابن عباس پر موقوف کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔

باب الذبيحة بالمروة

سفید پتھر سے ذبح کرنا

١٠٢٨ - حدثنا مسدد نا أبو الأحوص قال نا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن أبيه عن جده رافع بن خديج قال أتيت

عبایہ بن رفاعہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا بِهِ مِثْلَ هٰذَا۔

میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے ذبح کرنے کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلدی سے وہ چیز لے لو جو خون بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے کھا لو جبکہ وہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں اور جلدی میں کچھ لوگ آپ سے آگے بڑھ گئے اور انہیں مالِ غنیمت مل گیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے پیچھے تھے پس انہوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ان کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں الٹا دینے کا حکم فرمایا اور غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر شمار فرمایا۔ لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا جبکہ ان کے پاس گھوڑے نہ تھے۔ پس ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ نے اُسے روک دیا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ ان مویشیوں میں بھی بعض وحشی جانوروں جیسے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَحَمَّادًا حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَصَدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان یا حضرت صفوان بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دو خرگوش شکار کیے تو انہیں ایک سفید پتھر سے ذبح کیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھے ان کے کھانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ

عطاء بن یسار نے بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ ایک گھاٹی میں اپنی اونٹنی کو چرا رہا تھا تو وہ مرنے لگی اور کوئی چیز نہیں مل رہی تھی جس کے ساتھ اُسے نحر کیا جائے تو میں نے ایک میخ لے کر اس کے سینے میں چبھو دی جس نے اس کا خون بہا دیا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے مجھے اُسے کھانے کا حکم فرمایا۔

پتھر یا لکڑی

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ.

مری بن قطری سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی شکار کرے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو سفید پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ جس چیز سے چاہو خون بہا دو اور اس جانور پر اللہ کا نام ضرور لیا کرو۔

بَابُ ۲۲۵ مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ.

اوپر سے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ أَوِ الْحَلْقِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَا يَصْلُحُ هَذَا إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ.

حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ ابو العشراء کے والد ماجد عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا ذبح سینے اور حلق کے درمیان ہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم (اونٹ کی) ران میں نیزہ مارو تب بھی تمہارے لیے کافی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے مگر جب کہ جانور اونچی جگہ سے گر پڑا ہو یا وحشیوں کی طرح بھاگ نکلا ہو۔

بَابُ ۲۲۶ فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّبْحِ.

پوری طرح ذبح کرنا چاہیے۔

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ وَهِيَ الذَّبِيحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابن عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شیطانی طریقے سے ذبح کیا جائے۔ ابن عیسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا کہ شیطانی طریقے سے ذبح کرنا یہ ہے کہ کھال کو کاٹ دیا جائے اور رگوں کو نہ کاٹا جائے۔ پھر اسے تڑپتا چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

ف: شریطہ ذبح کا ایک طریقہ تھا جو زمانۂ جاہلیت میں رائج تھا کہ ذبح کرتے وقت جانور کو پوری طرح ذبح نہ کیا کہ رگیں جان کٹ نہ جاتی بلکہ ادھورا ذبح کیا جاتا کہ کھال اور تھوڑا سا حلق کاٹ دیا جاتا۔ جس کے باعث جانور تڑپ تڑپ کر جان بحق ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طریقہ ذبح کو شیطانی طریقہ قرار دیتے ہوئے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ما جاء فی ذکاۃ الجنین

۱۰۵۴- حدثنا القعنبی قال أخبرنا ابن المبارك ح وحدثنا مسدد قال نا هشيم عن مجالد عن أبي الوداك عن أبي سعيد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجنين فقال كلوه إن شئتم وقال مسدد قلنا يا رسول الله ننحر الناقة ونذبح البقرة والشاة فنجد في بطنها الجنين أنلقيه أم نأكله قال كلوه إن شئتم فإن ذكاته ذكاة أمه.

۱۰۵۵- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس قال حدثني إسحق بن إبراهيم قال نا عتاب بن بشير قال نا عبيد الله بن أبي زياد القداح المكي عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذكاة الجنين ذكاة أمه.

ذبیحہ کے بچے کو پاک کرنے کا بیان

قعنبی، ابن مبارک، مسدد، ہشیم، مجالد، ابو وداک سے روایت ہے کہ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (ذبیحہ کے پیٹ سے نکلنے والے) بچے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا اگر چاہو تو اسے کھالو۔ مسدد نے کہا، ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر اور گائے بکری کو ذبح کریں، پھر ہمیں اس کے پیٹ سے بچہ ملے تو کیا اسے پھینک دیں یا کھائیں؟ فرمایا اگر تم چاہو تو اسے کھا لو کیونکہ اُس کا ذبح ہونا اس کی ماں کا ذبح ہونا ہے۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، اسحاق بن ابراہیم، عتاب بن بشیر، عبید اللہ بن ابو زیاد قداح مکی، ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔

باب اللحم لا يدرى أذكر اسم الله عليه أم لا

۱۰۵۶- حدثنا موسى بن إسمعيل قال نا حماد ح وحدثنا القعنبي عن مالك ح وحدثنا يوسف بن موسى قال حدثنا سليمان بن حيان ومحاضر المعنى عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ولم يذكرا عن حماد ومالك عن عائشة أنهم قالوا يا رسول الله إن قوما حديثو عهد بجاهلية يأتونا بلحمان لا ندري أذكروا اسم الله عليها أم لم يذكروا أفنأكل منها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سموا الله وكلوا.

نامعلوم گوشت کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا یا نہ لیا گیا!

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قعنبی، مالک۔ یوسف بن موسیٰ، سلیمان بن حیان اور محاضر، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی اور ذکر نہیں کیا حماد اور مالک نے حضرت عائشہ سے روایت کرتے کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ جن لوگوں کا عہدِ جاہلیت بالکل نزدیک ہے (نو مسلم) وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں تو ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا، کیا ہم اس میں سے کھا لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

باب ٢٥٥ في العتيرة

١٠٥٧ - حدثنا مسدد قال ح وحدثنا نصر بن علي عن بشر بن المفضل المعنى قال ثنا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المليح قال قال نبيشة نادى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا كنا نعتر عتيرة في الجاهلية في رجب فما تأمرنا قال اذبحوا لله في أي شهر كان وبروا الله وأطعموا قال إنا كنا نفرع فرعا في الجاهلية فما تأمرنا قال في كل سائمة فرع تغذوه ماشيتك حتى إذا استحمل قال نصر استحمل للحجيج ذبحته فتصدقت بلحمه قال خالد أحسبه قال على ابن السبيل فإن ذلك خير قال خالد قلت لأبي قلابة كم السائمة قال مائة.

عتیرہ کا بیان

مسدد، نصر بن علی، بشر بن مفضل، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو الملیح، نبیشہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دی۔ بیشک ہم زمانہ جاہلیت میں رجب کے اندر عتیرہ کیا کرتے تھے، آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ کسی بھی مہینے میں ذبح کر لو، نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ۔ عرض کی کہ ہم جاہلیت میں فرع کیا کرتے تھے تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ تمام چرنے والے جانوروں میں فرع ہے جس کے ذریعے تم اپنے جانوروں کو خوراک دیتے ہو جب کہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ نصر نے کہا کہ جب حج کے قابل ہو جائے تو اسے ذبح کرو اور اس کا گوشت صدقہ کیا کرو۔ خالد نے کہا کہ میرے خیال میں مسافر پر کیونکہ یہ بہتر ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ سائمہ کتنے جانور ہو سکتے ہیں؟ فرمایا کہ سو جانور۔

١٠٥٨ - حدثنا أحمد بن عبدة قال أخبرنا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة.

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔

١٠٥٩ - حدثنا الحسن بن علي قال ثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد قال الفرع أول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه.

حسن بن علی، عبد الرزاق، معمر، زہری، سعید نے فرمایا کہ فرع اونٹنی کے پہلے بچے کو کہتے ہیں۔ جب وہ جوان ہو جاتا تو (کافر) اُسے ذبح کیا کرتے تھے۔

١٠٦٠ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن يوسف بن ماهك عن حفصة بنت عبد الرحمن عن عائشة قالت أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من كل خمسين شاة شاة. قال أبو داود قال بعضهم الفرع أول ما تنتج الإبل كانوا يذبحونه لطواغيتهم ثم يأكلونه ويلقى

حفصہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہر پچاس بکریوں میں سے ایک بکری کا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ بعض حضرات نے کہا کہ اونٹنی کے پہلے بچے کو فرع کہتے ہیں۔ کافر اُسے اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے، اس کا گوشت کھاتے اور اس کی کھال کو درخت پر ڈال دیتے تھے اور

جعلها عن الشجر والعتيرة في العشر الأول من رجب۔

عتیرہ اسے کہتے تھے جس کو رجب کے پہلے عشرے میں ذبح کرتے۔

باب ۲۵۹ في العقيقة

عقیقے کا بیان

۱۰۶۱۔ حدثنا مسدد قال نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن حبيبة بنت ميسرة عن أم كرز الكعبية قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة قال أبو داود سمعت أحمد قال مكافئتان مستويتان أو متقاربتان۔

حبیبہ بنت میسرہ نے حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں جو کفایت کرنے والی ہوں، اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد سے سنا کہ مکافئتان سے مراد ہے کہ دونوں برابر یا قریب العمر ہوں۔

۱۰۶۲۔ حدثنا مسدد قال نا سفيان عن عبيد الله بن أبي يزيد عن أبيه عن سباع بن ثابت عن أم كرز قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول أقروا الطير على مكناتها قالت وسمعته يقول عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لا يضركم أذكرانا كن أم إناثا۔

سباع بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں بیٹھے دیا کرو اور ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نر ہوں یا مادہ یہ بات تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گی۔ (یعنی خواہ بکرا ذبح کرو یا بکری)

۱۰۶۳۔ حدثنا مسدد نا حماد بن زيد عن عبيد الله بن أبي يزيد عن سباع بن ثابت عن أم كرز قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الغلام شاتان مثلان وعن الجارية شاة قال أبو داود هذا هو الحديث وحديث سفيان وهم۔

سباع بن ثابت نے حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی حدیث ہے اور سفیان کی حدیث وہم ہے (یعنی گزشتہ حدیث)

۱۰۶۴۔ حدثنا حفص بن عمر النمري قال نا همام قال نا قتادة عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويحلق ويدمى فكان قتادة إذا سئل عن الدم

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر لڑکا اپنے عقیقے کی جگہ رہن رکھا جاتا ہے۔ جس کی طرف سے ساتویں روز جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کا سر مونڈا جاتا اور اس پر خون لگایا جاتا ہے۔ قتادہ سے جب

كيف يصنع به؟ قال إذا ذبحت العقيقة أخذت منها صوفة واستقبلت بها أوداجها ثم توضع على يافوخ الصبي حتى يسيل على رأسه مثل الخيط ثم يغسل رأسه بعد ويحلق. قال أبو داود هذا وهم من همام ويدمى إنما قالوا يسمى فقال همام يدمى. قال أبو داود ليس يؤخذ بهذا.

خون کے متعلق پوچھا گیا کہ کیسے لگایا جائے؟ تو فرمایا کہ جب جانور ذبح کرو تو اس کے خون میں ایک پھایا بھگو کر بچے کی کھوپڑی پر رکھ دیں یہاں تک کہ خون دھاگے کی طرح اس کے سر پر بہنے لگے اور اس کے بعد اس کا سر منڈایا جاتا تھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خون لگانا ہمام کا وہم ہے جب کہ دوسروں نے یُسمّٰی کہا ہے کہ نام رکھا جائے اور ہمام نے یُدمّٰی کہہ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔

۱۰۶۵۔ حدثنا ابن المثنى قال نا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. قال أبو داود ويسمى أصح كذا قال سلام بن أبي مطيع عن قتادة وإياس بن دغفل وأشعث عن الحسن.

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر لڑکا اپنے عقیقے کی وجہ سے مرہون ہوتا ہے۔ اس کے ساتویں روز جانور ذبح کیا جائے، سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یُسمّٰی بالکل صحیح ہے جیسا کہ سلام بن ابی مطیع، قتادہ، ایاس بن دغفل اور اشعث نے حسن سے روایت کی ہے۔

۱۰۶۶۔ حدثنا الحسن بن علي قال نا عبد الرزاق قال نا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فأهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى.

حسن بن علی، عبدالرزاق، ہشام بن حسان، حفصہ بنت سیرین، رباب نے حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور تکلیف کو اس سے دور کرو۔

۱۰۶۷۔ حدثنا أبو داود قال نا يحيى بن خلف قال نا عبد الأعلى قال نا هشام عن الحسن أنه كان يقول إماطة الأذى حلق الرأس.

ابوداؤد، یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، ہشام سے روایت ہے کہ حسن کہا کرتے کہ تکلیف دور کرنے سے مراد اس کا سر منڈانا ہے۔

۱۰۶۸۔ حدثنا أبو معمر عبد الله بن عمرو قال نا عبد الوارث قال نا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين رضي الله

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح فرمایا۔

عنهما كبشا كبشا.

١٠٦٩۔ حدثنا القعنبي قال ثنا داود بن قيس عن عمرو بن شعيب أن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا محمد بن سليمان الأنباري ثنا عبد الملك يعني ابن عمرو عن داود عن عمرو بن شعيب عن أبيه أراه عن جده قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كأنه كره الاسم وقال من ولد له ولد فأحب أن ينسك عنه فلينسك عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة وسئل عن الفرع قال والفرع حق وإن تتركوه حتى يكون بكرا شغزبا ابن مخاض أو ابن لبون فتعطيه أرملة أو تحمل عليه في سبيل الله خير من أن تذبحه فيلزق لحمه بوبره وتكفئ إناءك وتوله ناقتك.

قعنبی، داؤد بن قیس، عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ محمد بن سلیمان انباری، عبدالملک بن عمرو، داؤد، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے ان کے جدِ محترم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیقے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عقوق کو پسند نہیں فرماتا۔ گویا اس نام کو آپ نے پسند نہ فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کے گھر بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریوں کی قربانی کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی۔ آپ سے فرع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ فرع حق ہے اور اگر اُسے چھوڑے رہو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے (ایک یا دو سال کا اونٹ) تو کسی بیوہ کو دے دو یا راہِ خدا میں سواری ہونے کے لیے تو یہ ذبح کر کے اس کے گوشت کا چٹخارہ لینے سے بہتر ہے جب کہ وہ بالوں سے لگا ہوا اور اس کی ماں کو بیکل کر کے اپنے دودھ کا برتن اوندھا کر دو۔

١٠٧٠۔ حدثنا أحمد بن محمد بن ثابت قال ثنا علي بن الحسين قال ثنا أبي قال حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي بريدة يقول كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الله بالإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران.

عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ دورِ جاہلیت کے اندر جب ہم میں سے کسی کے گھر لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کر کے بچے کے سر کو اس کے خون سے رنگین کرتے۔ جب اللہ تعالیٰ دورِ اسلام لے آیا تو ہم بکری ذبح کرتے، بچے کا سر مونڈتے اور اس پر زعفران لگا دیتے گویا بچے کے سر پر خون لگانے کی رسم کو اسلام نے ختم کر دیا ہے۔

اَوَّلُ الصَّيْدِ

شکار کا بیان

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ

۷۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔

۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَزِيدُ قَالَ نَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ۔

۷۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ يَعْنِي بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ۔

شکار وغیرہ کی خاطر کتا رکھنا

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کتا پالا اور وہ حفاظت کرنے، شکاری کتے اور زراعت کی نگرانی والے کتوں کے علاوہ ہو تو اس کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتوں کی بھی ایک پوری جماعت ہے تو میں ان کو قتل کر دینے کا حکم دیتا لہٰذا اب ان کتوں کو مار دیا کرو جو بالکل سیاہ ہوں۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ جب عورت جنگل سے کتا لے کر آتی تو ہم اسے قتل کر دیتے پھر انہیں قتل کرنے سے آپ نے ہمیں منع فرما دیا اور فرمایا کہ صرف سیاہ کتے کو مار دیا کرو۔

بَابٌ فِي الصَّيْدِ

۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا

شکار کا بیان

ہمام سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں سکھائے ہوئے کتے کو شکار کے پیچھے بھیجوں اور وہ میرے لیے پکڑ لے اور کیا میں اسے کھا لوں؟ فرمایا کہ جب تم نے سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو اس شکار میں سے کھاؤ جسے تمہارے لیے پکڑ کر رکھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگرچہ وہ جان سے مار

لم يشركها كلب ليس منها قلت أرمي بالمعراض وذكرت اسم الله فأصاب فخزق فكل وإن أصاب بعرضه فلا تأكل.

ڈالے، فرمایا خواہ جان سے مار ڈالے جبکہ دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر معراض پھینک کر حاصل کروں تو کیا اُسے کھاؤں؟ فرمایا کہ جب تم نے معراض کو پھینکا اور اللہ کا نام لیا۔ پھر وہ اُسے لگ کر جسم

۱۰۷۵ - حدثنا هناد بن السري قال أخبرنا ابن فضيل عن بيان عن عامر عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت إنا نصيد بهذه الكلاب فقال لي إذا أرسلت كلابك المعلمة وذكرت اسم الله عليها فكل مما أمسكن عليك وإن قتلن إلا أن يأكل الكلب فإن أكل الكلب فلا تأكل فإني أخاف أن يكون إنما أمسكه على نفسه.

عامر سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوا۔ ہم کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم نے سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑا اور اس پر اللہ کا نام لیا تو اس میں سے کھاؤ جس کو تمہارے لیے پکڑے رکھا ہو۔ اگرچہ جان سے مار دے سوائے اس کے کہ اس میں سے کتے نے کھا لیا۔ اگر کتے نے کھا لیا ہو تو اُسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔

۱۰۷۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن عاصم الأحول عن الشعبي عن عدي بن حاتم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رميت سهمك وذكرت اسم الله عليه فوجدته من الغد ولم تجده في ماء ولا فيه أثر غير سهمك فكل وإذا اختلط بكلابك كلب من غيرها فلا تأكل لا تدري لعله قتله الذي ليس منها.

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نے اپنا تیر پھینکا اور اس پر اللہ کا نام لیا۔ پس اُسے دوسرے روز پایا اور اسے پانی میں نہ پایا اور تمہارے تیر کے سوا اور کوئی نشان نظر نہ آیا تو اُسے کھا لو۔ جب تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی شامل ہو گیا تو اُسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم شاید دوسرے نے ہی شکار کیا ہو۔

۱۰۷۷ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس قال نا أحمد بن حنبل قال نا يحيى بن زكريا ابن أبي زائدة قال أخبرني عاصم الأحول عن الشعبي عن عدي بن حاتم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا وقعت رميتك في ماء فغرقت فماتت فلا تأكل.

محمد بن یحییٰ بن فارس، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، عاصم احول، شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس جانور کو تم نے تیر مارا ہے جب وہ پانی میں گر کر ڈوب جائے اور مر جائے تو اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ۔

۱۰۷۸ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال نا عبد الله بن نمير قال نا مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم أن النبي صلى الله عليه وسلم

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نے کسی کتے یا باز کو سکھا لیا۔ پھر تم نے اُسے کسی شکار پر چھوڑا

سَلَّمَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ۔

اور اللہ کا نام لیا ہو تو اُسے کھاؤ جو تمہارے لیے روک رکھا ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر جان سے مار دے؟ فرمایا خواہ جان سے مار دے لیکن اُس میں سے ذرا بھی نہ کھائے تو اس نے تمہارے لیے پکڑا ہے۔

١٠٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدُكَ۔

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے بارے میں فرمایا کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تو اُسے کھا لو اور اگرچہ اس میں سے کھا گئے اور کھاؤ اُسے جس جانور کو تم نے اپنے ہاتھ سے تیر مارا۔

١٠٨٠۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ۔

عامر سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شکار کو تیر مارتا ہے۔ پھر اس کے نشانات کے ذریعے دو تین روز تک اُسے ڈھونڈتا ہے پھر اُسے مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اس کے جسم میں پیوست ہے تو کیا اُسے کھائے؟ فرمایا ہاں اگر چاہے یا فرمایا کھائے اگر چاہے۔

١٠٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراض (تیر بے پر) کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ جب تیر اپنی نوک کی طرف سے لگے تو کھاؤ اور جب چوڑائی کی طرف سے لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ تو موقوذ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں کتے کو چھوڑتا ہوں؟ فرمایا جب تم نے تسمیہ پڑھ لی تھی تو کھاؤ اور اگر کتے نے اس میں سے کھا لیا تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ عرض کی کہ میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں لیکن وہاں دوسرا کتا بھی پاتا ہوں فرمایا کہ اُسے نہ کھاؤ کیونکہ تم تسمیہ اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

١٠٨٢۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ

ہناد بن سری، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، ربیعہ بن یزید دمشقی، ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ میں

رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں اور میرا ایک کتا ایسا بھی ہے جو سکھایا ہوا نہیں ہے۔ فرمایا کہ جب تم سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اللہ کا نام لو اور اسے کھالو اور جب تم اپنے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اسے ذبح کرو اور کھاؤ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ نَا أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ الْمُعَلَّمُ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ۔

محمد بن مصفی، محمد بن حرب، ابوعلی، ابوداؤد، محمد بن مصفی، بقیہ، زبیدی، یونس بن سیف، ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوثعلبہ! اس شکار کو کھا لیا کرو جسے تم اپنے تیر یا کتے سے شکار کرو۔ ابن حرب نے یہ بھی کہا: جو سکھائے ہوئے کتے یا اپنے ہاتھ سے شکار کیا ہو تو اسے کھالو خواہ اسے ذبح کر سکو یا ذبح نہ کر سکو۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلَّ أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ سَهْمِكَ قَالَ أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ

عمرو بن شعیب کے دادا جان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی جنہیں حضرت ابوثعلبہ کہا جاتا تھا، وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں۔ تو مجھے اُن کے شکار کے متعلق حکم بتائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں تو اس میں سے کھاؤ جسے وہ تمہارے لیے پکڑے رکھیں۔ عرض کی خواہ اُسے ذبح کر سکوں یا نہ کر سکوں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر وہ اس میں سے کھالیں؟ فرمایا خواہ وہ اس میں سے کھالیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میری کمان کے متعلق حکم بتائیے۔ فرمایا کہ کھالو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو، خواہ اُسے تم ذبح کر سکو یا نہ کر سکو۔ عرض کی کہ خواہ وہ مجھ سے غائب ہو جائے؟ فرمایا کہ خواہ وہ تم سے غائب ہو جائے، جب تک نہ سڑے اور تمہارے تیر کے سوا جب کہ

إذا اضطررتم إليها قال اغسلوها وكلوا فيها.

باب ٢٢ إذا قطع من الصيد قطعة

١٠٨٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا هاشم بن القاسم قال نا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي واقد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما قطع من البهيمة وهي حية فهي ميتة.

باب ٢٣ في اتباع الصيد

١٠٨٦ - حدثنا مسدد قال نا يحيى عن سفيان قال حدثني أبو موسى عن وهب بن منبه عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم وقال مرة سفيان ولا أعلمه إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن أتى السلطان افتتن.

١٠٨٧ - حدثنا يحيى بن معين قال نا حماد بن خالد الخياط عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن أبي ثعلبة الخشني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رميت الصيد فأدركته بعد ثلاث ليال وسهمك فيه فكله ما لم ينتن.

آخر كتاب الضحايا.

اور کوئی نشان نہ ہو ورنہ گزر رہے ہیں کہ مجھے آتش پرست کے برتنوں

جب زندہ شکار کا ایک حصہ کاٹ لیا گیا

عثمان بن ابی شیبہ، ہاشم بن قاسم، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں کاٹا جاتا کسی زندہ جانور سے کوئی حصہ مگر وہ مردار ہوتا ہے۔

شکار کا پیچھا کرنا

وہب بن منبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ میرے خیال میں یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت ہے۔ جنگل میں رہنے والے کا دل سخت ہو جاتا ہے، شکار کا پیچھا کرنے والا غافل ہو جاتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس حاضری دے وہ فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یحییٰ بن معین، حماد بن خالد خیاط، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر ان کے والد ماجد نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے شکار کو تیر مارو، پھر اسے تین دن کے بعد پاؤ اور تمہارا تیر اس کے اندر ہو تو اسے کھا لو جب تک اس میں بدبو نہ آ جائے۔

کتاب الضحایا ختم ہوئی۔

أبواب كتاب الوصايا

باب ٧٤٢ ما جاء في ما يأمر به من الوصية

١٠٨٨ - حدثنا مسدد بن مسرهد نا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله يعني ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده.

١٠٨٩ - حدثنا مسدد ومحمد بن العلاء قالا نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا بعيرا ولا شاة ولا أوصى بشيء.

باب ٧٤٣ ما جاء فيما لا يجوز للموصي في ماله

١٠٩٠ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة وابن أبي خلف قالا نا سفيان عن الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه قال مرض مرضا أشفى فيه فعاده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن لي مالا كثيرا وليس يرثني إلا ابنتي أفأتصدق بالثلثين قال لا قال فبالشطر قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث كثير إنك إن تترك ورثتك أغنياء خير من أن تدعهم عالة يتكففون الناس وإنك لن تنفق نفقة إلا أجرت فيها حتى اللقمة ترفعها إلى في امرأتك قلت يا رسول الله أتخلف عن هجرتي قال إنك إن تخلف بعدي فتعمل عملا

وصیتوں کا بیان

وصیت کرنے کی تاکید کا بیان

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان مرد کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی قابلِ وصیت چیز ہو کہ وہ دو راتیں بھی گزارے مگر اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت ہونی چاہیے۔

مسدد اور محمد بن علاء ، ابو معاویہ ، اعمش ، ابو وائل ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میراث میں نہیں چھوڑے کوئی دینار درہم ، اونٹ یا بکری اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

موصی کو اپنے مال سے جو وصیت جائز نہیں

عامر بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں سخت بیمار پڑا جس سے شفا ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ! بیشک میرے پاس کافی مال ہے۔ اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ نصف؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بہتر لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان پر خرچ نہیں کرتے مگر اس کا تمہیں ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

کیا میں اپنی ہجرت کے بعد پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا اگر تم میرے بعد پیچھے رہے تو رضائے الٰہی کے کام کرو گے جن سے تمہاری رفعت اور درجات میں اضافہ ہوگا۔ شاید تم پیچھے رہ جاؤ اور کتنے ہی لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اور کتنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے۔ پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا ان کی ایڑیوں پر لیکن تاسف ہے حضرت سعد بن خولہ کا کہ رسول اللہ ﷺ افسوس کیا کرتے تھے کیونکہ ان کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔

ف: جب سنہ ۸ھ میں مکہ مکرمہ کو فتح کیا گیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے انہیں مرض الموت کا خطرہ لاحق ہوا کہ شاید میں بھی ہجرت کرنے کے بعد مدینہ منورہ نہ جا سکوں اور حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح مکہ معظمہ میں مدفون ہونا پڑے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق یہ مدتوں زندہ رہے۔ ان کے سالِ وفات میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مولوی وحید الزمان خاں صاحب نے لکھا ہے کہ ۵۵ھ اور ۵۸ھ میں سعد کا انتقال ہوا، تو اس بیماری کے بعد سعد بن ابی وقاص ۴۵ برس تک زندہ رہے۔ ہماری سمجھ میں علامہ صاحب کا حساب آیا نہیں کیونکہ سنہ ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے اور بقول علامہ صاحب سنہ ۵۵ھ میں انہوں نے وفات پائی تو اس بیماری کے بعد پینتالیس برس تک کس طرح زندہ رہے!

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي الصِّحَّةِ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

تندرستی میں صدقہ دینے کی فضیلت

عمارہ بن قعقاع نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا جب کہ تم تندرست ہو، مال کا لالچ ہو، زندگی کی امید ہو اور غریبی سے ڈرتے ہو۔ اتنا نہ ٹھہرو کہ جان حلق میں آ پہنچے تو اس وقت کہنے لگو کہ فلاں کے لیے اتنا مال ہے اور فلاں کے لیے اس قدر مال ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، شرحبیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی ایک درہم اپنی زندگی میں صدقہ کرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ

فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ۔

سو درہم اپنی موت کے وقت خیرات کرے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ۔

١٠٩٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّانِيُّ قَالَ نَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ وَقَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هٰهُنَا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا يَعْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ۔

وصیت کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کراہیت

عبدہ بن عبداللہ، عبدالصمد، نصر بن علی حُدانی، اشعث بن جابر، شہر بن حوشب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی خواہ مرد ہو اور خواہ عورت ساٹھ سال تک خدا کی عبادت کرتا ہے پھر ان دونوں کو موت آ جاتی ہے اور وصیت کے ذریعے نقصان پہنچاتے ہیں۔ پس ان کے لیے جہنم واجب ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے میرے (شہر بن حوشب کے) سامنے یہ آیت تلاوت کی وصیت کے بعد جس کی وصیت کی گئی ہو یا قرض جو تکلیف دینے کے لیے نہ ہو (۴:۱۲) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مذکورہ اشعث بن جابر یہ نصر بن علی کے جد امجد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا۔

١٠٩٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ الْيَتِيمِ۔

وصایا میں شامل ہونے کا بیان

سالم بن ابوسالم جیشانی کے والد ماجد نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! میں تمہیں کمزور دیکھتا ہوں اور بیشک میں تمہارے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ لہٰذا تم دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور یتیم کے مال کا والی نہ بننا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ۔

١٠٩٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذٰلِكَ حَتّٰى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ۔

والدین اور اقرباء کیلئے وصیت کرنا منسوخ ہے

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین بن واقد اُن کے والد ماجد، یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ اگر مال چھوڑے تو وصیت کرنا ہے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے (۲:۱۸۰) کے تحت اسی طرح وصیت ہوتی تھی یہاں تک کہ اسے آیت میراث نے منسوخ کر دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

وارث کے لیے وصیت کرنے کا حکم

شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے لہٰذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے۔

بَابُ مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ۔

یتیم کو کھانے میں شریک کرنا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور قریب نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر اچھے طریقے سے اور بیشک جو لوگ یتیم کے مال بے جا کھاتے ہیں ظلم کے ساتھ (۴:۱۰) تو جس کے پاس کوئی یتیم تھا وہ اس کے کھانے کی چیزوں کو اپنے کھانے کی چیزوں سے اور اس کے پینے کی چیزوں کو اپنے پینے کی چیزوں سے علیحدہ رکھتا۔ پس جو کھانا اگر بچ جاتا تو رکھ دیا جاتا یہاں تک کہ خود کھا لیتا یا خراب ہو جاتا۔ یہ بات لوگوں پر گراں گزری تو انہوں نے رسول اللہ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اے محبوب! تم سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں فرماؤ ان کی اصلاح کرنا نیک ہے اور اگر انہیں اپنے ساتھ ملا لو تو تمہارے بھائی ہیں (۲:۲۲۰) پس لوگوں نے ان کے کھانے کو

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا لِوَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ۔

یتیم کے مال سے اس کا ولی کتنا مال لے سکتا ہے؟

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میں تنگ دست ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میرے پاس ایک یتیم ہے۔ فرمایا تو یتیم کے مال سے کھا لیا کرو لیکن فضول خرچی نہ ہو اس کے جوان ہونے کا ڈر نہ ہو اور اپنی پونجی نہ بنائی جائے۔

بابُ مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ۔

یتیم ہونے کی مدت کب ختم ہوتی ہے؟

احمد بن صالح، یحییٰ بن محمد مدینی، عبداللہ بن خالد بن سعید بن ابی مریم اُن کے والد ماجد، سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش، بنی عمرو بن عوف کے ایک شیخ اُن کے ماموں جان عبداللہ بن ابی احمد سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ احتلام ہو جانے کے بعد یتیم نہیں رہتی اور رات تک دن بھر کی خاموشی کا روزہ کوئی چیز نہیں ہے۔

بابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔

یتیم کا مال کھانا کتنا بڑا گناہ ہے

ابو الغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاک کرنے والے سات گناہوں (کبیرہ گناہوں) سے بچتے رہنا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اس جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، کفار سے مقابلے میں پیٹھ دکھا جانا اور خاوند والی بدکاری سے بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً

ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، معاذ بن ہانی، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابو کثیر، عبدالحمید بن سنان، عبید بن عمیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نو ہیں۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے مزید یہ بتایا کہ مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ میں جو باتیں حرام ہیں انہیں حلال کر لینا حالانکہ وہ زندگی اور موت میں تمہارا قبلہ ہے۔

وَأُمَّهَاتِنَا.

باب ما جاء في الدليل على أن الكفن من جميع المال

١١٠٢ - حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال مصعب بن عمير قتل يوم أحد ولم يكن له إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه وإذا غطينا بها رجليه خرج رأسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غطوا بها رأسه واجعلوا على رجليه من الإذخر.

کفن بھی مُردے کے مال میں شمار ہوتا ہے۔

ابو وائل نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر کو غزوۂ اُحد میں شہید کیا گیا تھا ان کے پاس ایک کمبل کے سوا کچھ نہ تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کے سر کو ڈھک دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو۔

باب ما جاء في الرجل يهب الهبة ثم يوصى له بها أو يرثها

١١٠٣ - حدثنا أحمد بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة عن أبيه بريدة أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنت تصدقت على أمي بوليدة وإنها ماتت وتركت تلك الوليدة قال قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث قالت وإنها ماتت وعليها صوم شهر أفيجزي أو يقضي عنها أن أصوم عنها قال نعم قالت وإنها لم تحج أفيجزي أو يقضي عنها أن أحج عنها قال نعم.

کوئی چیز ہبہ کر دی جائے پھر وہی آدمی اسے وصیت یا میراث میں پالے

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں ایک لونڈی پیش کی تھی۔ اب ان کا انتقال ہو گیا اور وہ لونڈی ترکہ میں چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ تمہارا ثواب واجب ہو گیا اور لونڈی میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔ عرض کی کہ جب وہ فوت ہوئیں تو ان پر ایک مہینے کے روزے تھے۔ کیا یہ جائز ہے کہ ان روزوں کو میں اُن کی طرف سے رکھ لوں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ انہوں نے حج بھی نہیں کیا تھا تو کیا یہ کفایت کریگا کہ میں ان کی طرف سے

باب ما جاء في الرجل يوقف الوقف

١١٠٤ - حدثنا مسدد قال ثنا يزيد بن زريع ح وحدثنا مسدد قال ثنا بشر بن المفضل ح وحدثنا مسدد قال ثنا يحيى عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال أصاب عمر أرضا بخيبر فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصبت أرضا لم أصب مالا قط أنفس

جس نے کوئی چیز وقف کر دی

مسدد، یزید بن زریع، مسدد، بشر بن مفضل۔ مسدد، یحییٰ، ابن عون، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت عمر کو خیبر میں زمین ملی تھی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے یہ ایسی زمین حاصل ہوئی کہ اس سے نفیس میرے پاس اور کوئی مال نہیں ہے

عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

١١٠٥ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرَى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ السَّهْمَ الَّذِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيهِ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ

آپ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر تم چاہو تو اصل زمین روک لو اور جو اس سے حاصل ہو اسے خیرات کر دو۔ پس حضرت عمر نے اسے خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے، نہ ہبہ کی جائے اور نہ کسی کو میراث میں ملے بلکہ غریبوں، قریبی رشتہ داروں، گردن چھڑانے والوں، اللہ کی راہ میں لڑنے والوں اور مسافروں کے لیے اس کی پیداوار ہو۔ بشر نے مہمانوں کو بھی بیان کیا ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر دستور کے مطابق اس میں سے کھائے اور اپنے ان دوستوں کو کھلائے جو مالدار نہ ہوں۔ بشر نے محمد کا قول بیان

یحییٰ بن سعید کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ کی نقل کر کے دی عبدالحمید بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے یعنی بسم اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ تحریر ہے جو اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے متعلق لکھی۔ پھر سارا قصہ بیان کیا حدیث نافع کی طرح کہا کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اور جو اس کے پھل گریں وہ سائل اور محروم لوگوں کے لیے ہیں۔ باقی واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ اگر ثمغ کا متولی چاہے تو پھل بیچا جائے اور غلام کام کرنے کے لیے خرید لے۔ معیقیب نے لکھا ہے اور حضرت عبداللہ بن ارقم نے اس پر گواہی دی۔ بسم اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے جس کی وصیت فرمائی اللہ کے بندے عمر نے جو امیر المومنین ہیں کہ اگر مجھ پر کوئی حادثہ وارد ہو جائے تو ثمغ، صرمہ بن الاکوع، وہ غلام جو اس میں ہے اور خیبر کے سو حصے اور غلام جو خیبر میں ہیں نیز سو وہ حصے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مرحمت فرمائے تھے، ان سب کی حفصہ متولی رہے گی جب تک وہ زندہ ہے اس کے بعد میرے گھر والوں میں سے جو سب سے دانش مند ہو۔ لیکن ان کی خرید فروخت نہیں کی جائے گی۔ اسے خرچ کیا جائے جہاں مناسب نظر آئے کسی سائل، محروم، قریبی رشتہ دار یا اس کے متولی کے کھانے کھلانے یا غلام خریدنے میں کوئی مضائقہ

وذي القربى ولا حرج على من وليه أن يأكل أو آكل أو اشترى رقيقا منه.

نہیں ہے۔

باب ما جاء في الصدقة عن الميت

میت کی طرف سے صدقہ دینا

۱۱۰۶۔ حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال نا ابن وهب عن سليمان يعني ابن بلال عن العلاء بن عبد الرحمن أراه عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا مات الإنسان انقطع عنه الأجر إلا من ثلاثة أشياء من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له.

سلیمان بن بلال کے خیال میں علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے تیسرے نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

ف۔ فرمانِ رسالت الدال على الخير كفاعله کے تحت نے لوگوں کو علم پڑھایا یا نیکی کی باتیں بتائیں تو جب تک ان پر عمل ہوگا اور جتنا ان عمل کرنے والوں کو ثواب ملے گا۔ اتنا ہی اس بتانے والے کے نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہے گا، خواہ اُسے وفات پائے ہوئے کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر گیا ہو۔ اسی طرح صدقہ جاریہ کا ثواب بھی مرنے کے بعد جاری رہتا ہے اور دعا صرف بیٹے پر ہی موقوف نہیں بلکہ جو بھی اس کے حق میں دعائے خیر کرے گا اس سے متوفی کو فائدہ پہنچے گا اور ایصالِ ثواب کرے تو اُسے ثواب پہنچے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ما جاء فيمن مات عن غير وصية يتصدق عنه

جو بغیر وصیت کیے مر جائے اس کی طرف سے صدقہ دینا

۱۱۰۷۔ حدثنا موسى بن إسماعيل قال نا حماد عن هشام عن أبيه عن عائشة أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمي افتلتت نفسها ولولا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزئ أن أتصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقي عنها.

ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اگر انہیں موقع ملتا تو ضرور صدقہ و خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ نبی کریم نے فرمایا، ہاں۔ پس اس عورت نے اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے صدقہ و خیرات کی۔

۱۱۰۸۔ حدثنا أحمد بن منيع نا روح بن عبادة قال نا زكريا بن إسحاق قال أخبرني عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله إن أمي توفيت أفينفعها إن تصدقت عنها قال نعم قال فإن لي مخرفا وإني أشهدك أني قد تصدقت به عنها.

احمد بن منیع، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں اگر ان کی طرف سے میں خیرات کروں تو کیا انہیں فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا

باب ۳۶ - مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزَمُهُ أَنْ يُنَفِّذَهَا۔

حربی کافر کی وصیت کے مطابق مسلمان اس کا وارث ہوا۔ کیا وہ وصیت پوری کرے؟

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے دادا محترم سے روایت کی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں۔ پس اس کے بیٹے ہشام نے پچاس گردنیں آزاد کر دیں۔ پھر اس کے صاحبزادے حضرت عمرو نے باقی پچاس گردنیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ پس دل میں کہا کہ کیوں نہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے باپ نے سو گردنیں آزاد کرنے کی وصیت کی تو ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیں اور پچاس گردنیں ان کی طرف سے باقی رہ گئیں۔ پس کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ ہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتے اور تم ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب انہیں پہنچ جاتا۔

ف: اگر ایسے شخص کے لیے ثواب بھیجا جائے جو مسلمان ہو اور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا تو ثواب اُسے ضرور پہنچتا ہے لیکن جو مسلمان نہیں یا اس کا ایمان پر خاتمہ نہیں ہوا تو اُس کے وہ اعمال جو بظاہر نیک نظر آئیں وہ بھی ضائع ہو گئے۔ آخرت میں اُن کا اُسے کوئی اجر نہیں ملے گا اور نہ کسی کا ایصالِ ثواب کرنا اُسے پہنچے گا۔ کافر کے لیے ایصالِ ثواب کرنا بے سود اور دانستہ ایسا کرنا سخت گناہ اور جہالت ہے۔ بعض مسلمان کہلانے والے بھی کافروں کی طرح اپنے مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنے سے پرہیز کرتے ہیں بلکہ چڑتے ہیں۔ معلوم نہیں کفار کی طرح کَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ کیا وہ بھی اپنے مُردوں تک ثواب کے پہنچنے سے ناامید ہو گئے ہیں؟ آخر اپنے ہی عزیز و اقارب سے اتنا لاتعلق ہو جانے کی کوئی وجہ تو ضرور ہوگی کہ انہیں ثواب سے محروم رکھنے کی کیوں سر توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ وہ حضرات بتائیں یا نہ بتائیں لیکن ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

باب ۳۷ - مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ۔

جو مر جائے جبکہ اس پر قرض ہو اور مال چھوڑے تو قرض خواہ انتظار کریں اور وارثوں سے نرمی برتیں

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ

وہب بن کیسان کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ

شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبٰى فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبٰى وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبٰى وَسَاقَ الْحَدِيثَ. آخِرُ كِتَابِ الْوَصَايَا.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ اُن کے والد جب فوت ہو گئے تو ایک یہودی کا تیس وسق قرضہ چھوڑا۔ حضرت جابر نے اس سے مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا تو حضرت جابر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ یہودی سے ان کی سفارش کر دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے گفتگو کی کہ اپنے قرضہ کے بدلے میں جتنے پھل باغ میں ہیں انہیں وصول کرلے تو اس نے انکار کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے کہا کہ آپ سے (حضرت جابر کو) مہلت دے دو تب بھی اس نے انکار کیا۔ اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

کتاب الوصایا ختم ہوئی۔

أول كتاب الفرائض

باب ۸۲۵ ما جاء في تعليم الفرائض.

۱۱۱ حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح قال أخبرنا ابن وهب قال حدثني عبد الرحمن بن زياد عن عبد الرحمن بن رافع التنوخي عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوى ذلك فهو فضل آية محكمة أو سنة قائمة أو فريضة عادلة۔

باب ۸۲۶ في الكلالة۔

۱۱۲ حدثنا أحمد بن حنبل قال حدثنا سفيان قال سمعت ابن المنكدر أنه سمع جابرا يقول مرضت فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني هو وأبو بكر ماشيين وقد أغمي علي فلم أكلمه فتوضأ وصبه علي فأفقت فقلت يا رسول الله كيف أصنع في مالي ولي أخوات قال فنزلت آية المواريث يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة۔

باب ۸۲۷ من كان ليس له ولد وله أخوات۔

۱۱۳ حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال نا كثير بن هشام قال نا هشام يعني الدستوائي عن أبي الزبير عن جابر قال اشتكيت وعندي سبع أخوات فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنفخ في وجهي فأفقت فقلت يا رسول الله ألا أوصي لأخواتي بالثلثين قال

میراث کا بیان

علم میراث سیکھنا

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عبدالرحمن بن زیاد، عبدالرحمن بن رافع تنوخی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علم تین ہیں اور ان کے علاوہ باقی زائد ہیں۔ (۱) محکم آیات کا علم (۲) قائم رہنے والی سنتوں کا علم (۳) میراث کے حصوں کا انداز ے انصاف علم۔

کلالہ کا بیان

ابن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میں بیہوش تھا تو آپ سے کلام نہ کر سکا۔ آپ نے وضو فرمایا اور بقیہ پانی میرے چہرے پر چھڑکا تو مجھے افاقہ آ گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا کروں جب کہ میری کئی بہنیں ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی "اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں کلالہ کے متعلق" (۴: ۱۷۶)

جس کا بیٹا نہ ہو اور بہنیں ہوں

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں بیمار پڑ گیا اور میرے پاس سات بہنیں تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے چہرے پر دم فرمایا تو مجھے افاقہ آ گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بہنوں کے لیے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا کہ نیکی کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی؟

أَحْسِنْ قُلْتُ الشَّطْرَ قَالَ أَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أَرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هٰذَا وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ قَالَ وَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أُنْزِلَتْ فِيَّ هٰذِهِ الْآيَةُ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

فرمایا کہ بیماری کی، پھر آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ دوبارہ فرمایا اے جابر! میرے خیال میں تم اس مرض سے وفات نہیں پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نے حکم نازل کر کے تمہاری بہنوں کا حصہ واضح کر دیا کہ ان کے لیے دو تہائی ہے۔ ابو الزبیر کا بیان ہے کہ حضرت جابر فرمایا کرتے کہ آیت: اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے متعلق فتویٰ دیتا ہے (۴/۱۷۶) میرے متعلق نازل ہوئی۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کلالہ کے متعلق جو سب سے آخر میں آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے: اے محبوب! آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے متعلق فتویٰ دیتا ہے۔ (۴/۱۷۶)

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذٰلِكَ ظَنُّوا أَنَّهُ كَذٰلِكَ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آیت یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ میں کلالہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ تمہارے لیے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے ابو اسحاق سے کہا وہ ہے جو فوت ہو جائے اور اس نے نہ اولاد چھوڑی نہ والد چھوڑے۔ فرمایا کہ لوگوں نے ایسا ہی گمان کیا ہے۔

بَابُ [illegible] مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ۔

صلبی اولاد کی میراث کا حکم

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلٰكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قیس اودی سے ہزیل بن شرحبیل نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹی، پوتی اور بہن جو باپ اور ماں سے ہو۔ ان کے حصوں کے متعلق دریافت کیا۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف ہے اور بہن جو باپ اور ماں سے ہو اس کے لیے بھی نصف اور دونوں نے پوتی کو میراث میں کوئی حصہ نہ دیا۔ تم حضرت ابن مسعود کی خدمت میں جاؤ، وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے۔ وہ شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے وہ مسئلہ پوچھا تو اس نے دونوں حضرات کا ارشاد بیان کر دیا۔ فرمایا کہ میں بھی ایسا ہی کہوں تو بہک جاؤں گا اور راستہ پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا۔ میں اس کے متعلق

لابنته النصف ولابنة الابن سهم تكملة الثلثين وما بقي فللأخت من الأب والأم.

وہ فیصلہ کرتا ہوں جو فیصلہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ بیٹی کیلئے نصف ہے اور پوتی کا حصہ (۱/۶) جس سے دو تہائی کو پہنچ جائیں اور باقی بہن کا حصہ ہے۔

١١١٧ حدثنا موسى بن إسماعيل قال نا أبان قال نا قتادة قال حدثني أبو حسان عن الأسود بن يزيد أن معاذ بن جبل ورث أختا وابنة فجعل لكل واحدة منهما النصف وهو باليمن ونبي الله صلى الله عليه وسلم يومئذ حي.

ابو حسان نے اسود بن یزید سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبکہ یمن میں تھے تو انہوں نے بہن اور بیٹی میں سے ہر ایک کو نصف حصہ دلایا اور ان دنوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیاوی حیات کے ساتھ جلوہ افروز تھے۔

١١١٨ حدثنا مسدد قال نا بشر بن المفضل قال نا عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جئنا امرأة من الأنصار في الأسواف فجاءت المرأة بابنتين لها فقالت يا رسول الله هاتان بنتا ثابت بن قيس قتل معك يوم أحد وقد استفاء عمهما مالهما وميراثهما كله فلم يدع لهما مالا إلا أخذه فما ترى يا رسول الله فوالله لا تنكحان أبدا إلا ولهما مال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي الله في ذلك قال ونزلت سورة النساء يوصيكم الله في أولادكم الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي المرأة وصاحبها فقال لعمهما أعطهما الثلثين وأعط أمهما الثمن وما بقي فلك. قال أبو داود أخطأ بشر فيه إنما هما ابنتا سعد بن الربيع وثابت بن قيس قتل يوم اليمامة.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ کے حرم میں انصار کی ایک عورت کے پاس پہنچے تو وہ اپنی دو بیٹیوں کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اور عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! یہ دونوں حضرت ثابت بن قیس کی صاحبزادیاں ہیں جو آپ کے حضور غزوۂ احد میں شہید کر دیئے گئے تھے اور ان کے چچا جان نے ان دونوں کے حصے کا بھی مال و میراث لے لیا اور ان کے لیے ذرا بھی مال نہیں چھوڑا۔ یا رسول اللہ! آپ کا کیا ارشاد ہے؟ خدا کی قسم، ان کا کبھی نکاح نہیں ہو سکے گا مگر جب کہ ان کے پاس مال ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ سورۂ النساء کی یہ آیت نازل ہوگئی، اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (۴-۱۱) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت اور اس کے صاحب (دیور) کو بلاؤ۔ پس لڑکیوں کے چچا سے فرمایا کہ ان دونوں کو دو تہائی حصہ دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تمہارا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ بشر سے اس میں غلطی ہو گئی۔ وہ دونوں لڑکیاں حضرت سعد بن ربیع کی تھیں اور حضرت ثابت بن قیس تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

١١١٩ حدثنا ابن السرح قال نا ابن وهب قال أخبرني داود بن قيس وغيره من أهل العلم عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن

ابن سرح، ابن وہب، داؤد بن قیس، عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ربیع کی اہلیہ محترمہ عرض گزار

جابر بن عبد الله أن امرأة سعد بن الربيع قالت يا رسول الله إن سعدا هلك وترك ابنتين وساق نحوه قال أبو داود هذا هو الصواب.

باب ۶۲۸ في الجدة

۱۱۳۰ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عثمان ابن إسحاق بن خرشة عن قبيصة بن ذؤيب أنه قال جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق تسأله ميراثها فقال ما لك في كتاب الله شيء وما علمت لك في سنة نبي الله صلى الله عليه وسلم شيئا فارجعي حتى أسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاها السدس فقال أبو بكر هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فأنفذه لها أبو بكر ثم جاءت الجدة الأخرى إلى عمر بن الخطاب تسأله ميراثها فقال ما لك في كتاب الله شيء وما كان القضاء الذي قضي به إلا لغيرك وما أنا بزائد في الفرائض ولكن هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فيه فهو بينكما وأيتكما خلت به فهو لها.

۱۱۳۱ حدثنا محمد بن عبد العزيز ابن أبي رزمة قال أخبرني أبي قال نا عبيد الله العتكي عن ابن بريدة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم جعل للجدة السدس إذا لم تكن دونها أم.

ہوئی۔ یا رسول اللہ! حضرت سعد شہید ہو گئے اور پیچھے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آگے باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا (حضرت سعد کو ابن ربیع کی بیٹیاں بتانا) درست بات یہی ہے۔

دادی اور نانی کی میراث

قبیصہ بن ذؤیب کا بیان ہے کہ کسی کی نانی یا دادی حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ نہیں ہے اور میرے علم میں نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں تمہارے لیے کچھ ہو، تم واپس جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے دریافت کروں۔ پس انہوں نے لوگوں سے پوچھا حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں موجود تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے (دادی کو) چھٹا حصہ دیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ کیا آپ کے ساتھ کوئی دوسرا تھا؟ پس حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو گئے اور وہی کہا جو حضرت مغیرہ نے کہا تھا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فیصلہ نافذ فرمایا۔ پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر کے حضور اپنی میراث مانگنے آئی۔ فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ نہیں۔ ہے اور فیصلہ وہی ہے جو تمہارے سوا دوسری ایک عورت کے متعلق ہوا تھا اور میں ترکے کے حصوں کو بڑھا نہیں سکتا جبکہ یہ چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں (یعنی دادی اور نانی) جمع ہو جاؤ تو چھٹا حصہ تم دونوں کا ہے اگر ایک ہو تو یہ حصہ اسی کا ہوگا۔

محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، اُن کے والد، ابو منیب عبیداللہ عتکی، ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نانی کے لیے چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے جب کہ والدہ نہ ہو۔

باب ۴۲۷ ما جاء في ميراث الجد

۱۱۲۲۔ حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا همام عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن ابن ابني مات فما لي من ميراثه قال لك السدس فلما أدبر دعاه فقال لك سدس آخر فلما أدبر دعاه فقال إن السدس الآخر طعمة قال قتادة فلا يدرون مع أي شيء ورث قال قتادة أقل شيء ورث الجد السدس۔

دادا کی میراث کا حکم

حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے پس اس کی میراث میں میرا کتنا حصہ ہے؟ فرمایا تمہارا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ لوٹ گیا تو اُسے بلا کر فرمایا کہ تمہارے لیے دوسرا چھٹا حصہ بھی ہے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو فرمایا کہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے لیے انعام ہے۔ قتادہ نے فرمایا کہ کسی کو معلوم نہیں اسے اتنی میراث کیوں ملی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کم سے کم دادا کی میراث چھٹا حصہ ہے۔

۱۱۲۳۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن يونس عن الحسن أن عمر قال أيكم يعلم ما ورث رسول الله صلى الله عليه وسلم الجد قال معقل بن يسار أنا ورثه رسول الله صلى الله عليه وسلم السدس قال مع من قال لا أدري قال لا دريت فما تغني إذا۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم میں سے کس کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دادا کو کتنا ترکہ دلایا؟ حضرت معقل بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کس وارث کے ساتھ دلایا؟ جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں تو فرمایا کہ اس بیان سے فائدہ کیا ہوگا۔

باب ۴۲۸ في ميراث العصبة

۱۱۲۴۔ حدثنا أحمد بن صالح ومخلد بن خالد وهذا حديث مخلد وهو أشبع قالا حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقسم المال بين أهل الفرائض على كتاب الله فما تركت الفرائض فلأولى ذكر۔

عصبات کی میراث کا بیان

ابن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مال کو اللہ کی کتاب کے مطابق وارثوں .... (ذوی الفروض) میں تقسیم کیا جائے اور جو بچ کر رہے اُسے قریبی مردوں (عصبات میں) میں تقسیم کیا جائے۔

باب ۴۲۹ في ميراث ذوي الأرحام

۱۱۲۵۔ حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن بديل عن علي بن أبي طلحة عن راشد بن سعد عن أبي عامر الهوزني عن المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك كلا

ذوی الارحام کی میراث کا بیان

ابو عامر نے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اولاد یا ترکہ چھوڑے تو وہ میری ذمہ داری ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے

وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ لَهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ۔

چھوڑ دے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کی دیت ادا کروں گا اور اس کا ترکہ لوں گا۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے اس کی دیت ادا کریگا اور اس کا ترکہ لے گا۔

۱۱۳۶ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا نَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الضَّيْعَةُ مَعْنَاهُ عِيَالٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ

ابو عامر ہوزنی نے حضرت مقدام کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ہر مسلمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ لہٰذا جو قرضہ یا اولاد چھوڑے تو وہ میری ذمہ داری ہے اور جو مال چھوڑ کر تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اس کا والی وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کے مال کا ترکہ لوں گا اور اس کے قیدیوں کو چھڑاؤں گا ماموں بھی اس کا والی وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کا ترکہ لے گا اور اس کے قیدیوں کو چھڑائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الضیعۃ سے بال بچے مراد ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے زبیدی نے راشد ابن عائذ نے حضرت مقدام سے اور روایت کیا ہے معاویہ بن صالح نے راشد سے اور فرمایا کہ میں نے اسے حضرت مقدام سے سنا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر صاحب ایمان کے اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہیں۔ مسلمانوں کا چونکہ ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے اس لیے امام اجل قاضی عیاض نے شفا شریف میں، پھر امام احمد خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ شریف میں نقلاً و تذکیراً بیان کیا، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض میں اور علامہ محمد عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں شرحاً و تفسیراً فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَمْ يَرَ وِلَايَةَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَيَرَى نَفْسَهُ فِي مِلْكِهِ لَا يَذُوقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهِ۔

جو ہر حال میں رسول خدا کو اپنا والی اور اپنے کو حضور کی ملک نہ جانے وہ آپ کی سنت کی حلاوت کو نہیں چکھ سکے گا۔

۱۱۳۷ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ

صالح بن یحییٰ بن مقدام کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا میں وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور اس کا ترکہ لوں گا ماموں بھی اس کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ متوفی کی دیت ماموں پر ہے اور وہی اس کے مال کا وارث

عَنْهُ وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُ مَالَهُ.

ہے۔

١١٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ.

مسدد، یحییٰ، شعبہ۔ عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، سفیان، ابن اصبہانی، مجاہد بن وردان، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا۔ اس نے کچھ مال چھوڑا لیکن نہ اس کی اولاد تھی اور نہ عزیز و اقارب۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی میراث اس کے گاؤں والوں کو دے دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا یہاں اس کے علاقے کا کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو اس کی میراث اُسے دے دو۔

١١٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَأَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ انْظُرْ أَكْبَرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ.

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص عرض گزار ہوا۔ میرے پاس ازد قبیلے کے ایک آدمی کی میراث ہے اور مجھے کوئی ازدی نہیں ملا کہ یہ اس کے سپرد کر دوں۔ فرمایا جاؤ اور ایک سال تک کسی ازدی کو تلاش کرو۔ پس ایک سال کے بعد وہ دوبارہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے تو کوئی ازدی نہیں ملا جس کو یہ دے دوں۔ فرمایا کہ جا کر دیکھو، جو خزاعی تمہیں سب سے پہلے ملے تو یہ مال اُسے دے دینا۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا اُسے میرے پاس بلا لاؤ۔ جب وہ حاضر خدمت ہوا تو فرمایا۔ جو خزاعہ میں سب سے عمر رسیدہ ہو، یہ اُسے دے دینا۔

١١٤٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ

جبریل بن احمر ابوبکر نے ابن بریدہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا اس کی میراث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی۔ فرمایا کہ اس کے کسی وارث یا ذی رحم کو تلاش کرو۔ لیکن اس کا کوئی وارث یا ذی رحم نہ ملا چنانچہ رسول اللہ

فلم يجدوا له وارثا ولا ذا رحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوا الكبر من خزاعة قال يحيى قد سمعته مرة يقول في هذا الحديث انظروا اكبر رجل من خزاعة۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں خزاعہ کے کسی عمر رسیدہ شخص کو دے دو۔ یحییٰ نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے (شریک کو) اس حدیث میں یہ فرماتے سنا خزاعہ میں دیکھو کہ سب سے عمر رسیدہ شخص کون ہے۔

۱۱۲۱ – حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد انا عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس ان رجلا مات ولم يدع وارثا الا غلاما كان اعتقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل له احد قالوا لا الا غلاما له كان اعتقه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ميراثه له۔

عوسجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کر دیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اس کا کوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ایک غلام کے سوا کوئی بھی نہیں اور اسے بھی آزاد کر دیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس متوفی کی میراث اسی (آزاد کردہ غلام) کا حق بتلایا۔

باب ۲۹ ميراث ابن الملاعنة

ملاعنہ کے بیٹے کی میراث

۱۱۲۲ – حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي نا محمد بن حرب حدثني عمر بن روبة التغلبي عن عبد الواحد بن عبد الله النصري عن واثلة بن الاسقع عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة تحوز ثلث مواريث عتيقها ولقيطها وولدها الذي لاعنت عليه۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، محمد بن حرب، عمر بن روبہ تغلبی، عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت تین شخصوں کی میراث پاتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام لونڈی کی، اپنے پائے ہوئے بچے کی اور اپنے اس بیٹے کی جس پر اس نے لعان کیا ہو۔

۱۱۲۳ – حدثنا محمود بن خالد وموسى بن عامر قالا نا الوليد نا ابن جابر نا مكحول قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ميراث ابن الملاعنة لامه ولورثتها من بعدها۔

محمود بن خالد اور موسیٰ بن عامر، ولید، ابن جابر نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاعنہ کے بیٹے کی میراث اس کی والدہ کے لیے مقرر فرمائی اور عورت کے وارثوں کو اس کے بعد دلائی۔

۱۱۲۴ – حدثنا موسى بن عامر نا الوليد اخبرني عيسى ابو محمد عن العلاء بن الحارث عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

موسیٰ بن عامر، ولید، عیسیٰ ابو محمد، علاء بن حارث، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ حضرت کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔

باب ۳۰ هل يرث المسلم الكافر

کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے؟

۱۱۲۵ – حدثنا مسدد نا سفيان عن الزهري

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں وارث ہوتا مسلمان کسی کافر کا اور نہ کافر کسی مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس حج کے موقع پر آپ کس مکان میں قیام فرمائیں گے؟ فرمایا کہ عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر فرمایا کہ ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں یعنی محصب میں اور یہ اس طرح ہے کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قسمیں کھائی تھیں کہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے اور نہ انہیں پناہ دیں گے۔ زہری نے فرمایا کہ الخیف وادی کو کہتے ہیں۔

ف۔ محصب یعنی خیف بنی کنانہ میں قریش نے بنی ہاشم کے خلاف قسمیں کھائی تھیں کہ ان سے سوشل بائیکاٹ کریں گے اور ایک تحریری معاہدہ لکھ کر آویزاں کر دیا گیا۔ فتح مکہ کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ہمارا قیام اسی خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کسی وقت قریش نے ہم سے سوشل بائیکاٹ کرنے اور ہمارا ناطقہ بند کرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ یہ فیصلہ اس لیے فرمایا تھا کہ کفر کی تذلیل میں اسلام کی سربلندی ہے۔ آج کافروں کو دکھایا جا رہا تھا کہ جس جگہ انہوں نے شمع ہدایت کو بجھانے کی قسمیں کھائی تھیں آج وہی شمع رسالت اسی جگہ پر پوری آب و تاب سے جلوہ افروز ہے کیونکہ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى۔

تو مختلف دین کے لوگ ایک دوسرے کی وراثت نہیں پاتے۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَخَوَيْنِ اخْتَصَمَا إِلٰى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ۔

عمرو واسطی نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ دو بھائیوں نے آپس میں یحییٰ بن یعمر کے پاس جھگڑا کیا، جن میں ایک یہودی اور دوسرا مسلمان تھا۔ آپ نے دونوں میں سے مسلمان کو میراث دلائی اور فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابوالاسود نے کہ ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے۔ پس مسلمان کو میراث دی۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُعَاذًا أُتِيَ بِمِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عمرو بن ابو حکیم، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود الدیلی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے یہودی کی میراث لے کر آئے جس کا وارث مسلمان تھا اور اسے معنًا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۲ فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلٰى مِيرَاثٍ۔

جو میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہوا

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى مَا قُسِمَ وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَإِنَّهُ عَلٰى قَسْمِ الْإِسْلَامِ۔

حجاج بن ابو یعقوب، موسیٰ بن داؤد، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، ابوالشعثاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہوئی وہ اسی طرح رہے گی اور ہر وہ تقسیم جو عہدِ اسلام میں ہوگی وہ اسلامی طریقے پر واقع ہوگی۔

بَابٌ ۱۳ فِي الْوَلَاءِ۔

ولاء کا بیان

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مَالِكٌ عُرِضَ عَلَيَّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمہیں نہ روکے کیونکہ ولاء تو اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

١١٤٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ.

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی اور انعام کیا (آزاد کر کے)۔

١١٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رِبَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرِثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوِ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَعِيلَ أَوْ إِلَى إِسْمَعِيلَ بْنِ هِشَامٍ فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ.

عمرو بن شعیب کے والد، دادا نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رباب بن حذیفہ نے ایک عورت سے نکاح کیا جس سے تین لڑکے پیدا ہوئے پس ان کی والدہ فوت ہو گئی تو وہ اس کے گھروں اور موالی کی ولاء کے وارث ہوئے اور حضرت عمرو بن العاص ان کے عصبہ تھے، یہ ان لڑکوں کو شام کی طرف لے گئے جہاں وہ فوت ہو گئے۔ حضرت عمرو بن العاص آئے تو اس عورت کا ایک مولیٰ فوت ہو گیا جس نے اپنا مال چھوڑا۔ عورت کے بھائیوں نے ان سے جھگڑا کیا، حضرت عمر کی بارگاہ میں۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو (مال) اولاد یا باپ حاصل کرے وہ اس کے عصبہ کے لیے ہے جو بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے تحریر لکھی جس میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زید بن ثابت اور ایک تیسرے بزرگ کی گواہی ہے۔ جب عبدالملک خلیفہ بنے تو یہ جھگڑنے کو ہشام بن اسمٰعیل یا اسمٰعیل بن ہشام کی طرف لے گئے۔ انہوں نے عبدالملک کی طرف مقدمہ بھیج دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ایسا فیصلہ معلوم ہوتا ہے جیسے میں دیکھ چکا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہمارا فیصلہ حضرت عمر کی تحریر کے مطابق کیا جس کے باعث اب

بَابٌ ٢٩٥ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ

جو آدمی دوسرے کے ہاتھ پر اسلام لائے۔

١١٤٤ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا نَا يَحْيَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ

یزید بن خالد بن موہب رملی اور ہشام بن عمار، یحییٰ ابوداؤد، ابن حمزہ، عبدالعزیز بن عمر، عبداللہ بن موہب، عمر بن عبدالعزیز، قبیصہ بن ذویب، ہشام سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے اور یا رسول اللہ! یزید بن خالد کا بیان ہے کہ ایک تمیم عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!

قَالَ هِشَامٌ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ يَزِيدُ أَنَّ تَمِيمًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ۔

اس شخص کے بارے میں سنت کیا ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ فرمایا وہ زندگی اور موت میں دوسرے لوگوں کی نسبت اس سے زیادہ قریب ہے۔

بَابٌ ۱۳ فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ۔

ولاء کو بیچنے کا بیان

۱۱۲۵ – حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۱۴ فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهِلُّ ثُمَّ يَمُوتُ۔

بچہ زندہ پیدا ہو کر مر جائے

۱۱۲۶ – حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وُرِّثَ۔

حسین بن معاذ، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بچے کی آواز نکل آئے تو وہ وارث قرار پا گیا۔

بَابٌ ۱۵ نَسْخِ مِيرَاثِ الْعَقْدِ بِمِيرَاثِ الرَّحِمِ۔

معاہدے کی میراث کو رشتے کی میراث نے منسوخ کر دیا ہے

۱۱۲۷ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْأَنْفَالُ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت۔ "اور جن لوگوں سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا ہے انہیں ان کا حصہ دو" (۴:۳۳) کے متعلق فرمایا کہ پہلے زمانہ میں آدمی قسم کھاتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان نسبی تعلق نہیں ہے۔ پس ان میں سے ایک دوسرے کی میراث پاتا۔ یہ حکم سورۃ الانفال کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا "رشتے والے آپس میں ایک دوسرے کے مال کے زیادہ حقدار ہیں" (۸:۷۵)

۱۱۲۸ – حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ نَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ۔ "اور وہ جن سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا ہے انہیں ان کا حصہ دو (۴:۳۳) کے بارے میں روایت کی ہے کہ مہاجرین جب مدینہ منورہ میں آئے تو

فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ تُوَرَّثُ الْأَنْصَارُ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِيحَةِ وَالرِّفَادَةِ وَيُوصِي لَهُ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ.

ذوی رحم کے علاوہ وہ انصار کی میراث پاتے تھے اس رشتہ اخوت کے باعث جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قائم فرمایا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی "ہر ایک کے لیے ہم نے وارث مقرر کر دیے ہیں جو مال وہ چھوڑ مرے" (۴/۳۳) تو سابقہ حکم "اور وہ جن سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا انہیں ان کا حق دو" (۴/۳۳) منسوخ ہو گیا جو نصرت، نصیحت اور رفاقت وصیت کے باعث تھا ان کی میراث باقی رہی۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَمَا أَسْلَمَ حَتَّى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ داؤد بن حصین نے فرمایا میں ام سعد بنت ربیع کے پاس قرآن مجید پڑھا کرتا تھا جو یتیم اور حضرت ابوبکر صدیق کی زیر پرورش تھیں۔ میں نے آیت پڑھی "وہ جن سے تم نے قسموں کے ساتھ عہد باندھا" انہوں نے فرمایا کہ اسے نہ پڑھو کیونکہ یہ حضرت ابوبکر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب کہ انہوں نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا تھا تو حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ میں اسے اپنا وارث نہیں بننے دوں گا۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ انہیں (حضرت عبدالرحمن کو) ان کا حصہ دیا جائے۔ عبدالعزیز کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوئے مگر مسلمانوں کی تلوار کا زور دیکھ کر۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی۔ اس (ابتدائی اصول) کے بارے میں روایت کی ہے کہ اعرابی کو مہاجر کی میراث نہ ملتا اور نہ مہاجر اعرابی کی۔ پس اسے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا "اور رحم کے رشتے والے ایک دوسرے کے وارث ہیں" (۸/۷۵)

بَابٌ فِي الْحِلْفِ

قسم کھانے کا بیان

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشر اور ابن نمیر اور ابو اسامہ، زکریا، سعد بن ابراہیم کے والد ماجد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً۔

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ۔ آخِرُ كِتَابِ الْوَصَايَا۔

علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں کوئی عہد و پیمان نہیں اور جن باتوں (نیک کاموں) پر دورِ جاہلیت میں عہد و پیمان ہوئے تھا اسلام نے ان میں اضافہ نہیں کیا مگر تاکید کا۔

عاصم احول نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کا عہد مواخات ہمارے گھر میں کروایا۔ ان سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا اسلام میں کوئی عہد و پیمان نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے درمیان عہد مواخات ہمارے گھر میں کروایا۔ چنانچہ یہی بات دو یا تین مرتبہ کہی۔

عورت اپنے خاوند کی میراث سے دیت کا حصہ بھی پائے گی

زہری نے سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے کہا کرتے کہ دیت عاقلہ کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے کوئی حصہ نہیں پاتی تھی یہاں تک کہ ان سے حضرت ضحاک بن سفیان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھ بھیجا کہ اشیم ضبابی کی دیت میں سے اس کی بیوی کو حصہ دلاؤ۔ چنانچہ حضرت عمر نے رجوع کر لیا۔ احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر، زہری نے سعید سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اعراب پر عامل بنایا تھا۔

کتاب الوصایا ختم ہوئی۔

پارہ ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْخَرَاجِ وَالْفَيْءِ وَالْإِمَارَةِ

خراج غنیمت اور حکمرانی کا بیان

بَابُ مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

امام پر رعایا کے کیا حقوق ہیں

١١٥٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق سوال ہوگا۔ حاکم لوگوں کے اوپر نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور وہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ سن لو تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی زیر نگرانی چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ف۔ ہر آدمی اس دنیا میں ماتحتوں کا نگران ہے خواہ وہ صدر مملکت ہو یا مزدور، مرد ہو یا عورت کیونکہ ہر آدمی کو بعض اشیاء پر اختیار ضرور ملا ہوا ہوتا ہے۔ بس یہی اس کا دائرہ اختیار ہے اور اسی کے متعلق اس سے پوچھ گچھ ہوگی۔ سیاست کے متعلق حکمران سے، صوبے کے بارے میں گورنر سے، کمشنری کے متعلق کمشنر سے جہاں پوچھا جائے گا وہاں ایک گھر کے سربراہ سے اس کے اہل خانہ کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ فلاں ایسا کیوں کیا کرتا تھا، فلاں نماز کیوں نہیں پڑھتا تھا اور فلاں جھوٹ کیوں بولتا تھا، تمہارا بیٹا کم کیوں تولتا تھا اور تمہاری بیوی کیوں بے پردہ پھرتی تھی۔ الغرض ہر شخص حکمران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی جو کہ اس کے زیر اثر رہے ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْإِمَارَةِ

حکومت طلب کرنے کا حکم

١١٥٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة لا تسئل الامارة فانك ان اعطيتها عن مسئلة وكلت فيها الى نفسك وان اعطيتها عن غير مسئلة اعنت عليها

۱۰۵۶ - حدثنا وهب بن بقية نا خالد عن اسمعيل بن ابي خالد عن اخيه عن بشر بن قرة الكلبي عن ابي بردة عن ابي موسى رضي الله عنه قال انطلقت مع رجلين الى النبي صلى الله عليه وسلم فتشهد احدهما ثم قال جئنا لتستعين بنا على عملك فقال الآخر مثل قول صاحبه فقال ان اخونكم عندنا من طلبه فاعتذر ابو موسى الى النبي صلى الله عليه وسلم وقال لم اعلم لما جاءا له فلم يستعن بهما على شيء حتى مات.

اے عبد الرحمٰن بن سمرہ! حکومت کا کبھی سوال نہ کرنا کیونکہ تمہارے مانگنے پر اگر وہ تمہیں دے دی گئی تو تمہیں تمہارے نفس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا۔ ان میں سے ہر ایک نے تشہد پڑھ کر کہا ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ امور مملکت میں ہماری خدمات حاصل کیجیے۔ دوسرے نے بھی وہی بات کہی جو اس کے ساتھی نے کہی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہارے بھائی ہمارے پاس کیا طلب کر رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابو موسیٰ نے عذر پیش کرتے ہوئے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس کام کی غرض سے یہ حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ چنانچہ آخری دم تک آپ نے ان سے کسی کام میں مدد حاصل نہ کی۔

باب ۲ ۔ في العمى يولى

۱۰۵۷ - حدثنا محمد بن عبد الله المخرمي نا عبد الرحمن بن مهدي نا عمران القطان عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم على المدينة مرتين

نابینا کو حاکم مقرر کرنا

محمد بن عبد اللہ مخرمی، عبد الرحمٰن بن مہدی، عمران القطان، قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم کو دو مرتبہ مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا۔

باب ۳ ۔ في اتخاذ الوزير

۱۰۵۸ - حدثنا موسى بن عامر المري نا الوليد نا زهير بن محمد عن عبد الرحمن ابن القاسم عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بالامير خيرا جعل له وزير صدق ان نسي ذكره وان ذكر اعانه واذا اراد الله به غير ذلك جعل له وزير سوء ان نسي لم يذكره وان ذكر لم يعنه

وزیر بنانے کا بیان

عبد الرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے راست گو وزیر عطا فرماتا ہے کہ جب حاکم بھولے تو وہ اسے یاد کروا دے اور جب یاد رکھے تو اس کی مدد کرے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو برے آدمی کو اس کا وزیر بنا دیتا ہے کہ وہ بھولے تو یاد نہ دلائے اور ذکر کرے تو اس کا مددگار نہ بنے۔

ف۔ حکمرانوں کی رہنمائی کے لئے اس حدیث میں بہترین دستور العمل موجود ہے۔ سربراہ مملکت اگر دیندار اور دیانتدار اور مدبر اور معتبر قسم کے وزیر و مشیر رکھے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ ملکی حالات ان صلاحیتوں کی واضح شہادت نہ دیں اور ملک کے طول و عرض میں سکون و اطمینان کی لہر دوڑ رہی ہو۔ اگر خدانخواستہ کسی ملک میں حالات اس کے برعکس نظر آئیں تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ سربراہ مملکت نااہل یا بدخواہ ہے یا بصورت دیگر اس نے ایسے لوگوں کو وزیر و مشیر بنایا ہوا ہے جنہوں نے ملک و ملت کے مفاد کو نظر انداز کر کے اپنے ذاتی مفاد کو مطمح نظر بنایا ہوا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کے بیانات بظاہر بڑے خوشنما اور ملک و ملت کی خیر خواہی سے لبریز نظر آئیں۔ ان کے ملک و قوم کی ہمدردی میں ڈوبے ہوئے بلند بانگ دعاوی پر قربان ہونے کو دل کیا چاہے لیکن درحقیقت ایسے دعووں کی آواز سے زیادہ اور کچھ نہیں جو اندر سے بالکل اسی طرح خالی ہوتا ہے جیسے ان لوگوں کے دل قوم کی ہمدردی کے جذبات سے سراسر خالی ہوتے ہیں۔ مسلم ممالک کی اولاً تو خوش قسمتی اور صحیح مسلمان سربراہ میسر نہیں آتے بلکہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہوتی ہے۔ ثانیاً جو سربراہ بنتے ہیں وہ ایسے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں جو ان کے ذاتی مفادات کی حفاظت کریں۔ ساتھی سیاسی ملک و قوم کا مفاد تو ان سے بڑی مدت تک بیچارے جھونک دیتے ہیں۔ خدا وہ دن لائے جبکہ ہمارے سربراہ دین و ملت کے مفاد کو ہر قسم کے مفاد پر ترجیح دینے لگیں۔ آمین۔

باب فی العرافۃ۔

عرافت کا بیان

۲۹۱۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مِتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا۔

عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابو سلمہ سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے جد امجد حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا اے قدیم! تو نے فلاح پائی اگر اس حالت میں دنیا کو چھوڑا کہ جو حاکم تھے نہ کاتب اور نہ عریف۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے فرمایا ہے کہ جب آدمی کوئی عہدہ حاصل کر لیتا ہے تو جتنا عہدہ بڑا اتنی ہی ذمہ داری زیادہ اور جتنی ذمہ داری زیادہ اتنا ہی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونا مشکل۔ لہٰذا عہدہ قبول کر کے آدمی اپنے آپ کو الجھن میں پھنسا لیتا ہے جس کی کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ ان ذمہ داریوں سے بچ سکتا ہو تو انہیں نہ لے خواہ اپنے سرتے اور پیچھے نہیں سکتا ان کو بخیر و خوبی نبھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹۱۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَأَرْسَلَ ابْنَهُ

غالب قطان نے ایک آدمی سے روایت کی جس کے والد ماجد نے اس کے جد امجد سے فرمایا۔ وہ ایک چشمے پر رہتے تھے جب انہیں اسلام کا علم ہوا تو پانی والے نے اپنی قوم سے اس شرط پر سو اونٹوں کا وعدہ کیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اس نے اونٹ ان میں بانٹ دیئے۔ پھر ان سے واپس لینے چاہے تو اپنے بیٹے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے ہوئے

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَإِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَإِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ أَوْ لَا فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِيَ الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَقَالَ إِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُسَلِّمَهَا لَهُمْ فَلْيُسَلِّمْهَا وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَسْلَمُوا فَلَهُمْ إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا قُوتِلُوا عَلَى الْإِسْلَامِ وَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِيَ الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ.

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْكَاتِبِ

۱۱۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ

اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا کہ میرے والد نے سلام عرض کیا ہے اور انہوں نے اپنی قوم کو سو اونٹ اس شرط پر دیئے کہ وہ مسلمان ہو جائیں وہ مسلمان ہو گئے اور وہ اونٹ ان میں بانٹ دیئے گئے اب وہ واپس لینا چاہتے ہیں پس وہ زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ؟ حضور ہاں یا نہ کچھ فرمائیں اس کے بعد عرض کرنا کہ میرا والد چشمے کا عریف ہے وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے بعد مجھے عریف مقرر فرما دیا جائے۔ وہ حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے سلام عرض کیا ہے فرمایا کہ تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہو کہا کہ میرے والد محترم نے اپنی قوم کے لیے سو اونٹ مقرر فرمائے کہ وہ مسلمان ہو جائیں وہ اچھی طرح مسلمان ہو گئے پھر اونٹ ان سے واپس لینے کا ارادہ ہو گیا پس والد ماجد ان کے زیادہ حقدار ہیں یا وہ لوگ؟ فرمایا کہ اگر وہ دینا چاہیں تو دے دیں اور واپس لینا چاہیں تو ان لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ مسلمان ہوئے ہیں تو ان کا اسلام ان کے لیے ہے اگر مسلمان نہ ہوئے تو اسلام پر قتل کیے جائیں گے۔ عرض کی کہ میرے والد محترم بہت بوڑھے اور چشمے کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے سوال کیا ہے کہ ان کے بعد عرافت میرے لئے مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کہ عرافت حق ہے اور اس کے بغیر لوگوں کو چارہ کار نہیں لیکن عریف دوزخ میں جائیں گے۔

منشی رکھنے کا بیان

قتیبہ بن سعید، نوح بن قیس، یزید بن کعب، عمرو بن مالک، ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب سجل تھے۔

زکوٰۃ وصول کرنے کا ثواب

محمد بن ابراہیم اسباطی، عبد الرحیم بن سلیمان، محمد بن اسحاق، عاصم بن عمر بن قتادہ، محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

لبيد عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله حتى يرجع إلى بيته۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے یہاں تک کہ اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۱۱۶۳۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحٰق عن يزيد بن ابي حبيب عن عبد الرحمٰن بن شماسة عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة صاحب مكس۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، یزید بن ابو حبیب، عبد الرحمٰن بن شماسہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ زکوٰۃ سے زیادہ وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۱۶۴۔ حدثنا محمد بن عبد الله القطان عن ابن مغراء عن ابن اسحٰق قال الذي يعشر الناس يعني صاحب المكس۔

محمد بن عبد اللہ قطان، ابن مغراء، ابن اسحٰق نے فرمایا کہ صاحب مکس وہ ہے جو لوگوں سے دسواں حصہ وصول کرتا ہے۔

باب في الخليفة يستخلف۔

خلیفہ کا کسی کو جانشین مقرر کرنا

۱۱۶۵۔ حدثنا محمد بن داود بن سفيان وسلمة قالا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال عمر اني لا استخلف فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يستخلف وان استخلف فان ابا بكر قد استخلف قال فوالله ما هو الا ان ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر فعلمت انه لا يعدل برسول الله صلى الله عليه وسلم احدا وانه غير مستخلف۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا میں کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں نے خلیفہ نامزد کر دیا تو حضرت ابوبکر نے اپنا خلیفہ نامزد کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم انہوں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا ذکر کیا تو میں جان گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو اہمیت نہیں دیں گے لہٰذا انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا۔ ف

ف۔ خلافت راشدہ کے بارے میں اس وقت تک دو اصول سامنے آ چکے تھے۔ ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو صاف لفظوں میں اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا تھا۔ دوسرا اصول یہ سامنے آیا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر کو اپنا جانشین مقرر فرما دیا تھا کیونکہ وہ باقی ماندہ امت محمدیہ میں سب سے افضل تھے۔ حضرت عمر نے اپنے جانشین کے بارے دونوں اصولوں کو ملا کر عمل کر لیا کہ کسی ایک کو نامزد نہیں کیا بلکہ امت محمدیہ میں سے چھ افضل ترین حضرات کو نامزد کر دیا کہ یہ حضرات اپنے میں سے جس کو چاہیں چن لیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لیں چنانچہ ان چھ حضرات کے نام یہ ہیں حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف۔ چنانچہ ان بزرگوں کی باہمی گفت و

شہید ہو کر شہر ہوں کا نتیجہ یہ تھا کہ بالاتفاق حضرت عثمان ذی النورین کو خلیفہ مقرر کر لیا گیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

باب ٥٣ ما جاء في البيعة

بیعت کا حکم

١١٩٦ - حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كنا نبايع النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة ويلقننا فيما استطعتم.

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کیا کرتے تھے سننے اور حکم ماننے پر اور آپ ہمیں تلقین فرماتے کہ جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو۔

ف - اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کے شرف سے مشرف ہوں۔ ایسے حضرات کی باتیں غور سے سننا اور حسب استطاعت ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات ہے کیونکہ ایسے حضرات کا وجود اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے وابستہ رہنا سعادت مندی اور نجات اخروی کی علامت ہے کیونکہ اللہ والے خود صراط مستقیم پر چلتے اور دوسروں کو اسی راہ ہدایت پر چلانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١١٩٧ - حدثنا احمد بن صالح نا ابن وهب حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته عن بيعة رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قالت ما مس النبي صلى الله عليه وسلم يد امرأة قط إلا أن يأخذ عليها فإذا أخذ عليها فأعطته قال اذهبي فقد بايعتك.

عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عورتوں کو بیعت کرنے کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز کسی عورت کو بھی ہاتھ نہیں لگایا بلکہ اس سے زبانی عہد لیتے اور جب وہ عہد کر لیتی تو فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ ف

اس حدیث سے سبق ملتا ہے کہ کوئی خواہ کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو وہ بھی اجنبی اور نامحرم عورتوں کو دیکھنے اور چھونے سے اجتناب کرے۔ جانے دو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑا بزرگ بھلا اس سارے کائنات میں کون ہے؟ جب وہ بھی اجنبی عورتوں کو ہاتھ نہیں لگایا کرتے تھے تو دوسرا کون مجاز ہو سکتا ہے۔ پیری مریدی کا کاروبار کرنے والے بعض حضرات اپنی مریدنیوں کو دیکھتے ان سے ہاتھ پھیر دیا تے اور خود ان کے جسم کو ہاتھ لگاتے ہیں وہ ہرگز پیر اور رہنما نہیں بلکہ گمراہ اور کاروباری دھوکے باز ہوتے ہیں کہ اپنے جال میں پھنسا کر ان کے دین و ایمان، مال و دولت اور عزت و آبرو کو لوٹتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آدمی ایسے پیروں کے سائے سے بھی بھاگیں اور بے خبر لوگوں کو ان کے شر سے بچانے کی مدبرانہ کوشش کریں کیونکہ ایسا کرنا ان کی خیر خواہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١١٩٨ - حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة نا عبد الله بن يزيد قال حدثنا

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، ابو عقیل زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے

سعيد بن أبي أيوب نا أبو عقيل زهرة بن معبد عن جده عبد الله بن هشام قال وكان قد أدرك النبي صلى الله عليه وسلم وذهبت به أمه زينب بنت حميد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله بايعه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صغير فمسح رأسه۔

جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ اسے بیعت کر لیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے اور ان کے سر پر دست کرم پھیر دیا۔

باب في أرزاق العمال۔

عمال کی تنخواہ کا بیان

۱۱۶۹۔ حدثنا زيد بن أخزم أبو طالب نا أبو عاصم عن عبد الوارث بن سعيد عن حسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما أخذ بعد ذلك فهو غلول۔

زید بن اخزم ابو طالب، ابو عاصم، عبد الوارث بن سعید، حسین معلم، عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ہم عامل مقرر کریں اور اس کو کچھ معاوضہ بطور روزی دیں تو جو اس کے علاوہ لے گا وہ چوری ہے۔

۱۱۷۰۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا ليث عن بكير بن عبد الله الأشج عن بسر بن سعيد عن ابن الساعدي قال استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت أمر لي بعمالة فقلت إنما عملت لله فقال خذ ما أعطيت فإني عملت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فعملني۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ ابن ساعدی نے فرمایا۔ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کا عامل مقرر فرمایا۔ جب میں فارغ ہوا تو مجھے اجرت دینے کا حکم فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ میں نے تو یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے۔ فرمایا کہ جو میں دے رہا ہوں اسے لے لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عامل مقرر فرمایا تھا اور اجرت مرحمت فرمائی تھی۔

۱۱۷۱۔ حدثنا موسى بن مروان الرقي نا المعافى نا الأوزاعي عن الحارث بن يزيد عن جبير بن نفير عن المستورد بن شداد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كان لنا عاملا فليكتسب زوجة فإن لم يكن له خادم فليكتسب مسكنا قال قال أبو بكر أخبرت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتخذ غير ذلك فهو غال أو سارق۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ہمارا عامل ہو تو وہ کام کاج کے لیے اپنی بیوی کو رکھے اگر اس کے پاس خادم ہو تو خادم رکھے اگر اس کے پاس مکان نہ ہو تو مکان حاصل کر لے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا۔ مجھے بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کے سوا لے گا تو وہ خائن ہے یا چور

باب في هدايا العمال

۱۷۴۲ حدثنا ابن السرح وابن أبي خلف لفظه قالا ثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن أبي حميد الساعدي أن النبي صلى الله عليه وسلم استعمل رجلاً من الأزد يقال له ابن اللتبية قال ابن السرح ابن الأتبية على الصدقة فجاء فقال هذا لكم وهذا أهدي لي فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله وأثنى عليه وقال ما بال العامل نبعثه فيجيء فيقول هذا لكم وهذا أهدي لي ألا جلس في بيت أمه أو أبيه فينظر أيهدى له أم لا لا يأتي أحد منكم بشيء من ذلك إلا جاء به يوم القيامة إن كان بعيرا فله رغاء أو بقرة فلها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرة إبطيه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت.

باب في غلول الصدقة

۱۷۴۳ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا جرير عن مطرف عن أبي الجهم عن أبي مسعود الأنصاري قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم ساعيا ثم قال انطلق أبا مسعود ولا ألفينك يوم القيامة تجيء على ظهرك بعير من إبل الصدقة له رغاء قد غللته قال إذا لا أنطلق قال إذا لا أكرهك.

باب فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والاحتجاب عنهم

۱۷۴۴ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي ثنا يحيى بن حمزة قال حدثني ابن أبي مريم أن القاسم بن مخيمرة أخبره أن

عمال کے تحفوں کا بیان

عروہ نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ابن لتبیہ نامی ایک شخص کو عامل مقرر فرمایا۔ ابن السرح نے کہا ہے کہ ابن الاتبیہ کو زکوٰۃ پر۔ وہ آیا تو کہا یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ عامل کا کیا حال ہے جس کو ہم نے بھیجا تو آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے بھلا اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا کہ اسے کون تحفہ دیتا ہے جو تم میں سے کوئی چیز اس طرح لے گا وہ اسے قیامت کے روز لے کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ اگر گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر کہا۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔

مال زکوٰۃ سے چرانے کا بیان

ابوالجہم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے عامل بنا کر بھیجنے لگے تو فرمایا کہ اے ابو مسعود! میں یہ نہ دیکھوں کہ قیامت کے روز تم اپنی پیٹھ پر زکوٰۃ کا اونٹ لادے ہوئے جو بلبلاتا ہو اور تم نے چوری کیا ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ ایسا ہے تو میں نہ جاؤں۔ فرمایا کہ میں تمہیں مجبور نہیں کرتا۔

امام پر رعایا کے کیا حقوق ہیں اور ان سے حجاب کرنا

قاسم بن مخیمرہ نے حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت معاویہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا۔ اے فلاں! آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے کتنا مبارک

أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

یہ ایک کلمہ ہے جس کو اہل عرب کہا کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ ایک حدیث سنی ہے جو آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کام کا والی بنائے اور وہ ان کی حاجت مندی، بے کسی اور غریبی میں ان سے کنارہ کشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت مندی، بے کسی اور غریبی میں اس سے کنارہ کشی فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے لوگوں کی حاجت برآری پر ایک آدمی مقرر فرما دیا۔

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

سلمہ بن شبیب، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں جو چیز دیتا ہوں اور جس چیز سے انکار کر دیتا ہوں وہ میری نہیں بلکہ میں تو خازن ہوں، رکھتا ہوں جہاں کے لئے حکم فرما دیا جاتا ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خصوصیت کا بیان ہے کہ آپ خزائن الٰہیہ کے خازن ہونے کی حیثیت سے مخلوق خدا میں بانٹنے پر مامور ہیں۔ پروردگار عالم کے قبضے میں تو دنیا و آخرت کی ہر خیر و برکت اور کائنات کی ہر چیز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہر نعمت الٰہی کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں۔ اسی لئے تو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۲۱ : ۱۰۷) اے محبوب! ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ معلوم ہوا کہ اہل جہاں کو جو رحمت و نعمت ملتی ہے وہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ وَاللّٰهُ يُعْطِي وَأَنَا قَاسِمٌ (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے۔ وَاللّٰهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ۔ اسی حقیقت کو ایک ماننے والے نے یوں بیان فرمایا ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا

محمد بن عمرو بن عطاء نے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز فئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اس مال کا آپ کی نسبت زیادہ حقدار نہیں ہوں اور نہ کوئی ایک بھی کسی دوسرے سے زیادہ حقدار

بِأَحَقَّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَلَا أَحَدٌ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِهِ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ۔

بَابٌ فِي قَسْمِ الْفَيْءِ

١١٧٧۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ أَخْبَرَنِي أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَتُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ۔

١١٧٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

١١٧٩۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى فَدُعِينَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا۔

سوا اس کے کہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہم اپنی اپنی منزل پر ہیں جیسا کہ اس کے رسول نے تقسیم فرمائی لہٰذا ترجیح اسے دی جاتی جو قدیم الاسلام ہوتا، بہادر ہوتا، عیالدار ہوتا یا زیادہ حاجتمند ہوتا۔

فئی تقسیم کرنے کا بیان

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا اے ابوعبدالرحمن! کیا حاجت ہے؟ کہا کہ آزاد کردہ غلاموں کا حصہ دیجیے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب پہلا مال آتا تو آزاد کردہ غلاموں سے ابتدا فرمایا کرتے تھے۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عبداللہ بن دینار، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش کیا گیا جس میں نگینے تھے۔ آپ نے انہیں آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آزاد مردوں اور غلاموں میں تقسیم فرماتے تھے۔

سعید بن منصور، عبداللہ بن مبارک، ابن المصفی، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن جبیر، جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فئے کا مال آتا تو آپ اسی روز تقسیم فرما دیتے۔ جس کے بیوی ہوتی اسے دو حصے اور مجرد کو ایک حصہ عطا فرمایا جاتا۔ ابن المصفی نے یہ بھی کہا کہ ہمیں بلایا گیا اور مجھے حضرت عمار سے پہلے بلایا گیا۔ جب میں بلایا گیا تو مجھے دو حصے عطا فرمائے کیونکہ میری بیوی تھی۔ پھر حضرت عمار بن یاسر کو بلایا گیا تو انہیں ایک حصہ عطا فرمایا گیا۔

❊❊❊❊

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بنی نضیر، فدک اور خیبر والوں کے اموال تھے جن سے آپ ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچ عنایت فرمایا کرتے اور جو باقی بچتا اسے جن پر مناسب نظر آتا خرچ فرماتے رہتے تھے۔ یہ اموال بوقت وصال باقی تھے یہاں دو نظریات سامنے آئے، پہلا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو دنیاوی مال چھوڑا ہے وہ آپ کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ دوسرا نظریہ یہ کہ دنیاوی مال و دولت نبی کی میراث نہیں ہوتی اور نبی جو دولت چھوڑے وہ دوسرے لوگوں کی طرح اس کے وارثوں میں تقسیم نہیں کی جاتی بلکہ نبی کا جانشین اس کی نگرانی کرے اور نبی کی زندگی میں جس طرح اس کی آمدنی خرچ کی جاتی تھی اسی طرح جانشین خرچ کرتا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلا خیال ظاہر فرمایا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرا نظریہ ظاہر فرمایا جس کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام نے تائید کی۔ یہ صحابہ کرام کا اجماعی فیصلہ ہوا جسے غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اصحاب رسول کا دشمن حضرت ابوبکر صدیق پر اعتراض کرے تو جب واجب ہو جب انہوں نے ان اموال کو اپنی ملکیت قرار دیا ہو یا ان سے کوئی حصہ لیا ہو۔ بلکہ ان کی آمدنی بھی اسی طرح خرچ ہوتی رہی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں خرچ ہوا کرتی تھی۔ ان حالات میں سیدنا صدیق اکبر کو مطعون کرنے کا مقصد امت مرحومہ کی ملعونیت ثابت کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ یہ ایک یہودی سازش ہے جس کا ایک فرقہ پوری طرح شکار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، آمین۔

بَابٌ فِي أَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ

١٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ۔

١٨١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

١٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَإِلَيَّ وَمَنْ

اولاد کی گزر اوقات کا بندوبست کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں لہٰذا جو مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جو قرض یا چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے تو ان بچوں کی ذمہ داری مجھ پر اور وہ قرض بھی مجھ پر ہے۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ترکہ میں مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو اہل و عیال چھوڑے تو وہ میری ذمہ داری ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: میں ہر صاحب ایمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں پس جو آدمی فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو وہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

ترك مالا فلورثته.

باب ۱۵ متى يفرض للرجل في المقاتلة

۱۱۹۳ - حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى نا عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم عرضه يوم أحد وهو ابن أربع عشرة فلم يجزه وعرضه يوم الخندق وهو ابن خمس عشرة سنة فأجازه.

باب ۱۶ في كراهية الافتراض في آخر الزمان

۱۱۹۴ - حدثنا أحمد بن أبي الحواري نا سليم بن مطير شيخ من أهل وادي القرى قال حدثني أبي مطير أنه خرج حاجا حتى إذا كان بالسويداء إذا أنا برجل قد جاء كأنه يطلب دواء أو حضضا فقال أخبرني من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وهو يعظ الناس ويأمرهم وينهاهم فقال يا أيها الناس خذوا العطاء ما كان عطاء فإذا تجاحفت قريش على الملك وكان عن دين أحدكم فدعوه. قال أبو داود ورواه ابن المبارك عن محمد بن يسار عن سليم بن مطير.

۱۱۹۵ - حدثنا هشام بن عمار نا سليم بن مطير من أهل وادي القرى عن أبيه أنه حدثه قال سمعت رجلا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع أمر الناس ونهاهم ثم قال اللهم هل بلغت قالوا اللهم نعم ثم قال إذا تجاحفت قريش على الملك فيما بينهم وعاد العطاء أو كان رشا فدعوه فقيل من هذا قالوا هذا ذو الزوائد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم.

جہاد میں کب حصہ لینا فرض ہے؟

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ غزوہ احد کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیے گئے جبکہ چودہ سال کے تھے تو آپ نے انہیں اجازت نہ دی اور غزوہ خندق کے وقت پیش کیے گئے جبکہ پندرہ سال کے تھے تو آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی۔

آخری زمانے میں حکام کے عطیات نہ لینا

وادی القریٰ والوں کے شیخ سلیم بن مطیر سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد مطیر حج کے ارادے سے نکلے جب وہ سویداء کے مقام پر تھے تو ایک آدمی آیا جسے کوئی دوا یا پٹی کی تلاش تھی اس نے کہا کہ مجھے اس شخص نے بتایا ہے جس نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ بعض باتوں کا حکم فرما رہے تھے اور بعض امور سے منع فرماتے تھے کہ اے لوگو! عطیات لے لیا کرو جب تک وہ انعام ہوں اور جب ملک گیری پر قریش آپس میں لڑنے لگیں اور وہ تمہارے قرض کی جگہ دیا کریں تو نہ لینا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن مبارک نے محمد بن یسار سے، سلیم بن مطیر سے۔

سلیم بن مطیر کے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ لوگوں کو حکم فرما رہے تھے اور بعض باتوں سے انہیں روکا۔ پھر کہا۔ اے خدا کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا۔ اے اللہ! ہاں۔ پھر فرمایا کہ قریش ملک گیری کے باعث آپس میں لڑیں گے اور عطیات رشوت ہو جائیں گے تو تم نہیں لینا۔ کہا گیا کہ وہ صاحب کون تھے؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ذوالزوائد تھے۔

باب في تدوين العطاء

۱۱۸۶ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا إبراهيم يعني ابن سعد أخبرنا ابن شهاب عن عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري أن جيشا من الأنصار كانوا بأرض فارس مع أميرهم وكان عمر يعقب الجيوش في كل عام فشغل عنهم عمر فلما مر الأجل قفل أهل ذلك الثغر فاشتد عليهم وتواعدهم وهم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا عمر إنك غفلت عنا وتركت فينا الذي أمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم من إعقاب بعض الغزية بعضا.

۱۱۸۷ - حدثنا محمود بن خالد نا محمد بن عائذ نا الوليد نا عيسى بن يونس حدثني فيما حدثه ابن لعدي بن عدي الكندي أن عمر بن عبد العزيز كتب أن من سأل عن مواضع الفيء فهو ما حكم فيه عمر بن الخطاب فرآه المؤمنون عدلا موافقا لقول النبي صلى الله عليه وسلم جعل الله الحق على لسان عمر وقلبه فرض الأعطية وعقد لأهل الأديان ذمة بما فرض عليهم من الجزية لم يضرب فيها بخمس ولا مغنم.

۱۱۸۸ - حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا محمد بن إسحق عن مكحول عن غضيف بن الحارث عن أبي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله تعالى وضع الحق على لسان عمر يقول به.

عطیات کا ریکارڈ رکھنا

ابن شہاب نے حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت کی ہے کہ انصار کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ ایران کی سرزمین میں تھا حضرت عمر ہر سال ایک فوج کے پیچھے دوسری بھیجا کرتے تھے۔ مشغولیت کے باعث حضرت عمر انہیں بھول گئے جب مدت گزر گئی تو اس فوج والے واپس لوٹ آئے۔ انہوں نے سختی کی اور انہیں دھمکایا حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب تھے۔ پس انہوں نے کہا۔ اے عمر! آپ ہماری جانب سے غافل ہو چکے ہیں اور ہمارے متعلق وہ اصول ترک کر دیا ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ ایک لشکر کے پیچھے دوسرا بھیجتے رہنا۔

ابن عدی نے عدی کندی سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ جو پوچھے کہ فئی کا مال کہاں صرف کیا جائے تو اس کا حکم وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا جس کو مسلمانوں نے انصاف پر مبنی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق پایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا تھا عطیات کی تقسیم میں اور انہوں نے دیگر ادیان والوں کی ذمہ داری لی تھی ان پر جزیہ مقرر کرنے کے باعث اور اس میں سے مال غنیمت کی طرح خمس نہیں لیا جاتا تھا۔

غضیف بن حارث نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق جاری فرما دیا ہے جس کے ساتھ وہ گفتگو کرتے ہیں۔

باب فی صفایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاموال

١١٨٩ - حدثنا الحسن بن علی ومحمد ابن یحیی بن فارس المعنی قالا نا بشر بن عمر الزهرانی قال حدثنی مالک بن انس عن ابن شهاب عن مالک بن اوس قال ارسل الی عمر حین تعالی النهار فجئته فوجدته جالسا علی سریر مفضیا الی رماله فقال حین دخلت علیه یا مال انه قد دف اهل ابیات من قومک وانی قد امرت فیهم بشیء فاقسم فیهم قلت لو امرت غیری بذلک فقال خذه فجاءه یرفا فقال یا امیر المؤمنین هل لک فی عثمان بن عفان وعبد الرحمن ابن عوف والزبیر بن العوام وسعد بن ابی وقاص قال نعم فاذن لهم فدخلوا ثم جاءه یرفا فقال یا امیر المؤمنین هل لک فی العباس وعلی قال نعم فاذن لهم فدخلوا فقال العباس یا امیر المؤمنین اقض بینی وبین هذا یعنی علیا فقال بعضهم اجل یا امیر المؤمنین اقض بینهما وارحهما فقال مالک بن اوس خیل الی انهما قدما اولئک النفر لذلک فقال عمر اتئدا ثم اقبل علی اولئک الرهط فقال انشدکم بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل علی علی والعباس فقال انشدکما بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اموال سے اپنے لیے جو چن لیے تھے

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا حضرت عمرؓ نے دن چڑھے مجھے بلا بھیجا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو میں نے انہیں تخت پر بیٹھے ہوئے پایا بغیر بستر کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو فرمایا۔ اے مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے اور میں نے ان میں کچھ مال تقسیم کرنے کا حکم کیا تھا پس تم ان میں تقسیم کر دو۔ میں نے کہا کہ میرے سوا کسی دوسرے کو حکم فرمائیں تو بہتر ہے۔ فرمایا اسے لے لو پس یرفا حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے امیر المومنین! کیا آپ کو عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص سے کام ہے؟ فرمایا ہاں انہیں اجازت دے دو۔ اجازت دی گئی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ یرفا پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! علی اور عباس کو آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا ہاں پس انہیں اجازت دے دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور علی کے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ بعض حضرات نے کہا کہ اے امیر المومنین ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجیے اور ان پر مہربانی کیجیے۔ مالک بن اوس کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ان حضرات کو ان دونوں نے ہی بھیجا تھا۔ پس حضرت عمر نے کہا کہ صبر سے کام لیجیے پھر اس گروہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری میراث نہیں بلکہ جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا آپ دونوں کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری میراث نہیں بلکہ ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔

نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ
خَصَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ
لَمْ يَخُصَّ بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ تَعَالَى
وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى
مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللّٰهُ
تَعَالَى أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَأْثَرَ
بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ
أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ
أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولٰئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ
أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَ
الْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ
عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا
بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا
إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ
أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَهَا
أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَوَلِيتُهَا
مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَلِيَهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا وَأَنْتُمَا
جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَسَأَلْتُمَانِيهَا فَقُلْتُ
إِنْ شِئْتُمَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا
عَهْدَ اللّٰهِ أَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ
خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ لوگوں میں سے کسی دوسرے کو وہ
خصوصیت مرحمت نہیں فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان
پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ سواں اللہ اپنے
رسولوں کو قبضہ دیتا ہے جس چیز پر چاہے اور اللہ سب کچھ
کر سکتا ہے (۵۹:۶) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو
بنی نضیر کا مال دلایا اور خدا کی قسم انہوں نے آپ پر کسی کو اس
کے ساتھ ترجیح نہیں دی اور نہ آپ کے سوا کسی کو مرحمت
فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے
اپنا اور ازواج مطہرات کا ایک سال کا خرچ نکال لیتے اور
باقی دوسرے مال کی طرح ہوتا تھا پھر آپ نے اس گروہ کی
جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس
کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا یہ بات آپ کے علم
میں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت عباس اور حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ دونوں
کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں
کیا آپ دونوں کو اس کا علم ہے؟ کہا ہاں فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں پس آپ اور یہ ان کے
پاس آئے آپ ان سے اپنے بھتیجے کی اور یہ اپنی بیوی کے خاندان
کی میراث کا مطالبہ کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارا کوئی
وارث نہیں ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے اور خدا جانتا ہے کہ
وہ سچے نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کے تابع تھے۔ چنانچہ
حضرت ابوبکر اس کے متولی رہے جب حضرت ابوبکر نے
وفات پائی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا جانشین ہوں اور حضرت ابوبکر کا۔ پس میں اس کا متولی رہا
جب تک اللہ نے چاہا۔ پس آپ اور یہ دونوں میرے پاس آئے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِيهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا
عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ
ذٰلِكَ وَاللهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى
تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا
إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ يَكُونَ
يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنَّهُمَا جَهِلَا أَنَّ
ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا
يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُوقِعُ
عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ۔

جبکہ آپ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا اور آپ نے اس کا سوال
کیا میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے آپ دونوں کے
سپرد کیے دیتا ہوں اس شرط پر کہ اس میں اسی طرح تصرف کیا جائے
گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تو اس
کو آپ دونوں نے مجھ سے لے لیا مذکورہ شرط پر۔ پھر آپ دونوں
میرے پاس آئے ہیں کہ میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا فیصلہ کروں۔
خدا کی قسم میں قیامت تک اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں
گا اگر آپ عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجیے۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کا مطالبہ یہ تھا کہ اسے ہم دونوں
میں برابر برابر تقسیم کر دیا جائے ورنہ وہ اس چیز سے بے خبر نہیں
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی
وارث نہیں جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے اور یہ دونوں حضرات
بھی درست بات ہی کی تلاش میں تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ میں
اس پر تقسیم کا نام بھی نہیں آنے دوں گا بلکہ اسے اس کی حالت
پر ہی قائم رکھوں گا۔

١١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ
ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَوْسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ
يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
أَرَادَ أَنْ لَا يُوقِعَ عَلَيْهِ اسْمَ قَسْمٍ۔

زہری نے حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ دونوں یعنی حضرت علی
اور حضرت عباس اس میں جھگڑے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے مال سے عطا فرمایا تھا۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان (حضرت عمر) کا ارادہ تھا کہ اس
پر تقسیم کرنے کا نام بھی نہ آئے۔

١١٩١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ
ابْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنٰى أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ
بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ
الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِ
بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ قُوتَ سَنَةٍ

زہری نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت
کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بنی نضیر کا مال
غنیمت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اور
اس پر مسلمانوں نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔
وہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے
تھا جس کو اپنے اہل خانہ پر خرچ فرمایا کرتے تھے۔ ابن عبدہ
نے کہا کہ اس سے اپنے گھر والوں کو ایک سال کا خرچ دیتے
اور باقی سے سواری کے جانور خریدتے اور جہاد کی تیاری کرتے

فما بقي جعل في الكراع وعدة في سبيل الله
قال ابن عبدة في الكراع والسلاح.

۱۱۹۲ حدثنا مسدد ثنا إسماعيل بن إبراهيم أنا أيوب عن الزهري قال قال عمر وما أفاء الله على رسوله منهم فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب قال الزهري قال عمر هذه لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة قرى عرينة فدك وكذا وكذا ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل وللفقراء الذين أخرجوا من ديارهم وأموالهم والذين تبوءو الدار والإيمان من قبلهم والذين جاءوا من بعدهم فاستوعبت هذه الآية الناس فلم يبق أحد من المسلمين إلا له فيها حق قال أيوب أو قال حظ إلا بعض من تملكون من أرقائكم.

۱۱۹۳ حدثنا هشام بن عمار ثنا حاتم بن إسماعيل ح وثنا سليمان بن داود المهري قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني عبد العزيز بن محمد ح وثنا نصر بن علي قال أنا صفوان بن عيسى وهذا لفظ حديثه كلهم عن أسامة بن زيد عن الزهري عن مالك بن أوس بن الحدثان قال كان فيما احتج به عمر أنه قال كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث صفايا بنو النضير وخيبر وفدك فأما بنو النضير فكانت حبسا لنوائبه وأما فدك فكانت حبسا لأبناء السبيل وأما خيبر فجزأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة أجزاء جزأين بين المسلمين وجزءا نفقة لأهله

ابن عبدہ نے کہا کہ جانوروں اور ہتھیاروں کے حصول میں۔

زہری نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "اور جو مال دیا غنیمت کا اللہ نے اپنے رسول کو تو اس پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے" (۵۹ : ۶) کے بارے میں روایت کی ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تھے عرینہ کے چند گاؤں یعنی فدک اور فلاں فلاں جنہیں بعض بستیوں والوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مرحمت فرمایا پس وہ اللہ، اس کے رسول، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور ان تنگ دستوں کے لیے ہیں جن کے گھروں اور مالوں سے نکال دیا گیا اور ان لوگوں کے لیے جو دار الاسلام میں آ گئے ایمان لا کر ان سے پہلے اور جو ان کے بعد آئے (۵۹ : ۹) تو اس آیت نے تمام لوگوں کو اس مال میں شامل کر دیا اور مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہا مگر اس مال میں اس کا حق بنا دیا۔ ایوب نے کہا کہ ہر ایک کا حصہ ہے سوائے ان چند لوگوں کے جن کی گردن

ہشام بن عمار، حاتم بن اسماعیل، سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عبد العزیز بن محمد، نصر بن علی، صفوان بن عیسیٰ، اسامہ بن زید، زہری سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عمر نے اس بات پر حجت تمام کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تین مال خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تھے یعنی بنو نضیر، خیبر اور فدک کے۔ چنانچہ بنو نضیر کا مال تو خاص اپنی ضروریات کے لیے مخصوص فرما لیا تھا۔ فدک کو مسافروں کے لئے مخصوص کر رکھا تھا اور خیبر کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم فرما لیا تھا۔ ایک حصہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا، دوسرا اپنے گھر والوں کے اخراجات پر اور جو اہل خانہ کے اخراجات سے بچتا تو وہ تیسرا حصہ ان مہاجرین کے لیے مخصوص فرما دیا تھا جو تنگ دست تھے۔

فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق کے لیے پیغام بھیجا ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور جو خیبر کے خمس سے باقی تھا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس مال سے آل محمد کھاتے ہیں اور خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ذرا سی تبدیلی بھی نہیں کروں گا اور اسی حال میں رکھوں گا جس حال میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور میں اس میں عمل نہیں کروں گا مگر اسی طرح جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو کچھ دینے سے بالکل انکار کر دیا۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ نَا أَبِي نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت فاطمہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس صدقہ کا مطالبہ کر رہی تھیں جو مدینہ منورہ اور فدک میں تھا نیز جو خیبر کے خمس سے باقی تھا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اور آل محمد اسی مال سے کھاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے مال سے اتنا کھانے پینے کے سوا ان کا اور کوئی حق نہیں ہے۔

كَمَا كَانَ يُنْفِقُوا عَلَى الْمَالِ كُلِّ.

۱۱۹۶ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

۱۱۹۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ فَدَكَ وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا وَلَا أَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا لَمْ يَفْتَتِحُوهَا عَنْوَةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ.

۱۱۹۸ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں کہا کہ حضرت ابوبکر نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں کسی کام کو نہیں چھوڑوں گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے مگر اسی طرح کروں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں آپ کے کسی کام کو چھوڑ دوں تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ پس جو صدقہ مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کے سپرد کر دیا تھا اور حضرت علی اس پر غالب آ گئے لیکن خیبر اور فدک کا جو مال تھا اسے حضرت عمر نے اپنے پاس رکھا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا صدقہ تھا جو آپ کی ذاتی ضروریات میں کام آتا تھا نیز ان کا معاملہ آپ کے جانشین سے وابستہ تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اموال آج تک اسی حالت پر ہیں۔

زہری نے ارشاد باری تعالیٰ "پس تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے" کے بارے میں فرمایا کہ وہ فدک اور دوسرے گاؤں والے تھے انہوں نے زہری نے ان گاؤں کا نام لیا تھا لیکن مجھے وہ یاد نہیں رہا جبکہ حضور دوسری قوم کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں صلح کا پیغام بھیجا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے یعنی کہتے ہیں کہ بغیر لڑے ملا۔ زہری کا بیان ہے کہ بنو نضیر کا مال خالص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے لیے تھا جو لڑ کر نہیں بلکہ صلح کے ذریعے فتح کیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ مہاجرین پر تقسیم فرمایا اور انصار کو اس میں سے کچھ بھی نہ دیا سوائے دو آدمیوں کے جو حاجتمند تھے۔

مغیرہ کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے بنی مروان کو جمع کیا جبکہ وہ خلیفہ بنائے گئے تھے اور فرمایا کہ فدک بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملکیت تھا جس میں سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ فدک فکان ینفق منہا ویعود منہا علی صغیر بنی ہاشم ویزوج منہا ایمہم وان فاطمۃ سالتہ ان یجعلہا لہا فابی فکانت کذلک فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی ابوبکر عمل فیہا بما عمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوتہ حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی عمر عمل فیہا بمثل ما عملا حتی مضی لسبیلہ ثم اقطعہا مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز قال عمر یعنی ابن عبد العزیز فرایت امرا منعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ لیس لی بحق وانی اشہدکم انی رددتہا علی ما کانت یعنی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

طرح کرتے تھے اس میں سے بنو ہاشم کے بچوں کی خبر گیری اور ان کی بیوگان کے نکاح کیے جاتے تھے حضرت فاطمہ نے اس کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا کہ انہیں دے دیا جائے تو آپ نے انکار فرما دیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں وہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو اسی طرح اسے صرف کیا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مقدسہ میں کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اسے اسی طرح صرف کیا جیسے صرف کیا جاتا تھا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ پھر مروان نے اسے جاگیر بنا لیا پھر یہ معاملہ عمر بن عبد العزیز کے ہاتھوں میں آیا تو عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ میں نے یہ بات دیکھی ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے انکار کر دیا تھا تو میرا حق کہاں سے آیا؟ اور میں آپ حضرات کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے اسی حالت پر لوٹا دیا ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (زمانے میں تھا)۔

۱۱۹۹- حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا محمد بن الفضیل عن الولید بن جمیع عن ابی الطفیل قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر تطلب میراثہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ فہی للذی یقوم من بعدہ۔

ولید بن جمیع سے روایت ہے کہ ابو الطفیل نے فرمایا حضرت فاطمہ نے آکر حضرت ابوبکر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث کا سوال کیا چنانچہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو روزی عطا فرماتا ہے تو اس کے بعد اس کے جانشین کے لیے ہوتی ہے۔

۱۲۰۰- حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک بھی دینار تقسیم نہیں کریں گے کیونکہ جو کچھ میں اپنے بعد چھوڑوں وہ میری ازواجِ مطہرات کے خرچ اور میرے خلیفہ کی گزر اوقات سے بچے وہ صدقہ ہے۔

۱۲۰۱- حدثنا عمرو بن مرزوق نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی البختری قال سمعت

ابو البختری کا بیان ہے کہ میں نے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی تو میں نے اس شخص سے کہا کہ مجھے لکھ دیجیے

حَدَّثَنَا عَنْ رَجُلٍ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي
فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ
عَلَى عُمَرَ وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ
لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ
تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا
لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَ
يَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ
يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ
ابْنِ أَوْسٍ.

وہ میرے پاس ایک تحریر لکھ کر لائے کہ حضرت عباس اور حضرت علی دونوں حضرت عمر کے پاس آئے اور ان کے پاس حضرت طلحہ حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبد الرحمٰن تھے ان دونوں حضرات میں جھگڑا تھا حضرت عمر نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمٰن اور حضرت سعد سے کہا کیا آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی کا تمام مال صدقہ ہوتا ہے مگر جو اس کے گھر والوں کے کھانے پینے پر خرچ ہو کیونکہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا سب نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے اور جو باقی بچتا اسے صدقہ کر دیتے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو دو سال اس مال کے متولی حضرت ابوبکر رہے۔ وہ اسے اسی طرح خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر مالک بن اوس کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

١٢٠٢۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ
يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ بِالْمِيرَاثِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ
مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ارادہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حضرت عثمان کو بھیجیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث سے آٹھویں حصے کا ان کے لیے سوال کریں۔ حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بلکہ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے!

ف: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیاوی اموال (فدک وخیبر وغیرہ) سے میراث نہ دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو۔ کیونکہ دنیاوی مال میں نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ حضرات جو کچھ چھوڑتے تھے وہ صدقہ ہوتا تھا۔ ان حالات میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بطور میراث حصہ نہ دینا قابل اعتراض تو نہیں ہے ہاں جس جس طرح آمدنی سے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ملا کرتا تھا اسی طرح آپ کے بعد بھی ملتا رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا أَنَسٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَتْ أَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مِتُّ فَهُوَ إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِي.

اسامہ بن زید نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ کیا آپ اللہ سے نہیں ڈرتیں؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے اور بیشک یہ مال آل محمد کی ضروریات اور ان کے مہمانوں کے لیے ہے۔ جب میں وفات پا جاؤں تو یہ اس کے پاس رہے گا جو میرے بعد خلیفہ مقرر ہو۔

بَابٌ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى.

خمس کو کہاں تقسیم کیا جاتا تھا اور قرابت والوں کے حصے

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِمْ قَالَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ.

سعید بن مسیب نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اور حضرت عثمان دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں اس خمس کے متعلق جو بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم کیا گیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے بنی عبد المطلب کے ہمارے بھائیوں میں مال تقسیم فرمایا اور ہمیں کچھ بھی نہ دیا جبکہ ہماری اور ان کی آپ سے قرابت ایک جیسی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ حضرت جبیر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل میں اس خمس میں سے تقسیم نہیں کیا جیسے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر بھی خمس کو اسی طرح تقسیم کرتے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقسیم فرمایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو نہیں دیا کرتے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا فرمایا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر اس میں سے انہیں دیا کرتے اور ان کے بعد حضرت عثمان بھی۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عبد شمس اور بنی نوفل میں خمس سے کچھ بھی تقسیم نہ کرتے جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم فرماتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر بھی اسی طرح تقسیم کرتے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے تھے سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو نہیں دیا کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں عطا فرمایا کرتے تھے اور حضرت عمر انہیں دیا کرتے تھے اور جو بھی ان کے بعد مقرر ہوئے

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ فتح خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب قرابت والوں کا حصہ مرحمت فرمایا تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دے دیا اور بنی نوفل و بنی عبد شمس کو نظر انداز کر دیا۔ میں اور حضرت عثمان دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! یہ ہمارے بھائی بنو ہاشم ہیں جن کی قدر و فضیلت کا ہمیں انکار نہیں لیکن ہمارے بھائی بنی مطلب کا کیا حال ہے جبکہ آپ نے انہیں مال عطا فرمایا اور ہمیں نہ دیا حالانکہ ہم سب کی قرابت ایک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور بنی مطلب ایک ہیں جو دور جاہلیت میں بھی جدا نہ ہوئے اور دور اسلام میں اور بے شک ہم اور وہ ایک ہیں اور پھر اپنے ایک دست مبارک کی انگلیوں کو دوسرے کی انگلیوں میں ڈالا۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِي ذِي الْقُرْبَى قَالَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

حسن بن صالح نے سدی سے ذی القربیٰ کے بارے میں روایت کی ہے کہ اس سے بنو عبد المطلب مراد ہیں۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ

ابن شہاب نے یزید بن ہرمز سے روایت کی ہے کہ نجدہ

أنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني يزيد بن هرمز أن نجدة الحروري حين حج في فتنة ابن الزبير أرسل إلى ابن عباس يسأله عن سهم ذي القربى ويقول لمن تراه قال ابن عباس لقربى رسول الله صلى الله عليه وسلم قسمه لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد كان عمر عرض علينا من ذلك عرضا رأيناه دون حقنا فرددناه عليه وأبينا أن نقبله.

نجدہ حروری نے حج کیا جبکہ حضرت ابن زبیر کی شہادت ہوئی تو اس نے حضرت ابن عباس کے پاس ایک آدمی بھیجا ذی القربیٰ کا حصہ دریافت کرنے کے لیے کہ آپ کے نزدیک وہ کون ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حصہ مرحمت فرمایا کرتے تھے اور حضرت عمر ہمیں اس میں سے مال دینے لگے تھے جسے ہم نے اپنے حق سے کم شمار کیا تو ہم نے واپس کر دیا اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۰۹۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم نا يحيى بن أبي بكير نا أبو جعفر الرازي عن مطرف عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال سمعت عليا يقول ولاني رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس الخمس فوضعته مواضعه حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم وحياة أبي بكر وحياة عمر فأتي بمال فدعاني فقال خذه فقلت لا أريده فقال خذه فأنتم أحق به قلت قد استغنينا عنه فجعله في بيت المال.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے خمس کے خمس کا متولی کیا تو میں اسے اس کے مقامات پر ہی خرچ کرتا رہا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صرف کیا جاتا نیز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دورِ حیات میں صرف ہوتا تھا پس جب حضرت عمر کے پاس مال آیا تو انہوں نے مجھے بلا کر فرمایا کہ اسے لے لیجئے۔ میں نے کہا میرا اسے لینے کا ارادہ نہیں تو فرمایا کہ اسے لے لیجیے کیونکہ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ میں نے کہا کہ ہم اس سے غنی ہو چکے ہیں پس انہوں نے بیت المال میں جمع کروا دیا۔ ف

ف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سارے ہی أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کی منہ بولتی ہوئی تصویریں تھے۔ ان حضرات نے آپس میں مہربانی اور الفت کے جو مظاہرے پیش کیے انہیں پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے خصوصاً خلفائے راشدین تو شمع رسالت کے ان بے مثال پروانوں میں اور بھی نرالے اور ممتاز تھے۔ جو ان حضرات کے درمیان عداوت و نفرت بتائے وہ کلام الٰہی کی تکذیب کرتا اور خدائے علیم و خبیر کو بے خبر بتاتا ہے۔ ایسا کہنے والے دشمنانِ اسلام کی سازش کا شکار ہو کر مسلمانوں کو حقیقی اسلام اور صحابہ کرام سے بدظن کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دے اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

۱۳۱۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا ابن نمير نا هاشم بن البريد نا حسين بن ميمون عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال سمعت عليا يقول اجتمعت أنا والعباس وفاطمة وزيد بن حارثة عند

عبداللہ بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں، حضرت عباس، فاطمہ اور حضرت زید بن حارثہ سارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جمع ہوئے۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر آپ کو مناسب نظر

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنْ هَذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا۔

۱۲۱۱ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ نَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُمَّالُ وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفَقٍ قَالَ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَاللهِ لَا يَسْتَعْمِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ

آئے تو اس خمس میں ہمارا جو حق اللہ کی کتاب کے مطابق ہے مجھے اس کا متولی بنا دیجیے تاکہ میں اسے آپ کی حیات مبارکہ میں تقسیم کروں اور کوئی مجھ سے آپ کے بعد جھگڑا نہ کرے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کر دیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں اسے تقسیم کرتا رہا۔ پھر مجھے حضرت ابوبکر نے اس کا متولی بنا دیا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال آیا تو ان کے پاس بڑا مال آیا انہوں نے ہمارا حق علیحدہ کر کے مجھے بلوایا میں نے کہا کہ اس سال ہم مالدار ہیں جبکہ دوسرے مسلمانوں کو اس کی ضرورت ہے لہٰذا انہیں دے دیجیے چنانچہ انہیں دے دیا گیا پھر حضرت عمر کے بعد مجھے کسی نے نہ بلایا۔ حضرت عمر کے پاس سے نکلنے کے بعد میری حضرت عباس سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے آج ہمیں ایسی چیز سے محروم کر دیا ہے اب کبھی ہمیں کبھی نہیں ملے گا اور وہ دور اندیش آدمی تھے۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے فرمایا کہ تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ! ہم جوان ہو گئے ہیں جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا نکاح ہو جائے جبکہ یا رسول اللہ! آپ تمام لوگوں سے زیادہ نیکی کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہم دونوں کے والدوں کے پاس ہم پر خرچ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرما دیں تاکہ دوسرے عامل کی طرح ہم بھی مال زکوٰۃ جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا کریں اور حق محنت سے فائدہ اٹھائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جبکہ ہم اسی جگہ تھے تو حضرت علی ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے فرمایا کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میں سے کسی کو بھی زکوٰۃ کا عامل مقرر نہیں فرمائیں گے۔ حضرت ربیعہ نے ان سے کہا یہ آپ جلے دل سے کہہ رہے ہیں

أَنْتَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللهِ لَا أَرِيمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ كَلَّمَهُ بِالَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يُرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا تُرِينَا أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ادْعُوا لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ فَدُعِيَ لَهُ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي نَوْفَلٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

حالانکہ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد بنے ہم نے تب بھی حسد نہ کیا پس حضرت علی نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹتے ہوئے فرمایا۔ میں ابوالحسن ہوں، خدا کی قسم میں اس وقت تک یہیں رہوں گا جب تک آپ کے صاحبزادے اس کام سے نا امید ہو کر واپس نہ آ جائیں جس کے لیے آپ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیج رہے ہیں۔ عبدالمطلب کا بیان ہے کہ میں اور فضل چلے گئے یہاں تک کہ نماز ظہر کی اقامت ہو رہی تھی تو ہم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں اور فضل جلدی سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے پر پہنچے جبکہ آپ اس روز حضرت زینب بنت جحش کے پاس تھے پس ہم دروازے کے پاس کھڑے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میرا اور فضل کا کان پکڑ کر فرمایا جو تمہارے دلوں میں ہے اسے باہر نکال دو۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے تو مجھے اور فضل کو اجازت مرحمت فرمائی پس ہم اندر داخل ہوئے ہم کچھ دیر ایک دوسرے سے عرض کرنے کے لیے کہتے رہے پھر میں عرض گزار ہوا یا فضل اس میں عبداللہ راوی کو شک ہے۔ چنانچہ جو ہمارے والدین نے فرمایا تھا ہم نے وہ بات عرض کر دی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور چھت کی طرف دیکھا کیے کافی دیر ہو گئی تو گمان گزرا کہ آپ ہمیں کوئی خاطر خواہ جواب مرحمت نہیں فرمائیں گے۔ حضرت زینب نے پردے کے پیچھے سے ہمیں ہاتھ کا اشارہ کیا کہ جلدی سے کام نہ لینا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے معاملے میں غور فرما رہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیچے توجہ فرمائی تو ارشاد ہوا کہ مال زکوٰۃ لوگوں کا میل کچیل ہے جو محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے پھر فرمایا کہ نوفل بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ چنانچہ حضرت نوفل بن حارث کو بلایا گیا فرمایا اے نوفل عبدالمطلب کا نکاح کر دو چنانچہ حضرت نوفل نے میرا نکاح کر دیا۔

سألا استعمله على الأخماس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمحمية أنكح الفضل فأنكحه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم فأصدق عنهما من الخمس كذا وكذا لم يسمه لي عبد الله بن الحارث۔

پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس محمیہ بن جزء کو بلا کر لاؤ وہ بنی زبید کے ایک فرد تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خمس کا عامل بنایا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ سے فرمایا کہ فضل کا نکاح کر دو۔ تو انہوں نے ان کا نکاح کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ سے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ اور خمس سے انہیں اتنا اور اتنا مال دے دو۔ راوی کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن حارث نے مجھ سے مقدار بیان نہیں کی۔

۱۲۱۲۔ حدثنا احمد بن صالح نا عنبسة بن خالد نا يونس عن ابن شهاب قال اخبرني علي بن حسين ان حسين بن علي اخبره ان علي بن ابي طالب قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم يوم بدر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاني شارفا من الخمس يومئذ فلما اردت ان ابتني بفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا من بني قينقاع ان يرتحل معي فنأتي باذخر اردت ان ابيعه من الصواغين فاستعين به في وليمة عرسي فبينا انا اجمع لشارفي متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفاي مناختان الى جنب حجرة رجل من الانصار اقبلت حين جمعت ما جمعت فاذا بشارفي قد اجتبت اسنمتهما وبقرت خواصرهما واخذ من اكبادهما فلم املك عيني حين رايت ذلك المنظر فقلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الانصار غنته قينة واصحابه فقالت في غنائها الا يا حمز للشرف النواء، فوثب الى السيف

حسین بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک عمر رسیدہ اونٹنی آئی اور ایک عمر رسیدہ اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمس سے عطا فرمائی تھی جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے ساتھ رات گزارنے کا ارادہ کیا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا تاکہ وہ میرے ساتھ جائے اور ہم اذخر لائیں اور اسے سناروں کے ہاتھوں بیچ کر دعوت ولیمہ کا انتظام کریں۔ ابھی میں اس کام میں اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان، تھیلے اور رسیاں وغیرہ کا بندوبست کر رہا تھا اور میری اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے ایک گوشے میں بیٹھی تھیں جب میں سامان جمع کرکے آیا تو دیکھا کہ میری اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں، کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ میں نے کہا کہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے۔ جو اس گھر میں انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ ایک مغنیہ اس قول کو گا کر سنا رہی تھی کہ اے حمزہ! اونٹنیوں پر چھری رکھ دے۔ چنانچہ انہوں نے تلوار پکڑی، ان کے کوہانوں کو کاٹا، کوکھ کو چیرا اور ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ میں گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور حضرت زید

فاجتبت أسنمتهما وبقرت خواصرهما فأخذ من أكبادهما قال علي فانطلقت حتى أدخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة قال فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي لقيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك قال قلت يا رسول الله ما رأيت كاليوم عدا حمزة على ناقتي فاجتب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن فأذن له فإذا هم شرب فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فإذا حمزة ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة إلى ركبتيه ثم صعد النظر فنظر إلى سرته ثم صعد النظر فنظر إلى وجهه ثم قال حمزة وهل أنتم إلا عبيد لأبي فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه القهقرى فخرج وخرجنا معه۔

بن حارثہ وہاں موجود تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پریشانی کو پہچان لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے آج جیسا دن نہیں دیکھا کیونکہ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا۔ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور پیٹ پھاڑ دیئے وہ اس گھر میں شرابیوں کے ساتھ ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اسے لے کر چل دیئے میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی پیچھے پیچھے چل دیئے۔ یہاں تک کہ اس گھر میں پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی وہاں شرابی بیٹھے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حمزہ کو ان کے فعل پر ملامت کرنے لگے چونکہ حضرت حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں۔ حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دیکھا پھر نگاہیں اوپر کر لیں پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھنے لگے پھر نگاہیں اوپر کر لیں پھر آپ کی ناف کو دیکھا پھر نگاہیں اٹھا کر آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا پھر حضرت حمزہ نے کہا کہ آپ میرے والد ماجد کے غلام معلوم ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان گئے کہ وہ نشے میں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے الٹے قدموں پیچھے کو لوٹے۔ آپ باہر نکلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

ف: حضرت حمزہ اور ان کے ساتھی دیگر صحابۂ کرام کے شراب پینے کا یہ واقعہ سنہ ۲ھ کا ہے کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہجرت کے دوسرے سال ماہ صفر، رجب، رمضان یا ذوالحجہ میں نکاح ہوا تھا جبکہ مہینے کے متعلق اختلاف روایات ہے جبکہ سورۂ مائدہ کے نزول کے متعلق شراب کی حرمت کا حکم سنہ ۳ھ میں نازل ہوا تھا چنانچہ پہلے فرمایا گیا:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (۲۲۹:۲)

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا ہی گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیاوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

اس آیت میں شراب اور جوئے کی مضرت سے آگاہ کیا گیا تھا تاکہ لوگ چھوڑنے کے لئے آمادہ ہو جائیں لیکن جس جگہ پر شراب

مدینہ طیبہ کی گلیوں میں بہا دی گئی اور شمع رسالت کے پروانوں نے ام الخبائث کو منہ سے لگانا ہمیشہ کے لئے بند کر دیا تھا وہ حکم یوں دیا گیا تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آجانے والے ہو۔

(۵: ۹۰، ۹۱)

اب جو لوگ صحابہ کرام کے شراب پینے کے واقعات سے اپنی شراب نوشی پر استدلال کریں یا ان بزرگوں پر زبان طعن دراز کریں تو ایسا کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا اور شمع رسالت کے عدیم النظیر پروانوں سے عداوت رکھنے کی بیماری ہوگی جس سے بسا اوقات ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے وہ امت محمدیہ کے محسن اور قصر ملت کی بنیادیں ہیں ان کے احسان سے ہم سو لاکھ بار وجود بھی سبک دوش نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی غلامی میں ثابت قدم رکھے اور اپنے ان پیاروں کے قدموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے۔ آمین۔

۱۲۱۳ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ وَلَكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ تُكَبِّرْنَ اللَّهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادیوں حضرت ام الحکم یا حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہوئے تھے۔ میں، میری بہن اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اپنی حالت کی آپ سے شکایت کی اور آپ سے سوال کیا کہ کسی قیدی کا ہمارے لیے بھی حکم فرما دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے باعث یتیم ہونے والی لڑکیاں زیادہ مستحق ہیں لیکن تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے یعنی ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہنا تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور پھر کہنا۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ عیاش کا بیان ہے کہ وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیاں تھیں۔

ف۔ امیر اور دولت مند پہلے لونڈی غلاموں سے خدمت لیا کرتے تھے اور اب نوکر چاکروں سے۔ لیکن غریب اس وقت بھی اس سہولت سے محروم تھے اور آج بھی۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے غریبوں کو جو وقت نمازوں کے بعد مذکورہ عمل بتایا وہ امیروں کے لونڈی غلاموں اور نوکر چاکروں سے بدرجہا بہتر ہے۔ نوکر چاکروں کے ذریعے جسموں کو ضرور آرام پہنچتا ہے لیکن غریبوں کو وہ چیز بتائی گئی جس میں دلوں کا چین اور اطمینان ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا اطمینان ہے۔

(۱۳: ۲۸)

دوسرے نوکر چاکروں کا فائدہ صرف دنیا تک اور چند روزہ زندگی سے وابستہ ہے لیکن ذکر الٰہی کا فائدہ دنیا میں بھی ہوتا ہے اور ابدی و دائمی زندگی میں بھی۔ دانش مند وہ ہے جو عارضی اور مستقل فائدوں کے فرق کو پہچان کر ان فائدوں کو حاصل کرنے میں لیسا طور پر کوشاں ہے جو اصلی اور دائمی زندگی میں حاصل ہو سکتے ہیں اور چند روزہ زندگی کے راحت و آرام پر ابدی راحت و آرام کو قربان کرنے کی غلطی نہ کرے۔ اگلی حدیث کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگر گوشہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی تسبیح کے متعلق فرمایا۔ فِيهِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ۔ اس ارشاد گرامی میں مذکورہ معانی کا مقصد نمایاں ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ

ابن اعبد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تم سے اپنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کا ایک واقعہ بیان نہ کروں اور وہ آپ کو اپنے گھر والوں میں سب سے عزیز تھیں میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ چکی پیستی تھیں جس کے باعث ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گیا تھا۔ مشک سے پانی بھرنے کے باعث ان کے سینے میں درد ہونے لگا تھا اور جھاڑو دینے کے سبب ان کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خدام آئے تو میں نے کہا کہ اپنے والد محترم سے خادم کا سوال کرو۔ وہ حاضر ہوئیں تو آپ کے پاس آدمیوں کو دیکھ کر واپس لوٹ آئیں۔ اگلے روز حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں کیا کام تھا وہ خاموش ہو گئیں تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں وجہ بیان کرتا ہوں کہ چکی پیسنے کے باعث ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گیا ہے۔ مشک اٹھانے کی وجہ سے ان کے سینے میں درد ہونے لگا ہے۔ اب جبکہ آپ کے پاس خدام آئے ہیں تو میں نے ان سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خادم مانگنے کے لیے کہا تاکہ انہیں اس محنت سے بچا لے

رَبِّكِ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ۔

فرمایا اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو، اپنے رب کے احکام بجا لاؤ اور اپنے گھر کا کام کاج خود کرو جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو سو ہو گئے یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہیں وہ عرض گزار ہوئیں میں اللہ سے راضی ہوں اور اس کے رسول سے۔

۱۲۱۵ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يُخْدِمْهَا۔

زہری نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے انہیں (حضرت فاطمہ کو) خادم نہ دیا۔

۱۲۱۶ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي قَالَ حَدَّثَنِي الدُّخَيْلُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لِأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ بُرًّا وَأَرْبَعَةُ آلَافٍ شَعِيرًا وَأَرْبَعَةُ آلَافٍ تَمْرًا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُجَّاعَةَ

محمد بن عیسیٰ، عنبسہ بن عبد الواحد قرشی جنہیں ابو جعفر ابن عیسیٰ ابدال کہا کرتے اس بات کو سننے سے پہلے کہ ابدال موالی سے ہوتے ہیں، دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ، ہلال بن سراج بن مجاعہ نے حضرت مجاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی دیت کا مطالبہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جن کو بنی سدوس نے قتل کر دیا تھا جو بنی ذہل کی شاخ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں مشرک کی دیت دلاتا تو تمہارے بھائی کی بھی دلا دیتا لیکن اس کا بدلہ تمہیں ہی دے دیتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے سو اونٹ لکھ دیے اس پہلے خمس میں سے جو بنی ذہل کے مشرکوں سے حاصل ہو۔ کچھ اونٹ انہیں مل گئے اور بنی ذہل نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر حضرت مجاعہ نے اس کا مطالبہ حضرت ابو بکر سے کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر لے آئے پس حضرت ابو بکر نے ان کے لیے یمامہ کے صدقہ سے بارہ ہزار صاع لکھ دیے یعنی چار ہزار صاع گندم چار ہزار صاع جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر میں مجاعہ کے لیے یہ لکھا تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ تحریر ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی ماعة ابن عمارة من بنی سلمی انی اعطیته مائة من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی عصبة من اشجع۔

کے لیے جو بنی سلمیٰ سے ہیں کہ میں نے انہیں سو اونٹ دیے ہیں اس پہلے خمس سے جو قبیلہ کے مشرکوں سے حاصل ہوں گے بھائی کے بدلے میں۔

باب ۲۱ ما جاء فی سهم الصفی

حضور کے خاص حصے کا بیان

۲۱۷۔ حدثنا محمد بن کثیر ثنا سفیان عن مطرف عن عامر الشعبی قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سهم یدعی الصفی ان شاء عبدا وان شاء امة وان شاء فرسا یختاره قبل الخمس۔

مطرف سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خاص حصہ ہوتا ہے جس کو صفی کہا جاتا ہے یعنی آپ کسی غلام، لونڈی یا گھوڑے کو چاہتے تو اپنے لیے چن لیتے خمس سے پہلے۔

۲۱۸۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عاصم وازهر قالا ثنا ابن عون قال سألت محمدا عن سهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصفی قال کان یضرب له بسهم مع المسلمین وان لم یشهد والصفی یؤخذ له رأس من الخمس قبل کل شیء۔

ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے محمد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے اور صفی کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ مسلمانوں کے ساتھ آپ کا حصہ بھی نکالا جاتا اگرچہ آپ شریک نہ ہوں اور صفی آپ کے لیے ہر چیز سے پہلے خمس میں سے نکالا جاتا۔

ف۔ مال غنیمت میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص حصہ ہوتا جس کو صفی کہا جاتا تھا یعنی غنیمت میں سے جس چیز کو آپ چاہتے اپنے لئے پسند فرما لیتے۔ یہ مددگار عالم نے آپ کو یہ اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اہل علم حضرات کا اس بات میں اختلاف ہے کہ صفی کے طور پر آپ جس چیز کو اپنے لئے چن لیتے وہ خمس میں محسوب ہوتی تھی یا نہیں؟ بعض حضرات کے نزدیک وہ خمس یعنی آپ کے پانچویں حصے میں محسوب ہوتی اور بعض کے نزدیک یہ اختیار خمس کے علاوہ تھا۔ بہرحال روایات دونوں جانب موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۹۔ حدثنا محمود بن خالد السلمی ثنا عمر یعنی ابن عبد الواحد عن سعید یعنی ابن بشیر عن قتادة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا کان له سهم صاف یأخذه من حیث شاء فکانت صفیة من ذلک السهم وکان اذا لم یغز بنفسه ضرب له بسهمه ولم یخیر۔

سعید بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد میں خود شریک ہوتے تو آپ کا حصہ صفی رہا کرتا تھا کہ جہاں سے چاہتے لے لیتے اور حضرت صفیہ اسی حصے میں تھیں اور جب بنفس نفیس شریک جہاد نہ ہوتے تو آپ کا حصہ نکالا جاتا اور انتخاب نہ فرماتے۔

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت صفیہ صفی والے حصے سے تھیں۔

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا۔

عمرو بن ابو عمرو سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم خیبر آئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو فتح کروا دیا تو آپ سے حضرت صفیہ بنت حیی کے جمال کا ذکر ہوا جن کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور یہ حالت عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے چن لیا تھا چنانچہ آپ انہیں لے کر نکلے یہاں تک کہ جب ہم سد الصہبا پہنچے تو وہ حلال ہو گئیں، پس آپ نے ان کے ساتھ شب باشی فرمائی۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت صفیہ پہلے حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئی تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حصے میں آ گئیں۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ نَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا صَفِيَّةُ ابْنَةُ حُيَيٍّ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت دحیہ کے حصے میں ایک خوبصورت لونڈی آئی پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے بدلے خرید لیا پھر انہیں حضرت ام سلیم کے سپرد کر دیا تاکہ ان کا بناؤ سنگار کریں۔ حماد نے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ صفیہ بنت حیی ان کے گھر میں عدت گزاریں۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ السَّبْيُ يَعْنِي بِخَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

داؤد بن معاذ، عبد الوارث، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب خیبر کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ آ کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرما دیجیے۔ فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے حضرت صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا۔

یا رسول اللہ! آپ نے حضرت دحیہ کو عطا فرما دی۔ یعقوب راوی نے کہا صفیہ بنت حیی جو بنو قریظہ اور بنو نضیر کے سردار کی بیٹی ہے وہ مناسب نہیں مگر آپ کے لیے۔ فرمایا کہ اس سمیت اسے (حضرت دحیہ کو) بلاؤ۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو دیکھا تو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لے کر آزاد کیا۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَجَلْ قُلْنَا نَاوِلْنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَهْمَ الصَّفِيِّ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یزید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم مربد کے مقام پر تھے تو ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ ہم نے کہا کہ شاید یہ دیہاتی ہے۔ اس نے کہا کہ یہی بات ہے۔ ہم نے کہا کہ چمڑے کا ٹکڑا ہمیں دے دیجیے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہم نے وہ لے لیا اور اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا: اللہ کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کے لیے۔ اگر تم اس بات کی گواہی دو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور غنیمتوں میں سے خمس دیا کرو نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ اور چھانٹے کا حصہ (صفی) تو تم امان میں ہو گے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی امان میں۔ ہم نے کہا کہ یہ تحریر تمہیں کس نے لکھ کر دی ہے؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غنیمت سے وہ چیز جو صفی کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا تھا وہ خمس میں محسوب نہیں ہوتی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

یہود کو مدینہ منورہ سے کیسے نکالا گیا؟

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ

عبداللہ بن کعب بن مالک کے صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ جو ان تین میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی کہ کعب بن اشرف یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا اور کفار قریش کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ابھارتا تھا جبکہ آپ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز

ابن الأشرف يهجو النبي صلى الله عليه وسلم ويحرض عليه كفار قريش وكان النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة وأهلها أخلاط منهم المسلمون والمشركون يعبدون الأوثان واليهود وكانوا يؤذون النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه فأمر الله عز وجل نبيه صلى الله عليه وسلم بالصبر والعفو ففيهم أنزل الله ﴿ولتسمعن من الذين أوتوا الكتاب من قبلكم﴾ الآية فلما أبى كعب بن الأشرف أن ينزع عن أذى النبي صلى الله عليه وسلم أمر النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن معاذ أن يبعث رهطا يقتلونه فبعث محمد بن مسلمة وذكر قصة قتله فلما قتلوه فزعت اليهود والمشركون فغدوا على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا طرق صاحبنا فقتل فذكر لهم النبي صلى الله عليه وسلم الذي كان يقول ودعاهم النبي صلى الله عليه وسلم إلى أن يكتب بينه وبينهم كتابا ينتهون إلى ما فيه فكتب النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبينهم وبين المسلمين عامة صحيفة.

ہوئے تو یہاں لوگ ملے جلے تھے یعنی مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو اذیت پہنچاتے رہتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو صبر اور درگزر سے کام لینے کا حکم فرمایا یا انہی کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: عنقریب تم نامناسب باتیں سنو گے ان لوگوں سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے (۳ : ۱۸۶) جب کعب بن اشرف باز نہ آیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم فرمایا کہ ایک گروہ بھیج کر اسے قتل کروا دیا جائے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ کو بھیجا گیا اور اس کے قتل کا آگے قصہ بیان کیا۔ جب اسے قتل کر دیا گیا تو یہود اور مشرکین پر خوف طاری ہو گیا اور اگلے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارا سردار رات کو مارا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وہ باتیں بتائیں جو وہ کہا کرتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دعوت دی کہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک تحریری معاہدہ ہونا چاہیے جس کی فریقین پابندی کریں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے، ان کے اور مسلمانوں کے درمیان معاہدے کی عام تحریر لکھ دی۔

۱۲۳۴ - حدثنا مصرف بن عمرو الأيامي نا يونس يعني ابن بكير قال نا محمد بن إسحاق حدثني محمد بن أبي محمد مولى زيد بن ثابت عن سعيد بن جبير أو عكرمة عن ابن عباس قال لما أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا يوم بدر وقدم المدينة جمع اليهود في سوق بني قينقاع فقال يا معشر يهود أسلموا قبل أن يصيبكم

محمد بن ابو محمد نے سعید بن جبیر اور عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غزوۂ بدر میں قریش کو نقصان پہنچا اور آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو بنی قینقاع کے بازار میں اکٹھا کر کے فرمایا: اے یہودیو! اسلام قبول کر لو اس سے پہلے کہ تمہیں بھی وہی نقصان پہنچے جو قریش کو پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا: اے محمد! اس بات پر مغرور نہ ہو جانا کہ آپ نے قریش کے چند آدمیوں کو قتل کر

مِثْلَ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا لَا يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَأَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي ذٰلِكَ ﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ﴾ قَرَأَ مُصَرِّفٌ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ بِبَدْرٍ ﴿وَأُخْرَى كَافِرَةٌ﴾

۔ ویا وہ ناتجربہ کار اور حرب و ضرب سے نا واقف تھے۔ اگر آپ ہم سے لڑ پڑیں تو پتہ لگ جائے گا کہ کن سے پالا پڑا اور ہمارے جیسے آپ کو ملے نہیں ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: "اے محبوب! کافروں سے فرما دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے"۔ مصرف نے اسے یہاں تک پڑھا: ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے یعنی بدر میں اور دوسرا گروہ کافر ہے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي بِنْتُ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شُبَيْبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُوَيِّصَةُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ أَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ

بنت محیصہ نے اپنے والد ماجد حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس یہودی پر بھی قابو پاؤ تو اسے قتل کر دینا۔ پس محیصہ نے شبیبہ پر حملہ کیا جو تجارت پیشہ یہودی تھا اور اسے قتل کر دیا۔ ان پر میل جول رہنے کے باعث اسے قتل کیا اور اس وقت تک حویصہ مسلمان نہیں ہوئے تھے جو حضرت محیصہ سے عمر میں بڑے تھے۔ جب اسے قتل کیا تو حویصہ اس پر ضرب لگاتے اور کہتے۔ اے خدا کے دشمن! اللہ کی قسم تیرے پیٹ میں مال کی چربی بہت ہے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا

سعید بن ابو سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی اور فرمایا: اے یہودیو! اسلام قبول کر لو کہ سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے بات پہنچا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ ان سے فرمایا: اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے بات پہنچا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا ارادہ بھی یہی تھا۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جان لو کہ زمین اللہ

الأرض لله ورسوله [illegible]

اور اس کے رسول کی ہے جو تم میں سے اپنے مال کے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ اسے فروخت کرے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ف: اس حدیث پاک کے آخری الفاظ فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ کو دیکھنے سے معلوم ہو رہا ہے کہ کائنات کی ہر چیز اور زمین کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی اس ملکیت میں دوسرا کوئی بھی شریک نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ملکیت سب سے زیادہ ثابت ہے جس کی صراحت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جانب نسبت فرمائی۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی ذاتی و حقیقی ملکیت میں کسی کو شریک کرنا کفر ہے وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس عطائی ملکیت سے انکار کرنے کی تہ میں رسول دشمنی کے سوا اور کونسا جذبہ کار فرما ہو سکتا ہے۔ دریں حالات یہ کہنا "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" (تقویۃ الایمان)، عطائی اختیار کی نفی کر دینے سے قطع نظر اس فقرے سے ذرا سی بھی اس بات کی پرواہ نہیں آئی کہ کوئی امتی اپنے نبی کے متعلق کچھ وضاحت کر رہا ہے بلکہ ایسے عامیانہ طریقے سے نام لیا ہے جس سے بے ادبی و حقارت کی بو انتہائی محسوس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے انداز فکر اور طرز بیان سے محفوظ رکھے جس میں خداوند زبان پر موت شیطان ہو۔ آمین۔

باب ۵۲ في خبر النضير

۳۰۰۴ - حدثنا محمد بن داود بن سفيان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن كفار قريش كتبوا إلى ابن أبي ومن كان يعبد معه الأوثان من الأوس والخزرج ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة قبل وقعة بدر إنكم آويتم صاحبنا وإنا نقسم بالله لتقاتلنه أو لتخرجنه أو لنسيرن إليكم بأجمعنا حتى نقتل مقاتلتكم ونستبيح نساءكم فلما بلغ ذلك عبد الله بن أبي ومن كان معه من عبدة الأوثان اجتمعوا لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم لقيهم فقال لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ ما كانت تكيدكم بأكثر مما تريدون أن تكيدوا

بنو نضیر کا حال

عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ کفار قریش نے ابن ابی اور قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج کے بت پرستوں کو یہ لکھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے واقعہ بدر سے پہلے کہ آپ حضرات نے ہمارے صاحب کو پناہ دی ہے ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آپ حضرات ان سے لڑیں گے اور مدینہ سے انہیں نکال دیں گے ورنہ ہم اکٹھے ہو کر آپ پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ جنگ کریں گے آپ کی عورتوں کو اپنے قبضے میں کریں گے جب یہ تحریر عبد اللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو ملی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لڑنے کے لیے اکٹھے ہوئے جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان سے ملاقات کی اور فرمایا۔ آپ لوگوں کے پاس قریش کی جو دھمکی پہنچی اسے آپ نے بہت اہمیت دی ہے حالانکہ وہ آپ کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر اپنا نقصان آپ خود کرنے کے درپے ہیں جب آپ اپنے بیٹوں

أَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِلَى الْيَهُودِ إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَإِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا أَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْغَدْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ وَلْيَخْرُجْ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ بِمَكَانِ الْمَنْصَفِ فَيَسْمَعُوا مِنْكَ فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِهِ فَقَصَّ خَبَرَهُمْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ غَدَا الْغَدَ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بھائیوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ بات سنی تو متفرق ہو گئے۔ جب کفار قریش کو یہ بات پہنچی تو واقعہ بدر کے بعد انہوں نے یہود کے لیے لکھا کہ آپ ہتھیاروں اور قلعوں والے ہیں لہٰذا آپ ہمارے صاحب سے ضرور لڑیں گے ورنہ ہم آپ کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے اور آپ کی عورتوں کی پازیبوں کو ہم سے کوئی بچا نہیں سکے گا۔ جب ان کی تحریر بنو نضیر کے پاس پہنچی تو وہ بدعہدی کے لیے جمع ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں کو لے کر نکلیں اور ہم اپنے تیس جید علماء لے کر نکلتے ہیں یہاں تک کہ ایک درمیانی مقام پر ملاقات ہو اگر وہ آپ کی تصدیق کر دیں اور آپ پر ایمان لے آئیں تو ہم بھی ایمان لے آئیں گے۔ پس آپ نے اس خبر کی تشہیر کروا دی۔ دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر فوج لے کر گئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ ان سے فرمایا کہ خدا کی قسم تمہارا ہمیں اعتبار نہیں مگر عہد سے۔ لہٰذا ہمارے ساتھ معاہدہ کرو۔ انہوں نے عہد کرنے سے انکار کیا۔ لہٰذا اس روز ان سے جنگ ہوئی۔ اگلے روز بنو نضیر کو چھوڑ کر بنو قریظہ پر چڑھائی کی اور ان سے معاہدہ کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے معاہدہ کر لیا۔ پس ان سے لوٹ کر بنو نضیر پر فوج کشی کر دی۔ پس ان سے لڑائی ہوئی یہاں تک کہ وہ جلاوطنی پر رضامند ہو گئے تو بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور جو کچھ سامان، گھروں کے دروازے اور لکڑیاں ان کے اونٹ اٹھا سکے اٹھا لے گئے۔ پس بنو نضیر کے باغ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تھے جو اللہ تعالیٰ نے خاص آپ کو عطا کرتے ہوئے فرمایا: اور جو غنیمت دلائی ان سے اللہ نے اپنے رسول کو جس پر تم نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے (۵۹: ۶) کہتے ہیں کہ لڑائی کے بغیر۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے اکثر مہاجرین کو دیا اور ان میں تقسیم فرما دیا جبکہ ان کے سوا انصار کے صرف دو آدمیوں میں تقسیم فرمایا اور جو اس سے باقی بچا وہ

الْكُرَاعَ لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرَهُمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ تھا جو بنی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قبضے میں رہا۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان فرمایا یہاں تک کہ اس کے بعد بنو قریظہ بھی لڑے تو ان کے مرد قتل کر دیے گئے لیکن ان کی عورتیں اور مال و اولاد کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آملے تو انہیں امان دی گئی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو نکال دیا یعنی بنی قینقاع جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی، بنی حارثہ کے یہودی اور مدینہ منورہ میں رہنے والے دیگر تمام یہودی نکال دیئے گئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ

خیبر کی زمین کا حکم

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى الْأَرْضِ وَالنَّخْلِ وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے جنگ کی تو آپ ان کی زمین اور باغوں پر غالب آ گئے اور انہیں ان کی عمارت میں محصور کر دیا پس انہوں نے اس شرط پر صلح کی کہ سونا چاندی اور ہتھیار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہوں گے اور جو کچھ وہ اونٹوں پر لے جا سکیں وہ ان کا ہو گا جبکہ وہ کسی چیز کو چھپائیں اور نہ غائب کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کے لیے کوئی عہد اور ذمہ داری نہ ہو گی۔ پس انہوں نے حیی بن اخطب کی تھیلی گم کر دی جو خیبر سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا

وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ فِيهِ حُلِيُّهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْيَةَ أَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبَتْهُ الْحُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَى نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمُ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ

وہ بنی نضیر کے روز اپنے ساتھ اٹھا لایا تھا جبکہ بنی نضیر کو جلا وطن کیا گیا۔ اس میں ان کے زیورات تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعیہ یہودی سے کہا کہ حیی بن اخطب کا تھیلا کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لڑائیوں کے اخراجات میں جاتا رہا۔ صحابہ کرام کو تھیلا مل گیا تو ابن ابی حقیق کو قتل کر دیا گیا۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا گیا اور انہیں جلا وطن کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے محمد! ہمیں چھوڑ دیجیے۔ ہم اسی زمین میں کام کریں اور جو اس سے پیدا ہو اس کا نصف آپ کو دیں اور نصف خود لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کو اس آمدنی سے اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرمایا کرتے تھے۔

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنْ نُخْرِجَهُمْ إِذَا شِئْنَا فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے معاملہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں تمہیں نکال دیا جائے گا۔ پس جس کے پاس مال ہو وہ اسے سنبھال لے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے لگا ہوں۔ پس انہیں نکال دیا۔

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ التَّمْرُ يُقْسَمُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب خیبر فتح کیا گیا تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں برقرار رکھا جائے تاکہ وہ نصف حصے پر کام کاج کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تمہیں برقرار رکھیں گے جب تک چاہیں گے۔ وہ اسی حالت پر رہے اور خیبر کی کھجوریں نصف پر حصوں میں تقسیم کر لی جاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس لے لیا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَى السُّهْمَانِ عَنْ نِصْفِ خَيْبَرَ وَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُمُسِ مِائَةَ وَسْقٍ تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا أَرَادَ عُمَرُ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ أَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُنَّ أَنْ أَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرْصِهَا مِائَةَ وَسْقٍ فَيَكُونَ لَهَا أَصْلُهَا وَأَرْضُهَا وَمَاؤُهَا وَمِنَ الزَّرْعِ مَزْرَعَةَ خَرْصِ عِشْرِينَ وَسْقًا فَعَلْنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ نَعْزِلَ الَّذِي لَهَا فِي الْخُمُسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا۔

خمس سے اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کو سو وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرمایا کرتے۔ جب حضرت عمر نے یہود کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میں سے جو چاہے میں انہیں سو وسق کے اندازے سے کھجور کے درخت تقسیم کر دوں لیکن اصل درخت زمین اور پانی اپنا ہوگا اور بیس وسق زمین سے اتنی جس میں بیس وسق پیدا ہو سکیں عنایت کر دیا کر دیں اور جو چاہیں کہ ہم خمس میں سے ان کا دیا ہوا حصہ نکالیں تو ہم ایسا کر دیا کریں گے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ۔

داؤد بن معاذ، عبد الوارث، یعقوب بن ابراہیم، زیاد بن ایوب، اسمٰعیل بن ابراہیم، عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر فرمایا تو ہم نے اسے لڑ کر حاصل کیا لہٰذا قیدی ان کے بیوی بچے جمع کیے گئے۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔

ربیع بن سلیمان مؤذن، اسد بن موسیٰ، یحییٰ بن زکریا، سفیان، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا۔ نصف حصہ اپنے کاموں اور ضروریات کے لیے رکھا اور دوسرا نصف مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیا جس کے اٹھارہ حصے بنائے گئے۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بشیر بن یسار نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خیبر کی غنیمت عطا فرمائی تو آپ نے اسے چھتیس میں تقسیم فرمایا پھر ان میں سے نصف حصہ تو اپنی ضروریات کے لیے رکھ لیا جو وطیحہ، کتیبہ اور ان دونوں سے ملحق تھی اور دوسرے

فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا۔

نصف (یعنی اٹھارہ حصوں) کو مسلمانوں میں تقسیم فرمادیا یعنی شق نطاۃ اور ان دونوں کے قریب والی زمین کو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ بھی ان دونوں بستیوں کے نزدیک ہی تھا۔

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ۔

یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ بشیر بن یسار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی ہی اصحاب کو فرماتے ہوئے سنا پھر اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا نصف میں مسلمانوں کے حصے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ بھی تھا اور دوسرے نصف کو مسلمانوں کے لیے رکھ چھوڑا تاکہ یہ ان کے ضروری امور اور حوادث وغیرہ میں کام آئے۔

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ وَالْأُمُورِ وَنَوَائِبِ النَّاسِ۔

بشیر بن یسار مولی انصار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر پر غالب آئے تو آپ نے اس کے مال کو چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ہر حصے میں سو حصوں کو جمع فرمایا پس ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے نصف تھا اور دوسرے باقی نصف حصے کو علیحدہ کر دیا وفود کے اخراجات و دیگر ضروری امور اور مسلمانوں کی ضروریات کے لیے۔

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمْعًا فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

یحیی بن سعید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خیبر کا مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ نے اس سارے مال کو چھتیس حصوں میں تقسیم کیا۔ یعنی اٹھارہ حصے تو مسلمانوں کے لیے علیحدہ کر لیے اور ہر حصے میں سو حصے جمع فرما دیئے اور ان کے ساتھ دیگر لوگوں کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ بھی تھا اور

سَهْمًا يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْوَطِيحَ وَالْكُتَيْبَةَ وَالسُّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے یعنی آدھا حصہ اپنی ضروریات اور مسلمانوں کے امور کی خاطر علیحدہ کر دیئے یہ وطیح، کتیبہ، سلالم اور ان کے متعلقات کی زمین تھی جب یہ زمینیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے قبضے میں آگئیں اور ان کے پاس ایسے آدمی نہ تھے جو ان کی جگہ کام کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کو بلا کر ان کے ساتھ معاملہ کر لیا۔

١٢٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا مُجَمِّعُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ لِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا.

ابو یعقوب بن مجمع نے اپنے چچا جان عبد الرحمن بن یزید انصاری سے روایت کی ہے کہ قرآن مجید پڑھانے والے قاریوں میں سے حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیبر کے مال کو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا جبکہ لشکر میں پندرہ سو افراد تھے جن میں تین سو سوار تھے پس آپ نے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ عنایت فرمایا۔

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْقِنَ دِمَاءَهُمْ وَيُسَيِّرَهُمْ فَفَعَلَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ أَهْلُ فَدَكَ فَنَزَلُوا عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَكَانَتْ

عبد اللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض لڑکوں نے فرمایا۔ خیبر والوں میں سے جو بعض رہ گئے تو وہ قلعے میں محصور ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان کے خون معاف فرما دیئے جائیں اور انہیں یہاں سے چلے جانے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ یہ بات جب فدک والوں نے سنی تو وہ بھی اسی شرط پر اتر آئے پس یہ فدک خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا حصہ تھا کیونکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لانہ لم یوجف علیھا بخیل ولا رکاب۔

اس کو فتح کرنے کے لیے کسی نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔

۱۲۲۳ - حدثنا محمد بن یحیی بن فارس ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء ثنا جویریۃ عن مالک عن الزھری ان سعید بن المسیب اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتتح بعض خیبر عنوۃ قال ابوداؤد قرئ علی الحارث بن مسکین وانا شاھد اخبرکم ابن وھب قال حدثنی مالک عن ابن شھاب ان خیبر کان بعضھا عنوۃ وبعضھا صلحا والکتیبۃ اکثر عنوۃ وفیھا صلح قلت لمالک وما الکتیبۃ قال ارض خیبر وھی اربعون الف عذق۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبداللہ بن محمد، جویریہ، مالک، زہری کو سعید بن مسیب نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے بعض حصے کو زبردستی فتح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا کہ کیا آپ کو بتاتا ہوں بواسطہ ابن وہب۔ امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی کہ خیبر کا بعض حصہ لڑ کر حاصل کیا گیا اور بعض صلح کے ذریعے۔ کتیبہ کا اکثر حصہ لڑ کر لیا گیا جبکہ اس میں صلح ہوئی۔ میں (ابن وہب) نے امام مالک سے کہا کہ کتیبہ کیا ہے؟ فرمایا کہ سرزمین خیبر کا ایک گاؤں ہے جس میں عذق کھجور کے چالیس ہزار درخت تھے۔

۱۲۲۴ - حدثنا ابن السرح ثنا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتتح خیبر عنوۃ بعد القتال ونزل من نزل من اھلھا علی الجلاء بعد القتال۔

یونس سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو لڑائی کے ذریعے فتح فرمایا۔ معرکہ آرائی کے بعد باقی لوگ جلاوطنی کی شرط پر نیچے اتر آئے تھے۔

۱۲۲۵ - حدثنا ابن السرح ثنا ابن وھب اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب قال خمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر ثم قسم سائرھا علی من شھدھا ومن غاب عنھا من اھل الحدیبیۃ۔

یونس بن یزید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے خمس لیا پھر سارے مال کو موجود حضرات میں تقسیم فرما دیا اور حدیبیہ والوں میں سے جو موجود نہ تھے۔

۱۲۲۶ - حدثنا احمد بن حنبل ثنا عبد الرحمن عن مالک عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر قال لولا آخر المسلمین ما فتحت قریۃ الا قسمتھا کما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر مجھے پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جس شہر کو فتح کیا جاتا اس کی غنیمت کو تقسیم کر دیا کرتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

بَابٌ ۲۲۵ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ مَكَّةَ

۱۲۴۷ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔

مکہ مکرمہ کا حال

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عباس بن عبد المطلب حاضر ہوئے ابو سفیان بن حرب کو لے کر جنہوں نے مرالظہران کے مقام پر اسلام قبول کر لیا پس حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بیشک ابو سفیان شہرت پسند آدمی ہیں لہٰذا انہیں کوئی اعزاز مرحمت فرما دیا جائے۔ فرمایا ٹھیک ہے لہٰذا جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امان ہوگی اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے بھی امان ہوگی۔

۱۲۴۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوا إِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ فَإِنِّي لَأَسِيرُ إِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبَا الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ قَالَ فَرَكِبَ

عباس بن عبد اللہ بن معبد نے اپنے بعض گھر والوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرالظہران کے مقام پر اترے تو حضرت عباس نے اپنے دل میں کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لشکر جرار کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے اس سے پہلے کہ لوگ حاضر بارگاہ ہو کر امان حاصل کر لیں تو قریش ہلاک کر دیے جائیں گے پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر شاید ضرورت کے تحت آتا ہوا کوئی شخص مل جائے اہل مکہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق انہیں بتائے تاکہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر امان حاصل کر لیں میں ان خیالات میں چلتا ہوا تھا کہ میں نے ابو سفیان اور بدیل بن ورقاء کی گفتگو سنی میں نے کہا۔ اے ابو حنظلہ! انہوں نے میری آواز پہچان کر کہا۔ ابو الفضل! میں نے کہا ہاں۔ کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر آئے ہوئے ہیں کہا کہ حیلہ کیا ہو؟ فرمایا کہ میرے پیچھے بیٹھ جاؤ اور

خَلْفِيْ وَيَحْمِيْ صَاحِبَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُوْرِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ

حضور کے پاس لوٹ آئے۔ جب صبح ہوئی تو میں انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان نام و نمود کو دوست رکھنے والے آدمی ہیں تو انہیں کوئی اعزاز بخش دیجیے۔ فرمایا اچھا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امان ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امان ہے اور جو مسجد بیت اللہ میں داخل ہو جائے اسے امان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے گھروں اور بیت اللہ کی طرف دوڑنے لگے۔

ف۔ سبحان اللہ! رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہائی شان کریمانہ ہے کہ فتح مکہ کے وقت آپ نے اعلان کر دیا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امان ہے یعنی کوئی مسلمان اسے قتل نہیں کرے گا۔ ابوسفیان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو اذیت پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ فتح مکہ تک اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر سارا زور لگا دیا تھا۔ اب جبکہ وہ مسلمان ہو گئے، اسلام قبول کر لیا تو دوسرا کوئی کیا دے زیادہ یہی کر سکتا تھا کہ ان کے سابقہ سلوک کو معاف کر دیا اور کسی قسم کی باز پرس نہ کی جاتی اور لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (۱۲: ۹۲) کے مژدۂ جانفزا پر ہی اکتفا کی جاتی لیکن جتنے دشمن اس وقت زمین کے سینے پر چلتے پھرتے تھے ان میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے مثال خود آپ تھے جو عمدہ اسلام قبول کر کے امت محمدیہ میں شامل ہو گئے تو بے مثال دشمن کو حلقہ بگوش اسلام دیکھ کر کائنات ہستی و بلندی کی اس بے مثال ہستی اور رحمت کریمی کا دریائے کرم بھی اپنا جوش میں آیا کہ حضرت ابوسفیان کے گھر کو بھی دشمنوں کے لیے دارالامان بنا دیا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ ایسی تابناک اور دلکش ہے جس کے باعث اسلام دنیا کے ہر گوشے میں جلوہ گر ہو کر رہا اور باطل کی آندھیاں اپنی تمام تر تندی و تیزی کے باوجود اس شمع ہدایت کو بجھانے میں ناکام رہی ہیں۔ افسوس! آج ہم سیرت رسول عربی کا عملی نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہو بیٹھے ہیں اور میلاد النبی یا سیرت النبی کے نام سے جلسے کر لینا ہی کافی سمجھ بیٹھے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ مسلمان کی گفتار و کردار سے خوشبو پھوٹ رہی ہو کہ دیکھنے والا فوراً پہچان جائے کہ یہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ ستم ظریفی کہ خوشبو کے بجائے ہمارے اخلاق و کردار سے ایسی بدبو آتی ہے کہ دیگر اقوام عالم کے سامنے مسلمان سامان تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے مسلمانوں کی اس حالت پر یوں مرثیہ خوانی کی ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا إِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمُوْا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا

حسن بن صباح، اسمٰعیل بن عبد الکریم، ابراہیم بن عقیل بن معقل ان کے والد ماجد وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا فتح مکہ سے غنیمت حاصل ہوئی؟ فرمایا نہیں۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا سَلَّامٌ

عبد اللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

ابن مسكين ثنا ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم لما دخل مكة سرح الزبير بن العوام وأبا عبيدة بن الجراح وخالد بن الوليد على الخيل وقال يا أبا هريرة اهتف بالأنصار قال اسلكوا هذا الطريق فلا يشرفن لكم أحد إلا أنمتموه فنادى مناد لا قريش بعد اليوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل دارا فهو آمن ومن ألقى السلاح فهو آمن وعمد صناديد قريش فدخلوا الكعبة فغص بهم وطاف النبي صلى الله عليه وسلم وصلى خلف المقام ثم أخذ بجنبتي الباب فخرجوا فبايعوا النبي صلى الله عليه وسلم على الإسلام۔

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت زبیر بن العوام، حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح اور حضرت خالد بن ولید کو گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا اے ابوہریرہ! انصار کو بتا دو کہ اس راستے سے جائیں اور جو بھی ان کے راستے میں حائل ہو اسے قتل کر دیں۔ پس ایک شخص نے منادی کی کہ آج کے بعد کوئی قریش نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امان ہے جو ہتھیار ڈال دے اسے امان ہے۔ پس قریش کے سردار خانہ کعبہ میں داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ وہ بھر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا، مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر دروازہ کعبہ کے دونوں پہلو پکڑ لیے تو وہ لوگ باہر نکل آئے اور اسلام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہو گئے۔

باب ما جاء في خبر الطائف

فتح طائف کا حال

١٢٥١ - حدثنا الحسن بن الصباح ثنا إسماعيل يعني ابن عبد الكريم حدثني إبراهيم يعني ابن عقيل بن منبه عن أبيه عن وهب قال سألت جابرا عن شأن ثقيف إذ بايعت قال اشترطت على النبي صلى الله عليه وسلم أن لا صدقة عليها ولا جهاد وأنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك يقول سيتصدقون ويجاهدون إذا أسلموا۔

حسن بن صباح، اسمٰعیل بن عبد الکریم، ابراہیم بن عقیل بن منبہ ان کے والد ماجد وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثقیف کے متعلق دریافت کیا جبکہ انہوں نے بیعت کی فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شرط رکھی تھی کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیں گے اور جہاد نہیں کریں گے۔ اس کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب وہ زکوٰۃ دیں گے اور جہاد بھی کریں گے جبکہ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔

١٢٥٢ - حدثنا أحمد بن علي بن سويد يعني ابن منجوف ثنا أبو داود عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن عن عثمان بن أبي العاص أن وفد ثقيف لما قدموا على

حسن نے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ثقیف کا وفد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا تاکہ ان کے دل نرم ہو جائیں۔ انہوں نے شرط رکھی

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُوْنَ أَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوْا وَلَا يُعْشَرُوْا وَلَا يُجَبُّوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوْا وَلَا تُعْشَرُوْا وَلَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ۔

کر وہ جہاد نہیں کریں گے، زکوٰۃ نہیں دیں گے اور نماز نہیں پڑھیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ جہاد کے لیے نہ بلائے جاؤ اور زکوٰۃ نہ لی جائے لیکن اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں رکوع (خدا کے حضور جھک کر بندہ اپنے معبود کے حضور پیش) کرنا نہ ہو۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ

یمن کی زمین کا حکم

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لِيْ هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هٰذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيْتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيْتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِيْ وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْكِتَابَ إِلٰى عُمَيْرٍ ذِيْ مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيْعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُوْ خَيْوَانَ قَالَ فَقِيْلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلٰى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَكٍّ ذِيْ خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِيْ أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيْقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو ہمدان نے مجھ سے کہا کیا آپ سے یہ ہو سکتا ہے کہ اس آدمی (حضور) کے پاس ہماری طرف سے جا کر گفتگو کریں اگر ہمارے لیے کسی چیز سے خوش ہوں گے تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور اگر کسی چیز کو آپ ناپسند کریں تو ہم بھی پسند نہیں کریں گے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ پس میں گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا مجھے ان کا دین اچھا معلوم ہوا لہٰذا میری قوم مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی مران عمیر کے لیے ایسی ہی تحریر بھیجی۔ راوی کا بیان ہے کہ مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام اہل یمن کی طرف بھیجا گیا تو عک ذو خیوان مسلمان ہو گیا۔ عک سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بستی کے لیے امان حاصل کر لو اور اپنے مال کے لیے۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تحریر لکھ دی: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے عک ذی خیوان کے لیے اگر وہ سچا ہے تو اس کی زمین اس کے مال اور اس کے غلاموں میں اس کے لیے امان اور ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ یہ تحریر حضرت خالد

۳۰۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَإٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرَعْنَا الْقُطْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ فَصَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْعِينَ حُلَّةً مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَإٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا صَالَحَ أَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ انْتَقَضَ ذَلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ۔

سعید بن ابیض نے اپنے دادا حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صدقہ کے بارے میں گفتگو کی جبکہ وہ وفد میں آئے تھے۔ آپ نے فرمایا اے سبا کے بھائی! صدقہ کے بغیر چارہ نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم کپاس کی کاشت کاری کرتے ہیں سبا والے اب بدل گئے ہیں۔ اب تھوڑے سے آدمی مآرب میں رہ گئے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے سالانہ معافر کپڑے کے ستر جوڑے دینے طے کیے۔ بنی سبا والوں سے جو مآرب میں باقی رہ گئے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک برابر ادا کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عمال نے وہ عہد توڑ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابیض بن حمال سے ستر جوڑے طے کیے تھے پس حضرت ابوبکر نے اسی عہد کو برقرار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طے فرمایا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد یہ عہد ٹوٹ گیا اور عام صدقہ کی طرح ہو گیا۔

بَابٌ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

یہود کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان

۳۰۲۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفود سے وہی سلوک کرنا جو میں کیا کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تیسری بات سے آپ خاموش ہو گئے یا یہ فرمایا کہ میں اسے بھول گیا۔

سكت عن الثالثة او قال فانسيتها

۱۲۵۶ - حدثنا الحسن بن علي نا ابو عاصم وعبد الرزاق قال انا ابن جريج انا ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخبرني عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب فلا اترك فيها الا مسلما۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت عمر نے بتایا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا اور اس میں نہیں چھوڑوں گا مگر مسلمان (یعنی مسلمانوں کے سوا جزیرہ عرب میں کسی کو رہنے نہیں دیا جائے گا۔

۱۲۵۷ - حدثنا احمد بن حنبل نا ابو احمد محمد بن عبد الله نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه والاول اتم۔

احمد بن حنبل، ابو احمد محمد بن عبد اللہ، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً اسے روایت کیا جبکہ پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۲۵۸ - حدثنا سليمان بن داود العتكي نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكون قبلتان في بلد واحد۔

قابوس بن ابی ظبیان کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی شہر میں دو قبیلے نہیں رہ سکتے

۱۲۵۹ - حدثنا محمود بن خالد نا عمر يعني ابن عبد الواحد قال قال سعيد يعني ابن عبد العزيز جزيرة العرب ما بين الوادي الى اقصى اليمن الى تخوم العراق الى البحر قال ابو داود قرئ على الحارث بن مسكين وانا شاهد اخبرك اشهب بن عبد العزيز قال قال مالك عمر اجلى اهل نجران ولم يجلوا من تيماء لانها ليست من بلاد العرب فاما الوادي فاني ارى انما لم يجل من فيها من اليهود انهم لم يروها من ارض العرب۔

محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد نے سعید بن عبد العزیز سے روایت کی کہ جزیرہ عرب وادی القریٰ سے یمن کی آخری سرحد تک اور عراق کی جانب سمندر تک ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا کہ بتایا اشہب بن عبد العزیز نے کہ آپ کو خبر دیتا ہوں کہ امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران والوں کو تو جلاوطن کیا لیکن تیماء والوں کو جلاوطن نہ کیا کیونکہ وہ عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے۔ رہی وادی القریٰ کی بات تو میرے خیال میں وہاں کے یہودیوں کو اس لیے جلاوطن نہیں کیا ہوگا کہ اس جگہ کو عرب کی زمین شمار نہ کیا ہوگا۔

۱۲۶۰ - حدثنا ابن السرح نا ابن وهب قال قال مالك وقد اجلى عمر يهود نجران

ابن سرح، ابن وہب، امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر نے نجران اور فدک کے یہودیوں کو جلاوطن کیا۔

باب ۵۲۸ في إيقاف أرض السواد وأرض العنوة

۱۲۶۱ - حدثنا أحمد بن يونس ثنا زهير ثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعت العراق قفيزها ودرهمها ومنعت الشام مديها ودينارها ومنعت مصر إردبها ودينارها ثم عدتم من حيث بدأتم قالها زهير ثلاث مرات شهد على ذلك لحم أبي هريرة ودمه۔

۱۲۶۲ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما قرية أتيتموها وأقمتم فيها فسهمكم فيها وأيما قرية عصت الله ورسوله فإن خمسها لله ولرسوله ثم هي لكم۔

باب ۵۲۹ في أخذ الجزية

۱۲۶۳ - حدثنا العباس بن عبد العظيم ثنا سهل بن محمد ثنا يحيى بن أبي زائدة عن محمد بن إسحاق عن عاصم بن عمر عن أنس بن مالك وعن عثمان بن أبي سليمان أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث خالد بن الوليد إلى أكيدر دومة فأخذوه فأتوه به فحقن له دمه وصالحه على الجزية۔

۱۲۶۴ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن

کافروں کی زمین کو تقسیم کرنے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک وقت عنقریب آئے گا کہ عراق اپنے پیمانوں اور درہموں کو روک لے گا اور شام اپنے مدوں اور دیناروں کو روک لے گا اور مصر اپنے اردبوں اور دیناروں کو روک لے گا۔ پھر تم اسی حالت میں ہو جاؤ گے جس پر پہلے تھے اس بات کو زہیر راوی نے تین دفعہ کہا اور اس پر حضرت ابوہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آؤ اور اس میں سکونت اختیار کر لو تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے مال سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا مال غنیمت تمہارے لیے ہے۔

جزیہ لینے کا بیان

عباس بن عبدالعظیم، سہل بن محمد، یحییٰ بن ابی زائدہ، محمد بن اسحاق، عاصم بن عمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن ابو سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو دومہ کے اکیدر کی جانب روانہ فرمایا۔ وہ اسے گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لے آئے تو آپ نے اس کا خون معاف فرما دیا اور اس شرط پر اس سے صلح کر لی کہ وہ جزیہ دیا کرے گا۔

ابو وائل نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی جانب

ثنا ابو وائل عن معاذ ان النبي صلى الله عليه وسلم لما وجهه الى اليمن امره ان يأخذ من كل حالم يعني محتلما دينارا او عدله من المعافري ثياب تكون باليمن.

روانہ فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار لیا جائے یا اس کے برابر معافری لے لیتا جو یمن کا ایک کپڑا تھا جو وہاں تیار کیا جاتا تھا۔

۱۲۶۵ - حدثنا النفيلي نا ابو معاوية نا الاعمش عن ابراهيم عن مسروق عن معاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم.

نفیلی، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، مسروق، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۲۶۶ - حدثنا العباس بن عبد العظيم حدثني عبد الرحمن بن هانئ ابو نعيم النخعي نا شريك عن ابراهيم بن مهاجر عن زياد بن حدير قال قال علي لئن بقيت لنصارى بني تغلب لاقتلن المقاتلة و لاسبين الذرية فاني كتبت الكتاب بينهم وبين النبي صلى الله عليه وسلم ان لا ينصروا ابناءهم قال ابو داود هذا حديث منكر بلغني عن احمد انه كان ينكر هذا الحديث انكارا شديدا وهو عند بعض الناس شبه المتروك وانكروا هذا الحديث على عبد الرحمن بن هانئ قال ابو علي ولم يقرأه ابو داود في العرضة الثانية.

ابراہیم بن مہاجر نے زیاد بن حدیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اگر میں زندہ رہا تو بنی تغلب کے نصاریٰ سے سخت جنگ کر کے ضرور انہیں قتل کروں گا اور ضرور ان کے بچوں کو قیدی بنا لوں گا کیونکہ وہ معاہدہ میں نے لکھا تھا جو ان کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا کہ وہ عیسائی نہ کریں گے اپنے بیٹے بھی کو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور امام احمد سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ اسے منکر کہتے اور اس کا سخت انکار فرماتے اور بعض لوگوں کے نزدیک یہ متروک جیسی ہے اور اس حدیث کے منکر ہونے کا باعث عبد الرحمن بن ہانی ہے ابو علی کا بیان ہے کہ امام ابو داؤد نے جب دوبارہ یہ کتاب سنائی تو اس حدیث کو نہ پڑھا۔

۱۲۶۷ - حدثنا مصرف بن عمرو اليامي نا يونس يعني ابن بكير نا اسباط بن نصر الهمداني عن اسمعيل بن عبد الرحمن القرشي عن ابن عباس قال صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل نجران على الفي حلة النصف في صفر والنصف في رجب يؤدونها الى المسلمين وعارية ثلاثين من كل صنف من اصناف السلاح يغزون بها والمسلمون ضامنون لها حتى يردوها عليهم ان كان باليمن

اسمٰعیل بن عبد الرحمن قرشی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران والوں سے اس شرط پہ صلح کی کہ وہ کپڑوں کے دو ہزار جوڑے دیا کریں گے۔ نصف صفر میں اور نصف رجب میں مسلمانوں کو ادا کیا کریں گے اور بطور عاریت تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور ہر قسم کے ہتھیاروں میں سے تیس تیس جن کے ذریعے جنگ کی جاتی ہے دیں گے اور ان کے واپس لوٹانے تک مسلمان ان کے ضامن ہوں گے جبکہ یمن میں کوئی تخریب یا عہد شکنی ہو تو ان کا کوئی گرجا گرایا

كَيْدٌ ذَاتُ غَدْرٍ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَقَدْ أَكَلُوا الرِّبَا۔

دیا جائے اور ان کے کسی پادری کو نکالا نہ جائے اور ان کے دین میں مداخلت نہ کی جائے جبکہ وہ کوئی نئی بات نہ نکالیں اور سود نہ کھائیں۔ اسمٰعیل راوی نے کہا کہ وہ سود کھانے لگے ہے۔

بَابٌ ۳۵ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان

۱۲۶۸ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ إِبْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ۔

احمد بن سنان واسطی، محمد بن بلال، عمران القطان، ابوجمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب ایران والوں کے نبی نے وفات پائی تو ابلیس نے انہیں آگ کی پرستش پر لگا دیا۔

۱۲۶۹ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَحَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ فَأَكَلُوا وَلَمْ يُزَمْزِمُوا وَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ۔

عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء سے روایت ہے کہ میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا جو احنف بن قیس کے چچا تھے جبکہ ہمارے پاس حضرت عمر کا گرامی نامہ آیا ان کی وفات سے ایک سال پہلے کہ ہر جادوگر کو قتل کر دو اور جس مجوسی کے نکاح میں اس کی ذی محرم عورت ہو انہیں جدا کر دو اور انہیں گنگنانے سے روک دو لیکن ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا اور جس مجوسی کے نکاح میں اس کی محرم عورت تھی ایسے تمام جوڑوں کو جدا کر دیا جن کی حرمت اللہ کی کتاب میں ہے۔ اور اس احنف بن قیس نے بہت سا کھانا تیار کر دیا اور انہیں بلا کر تلوار اپنی ران پر رکھ لی۔ وہ کھانا کھا گئے لیکن نہ گنگنائے اور انہوں نے ایک خچر یا دو خچروں کا بوجھ چاندی لا ڈالی لیکن حضرت عمر نے آتش پرستوں سے جزیہ نہ لیا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

۱۲۷۰ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص بحرین کے اسبذیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو ہجر کے باشندوں میں سے آتش پرست تھا وہ کچھ دیر آپ کی بارگاہ میں رہا پھر باہر چلا گیا تو میں نے اس سے پوچھا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْهُمْ رَجُلاً فَقُلْتُ مَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ شَرٌّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الإِسْلاَمُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ مِنَ الأَسْبَذِيِّ.

اللہ اور رسول نے آپ لوگوں کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟ کہا، برا۔ میں نے کہا کہ صبر مند کرو۔ اس نے کہا کہ اسلام یا قتل۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضور نے ان لوگوں سے جزیہ لیا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن کے قول پر عمل کیا اور اسبذی کو چھوڑ دیا اس سے جو میں نے سنا تھا کے باوجود۔

پارہ ــــــ ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۵۳ فی التشدید فی جبایۃ الجزیۃ

۱۲۷۱۔ حدثنا سلیمان بن داود المھری انا ابن وھب اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر ان ھشام بن حکیم وجد رجلا وھو علی حمص یشمس ناسا من النبط فی اداء الجزیۃ فقال ما ھذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا۔

جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنا

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص پر عامل تھا کہ وہ جزیہ وصول کرنے پر لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کرتا تھا انہوں نے فرمایا یہ کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

ف۔ حدیث پاک کے اندر آیا ہے کہ ہر ظالم کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا (بخاری) قرآن مجید میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ بیشک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ ظلم کرنے سے حتی الامکان بچنا چاہیے کیونکہ مظلوم کی دعا اور قبولیت کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لوگوں کو تکلیف اور تنگی میں مبتلا کرنے والے گویا اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں جہنم کا ایندھن بناتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۴ فی تعشیر اھل الذمۃ اذا اختلفوا بالتجارات۔

۱۲۷۲۔ حدثنا مسدد نا ابو الاحوص نا عطاء بن السائب عن حرب بن عبید اللہ عن جدہ ابی امہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العشور علی الیھود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور

۱۲۷۳۔ حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا وکیع عن سفیان عن عطاء بن السائب عن حرب بن عبید اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ و

ذمی جب مال تجارت لیکر پھریں تو ان سے دسواں حصہ لیا جائے

حرب بن عبید اللہ کے نانا جان نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (مال تجارت سے) دسواں حصہ یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر دسواں حصہ نہیں ہے (کیونکہ ان کے اوپر زکوٰۃ اور عشر دینا لازم ہے)۔

عطاء بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر معناً اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ دسواں حصہ خراج کی جگہ

سَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ

ہے ۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْشُرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى ۔

عطاء نے بکر بن وائل کے ایک شخص سے روایت کی کہ اس کے ماموں بیان عرض گزار ہوئے ۔ یا رسول اللہ کیا میں اپنی قوم سے مال تجارت میں سے دسواں حصہ لیا کروں فرمایا کہ دسواں حصہ تو یہود و نصاریٰ پر ہے ۔

٢٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأَعْشُرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارٰى وَالْيَهُودِ ۔

حرب بن عبید اللہ بن عمیر ثقفی نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے جو بنی تغلب کے ایک فرد تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مسلمان ہو گیا حضور نے مجھے اسلام سکھایا اور سکھایا کہ اپنی قوم کے مسلمانوں سے صدقہ کیسے لوں ۔ پھر دوبارہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے سکھایا وہ میں نے یاد کر لیا ماسوا صدقہ کے تو کیا میں ان سے یعنی اپنی قوم سے دسواں حصہ لیا کروں ؟ فرمایا نہیں ۔ دسواں حصہ تو جزیہ کی جگہ پر نصاریٰ اور یہود پر ہے

٢٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ نَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حکیم بن عمیر ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے مقام پر اترے اور کچھ ہی صحابہ کرام آپ کے ساتھ تھے ۔ خیبر کا سردار ایک متمرد اور سرکش آدمی تھا ۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا ۔ کیا آپ کے لیے مناسب ہے کہ آپ ہمارے گدھوں کو ذبح کریں ہمارے پھلوں کو کھائیں اور ہماری عورتوں کو پیٹیں ؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا اے ابن عوف ! اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر یہ منادی کر دو کہ جنت حلال نہیں ہے مگر ایمان والے کے لیے اور نماز کے واسطے جمع ہو جاؤ ۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے انہیں نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

وسلم ثم قام فقال أيحسب أحدكم متكئا على أريكته قد يظن أن الله لم يحرم شيئا إلا ما في هذا القرآن ألا وإني والله قد وعظت وأمرت ونهيت عن أشياء إنها لمثل القرآن أو أكثر وإن الله تعالى لم يحل لكم أن تدخلوا بيوت أهل الكتاب إلا بإذن ولا ضرب نسائهم ولا أكل ثمارهم إذا أعطوكم الذي عليهم۔

کوئی چیز حرام قرار نہیں دی مگر وہی جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ خبردار ہو جاؤ خدا کی قسم میں نے نصیحت کرتے ہوئے حکم دیتے ہوئے اور بعض چیزوں سے منع کرتے ہوئے جو کہا وہ بھی قرآن کریم کی طرح ہے بلکہ وہ قرآنی امور سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جائز نہیں رکھا ہے کہ اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہو جاؤ مگر اجازت سے نیز ان کی عورتوں کو پیٹنا اور پھلوں کو کھانا بھی حلال نہیں ٹھہرایا جبکہ تمہیں وہ حق ادا کر دیں جو ان کے لازم آتا ہے۔

ف۔ حلال و حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن اس کے اختیار دینے سے حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ اختیار حاصل رہا ہے وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے حکم دینے یا اپنی نبوت سے دیکھ کر بتا دیا کرتے تھے کہ فلاں چیز سے اجتناب کرنا چاہیے۔ تمام حرام چیزوں کی فہرست تو قرآن مجید میں بھی نہیں ہے لہٰذا یہ سمجھنا کہ حرام صرف وہی چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرما دیا، ایسا سمجھنا اور کہنا ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ ان سے بہت زیادہ چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول انس و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرام قرار دیا ہے اور انہیں بھی حرام مان کر ان سے احتراز و اجتناب کرنا ضروری ہے۔ انہیں شریعت سے حرام نہ ماننا یا رسولوں کے لیے اس اختیار کو تسلیم نہ کرنا یا ایسی چیزوں کے باعث نبی کی جانب تحلیل و تحریم کی نسبت کو غلط یا خلاف شرع بتانا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تمام امور قرآن کریم سے صراحتاً ثابت ہیں۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے اختیارات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (۷:۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے محبوب کی طرف خود ہی تحلیل و تحریم کی نسبت فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ میرے عطا کردہ اختیارات سے میرا محبوب لوگوں کے اوپر سے وہ مشکل بوجھ اتار کر پھینکے گا اور ہلاک کرنے والے گلوں کے پھندوں کو کھول کر پھینک دے گا کیونکہ اسے رحمت دو عالم بنایا ہے جو ہر قسم کی زحمت سے انہیں بچانے کی اہلیت سے پوری طرح مالا مال کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سلسلے میں ارشاد گرامی قرآن کریم نے یوں نقل فرمایا ہے۔

وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ۔

اور تصدیق کرتا ہوا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کر دوں تمہارے لیے بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی

لوگ تمہاری اطاعت کرو اور میرا حکم مانو۔

اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تحلیل یعنی حلال قرار دینے کی نسبت اپنی جانب فرمائی اور قرآن مجید نے اسے نقل فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرات انبیائے کرام کو اللہ تعالیٰ تحلیل و تحریم کا اختیار عطا فرماتا تھا اور یہ حضرات اپنی بے مثال فہم و فراست اور صلاحیت سے جان پہچان کر ستھری چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دیا کرتے تھے۔ جس طرح عام انسان مختلف رنگ کی چیزوں کو الگ الگ کر سکتے ہیں اسی طرح حضرات انبیائے کرام اپنے نور نبوت سے دیکھ کر ستھری اور گندی چیزوں میں امتیاز کر کے انہیں حلال و حرام قرار دے دیا کرتے تھے۔ اس خصوصیت کا انکار منصب نبوت سے بے خبری یا عداوت کی دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ۔

مسدد، سعید بن منصور، ابو عوانہ، منصور، ہلال، ثقیف کا ایک آدمی جہینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تم ایک قوم سے لڑو گے اور ان پر غالب آؤ گے۔ پس وہ اپنے آپ کو تم سے بچائیں گے اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعے۔ سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ پھر تم سے ایک بات پر صلح کریں گے۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے کہ اس سے زیادہ ان سے کوئی چیز لینا کیونکہ یہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ابو صخر مدنی، صفوان بن سلیم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے صاحبزادوں نے اپنے حقیقی والدوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار! جس نے کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کمی کی یا اسے کسی ایسے کام کی تکلیف دی جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اس سے لی تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے جھگڑوں گا۔

بَابٌ فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ

ذمی اگر مسلمان ہو جائے تو کیا اس سال کا جزیہ دیگا

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قابوس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ۔

۱۲۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

۱۲۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَلَبَ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذٰلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَتَّى تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ مُسْلِمًا فَرَآهُ عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مِنِّي فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ لِأُؤَذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ فَلَمَّا أَنْ رَآنِي قَالَ يَا حَبَشِيُّ قُلْتُ يَا لَبَّاهُ فَتَجَهَّمَنِي وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ قَرِيبٌ قَالَ إِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ أَرْبَعٌ فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ فَأَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَأَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَأْخُذُ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ

نے فرمایا۔ مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

محمد بن کثیر کا بیان ہے کہ سفیان سے اس ارشاد کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ جب کوئی مسلمان ہو گیا تو اس پر جزیہ نہیں ہے۔

کیا امام مشرکین کے ہدایا قبول کرلے

عبد اللہ ہوزنی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حلب کے مقام پر ملا تو میں نے کہا۔ اے بلال! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح خرچ فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ کے پاس کوئی چیز ہوتی تو آپ کی طرف سے میں اسے خرچ کرتا اس وقت سے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور وصال تک۔ جب کوئی مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ اسے ننگا دیکھتے تو مجھے حکم فرماتے۔ میں جا کر قرض لیتا اور اس کیلئے چادر خرید کر اسے پہناتا اور کھانا کھلاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا: اے بلال! میرے پاس بڑا مال ہے لہٰذا آپ میرے سوا کسی سے قرض نہ لیا کریں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں نے وضو کیا، پھر نماز کے لیے اذان کہنے کو کھڑا ہوا تو وہی مشرک چند تاجروں کو لے کر آ گیا اس نے مجھے دیکھ کر کہا۔ اے حبشی! میں نے کہا حاضر ہوں۔ وہ مجھے جھڑکنے لگا میرے لیے سخت الفاظ استعمال کیے اور کہا۔ تمہیں معلوم ہے کہ مہینہ میں کتنے دن رہ گئے؟ میں نے کہا کہ قریب ہی ہے۔ اس نے کہا کہ چار دن ہیں۔ اس نے کہا کہ اپنا قرضہ تم سے لے کر چھوڑوں گا اور تم پہلے کی طرح بکریاں چراتے رہ جاؤ گے۔ مجھے بڑی غیرت آئی جیسا کہ ہر شخص کو آتی ہے۔ یہاں تک کہ جب میں نے نماز عشاء پڑھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے، میں نے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی گئی۔ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے

حتى إذا صليت العتمة رجع رسول الله صلى
الله عليه وسلم إلى أهله فاستأذنت عليه
فأذن لي فقلت يا رسول الله بأبي أنت و
أمي إن المشرك الذي كنت أتدين منه قال
لي كذا وكذا وليس عندك ما تقضي عني
ولا عندي وهو فاضحي فأذن لي أن آبق
إلى بعض هؤلاء الأحياء الذين قد أسلموا
حتى يرزق الله تعالى رسوله صلى الله عليه
وسلم ما يقضي عني فخرجت حتى إذا أتيت
منزلي فجعلت سيفي وجرابي ونعلي ومجني
عند رأسي حتى إذا انشق عمود الصبح الأول
أردت أن أنطلق فإذا إنسان يسعى يدعو
يا بلال أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فانطلقت حتى أتيته فإذا أربع ركائب
مناخات عليهن أحمالهن فاستأذنت فقال
لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبشر
فقد جاءك الله تعالى بقضائك ثم قال
ألم تر الركائب المناخات الأربع فقلت
بلى فقال إن لك رقابهن وما عليهن فإن
عليهن كسوة وطعاما أهداهن إلي عظيم
فدك فاقبضهن واقض دينك ففعلت
فذكر الحديث ثم انطلقت إلى المسجد
فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد
في المسجد فسلمت عليه فقال ما فعل
ما قبلك قلت قد قضى الله تعالى كل شيء
كان على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلم يبق شيء قال أفضل شيء قلت نعم قال
انظر أن تريحني منه فإني لست بداخل
على أحد من أهلي حتى تريحني منه فلما

ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا
تھا اس نے میرے لیے نازیبا الفاظ کہے ہیں جبکہ آپ کے پاس
اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔
وہ تو مجھے رسوا کرنا چاہتا ہے لہٰذا آپ مجھے اجازت مرحمت
فرمائیں کہ مسلمانوں کے کسی قبیلے میں چلا جاؤں یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مال عطا
فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ پس میں آپ کے پاس
سے اپنی رہائش گاہ پر آیا۔ میں نے اپنی تلوار، موزے، جوتے
اور ڈھال اپنے سرہانے رکھ لی یہاں تک کہ جب پو پھٹی تو میں
نے جانے کا ارادہ کیا پس ایک آدمی نے مجھے آواز دی، اے
بلال! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو بلاتے ہیں پس میں
چل دیا اور حاضر خدمت ہو گیا۔ دیکھا تو چار اونٹنیاں مال سے
لدی ہوئی بیٹھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا قرضہ ادا کروا دیا
ہے پھر فرمایا کیا تم نے لدی ہوئی چار اونٹنیاں نہیں دیکھیں؟ میں
عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ جانور اور جو کچھ ان پر ہے
وہ تمہارا ہے۔ سردار فدک نے مجھے تحفہ بھیجا ہے۔ تم انہیں
لے کر اپنا قرض ادا کر دو میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر باقی حدیث
بیان کرتے ہوئے کہا پھر میں مسجد کی طرف گیا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا
تو فرمایا اس مال کا کیا بنایا؟ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جو کچھ تھا اللہ تعالیٰ نے سارا
قرض ادا کروا دیا اور اب کوئی قرض باقی نہیں رہا۔ فرمایا کہ کچھ
بچا بھی ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں، فرمایا کہ اسے خرچ کر دو
کیونکہ میں اس وقت تک اپنی کسی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا
جب تک تم اسے خرچ نہ کر دو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھ لی تو مجھے طلب فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ
تم نے بچے ہوئے مال کا کیا بنایا؟ عرض کی کہ وہ میرے پاس ہے
کوئی حاجت مند آیا ہی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ دَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مَعِي لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ فَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ حَتّٰى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ دَعَانِي قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ شَفَقًا مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ حَتّٰى أَتٰى مَبِيتَهُ فَهٰذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ۔

نے مسجد میں رات گزاری اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب اگلے روز نماز عشاء پڑھ لی تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا۔ تم نے بچے ہوئے مال کا کیا بنایا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے اسے خرچ کر دیا ہے۔ آپ نے تکبیر کہی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ آپ کو ڈر تھا کہ اس مال کی موجودگی میں کہیں وصال نہ ہو جائے۔ پھر میں آپ کے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک کو سلام کیا یہاں تک کہ اپنی خوابگاہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ یہ ہے وہ جس کے متعلق آپ نے مجھ سے دریافت کیا۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنٰى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَمَزْتُهَا۔

محمود بن خالد، مروان بن محمد نے بھی اپنی اسناد کے ساتھ اسے معاویہ سے روایت کیا۔ ابو توبہ نے اپنی حدیث میں "میرے قرض ادا کر دے گا" کے نزدیک کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کچھ نہ فرمایا اور اس سے میں دل برداشتہ ہوا۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ قُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ۔

یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی۔ فرمایا کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکوں کے تحفوں سے منع فرمایا گیا ہے۔

بَابٌ فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ

کسی کو قطعۂ زمین بخشنا

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ۔

علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضر موت میں ایک قطعۂ زمین مرحمت فرمایا تھا۔

ف۔ حاکم وقت اگر اپنی رعیت میں سے کسی کے کام سے خوش ہو کر اسے کوئی جاگیر یا قطعۂ زمین وغیرہ انعام کے طور پر دے تو ایسا کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔ اسے مقطع کہتے ہیں جو لوگوں کو کارہائے نمایاں سر انجام دینے کی جانب محرک ہے

تحریک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۵۔ حدثنا حفص بن عمر نا جامع ابن مطر عن علقمة بن وائل بإسناده مثله۔

حفص بن عمر، جامع بن مطر نے علقمہ بن وائل سے اپنی اسناد کے ساتھ حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

۱۲۸۶۔ حدثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن فطر قال حدثني أبي عن عمرو بن حريث قال خط لي رسول الله صلى الله عليه وسلم دارا بالمدينة بقوس وقال أزيدك أزيدك۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں میرے مکان کے لیے کمان کے ساتھ زمین کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں اور زیادہ دوں گا تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

۱۲۸۷۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن غير واحد أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطع بلال بن الحارث المزني معادن القبلية وهي من ناحية الفرع فتلك المعادن لا يؤخذ منها إلا الزكاة إلى اليوم۔

ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن نے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبلیہ کی کانیں مرحمت فرمائیں جو فرع کے نزدیک ہیں۔ ان کانوں سے آج کے دن تک صرف زکوٰۃ ہی وصول کی جاتی ہے۔

۱۲۸۸۔ حدثنا العباس بن محمد بن حاتم وغيره قال العباس نا الحسين بن محمد قال نا أبو أويس قال حدثني كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطع بلال بن الحارث المزني معادن القبلية جلسيها وغوريها وقال غيره جلسها وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حق مسلم وكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما أعطى محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزني أعطاه معادن القبلية جلسيها وغوريها وقال غيره جلسها وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حق مسلم قال أبو أويس وحدثني

کثیر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمرو، حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبلیہ کی بلندی اور پستی والی کانیں مرحمت فرمائیں۔ عباس کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ بلندی و پستی والی اور قدس پہاڑ کی قابل زراعت زمین۔ جبکہ کسی مسلمان کا حق نہیں دیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ تحریر لکھ دی تھی۔ بسم اللہ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس بات کی تحریر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی کانیں عطا فرما دی ہیں جو بلند ہیں اور پست۔ دوسرے حضرات نے کہا کہ بلندی و پستی والی اور قدس پہاڑ کی قابل زراعت زمین اور کسی مسلمان کا انہیں حق نہیں دیا۔ نیز ابو اویس۔ ثور بن زید مولیٰ بنی دیل بن بکر بن کنانہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مانند

ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى بَنِي الدِّيلِ بْنِ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

روایت کی ہے۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُنَيْنِيَّ قَالَ قَرَأْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَعْنِي كِتَابَ قَطِيعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ ابْنُ النَّضْرِ وَجَرْسَهَا وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ زَادَ ابْنُ النَّضْرِ وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ.

حنینی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقطعہ کی تحریر کو کئی مرتبہ پڑھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے کئی حضرات نے حدیث بیان کی، حسین بن محمد، ابواویس، کثیر بن عبد اللہ ان کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی بلند و پست کانوں کا مقطعہ دیا۔ ابن النضر نے کہا کہ جرس اور ذات النصب کی پھر دونوں متفق ہو گئے کہ قدس پہاڑ کی قابل زراعت زمین بھی اور حضرت بلال بن حارث کو کسی مسلمان کا حق نہیں دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ تحریر لکھ دی تھی یہ اس مقطعہ کی تحریر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو عطا فرمایا یعنی قبلیہ کی بلند و پست کانیں اور قدس پہاڑ کی قابل زراعت زمین، آپ نے انہیں کسی مسلمان کا حق نہیں دیا تھا۔ ابواویس، ثور بن زید، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی۔ ابن النضر نے یہ بھی کہا کہ یہ تحریر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی تھی۔

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ ابْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ

قتیبہ بن سعید ثقفی، محمد بن متوکل عسقلانی، محمد بن یحییٰ بن قیس مأربی، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن شراحیل، سمی بن قیس، شمیر، ابن المتوکل ابن عبد المدان سے حضرت ابیض بن حمال سے روایت کی ہے کہ وہ وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نمک کا مقطعہ کر دیا۔ ابن متوکل نے کہا کہ جو مارب میں تھی اس کان کے لیے مقطعہ کر دیا۔ جب وہ واپس لوٹا تو مجلس والوں میں سے ایک نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کس چیز والے

فَقَطَعَهَا لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَخْفَافُ الْإِبِلِ۔

منقطع دیا ہے، آپ نے تو انہیں تیار پانی عطا فرما دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ان سے وہ واپس لے لی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ پیلو کے درختوں کی چراگاہ کہاں بنائی جائے فرمایا کہ جہاں اونٹ نہ پہنچ سکیں۔ ابن المتوکل کا بیان ہے کہ جو جگہ اونٹوں سے محفوظ ہو۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُنْتَهَى رُءُوسِهَا وَيُحْمَى مَا فَوْقَهُ۔

ہارون بن عبداللہ نے محمد بن حسن مخزومی سے روایت کی ہے کہ جہاں اونٹوں کے قدم نہ پہنچ سکیں یعنی جو اونٹ اپنے سر کی بلندی تک کھاتے ہیں جبکہ اسے بچایا جا سکتا ہے جو اس سے اوپر ہو۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ نَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا۔

محمد بن احمد قرشی، عبداللہ بن زبیر، فرج بن سعید ان والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیلو کے درختوں کی چراگاہ کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پیلو کے درختوں کی چراگاہ نہیں ہوتی۔ عرض کی کہ پیلو کے درخت میرے کھیت میں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیلوں کے درختوں میں چراگاہ نہیں ہوتی۔ فرج کا بیان ہے کہ حظار سے مراد وہ زمین ہے جسے روک کر اس میں زراعت کرتے تھے۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ قَالَ نَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ حِينَئِذٍ عَهْدَ اللّٰهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هٰذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عمر بن خطاب ابو حفص، فریابی، ابان، عمر بن عبداللہ بن ابو حازم، عثمان بن ابو حازم کے والد ماجد نے اپنے جد امجد حضرت صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثقیف سے جہاد کیا۔ جب یہ خبر حضرت صخر نے سنی تو گھڑ سوار لیے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کے لیے چل پڑے۔ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کیے بغیر لوٹ گئے ہیں تو حضرت صخر نے اللہ کے عہد اور ذمہ پر کہا کہ اس قلعے سے جدا نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر اتر نہیں آئیں گے۔ پس یہ ان لوگوں سے جدا نہ ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَاءَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ۔

یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر اتر آئے پس حضرت صخر نے آپ کے لیے لکھا اما بعد! بیشک یا رسول اللہ! ثقیف آپ کے حکم پر اتر آئے ہیں۔ میں ان کی طرف جا رہا ہوں اور وہ گھوڑے رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے لیے اکٹھے ہونے کا حکم فرمایا اور احمس کے لیے دس دفعہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور پیدلوں میں برکت عطا فرما۔ وہ لوگ حاضر بارگاہ ہوئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے شکوہ کیا یا نبی اللہ! صخر نے میری پھوپھی جان کو گرفتار کر لیا ہے حالانکہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔ آپ نے انہیں بلا کر فرمایا اے صخر! جب لوگ اسلام قبول کر لیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیا۔ پس مغیرہ کی پھوپھی انہیں دے دو۔ چنانچہ انہوں نے وہ واپس کر دیں۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بنی سلیم کے چشمے کے متعلق پوچھا جو اسلام کے نام سے بھاگ گئے اور چشمے کو چھوڑ گئے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! مجھے اور قوم کو اس چشمے پر رہنے کی اجازت دیجیے؟ فرمایا ہاں۔ پس وہ وہاں رہنے لگے تو بنی سلیم والے مسلمان ہو کر وہ حضرت صخر کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ان کا چشمہ انہیں واپس دیا جائے۔ انہوں نے انکار کیا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ! ہم اسلام قبول کر کے حضرت صخر کے پاس گئے کہ ہمارا چشمہ ہمیں دے دیجیے لیکن انہوں نے انکار کیا۔ آپ نے انہیں بلا کر فرمایا اے صخر! جب لوگ اسلام قبول کر لیں تو انہوں نے اپنی مالوں اور اپنے خون کو بچا لیا۔ ان لوگوں کو ان کا چشمہ دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! بہت اچھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نورانی چہرے کو دیکھا کہ اس وقت رنگ حیا سے سرخ ہو گیا تھا کہ لونڈی ان سے لے لی اور چشمہ بھی لے لیا گیا۔

۲۹۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ

عبد العزیز ابن الربیع جہنی نے اپنے والد اور دادا سے

أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ.

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بستی میں مسجد کی جگہ پر درخت کے نیچے اترے۔ تین روز ٹھہرے اور تبوک کی جانب روانہ ہو گئے۔ رحبہ کے مقام پر جہینہ والے آپ سے ملے تو ان سے فرمایا: یہ کس خاندان سے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جہینہ کی شاخ بنو رفاعہ میں۔ فرمایا کہ میں نے بنو رفاعہ کو قطعہ دیا تو انہوں نے اسے تقسیم کر لیا۔ بعض نے اپنا حصہ بیچ دیا اور بعض نے رکھ کر اس میں کاشتکاری کی۔ پھر ابن وہب نے ان ربیع کے والد ماجد عبد العزیز سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا اور بعض حصہ بیان نہ کیا۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا.

حسین بن علی، یحییٰ بن آدم، ابوبکر بن عیاش، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں کا حضرت زبیر کو قطعہ دیا۔

ف۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حواری یعنی جاں نثار ساتھی اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ جن دس خوش نصیب حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی تھی۔ ان بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذی النورین، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت طلحہ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت حمزہ سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی ہمشیرہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے تھے۔ ان کا شمار سابقین اولین میں ہے۔ نو عمری ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور تمام غزوات میں شریک رہ کر داد شجاعت دی۔ راہ خدا میں سب سے پہلے تلوار حضرت زبیر نے اٹھائی اور سب سے پہلے تیر حضرت سعد بن ابی وقاص نے چلایا۔ ان کا رنگ گندمی، قد میانہ، جسم معتدل اور داڑھی ہلکی تھی۔ مسلمانوں کی امداد کے لئے غزوۂ بدر میں جن فرشتوں کا نزول ہوا وہ حضرت زبیر ہی کی وضع قطع میں آئے تھے۔

جنگ جمل کے وقت حضرت زبیر نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ساتھ دیا۔ میدان کارزار گرم تھا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں معروف پکار دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور ایک فرمان رسالت یاد دلایا۔ حضرت زبیر نے اسے سنتے ہی جنگ سے ہاتھ اٹھا لیا اور واپس مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ راستے میں عبد اللہ بن جرموز یا عمیر بن

جرموز نے وادی السباع میں انہیں دھوکے سے شہید کر دیا۔ یہ ۱۰ جمادی الاولی سنہ ۳۶ھ مطابق ۵ نومبر ۶۵۶ء کی بات ہے کہا جاتا ہے کہ اس وقت حضرت زبیر کی عمر ۶۴ سال تھی۔ اس حساب سے دیکھیں تو ہجرت کے وقت ان کی عمر اکیس برس تھی اور اعلان نبوت کے وقت حضرت زبیر نے عمر عزیز کی اٹھائیس منزلیں طے کر لی تھیں۔ حالانکہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نو عمری میں اسلام قبول کیا یعنی حسب اختلاف روایات آٹھ، بارہ، پندرہ یا سولہ سال کی عمر میں۔ ان روایات کے مطابق ۶۴ سال کی عمر میں شہادت پانا درست قرار نہیں پاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي حُرَيْثَ بْنَ حَسَّانَ وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرٌ أَوْ مُجَاوِرٌ فَقَالَ اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ أَمْسِكْ يَا غُلَامُ صَدَقَتِ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ عَلَى الْفُتَّانِ۔

عبد اللہ بن حسان عنبری نے اپنی دادی و نانی حضرت صفیہ اور حضرت دحیبہ سے روایت کی ہے جو علیبہ کی بیٹیاں تھیں اور قیلہ بنت مخرمہ کی پروردہ تھیں جو ان کے والدوں کی دادی تھیں۔ انہوں نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بکر بن وائل کی طرف سے ہمارا سردار حریث بن حسان بھی حاضر بارگاہ ہوا اور اسلام پر آپ سے بیعت کی اور اپنی قوم کی طرف سے بھی پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان کی سرحد لکھ دیجئے کہ ان میں سے کوئی بھی اس سے آگے ہماری طرف نہ بڑھے سوائے مسافر اور آگے جانے والے کے۔ فرمایا۔ اے لڑکے انہیں دہنا کی سرحد لکھ دو۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ نے اس کا حکم فرما دیا تو مجھے رنج ہوا کیونکہ وہ میرا وطن ہے اور وہاں میرا گھر ہے۔ میں (حضرت قیلہ) عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! انہوں نے انصاف کے ساتھ آپ سے زمین نہیں مانگی کیونکہ دہنا تو اونٹ باندھنے اور بکریاں چرانے کی جگہ ہے جبکہ بنی تمیم کے بیوی بچے اس سے پرے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ اے لڑکے! ٹھہر جاؤ۔ اس بوڑھی عورت نے درست کہا ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پانی اور درخت میں وسعت کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت ایک دوسرے کے معاون بنتے ہیں۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ جَنُوبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ

محمد بن بشار، عبد الحمید بن عبد الواحد، ام جنوب بنت نمیلہ، ان کی والدہ سویدہ بنت جابر، ان کی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت اسمر بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم

عن أبيها أسمر بن مضرس قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال من سبق إلى ماء لم يسبقه إليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی۔ آپ نے فرمایا کہ جو ایسے پانی تک پہنچ جائے جس تک کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو تو وہ اسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیریں لگاتے ہوئے نکل گئے۔

۱۲۹۸۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا حماد بن خالد عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطع الزبير حضر فرسه فأجرى فرسه حتى قام ثم رمى بسوطه فقال أعطوه من حيث بلغ السوط.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو قطعہ دیا کہ جہاں تک ان کا گھوڑا پہنچ جائے۔ پس ان کا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے کوڑا پھینکا تو کوڑا پہنچنے تک کی جگہ انہیں عطا فرما دی۔

باب ۵ إحياء الموات.

بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا

۱۲۹۹۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الوهاب نا أيوب عن هشام بن عروة عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أحيى أرضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق.

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور ظالم رگ کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

۱۳۰۰۔ حدثنا هناد بن السري نا عبدة عن محمد يعني ابن إسحق عن يحيى بن عروة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحيى أرضا فهي له وذكر مثله قال فلقد خبرني الذي حدثني هذا الحديث أن رجلين اختصما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم غرس أحدهما نخلا في أرض الآخر فقضى لصاحب الأرض بأرضه وأمر صاحب النخل أن يخرج نخله منها قال فلقد رأيتها وإنها لتضرب أصولها بالفؤوس وإنها لنخل عم حتى أخرجت منها.

یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ہے اور اسی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا بیشک مجھے اس حدیث کے ایک راوی نے بتایا کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت لگائے تھے۔ آپ نے زمین والے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اس کی صرف زمین ہے اور درختوں والے کو حکم دیا کہ اپنے درختوں کو اس کی زمین سے نکال لے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان درختوں کی جڑوں پر کلہاڑیاں ماری جا رہی تھیں حالانکہ وہ پورے درخت ہو گئے تھے لیکن سب وہاں سے نکال لیے گئے۔

۱۳۰۱۔ حدثنا أحمد بن سعيد الدارمي نا وهب عن أبيه عن ابن إسحق بإسناده

وہب کے والد ماجد نے ابن اسحق سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا مگر اس میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی

حَدَّثَنَا الْأَوَّلُ قَالَ حَتّٰى قَرُبَ مَكَانَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْثَرُ ظَنِّيْ أَنَّهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَأَنَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِيْ أُصُوْلِ النَّخْلِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا اور میرا غالب گمان ہے کہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے اس شخص (درخت لگانے والے) کو کھجور کے درختوں کی جڑوں کو کاٹتے ہوئے دیکھا۔

١٣٠٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللّٰهِ وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ جَاءَنَا بِهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ۔

احمد بن عبدہ آملی، عبد اللہ بن عثمان، عبد اللہ بن مبارک، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ زمین تو اللہ کی زمین ہے اور بندے بھی اللہ کے بندے ہیں۔ لہٰذا جس نے بنجر زمین کو آباد کیا تو اس کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان حضرات کے واسطے سے پہنچی جن کے ذریعے نماز پہنچی ہے۔

ف۔ ایک یہ حدیث یا نمازوں سے متعلقہ روایات ہی کیا بلکہ بعد والوں کو سارا دین ہی حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی معرفت ملا ہے۔ اس لحاظ سے صحابۂ کرام ساری امتِ محمدیہ کے محسن ہیں اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنے ان محسنوں کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں کریں اور بھول کر بھی ان کے متعلق ایسا لفظ کبھی زبان پر نہ لائیں جس سے احسان فراموشی کی بدبو آتی ہو کیونکہ ہمارے مسلمان کہلانے میں ان بزرگوں کی کاوشوں کو بھی بڑا دخل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٠٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى أَرْضٍ فَهِيَ لَهٗ۔

احمد بن حنبل، محمد بن بشر، سعید، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بنجر زمین کے گرد دیوار کھینچ کر احاطہ بنا لیا تو وہ زمین اسی کی ہے۔

١٣٠٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ الْعِرْقُ الظَّالِمُ أَنْ يَّغْرِسَ الرَّجُلُ فِيْ أَرْضِ غَيْرِهٖ فَيَسْتَحِقَّهَا بِذٰلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

امام مالک سے روایت ہے کہ ہشام نے فرمایا۔ ظالم رگ سے مراد یہ ہے کہ دوسرے کی زمین میں درخت لگا کر اس پر کوئی اپنا حق جتائے۔ ظالم رگ سے مراد تصرف کا ہر فعل ہے جیسے اس سے کوئی چیز لینا، گڑھا کھودنا یا درخت لگانا۔

١٣٠٥۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ نَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ

ابن سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شامل ہوا۔ جب

أبي حميد الساعدي قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبوك فلما أتى وادي القرى إذا امرأة في حديقة لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه اخرصوا فخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق فقال للمرأة أحصي ما يخرج منها فأتينا تبوك فأهدى ملك أيلة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردة وكتب له يعني ببحره قال فلما أتينا وادي القرى قال للمرأة كم كان في حديقتك قالت عشرة أوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن أراد منكم أن يتعجل معي فليتعجل.

وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ کرو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ فرمایا۔ پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا حساب رکھنا۔ پھر ہم تبوک پہنچ گئے تو ایلہ کے بادشاہ نے آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک سفید خچر بھیجا۔ آپ نے اس کے لیے چادر بھیجی اور اس کے ملک کی اسے تحریر لکھ دی جب ہم وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا جو اپنے باغ میں تھی کہ کتنے پھل ہوئے؟ اس نے کہا کہ وہی دس وسق جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ پہنچنے کی جلدی کر رہا ہوں جو میرے ساتھ جلدی کرنا چاہے وہ جلدی کرے۔

١٣٠٦ - حدثنا عبد الواحد بن غياث ثنا عبد الواحد بن زياد ثنا الأعمش عن جامع بن شداد عن كلثوم عن زينب أنها كانت تفلي رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده امرأة عثمان بن عفان ونساء من المهاجرات وهن يشتكين منازلهن أنها تضيق عليهن ويخرجن منها فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تورث دور المهاجرين النساء فمات عبد الله بن مسعود فورثته امرأته دارا بالمدينة.

کلثوم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھو رہی تھیں اور ان کے پاس حضرت عثمان کی زوجہ مطہرہ اور مہاجرین کی کچھ عورتیں تھیں جو اپنے گھروں کی تنگی کا شکوہ کر رہی تھیں کیونکہ ان سے نکال دی جاتی ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مہاجرین کے گھران کی عورتوں کو ورثے میں ملیں گے پس جب حضرت عبداللہ بن مسعود کا وصال ہوا تو ان کا گھر میراث میں ان کی اہلیہ محترمہ کو ملا جو مدینہ منورہ میں تھا۔

باب ما جاء في الدخول في أرض الخراج

خراجی زمین میں رہنے کا حکم

١٣٠٧ - حدثنا هارون بن محمد بن بكار بن بلال أنا محمد بن عيسى يعني ابن سميع قال ثنا زيد بن واقد حدثني أبو عبد الله عن

ہارون بن محمد بن بکار بن بلال، محمد بن عیسیٰ ابن سمیع، زید بن واقد، ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس نے اپنے اوپر جزیہ مقرر

صَغَارٍ اِنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کروایا تو وہ اس طریقے سے علیحدہ ہوگیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَشُبَيْبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ۔

حیوۃ بن شریح حضرمی، بقیہ، عمارہ بن ابی الشعثاء، سنان بن قیس، شبیب بن نعیم، یزید بن خمیر سے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے زمین لے کر اس کا جزیہ دینا قبول کیا تو اس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کے گلے سے ذلت و جزیہ کا پٹہ نکال کر اپنے گلے میں ڈال لیا تو اس نے اسلام کی طرف سے اپنی پیٹھ کر لی۔ سنان کا بیان ہے کہ مجھ سے خالد بن معدان نے یہ حدیث سنی تو کہا۔ کیا شبیب نے آپ سے بیان کی؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا کہ جب تم جاؤ تو ان سے میرے لیے یہ حدیث لکھنے کے لیے کہنا۔ چنانچہ انہوں نے وہ لکھ دی۔ جب میں واپس آیا تو خالد بن معدان نے مجھ سے تحریر مانگی۔ جب اسے پڑھا تو یہ بات سن کر جتنی زمین ان کے قبضے میں تھی ساری چھوڑ دی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ یزید بن خمیر یزنی وہ نہیں جو شعبہ کے شاگرد تھے۔

بَابٌ ۳۵ فِي الْأَرْضِ يَحْمِيهَا الْإِمَامُ أَوِ الرَّجُلُ

امام یا کوئی شخص جس زمین کو خاص چراگاہ بنا لے

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ۔

ابن السرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس سے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چراگاہ نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کی جگہ میں چراگاہ بنائی۔

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا

سعید بن منصور، عبد العزیز بن محمد، عبد الرحمن بن حارث

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس سے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کے مقام کو چراگاہ بنایا اور فرمایا کہ چراگاہ نہیں ہے مگر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔

بَابُ ۴۱ مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ۔

دفینہ کا حکم

۱۳۱۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

مسدد، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۱۳۱۲ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ نَا الزَّمْعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ يَعْنِي فِيهَا دِينَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَذَهَبَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هَوَيْتَ إِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا۔

ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم کا بیان ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک ضرورت کے تحت بقیع خبخبہ کی بستی کی طرف گئے تو ایک چوہا بل سے ایک دینار نکال کر لایا۔ پھر وہ برابر ایک ایک دینار لاتا ہی رہا یہاں تک کہ سترہ دینار ہو گئے۔ پھر وہ سرخ تھیلی نکال کر لایا جس میں ایک دینار تھا۔ یعنی اٹھارہ دینار ہو گئے۔ یہ انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور آپ کو بتا کر عرض گزار ہوئے کہ ان کی زکوٰۃ لیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم سوراخ کی طرف ارادے سے گئے تھے؟ عرض کی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت دے یعنی انہیں اپنے خرچ میں لانا تمہارے لیے جائز ہے۔

بَابُ ۴۲ نَبْشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ۔

پرانی قبروں کا کھودنا

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ

یحییٰ بن معین، وہب بن جریر، محمد بن اسحٰق، اسمٰعیل بن امیہ، بجیر بن ابو بجیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهٰذَا الْحَرَمِ يُدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهٰذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيْهِ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوْهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ۔ آخِرُ كِتَابِ الْخَرَاجِ وَالْفَيْءِ وَالْإِمَارَةِ۔

...تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ہم آپ کے ساتھ طائف کی طرف نکلے۔ ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ابو رغال کی قبر ہے جو عذاب سے بچنے کے لیے حرم کی حد میں رہتا تھا جب وہ اس سے باہر نکلا تو اسی عذاب میں گرفتار ہوا جو اس کی قوم پر آیا تھا اور اس جگہ دفن کیا گیا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ بھی دفن کی گئی تھی۔ اگر تم اس کی قبر کو کھودو تو اس کے ساتھ سلاخ کو پالوگے۔ لوگ اس کی طرف دوڑے اور اس سلاخ کو نکال لیا۔ یہاں خراج فئی اور امارت کا بیان ختم ہوا۔

ف۔ ابو رغال قوم ثمود کا ایک فرد تھا جو ثقیف کا جد اعلیٰ بنا۔ اُس نے اپنی قوم کی کرتوت کو دیکھ کر اندازہ کر لیا تھا کہ میری قوم پر جلد یا بدیر عذاب الٰہی نازل ہو کر رہے گا۔ قوم کی طرح خود بھی وہ سرکشی سے باز نہ آیا لیکن خدا کے عذاب سے بچنے کے لیے تدبیر یہ کی کہ حرم کی حدود میں رہنے لگا اور اُس سے باہر نہیں نکلتا تھا تاکہ لوگوں پر عذاب آئے تو وہ محفوظ رہے کیونکہ حرم کی حدود میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ آخر اس کی قوم پر عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئی جبکہ ابو رغال عذاب سے محفوظ رہا۔ کچھ عرصہ بعد ابو رغال کو حرم کی حد سے باہر نکلنا پڑا تو اس پر بھی وہی عذاب آیا جو قوم پر آیا تھا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو رغال کو جب دفن کیا گیا تو اس کی قبر میں سونے کی ایک سلاخ بھی گاڑی گئی تھی۔ ہزارہا سال بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس کی خبر دی تو ابو رغال کا نام بتاتے ہوئے سلاخ کے متعلق بھی بتا دیا کہ وہ آج بھی قبر کھودنے پر مل سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفےٰ سے کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سبحان اللہ! مازاغ البصر کے سرمے والی آنکھوں سے جب ہزاروں سال قبل کی چیز نہ چھپ سکی تو دنیا کی اور کونسی چیز اتنی اہم اور محجوب ہے جس کو پوشیدہ رکھا جاتا؟ اسی لیے ایک دانائے راز نے فرمایا ہے:۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اوّل کتاب الجنائز

جنازے کا بیان

باب الأمراض المكفرة للذنوب

گناہوں کو دور کرنے والی بیماریاں

١٣١٢ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق قال حدثني رجل من أهل الشام يقال له أبو منظور عن عمه قال حدثني عمي عن عامر الرام أخي الخضر قال النفيلي هو الخضر ولكن كذا قال قال إني لبلادنا إذ رفعت لنا رايات وألوية فقلت ما هذا قالوا هذا لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته وهو تحت شجرة قد بسط له كساء وهو جالس عليه وقد اجتمع إليه أصحابه فجلست إليهم فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الأسقام فقال إن المؤمن إذا أصابه السقم ثم أعفاه الله منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وإن المنافق إذا مرض ثم أعفي كان كالبعير عقله أهله ثم أرسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم يدر لم أرسلوه فقال رجل ممن حوله يا رسول الله وما الأسقام والله ما مرضت قط فقال النبي صلى الله عليه وسلم قم عنا فلست منا فبينا نحن عنده إذ أقبل رجل عليه كساء وفي يده شيء قد التف عليه فقال يا رسول الله إني لما رأيتك أقبلت إليك فمررت بغيضة شجر فسمعت فيها أصوات فراخ طائر فأخذتهن فوضعتهن في كسائي فجاءت أمهن

قبیلہ خضر کے عامر الرام سے روایت ہے کہ اس قبیلہ خضر کے حضرت نفیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے علاقہ میں تھا کہ اچانک ہمیں جھنڈے اور نشانات نظر آئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ ایک درخت کے نیچے اپنے کمبل کو بچھا کر اس پر جلوہ افروز تھے اور شمع رسالت کے پروانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا تھا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ مومن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس سے صحت بخش دیتا ہے تو وہ پچھلے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت بن جاتی ہے۔ منافق جب بیمار پڑے اور شفایاب ہو جائے تو اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کا مالک باندھے اور کھول دے وہ نہیں جانتا کہ کیوں باندھا اور کیوں کھولا۔ گرد بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک صاحب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ میں تو بالکل کبھی بیمار نہیں ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے پاس سے اٹھ جاؤ کیونکہ تم ہم میں سے نہیں ہو۔ ابھی ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص کمبل اوڑھے ہوئے آپ کی جانب بڑھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز دبائی ہوئی تھی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جیسے ہی میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کی جانب آنے لگا۔ میں درختوں کے جھنڈ کے پاس سے گزرا جس سے چڑیا کے بچوں کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے انہیں پکڑ کر اپنے کمبل میں چھپا لیا تو ان کی ماں میرے سر پر گھومنے لگی۔ میں نے کھول کر بچے اسے دکھلائے تو

فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔

بَابٌ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَيَشْغَلُهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَنَا

وہ ان پر گر پڑی تو میں نے اسے بھی بچوں کے ساتھ اپنے کمبل میں چھپا لیا وہ سب میرے پاس ہیں۔ فرمایا کہ انھیں رکھ دو۔ میں نے انھیں رکھ دیا لیکن ان کی ماں نے ان کا ساتھ چھوڑنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ان بچوں سے ان کی ماں کی محبت پر تمھیں تعجب نہیں ہوتا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ انھیں لے کر جاؤ اور جہاں سے انھیں پکڑا تھا وہیں رکھ آؤ اور ان کی ماں ان کے ساتھ رہی پس وہ انھیں لے کر لوٹ گیا۔

آدمی نیک کام کرتا ہو لیکن بیماری یا سفر کے باعث نہ کر سکے۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی نے ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص برابر نیک کام کرتا رہتا ہے لیکن کسی وقت وہ اسے بیماری یا سفر کے باعث پوری طرح نہ کر پاتا تو اس کے لیے ویسے حالات بھی اسی طرح لکھے جاتے ہیں جیسا صحت و اقامت کی حالت میں لکھا جاتا تھا۔

عورتوں کی بیمار پرسی

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے دوران میری عیادت فرمائی تو ارشاد فرمایا۔ اے ام العلاء! تمھیں بشارت ہو کیونکہ مسلمان کی بیماری کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسی طرح اس کے گناہوں کو دور فرماتا ہے جیسے آگ سے سونے اور چاندی کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے۔

مسدد، یحییٰ۔ محمد بن بشار، عثمان بن عمر، امام ابو داؤد

محمد بن بشار نا عثمان بن عمر قال أبو داود وهذا لفظه عن أبي عامر الخزاز عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت قلت يا رسول الله إني لأعلم أشد آية في كتاب الله عز وجل قال أية آية يا عائشة قالت قول الله تعالى من يعمل سوءا يجز به قال أما علمت يا عائشة أن المؤمن تصيبه النكبة أو الشوكة فيكافأ بأسوإ عمله ومن حوسب عذب قلت أليس يقول الله فسوف يحاسب حسابا يسيرا قال ذاكم العرض يا عائشة من نوقش الحساب عذب قال أبو داود وهذا لفظ ابن بشار قال نا ابن أبي مليكة۔

سے فرمایا کہ یہ الفاظ حدیث ابو عامر خزاز کے ہیں جو ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ مجھے اس آیت کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے سخت ہے فرمایا کہ اے عائشہ وہ کونسی آیت ہے عرض گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو برا کام کرے تو اس کا بدلہ دیا جائے گا (۴: ۱۲۳) فرمایا کہ اے عائشہ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ مسلمان کو جب مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے برے اعمال کا بدلہ ہو جاتا ہے اور جس کا حساب لیا گیا اسے عذاب ہوگا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا (۸۴: ۸) فرمایا اے عائشہ اس سے مراد اعمال کا پیش ہونا ہے لیکن جو حساب کے چھنٹ میں پھنسا اسے عذاب دیا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ لفظ

باب ۵ في العيادة

بیمار پرسی کا بیان

۳۱۰۸ حدثنا عبد العزيز بن يحيى نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن الزهري عن عروة عن أسامة بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود عبد الله بن أبي في مرضه الذي مات فيه فلما دخل عليه عرف فيه الموت قال قد كنت أنهاك عن حب يهود قال فقد أبغضهم أسعد بن زرارة فمه فلما مات أتاه ابنه فقال يا نبي الله إن عبد الله بن أبي قد مات فأعطني قميصك أكفنه فيه فنزع رسول الله صلى الله عليه وسلم قميصه فأعطاه إياه۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرض میں عبد اللہ بن ابی رئیس منافقین کی عیادت کے لیے نکلے جس میں اس نے وفات پائی تھی جب آپ اس کے پاس پہنچے تو اس کی موت کے نشانات واضح تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں یہود کی محبت سے منع کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ ان میں سب سے کٹر تو اسعد بن زرارہ تھا۔ لیکن بے سود۔ جب وہ رئیس منافقوں کا سردار مر گیا تو اس کا بیٹا حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ بیشک عبد اللہ بن ابی وفات پا گئے ہیں پس ان کے کفن کی خاطر اپنی قمیص مبارک عنایت فرما دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قمیص مبارک اتار کر اسے عطا فرما دی۔

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات نفع بخش اور باعث برکت ہوتے ہیں اسی لیے تو عبد اللہ بن ابی جیسے رئیس المنافقین کے صاحبزادے نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے باپ کو کفن دینے کے لیے آپ کی قمیص مبارک مانگی۔ تبرکات کے نفع بخش اور باعث برکت ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے بھی واضح ہوتا ہے جبکہ حضرت یوسف

علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا (۱۲: ۹۳) — میرا یہ کرتہ لے جاؤ۔ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے ایک نے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ مبارک لے جا کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو قرآن مجید نے اس کی یہ برکت بیان فرمائی۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (۱۲: ۹۶) — پھر جب بشارت دینے والا آیا اس نے وہ (کرتہ) اس (حضرت یعقوب) کے منہ پر ڈالا تو اس کی بینائی پھر آئی۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کی قرآن مجید نے یہ برکت اور نفع رسانی بیان فرمائی تو سائل کے سامنے نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرتہ مبارک کی برکتیں تھیں جس کی برکت اور نفع رسانی کا حضرات صحابہ کرام شب و روز مشاہدہ کر رہے تھے۔ سائل بخوبی جانتا تھا کہ میرے باپ کی بدبختی اور اسلام دشمنی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا لیکن اس کے سامنے یہ حقیقت بھی تو روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دریائے رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ دوست توفیق یاب ہوتے ہی ہیں لیکن اس بارگاہ سے دشمن بھی محروم نہیں لوٹا کرتے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان جود و سخا کے پیش نظر ایک محرم راز نے کہا ہے۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

بَابٌ فِيْ عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُوْدِ كَانَ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ بِيْ مِنَ النَّارِ۔

ذمی کی بیمار پرسی کا بیان

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہودیوں کا ایک لڑکا بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ پس اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا۔ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اس سے کہا ابو القاسم کا حکم مانو۔ پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور آپ فرماتے تھے۔ الحمد للہ کہ جس نے میری وجہ سے اسے دوزخ سے بچا لیا۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الْعِيَادَةِ

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ

بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لایا کرتے تو آپ خچر یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

بَاب ۵۲۴ فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى وُضُوءٍ

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ.

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَفْصٍ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ.

بَاب ۵۲۵ فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا.

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

نہیں آتے تھے۔

باوضو عیادت کرنے کی فضیلت

محمد بن عوف طائی، ربیع بن روح بن خلید، محمد بن خالد فضل بن دلہم واسطی، ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے تو دوزخ سے ستر خریف دور کر دیا جاتا ہے میں (ثابت بنانی) عرض گزار ہوا کہ اے ابو حمزہ خریف کیا ہے؟ فرمایا کہ سال۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ باوضو عیادت کرنے کا بصریوں کے سوا اور کوئی قائل نہیں ہے۔

عبد اللہ بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جو شام کے وقت کسی کی عیادت کے لیے نکلے مگر ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ ملے گا۔ جو صبح کے وقت نکلا اس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے بھی جنت میں ایک باغ مخصوص فرما دیا جائے گا۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، حکم، عبد اللہ بن ابی لیلیٰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کیا ہے لیکن اس میں باغ کا ذکر نہیں فرمایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے منصور نے حکم ابو حفص سے جیسے شعبہ نے روایت کیا۔

بار بار عیادت کرنا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب حضرت سعد بن معاذ غزوۂ خندق کے وقت زخمی ہوئے جبکہ ہاتھ کی رگ میں کسی آدمی کا تیر لگا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کا خیمہ نصب کروا دیا تھا تاکہ نزدیک ہونے کے باعث بار بار ان کی عیادت کر سکیں۔

بَابُ الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ۔
آشوبِ چشم کی عیادت کرنا

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، حجاج بن محمد، یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میری آنکھ میں تکلیف تھی۔

بَابُ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونِ۔
طاعون کی جگہ سے نکلنا

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ۔

قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی زمین میں اس (طاعون) کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس زمین میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو طاعون سے ڈرتے ہوئے وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔

ف۔ جس جگہ طاعون کی بیماری پھوٹ نکلے وہاں نہیں جانا چاہیئے اور جس جگہ آدمی رہتا ہے اگر خدانخواستہ وہاں طاعون کی بیماری پھیل جائے تو اس شہر یا بستی سے طاعون کے باعث نہیں بھاگنا چاہیئے۔ طاعون کے ڈر سے بھاگنے والے کو ایک روایت میں جہاد سے بھاگنے والے کی طرح بتایا گیا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ۔
عیادت کے وقت مریض کی تندرستی کیلئے دعا کرنا

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنِي

عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میری پیشانی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِیْ ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِیْ وَبَطْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتْمِمْ لَہٗ ھِجْرَتَہٗ۔

پر اپنا دست مبارک رکھا پھر میرے سینے اور پیٹ پر پھیرا پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے اور ان کی ہجرت کو پوری فرما۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ قَالَ سُفْیَانُ وَالْعَانِی الْاَسِیْرُ۔

ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔ سفیان کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

ف۔ اس حدیث میں اہل اسلام کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کا بہترین درس دیا گیا ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی اگر بھوکا ہو تو اسے کھانا کھلاؤ اگر بیمار ہو تو اس کی دیکھ بھال کرو اور اگر قید میں ہو تو اس کی رہائی کی کوشش کرو گویا مسلمان کو تا مقدور بھلائی کی حتی الامکان کوشش کرنا چاہیے اور جس مصیبت میں بھی اسے مبتلا دیکھے اس سے نجات دلانے کی امکانی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ تمام اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور بھائی کا کام دوسرے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الدُّعَاءِ لِلْمَرِیْضِ عِنْدَ الْعِیَادَۃِ۔

وقت عیادت مریض کے لیے دعا کرنا

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ یَحْیٰی نَا شُعْبَۃُ نَا یَزِیْدُ اَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْمِنْھَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُہٗ فَقَالَ عِنْدَہٗ سَبْعَ مِرَارٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا عَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور اس کے پاس سات دفعہ یہ کہے: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور عظمت والے عرش کا رب ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔ تو اس بیماری سے اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرما دیتا ہے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِیُّ نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ حُیَیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَاُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ۔

حبلی نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو یوں کہے۔ اے اللہ! شفا دے اپنے بندے کو تاکہ تیری رضا کے لیے دشمن کو زخمی کرے اور تیرے لیے جنازے کے ساتھ چلے۔

باب ۵۵ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

۱۳۳۱ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

موت چاہنے کی کراہیت

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی موت نہ مانگے اس تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی ہو بلکہ یوں کہے کہ اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے وفات دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔

۱۳۳۲ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا يُونُسُ ح وَثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

باب ۵۶ مَوْتِ الْفَجْأَةِ

۱۳۳۳ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخْذَةُ أَسِفٍ۔

ناگہانی موت

تمیم بن سلمہ یا سعد بن عبیدہ نے حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی اور ایک دفعہ حضرت عبید سے روایت کرتے ہوئے کہا ناگہانی موت (یعنی اچانک مر جانا) قدرت کی جانب سے پکڑ ہوتی ہے۔

انسان کی زندگی کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے آمین یا الٰہ العالمین بحرمت سید المرسلین۔ اہل بیت اطہار کی محبت کو بھی حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے۔ اس پرفتن دور میں جبکہ کتنے ہی رہزنوں نے رہنماؤں کا لباس پہن کر مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنا اپنا مشغلہ بنایا ہوا ہے یہ المناک منظر بھی ہر دیدۂ بینا کے سامنے آتا رہا ہے کہ گستاخان رسول کے سرغنوں میں سے اکثر حضرات کو ماضی قریب میں ناگہانی موت ہی نے دبوچا تھا۔ ایک بھی شہادت ایسی نہیں ملی کہ انہیں مرتے وقت کلمہ تک نصیب ہوا ہو اگرچہ معتقدین کے نزدیک وہ پھر بھی تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے اور ان حضرات کی زندگی پر چنداں حرف نہ آیا لیکن نگاہ انصاف سے دیکھتے تو عبرت حاصل کرتے اور دیکھنے والے کم از کم اپنی عاقبت کو برباد ہونے سے بچانے کی فکر کرتے لیکن متوسلین نے اس بات کی چنداں پروا نہ کی بلکہ ہار پہنا کر ترجیح سے کر اختیار کر لیا اور اپنے ان بابوں دون اللہ کی بندگی کا پوری ہمت سے ڈھول بجاتے آرہے ہیں۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعی اسلام کو بھی ہدایت، اپنے پیاروں کی سچی عقیدت اور محبت عطا فرمائے اور اس دنیا سے ہم سب کو ایمان کی دولت ساتھ لے جانے کی توفیق مرحمت کرے۔ آمین۔

باب فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ بِالطَّاعُونِ۔

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

طاعون سے مرنے کی فضیلت

عتیک بن حارث بن عتیک سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہیں بیہوش پایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں زور سے آواز دی لیکن انہوں نے جواب نہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے ہوئے فرمایا۔ اے ابو الربیع ہم تمہارے بارے میں مغلوب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ عورتیں چیخنے اور رونے لگیں اور حضرت ابن عتیک انہیں چپ کرانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! واجب ہونا کیا ہے؟ فرمایا کہ موت۔ ان کی صاحبزادی نے کہا خدا کی قسم ہم تو امید رکھتے تھے کہ آپ شہید ہوں گے کیونکہ آپ جہاد کی تیاری کر چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے مطابق ان کو ثواب دے دیا ہے اور تم شہادت کس چیز کو شمار کرتے ہو؟ عرض کی کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے سوا سات قسم کی شہادت اور ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، ذات الجنب سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کے باعث مرنے والی عورت شہید ہے۔

باب الْمَرِيضِ يُؤْخَذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ۔

۱۳۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

مریض کا ناخن کاٹنا اور موئے زیر ناف مونڈنا

عمرو بن جاریہ ثقفی سے روایت ہے جو بنی زہرہ کے حلیف اور حضرت ابو ہریرہ کے مصاحب تھے کہ حضرت ابو ہریرہ

ابن جاریۃ الثقفی حلیف بنی زھرۃ وکان من اصحاب ابی ھریرۃ عن ابی ھریرۃ قال ابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبیبا وکان خبیب ھو قتل الحارث بن عامر یوم بدر فلبث خبیب عندھم اسیرا حتی اجمعوا لقتلہ فاستعار من ابنۃ الحارث موسی یستحد بھا فاعارتہ فدرج بنی لھا وھی غافلۃ حتی اتتہ فوجدتہ مخلیا وھو علی فخذہ والموسی بیدہ ففزعت فزعۃ عرفھا فیہ فقال اتخشین ان اقتلہ ما کنت لافعل ذلک قال ابوداؤد روی ھذہ القصۃ شعیب بن ابی حمزۃ عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عیاض ان ابنۃ الحارث اخبرتہ انھم حین اجتمعوا یعنی لقتلہ استعار منھا موسی یستحد بھا فاعارتہ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب کو خرید لیا کیونکہ غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب ان کی قید میں رہے یہاں تک کہ وہ انہیں قتل کرنے کے لیے جمع ہو گئے تو انہوں نے موئے زیر ناف مونڈنے کے لیے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا اس نے دے دیا۔ اس کا چھوٹا بچہ بے خبری میں ان کے پاس آ گیا وہ آئی تو بچے کو ان کی ران پر تنہا بیٹھے دیکھا جبکہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا وہ گھبرائی جس کو یہ تاڑ گئے اور فرمایا کیا تم اس بات سے ڈرتی ہو کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس واقعہ کو شعیب بن ابو حمزہ، زہری، عبید اللہ بن عیاض کو حارث کی صاحبزادی نے بتایا کہ جب وہ قتل کرنے کے لیے جمع ہو گئے تو انہوں (حضرت خبیب نے) اس سے موئے زیر ناف مونڈنے کے لیے استرا مانگا تھا۔

باب [illegible] ما یستحب من حسن الظن باللہ عند الموت۔

۱۳۳۶۔ حدثنا مسدد نا عیسی بن یونس نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل موتہ بثلاث قال لا یموت احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ۔

مرتے وقت اللہ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وصال سے تین روز پہلے فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

باب [illegible] ما یستحب من تطھیر ثیاب المیت عند الموت۔

۱۳۳۷۔ حدثنا الحسن بن علی نا ابن ابی مریم انا یحیی بن ایوب عن ابن الھاد عن

مرتے وقت میت کو صاف کپڑے پہنانے چاہئیں

حسن بن علی، ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، ابن الہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا۔

عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مرنے والا ان کپڑوں میں ہی اٹھایا جائے گا جن میں اس نے وفات پائی ہوگی۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ۔

میت کے پاس کیسا کلام کرنا چاہیئے

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى صَالِحَةً قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہا کرو کیونکہ فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔ جب حضرت ابو سلمہ نے وفات پائی تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں کیا کہوں؟ فرمایا کہ تم یوں کہو: "اے اللہ ان کی مغفرت فرما اور مجھے ان کا اچھا بدلہ عطا فرما"۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بدلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرحمت فرمائے۔

بَابٌ فِي التَّلْقِينِ۔

تلقین کا بیان

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

مالک بن عبدالواحد مسمعی، ضحاک بن مخلد، عبدالحمید بن جعفر، صالح بن ابی عریب، کثیر بن مرہ سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا آخری کلام یہ ہوا۔ "نہیں کوئی معبود مگر اللہ" تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ف: آخری دم تک عقیدۂ توحید پر اس کے تمام تقاضوں کے ساتھ قائم رہنا بہت بڑی مردانگی، سرمایۂ حیات اور نجات کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود اور رب کہنے کے بعد اس بات پر قائم رہنے والوں کے متعلق پروردگار عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ۔ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے ہے اس میں جو

ترجمہ: (حم السجدۃ ٣٠، ٣١ تا ٣٢) تم مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

عقیدۂ توحید پر استقامت حاصل کرنے والوں کی اصطلاح شرع میں اولیاء اللہ کہا جاتا ہے جنہیں پروردگار عالم کی طرف سے یہ شرف حاصل ہوتا ہے کہ۔

١۔ ان کی طرف فرشتے نازل ہوتے ہیں۔
٢۔ فرشتے انہیں تسلی دیتے ہیں کہ رنج و ملال کو اپنے دل سے نکال دو۔
٣۔ فرشتے انہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں کہ تم خوش ہو۔
٤۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم دنیاوی زندگی میں تمہاری مدد پر متعین ہیں۔
٥۔ نیز اخروی زندگی میں بھی تمہارے ہر مقام پر مددگار رہیں گے۔
٦۔ جو چیز تم چاہو گے اور جو مانگو گے وہ تمہیں جنت میں ملے گی۔
٧۔ مہربان رب تمہاری مہمانی فرمائے گا۔

عقیدۂ توحید پر اس کے تقاضوں کے ساتھ قائم رہنے والوں کو فرشتوں کے ذریعے پروردگار عالم ان امور کی بشارت دیتا ہے۔ آج ولایت کی پگڑی تو ہر کسی کے سر پر سجا دی جاتی ہے لیکن ان میں سے کتنے حضرات ایسے ہیں جنہیں قرآن کریم کی بتائی ہوئی یہ سعادت میسر آ جاتی ہے۔ دوستو! باتوں کے پل باندھنے اور زبانی جمع خرچ سے بات نہیں بنتی بلکہ بقول ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

٣١٢٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ نَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ۔

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مرنے والوں کو اس بات کی تلقین کیا کرو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

ف۔ متعدد احادیث میں حکم آیا ہے کہ جب کوئی مرنے لگے کہ اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کرو کیونکہ جس کا آخری کلام کلمہ طیبہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ تلقین سے یہ مراد نہیں ہے کہ مرنے والے سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا جائے بلکہ کوئی شخص اس کے پاس اتنی آواز سے کلمہ پڑھتا رہے کہ وہ سنے تا کہ اس کی توجہ ادھر ہو جائے اور وہ بھی کلمہ پڑھ لے۔ کہنے میں یہ خدشہ ہے کہ مبادا پڑھنے سے انکار کر دے اور یہ بات اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں ایمان اور قول ثابت پر قائم رکھے جبکہ بغیر اس کے کرم کے یہ سعادت میسر نہیں آتی جیسا کہ خدائے ذوالمنن نے خود فرمایا ہے۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔ (ابراہیم ١٤: ٢٧)

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

بَابٌ فِي تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ۔

میت کی آنکھیں بند کرنا

٣١٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ

مَرْوَانَ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے اور ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ نے انہیں بند کردیا۔ ان کے گھر والے چیخنے چلانے لگے۔ فرمایا کہ نہ مانگو اپنے لیے مگر بھلائی کیونکہ جو کچھ تم کہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی "اے اللہ ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور راہ پانے والوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور ان کی پسماندگان میں ان کا جانشین بنا نیز ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے اے اللہ ان کی قبر کو کشادہ کرنا اور ان کے لیے اسے نورانی کرنا۔

بَابٌ فِي الِاسْتِرْجَاعِ۔

استرجاع کا بیان

۱۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔

ابوسلمہ کے والد ماجد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے۔ بیشک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت تیرے حضور پیش کرتا ہوں پس اس میں مجھے ثواب عطا فرما اور میرے لیے اسے بھلائی سے بدل دے۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُسَجَّى۔

میت کو ڈھانپنے کا بیان

۱۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا گیا تھا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَيِّتِ۔

میت کے پاس قرآن مجید پڑھنا

۱۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ

محمد بن علاء اور محمد بن مکی مروزی، ابن المبارک، سلیمان تیمی، ابو عثمان (یہ نہدی نہیں) ان کے والد ماجد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مرنے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا يس على موتاكم. — والوں پر سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔

ف۔ مرنے والوں کے متعلق احادیث مطہرہ میں حکم آیا ہے کہ ان کے پاس دنیاوی باتیں نہ کی جائیں مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے اور اس کے پاس پوری صحت کے ساتھ سورۂ یٰسین کی تلاوت کی جائے کہ اس کی برکت سے جان کنی میں آسانی ہوگی یہ وقت انسان کی پوری زندگی کا نچوڑ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے صدقے ہمیں خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے آمین۔

باب الجلوس عند المصيبة — مصیبت کے وقت بیٹھنا

۳۱۲۵۔ حدثنا محمد بن كثير نا سليمان بن كثير عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت لما قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن رواحة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد يعرف في وجهه الحزن وذكر القصة.

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کو شہید کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ گئے۔ آپ کے چہرۂ انور پر غم کے آثار نمایاں تھے۔ آگے واقعہ بیان کیا۔

باب التعزية — تعزیت کا بیان

۳۱۲۶۔ حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب الهمداني قال نا المفضل عن ربيعة بن سيف المعافري عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني ميتا فلما فرغنا انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وانصرفنا معه فلما حاذى بابه وقف فإذا نحن بامرأة مقبلة قال أظنه عرفها فلما ذهبت إذا هي فاطمة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أخرجك يا فاطمة من بيتك قالت أتيت يا رسول الله أهل هذا البيت فرحمت إليهم ميتهم أو عزيتهم به فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك بلغت معهم الكدى قالت معاذ الله وقد سمعتك تذكر فيها ما تذكر قال لو بلغت معهم الكدى فذكر تشديدا

ابو عبدالرحمن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹے۔ جب اس کے دروازے کے سامنے پہنچے تو کھڑے ہو گئے۔ سامنے سے ایک عورت آرہی تھی میرے خیال میں آپ نے اسے پہچان لیا تھا۔ ان کے چلے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ حضرت فاطمہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کس لیے نکلی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اس میت کے گھر والوں سے ہمدردی کا اظہار کرنے گئی تھی یا تعزیت کرنے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں؟ عرض گزار ہوئیں معاذ اللہ! یہ کیسے ہو سکتا تھا جبکہ میں آپ سے اس کی ممانعت سن چکی ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتیں تو اس بات پر میں تمہیں پھر کہتا۔ میں ہو مفضل نے ربیعہ سے

فی ذلك فسألت ربيعة عن الكدى فقال القبور فيما أحسب۔

باب ۲۴ الصبر عند المصيبة۔

۱۳۲۷۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ثابت عن أنس قال أتى نبي الله صلى الله عليه وسلم على امرأة تبكي على صبي لها فقال لها اتقي الله واصبري فقالت وما تبالي أنت بمصيبتي فقيل لها هذا النبي صلى الله عليه وسلم فأتته فلم تجد على بابه بوابين فقالت يا رسول الله لم أعرفك فقال إنما الصبر عند الصدمة الأولى أو عند أول صدمة۔

باب ۲۵ في البكاء على الميت۔

۱۳۲۸۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا شعبة عن عاصم الأحول قال سمعت أبا عثمان عن أسامة بن زيد أن ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلت إليه وأنا معه وسعد وأحسب أبيا أن ابني أو بنتي قد حضر فاشهدنا فأرسل يقرأ السلام فقال قل لله ما أخذ وما أعطى وكل شيء عنده إلى أجل فأرسلت تقسم عليه فأتاها فوضع الصبي في حجر النبي صلى الله عليه وسلم ونفسه تقعقع ففاضت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له سعد ما هذا قال إنها رحمة يضعها الله في قلوب من يشاء وإنما يرحم الله من عباده الرحماء۔

۱۳۲۹۔ حدثنا شيبان بن فروخ نا سليمان ابن المغيرة عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و

کُدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے خیال میں قبرستان کو کہتے ہیں۔

مصیبت کے وقت صبر کرنا

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس آئے کہ اپنے بچے پر رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اس نے کہا اس لیے کہ آپ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی ہے۔ اس سے کہا گیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ حاضر بارگاہ ہوئی تو دربان کو در اقدس پر نہ پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے یا فرمایا کہ صدمے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

میت پر رونا

ابوعثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو بلانے کیلئے کسی کو بھیجا۔ میں اور حضرت سعد آپ کے پاس تھے اور میرے خیال میں حضرت ابی بھی کہ ان کے بیٹے یا بیٹی میں سے کوئی قریب المرگ تھا۔ آپ نے اس سے کہہ بھیجا کہ میں اس سے سلام کہتا اور کہتا کہ اللہ کا ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ اس نے دوبارہ قسم دے کر بلایا۔ آپ تشریف لے گئے تو بچے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس کا سانس منقطع ہو رہا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے دل میں جس کے دل میں چاہے اسے رکھ دیتا ہے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات میرے گھر لڑکا پیدا ہوا اور میں نے اس کے

سَلَّمَ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا إِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ۔

جد امجد کے نام پر اس کا ابراہیم نام رکھا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت انس نے فرمایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کا سانس ٹوٹ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں دل کو صدمہ پہنچا ہے لیکن ہم منہ سے کچھ نہیں کہتے مگر وہی بات جس سے ہمارا رب راضی ہوتا ہے بیشک اے ابراہیم! ہم تمہارا غم اٹھانے والے ہیں۔

باب ۵۹۶ فِي النَّوْحِ۔

نوحہ کرنے کا بیان

١٣٥٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ۔

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٣٥١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا ابْنُ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔

محمد بن حسن بن عطیہ کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور خوشی سے سننے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

١٣٥٢۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ يَهُودِيٍّ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اس کے گھر والوں کی چیخ و پکار کے باعث عذاب دیا جاتا ہے۔ جب حضرت عائشہ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ ابن عمر سے سمجھنے میں غلطی ہو گئی۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اسے عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر انہوں نے آیت پڑھی۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۲: ۱۶۴) ابومعاویہ کی روایت میں ہے کہ وہ یہودی کی قبر تھی۔

١٣٥٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ

یزید بن اوس کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ علیل تھے ان کی

قال دخلت على أبي موسى وهو ثقيل فذهبت امرأته لتبكي أو تهم به فقال لها أبو موسى أما سمعت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى قال فسكتت قال فلما مات أبو موسى قال يزيد لقيت المرأة فقلت لها قول أبي موسى لك أما سمعت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سكتت قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من حلق ومن سلق ومن خرق.

ان کی اہلیہ محترمہ رونے لگیں یا ایسا ارادہ کیا تو حضرت ابو موسیٰ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بولیں کیوں نہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے وفات پائی۔ یزید بن اوس کا بیان ہے کہ میں ان کی اہلیہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ حضرت ابو موسیٰ کا آپ سے فرمانا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ اور پھر آپ کا خاموش ہونا وہ کیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

١٣٥٤ - حدثنا مسدد نا حميد بن الأسود نا الحجاج عامل عمر بن عبد العزيز على الربذة قال حدثني أسيد بن أبي أسيد عن امرأة من المبايعات قالت كان فيما أخذ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في المعروف الذي أخذ علينا أن لا نعصيه فيه أن لا نخمش وجها ولا ندعو ويلا ولا نشق جيبا ولا ننشر شعرا.

اسید بن ابو اسید سے روایت ہے کہ حضور سے بیعت ہونے والی صحابیات میں سے ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن باتوں کا ہم سے عہد لیا ان میں سے یہ بھی ہیں کہ کسی کی موت پر ہم اپنے چہرے نہ نوچیں، بین کر کے دہائی (نہ دیں) گریبان نہ پھاڑیں اور اپنے بالوں کو نہ بکھیریں۔

باب صنعة الطعام لأهل الميت.

میت والوں کے لیے کھانا تیار کرنا

١٣٥٥ - حدثنا مسدد نا سفيان حدثني جعفر بن خالد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فإنه قد أتاهم أمر شغلهم.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسا صدمہ پہنچا ہے جس نے انہیں اپنی جانب مشغول کر رکھا ہے۔

ف: میت والے چونکہ رنج و غم میں مبتلا ہوتے ہیں لہٰذا اس کے اقارب میں سے کوئی ان کے لئے کھانا بھیجے تو صلہ رحمی سمجھ کر ان کی دلجوئی کرنا اور تسلی دینا بہت ضروری ہے۔ اصرار کر کے انہیں تھوڑا بہت ضرور کھلانا چاہیے لیکن ایسے وقت پر تکلف ضیافت کا اہتمام کرنا یا نام و نمود کی خاطر اسے ایک خوشی کی تقریب بنا دینا اچھا نہیں ہے۔

باب في الشهيد يغسل.

کیا شہید کو غسل دیا جائے

١٣٥٦ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا معن

قتیبہ بن سعید، معن بن عیسیٰ، عبید اللہ ابن عمر جشمی،

ابْنُ عِيسَى ح وَثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن طہمان، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص کے سینے یا حلق میں تیر لگا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا تو اسے اس کے لباس میں ہی لپیٹ دیا گیا جیسے وہ تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے متعلق حکم فرمایا کہ ان کے ہتھیار اور پوستین وغیرہ ان سے علیحدہ کر دی جائیں اور انہیں اسی طرح خون میں بھرے ہوئے کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، اسامہ بن زید لیثی، ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شہدائے احد کو غسل نہیں دیا گیا تھا بلکہ اسی طرح خون آلودہ ہی دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی تھی۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عثمان بن ابی شیبہ، زید ابن حباب، قتیبہ بن سعید، ابوصفوان مروانی، اسامہ، زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حمزہ کے پاس سے گزرے تو ان کا مثلہ کیا ہوا تھا فرمایا کہ اگر مجھے صفیہ کی اذیت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑے رکھتا یہاں تک کہ انہیں درندے کھا جاتے اور قیامت کے روز یہ ان کے شکموں سے نکلتے (اس روز) کپڑے کم اور شہداء زیادہ تھے۔ پس ایک دو اور تین آدمی تک ایک کپڑے میں کفنائے گئے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا کہ پھر ایک ہی قبر میں دفن کر دیئے جاتے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ.

چنانچہ اسے قبلے کی جانب آگے کرتے۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ.

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حمزہ کے پاس سے گزرے جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا تو آپ نے ان کے سوا اور کسی شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو جمع کرتے اور فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب ان میں سے کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں اسے آگے کر دیا جاتا کہ قیامت کے روز ان کا گواہ میں ہوں اور ان کے خون کے ساتھ انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب نے اس حدیث کو لیث سے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے احد سے دو حضرات کو ایک کپڑے میں جمع کرتے۔

بَابٌ فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غَسْلِهِ

غسل کے وقت میت کا ستر چھپانا

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ.

علی بن سہل رملی، حجاج، ابن جریج، ابن حبیب بن ابی ثابت، عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران ننگی نہ کرو اور کسی کی ران نہ دیکھو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عن محمد بن إسحق قال حدثني يحيى ابن عباد عن أبيه عباد بن عبد الله بن الزبير قال سمعت عائشة تقول لما أرادوا غسل النبي صلى الله عليه وسلم قالوا والله ما ندري أنجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثيابه كما نجرد موتانا أم نغسله وعليه ثيابه فلما اختلفوا ألقى الله عليهم النوم حتى ما منهم رجل إلا وذقنه في صدره ثم كلمهم مكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو أن اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقاموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فغسلوه وعليه قميصه يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص دون أيديهم وكانت عائشة تقول لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما غسله إلا نساؤه.

تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے اتار دیں جیسے کہ دوسرے لوگوں کے اتار دیا کرتے ہیں یا آپ کے مبارک کپڑوں میں ہی آپ کو غسل دیں۔ جب ان میں یہ اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ رہا جس کی ٹھوڑی اس کے سینے سے نہ لگ گئی ہو۔ پھر کاشانۂ اقدس کے ایک گوشے سے کسی کہنے والے نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مبارک کپڑوں میں غسل دیجیے۔ پس لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے لباس سمیت ہی غسل دیا یعنی کرتہ مبارک جسم اطہر پر تھا اور کرتہ مبارک کے اوپر پانی ڈالتے اور تن انور کو ہاتھوں سے نہیں بلکہ کرتہ مبارک ہی سے ملتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کرتی تھیں کہ کاش! یہ بات مجھے پہلے سوجھتی جو بعد میں ذہن میں آئی کہ حضور کو کوئی غسل نہ

ف۔ خاوند کی وفات کے بعد بیوی اس کے جسم کو ہاتھ لگا سکتی ہے اور غسل دے سکتی ہے لیکن بیوی کی وفات کے بعد خاوند اس کے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اور نہ اسے غسل دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵ كيف غسل الميت

میت کو کیسے غسل دیا جائے

٣١٤٥۔ حدثنا القعنبي عن مالك ح وحدثنا مسدد نا حماد بن زيد المعنى عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أم عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فأعطانا حقوه فقال أشعرنها إياه قال عن مالك تعني إزاره ولم يقل

قعنبی، مالک - مسدد، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب) نے وفات پائی۔ فرمایا کہ اسے تین پانچ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو اور پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا اور آخر میں کافور کا یا کوئی کافوری چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو اطلاع عرض کر دیا۔ پس آپ نے تہبند عطا فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔ امام مالک سے مروی ہے کہ ازار مبارک اور مسدد نے یہ نہیں کہا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔

ثُمَّ لْيَدْخُلْ عَلَيْنَا۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

احمد بن عبدہ اور ابو کامل، یزید بن زریع، ایوب، محمد بن سیرین ان کی بہن حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنائیں۔

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَضَفَرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَأْسِهَا وَقَرْنَيْهَا۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے ان کے سر کے بالوں کو تین لٹوں میں گوندھ دیا پھر پیچھے والی لٹ کو سامنے ڈال دیا اور باقی دونوں اِدھر اُدھر رکھیں۔

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا إِسْمَعِيلُ نَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے والی عورتوں سے فرمایا کہ ان کی داہنی جانب اور وضو کے اعضاء سے ابتداء کرنا۔

١٣٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معناً حدیث مالک کی طرح روایت کی اور حدیث حفصہ جو حضرت ام عطیہ سے مروی ہے وہ بھی اسی طرح ہے اس میں یہ ہے کہ سات دفعہ غسل دینا یا اس سے زیادہ جیسے تم مناسب سمجھو۔

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ محمد بن سیرین تو حضرت ام عطیہ سے غسل میت سیکھا کرتے کہ دو دفعہ بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دیا کرو اور تیسری مرتبہ پانی اور کافور سے۔

بَابٌ فِي الْكَفَنِ۔

کفن کا بیان

١٣٧١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کا ذکر فرمایا جو وفات پا گئے تھے پس انہیں ناقص کفن دے کر رات میں دفن کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات

طائل وقبر ليلا فزجر النبي صلى الله عليه وسلم أن يقبر الرجل بالليل حتى يصلى عليه إلا أن يضطر إنسان إلى ذلك وقال النبي صلى الله عليه وسلم إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه.

کے وقت دفن کرنے سے منع فرمایا جب تک اس پر نماز نہ پڑھ لی جائے مگر یہ کہ آدمی اس بات پر مجبور ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے کسی بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دیا کرو۔

۱۳۶۲ حدثنا أحمد بن حنبل نا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي نا الزهري عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت أدرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب حبرة ثم أخر عنه.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمنی کپڑے میں لپیٹا گیا پھر دوسرے میں۔

۱۳۶۳ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا إسمعيل يعني ابن عبد الكريم حدثني إبراهيم بن عقيل بن معقل عن أبيه عن وهب يعني ابن منبه عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا توفي أحدكم فوجد شيئا فليكفن في ثوب حبرة.

حسن بن صباح، بزار، اسمٰعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل بن معقل ان کے والد ماجد وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور ہو سکے تو حبرہ نامی یمنی کپڑے میں کفن دیا کرو۔

۱۳۶۴ حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى بن سعيد عن هشام قال أخبرني أبي قال أخبرتني عائشة قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة أثواب يمانية بيض ليس فيها قميص ولا عمامة.

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید اور یمانی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔

۱۳۶۵ حدثنا قتيبة بن سعيد نا حفص عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة مثله زاد من كرسف قال فذكر لعائشة قولهم في ثوبين وبرد حبرة فقالت قد أتي بالبرد ولكنهم ردوه ولم يكفنوه فيه.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے یہی کہا کہ وہ روئی کے تھے۔ حضرت عائشہ سے دو کپڑوں اور حبرہ کی چادر کے متعلق لوگوں کے قول کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ چادر لائی گئی تھی لیکن انہوں نے واپس کر دی تھی اس میں کفنایا نہیں گیا۔

۱۳۶۶ حدثنا أحمد بن حنبل وعثمان

ابن ابی زیاد نے مقسم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عبا

ابن أبي شيبة قالا ثنا ابن إدريس عن يزيد يعني ابن أبي زياد عن مقسم عن ابن عباس قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة أثواب نجرانية الحلة ثوبان وقميصه الذي مات فيه قال أبو داود قال عثمان في ثلاثة أثواب حلة حمراء وقميصه الذي مات فيه۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیئے گئے دو حلے اور ایک وہی کرتہ مبارک جس میں وفات پائی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ہے کہ عثمان بن ابو شیبہ کا بیان ہے کہ آپ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا۔ سرخ جوڑا اور وہی کرتہ مبارک جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔

باب ۵ كراهية المغالاة في الكفن۔

گراں مایہ کفن کی کراہیت

۱۳۷۷۔ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي ثنا عمرو بن هاشم أبو مالك الجنبي عن إسمعيل ابن أبي خالد عن عامر عن علي بن أبي طالب كرم الله وجهه قال لا تغال في كفن فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تغالوا في الكفن فإنه يسلبه سلبا سريعا۔

محمد بن عبید محاربی، عمرو بن ہاشم ابو مالک جنبی، اسمٰعیل بن ابو خالد، عامر سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا۔ کفن میں مبالغہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کفن میں مبالغہ کیا کرو، جبکہ آخر کار وہ جلدی ہی خراب ہو جاتا ہے۔

۱۳۷۸۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال مصعب بن عمير قتل يوم أحد ولم يكن له إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه وإذا غطينا رجليه خرج رأسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غطوا بها رأسه واجعلوا على رجليه من الإذخر۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت مصعب بن عمیر کو احد کے دن شہید کر دیا گیا اور ان کے پاس ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب اس کے ساتھ ہم ان کے سر کو ڈھکتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو اس کے ساتھ ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دو۔

۱۳۷۹۔ حدثنا أحمد بن صالح ثني ابن وهب حدثني هشام بن سعد عن حاتم ابن أبي نصر عن عبادة بن نسي عن أبيه عن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة وخير الأضحية الكبش الأقرن۔

احمد بن صالح، ابن وہب، ہشام بن سعد، حاتم بن ابو نصر، عبادہ بن ابو نسی ان کے والد ماجد نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین کفن جوڑا (دو کپڑے) ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے دنبے کی ہے۔

بَابٌ فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَدْ وَلَدَتْهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ قَالَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا.

بَابٌ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ.

بَابُ تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا نَا عِيسَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَزْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ

عورت کے کفن کا بیان

نوح بن حکیم ثقفی سے روایت ہے جو قرآن مجید کے قاری اور بنی عروہ بن مسعود کے فرد تھے اور جن کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان کو جنا کہ حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو غسل دیا جبکہ انہوں نے وفات پائی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سب سے پہلے ازار عطا فرمایا، پھر قمیص پھر اوڑھنی پھر چادر پھر بعد میں لپیٹنے کے لیے ایک اور کپڑا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کا کفن آپ کے پاس تھا جس میں سے ہمیں ایک ایک کپڑا مرحمت فرماتے جاتے تھے۔

میت کو مشک لگانا

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین خوشبو مشک کی ہے۔

کفن دفن میں جلدی کرنا

عبدالرحیم بن مطرف رواسی ابو سفیان اور احمد بن جناب، عیسیٰ بن یونس، سعید بن عثمان بلوی، عزرہ یا عروہ بن سعید انصاری کے والد ماجد نے حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار پڑے تو ان کی عیادت کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے طلحہ اس بیماری میں وفات پا جائیں گے لہٰذا مجھے اطلاع کر دینا اور دفن کرنے میں جلدی کرنا کیونکہ مناسب نہیں ہے کہ کسی مسلمان کی لاش

فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ۔

اس کے گھر میں پڑی رہے۔

جب کوئی فوت ہو جائے تو اس کے کفن دفن میں جلدی کرنی چاہیے۔ بعد ازاں بہت سے رشتہ داروں کے انتظار میں زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں۔ میت خواہ نیک ہو یا بد اسے دفن کرنے کی بہرصورت جلدی کرنا ہی مناسب ہے۔ فرمانِ رسالت ہے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے انجام تک جلد پہنچاؤ اور اگر بد ہے تو اپنا بوجھ جلدی سر سے اتار دو۔ آتی دیر کرنا کہ میت سڑنے لگے یہ سخت نامناسب اور جہالت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ

غسال کا غسل کرنا

١٣٨٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا زَكَرِيَّا نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغَسْلِ الْمَيِّتِ۔

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، زکریا، مصعب بن شیبہ، طلق بن حبیب العنزی، حضرت عبد اللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار باتوں سے غسل فرمایا کرتے: جنابت سے، جمعہ کے روز، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

١٣٨٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عمرو بن عمیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہیے اور جو میت کو کندھا دے اسے وضو کرنا چاہیے۔

١٣٨٥۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مَنْسُوخٌ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَدْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ فِيهِ خِصَالٌ

اسحاق مولیٰ زائدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا جبکہ ان سے غسلِ میت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وضو کافی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوصالح نے اس حدیث میں اپنے اور حضرت ابوہریرہ کے درمیان اسحاق مولیٰ زائدہ کو داخل کر لیا ہے اور کہا کہ مصعب کی حدیث میں کچھ باتیں ایسی ہیں جن پر امت محمدیہ کا عمل نہیں ہے۔

لَیْسَ الْعَمَلُ عَلَیْہِ۔

بَابٌ فِیْ تَقْبِیْلِ الْمَیِّتِ۔

میت کو بوسہ دینا

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَھُوَ مَیِّتٌ حَتّٰی رَأَیْتُ الدُّمُوْعَ تَسِیْلُ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دے رہے تھے جبکہ وہ وفات پا چکے تھے۔

بَابٌ فِی الدَّفْنِ بِاللَّیْلِ۔

رات میں دفن کرنے کا بیان

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِیْعٍ نَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَأَی نَاسٌ نَارًا فِی الْمَقْبَرَۃِ فَاَتَوْھَا فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَبْرِ وَاِذَا ھُوَ یَقُوْلُ نَاوِلُوْنِیْ صَاحِبَکُمْ فَاِذَا ھُوَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالذِّکْرِ۔

عمرو بن دینار سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے یا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے۔ اپنا ساتھی مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔

ف۔ آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل اور بہت خوب ہے کیونکہ یہ ریا سے بہت دور ہے لیکن بلند آواز سے ذکر کرنا بھی معیوب یا ممنوع نہیں ہے جیسا کہ اس نے بتایا اور دکھا دیا ہے جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کرنے والے پر آخری وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی شفقت فرمائی کہ اسے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِی الْمَیِّتِ یُحْمَلُ مِنْ اَرْضٍ اِلٰی اَرْضٍ۔

میت کو ایک ملک سے دوسرے میں لے جانا

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ نُبَیْحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلٰی یَوْمَ اُحُدٍ لِنَدْفِنَھُمْ فَجَاءَ مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلٰی فِیْ مَضَاجِعِھِمْ فَرَدَدْنَاھُمْ۔

نبیح سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے دفن کرنے کے لیے شہدائے احد کو اٹھایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات کو حکم دیتے ہیں کہ شہیدوں کو ان کی اپنی جگہ پر دفن کیا جائے پس ہم انہیں واپس لے آئے۔

بَابٌ فِی الصُّفُوْفِ عَلَی الْجَنَازَۃِ۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ

مرثد یزنی نے حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عن مرثد اليزني عن مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف من المسلمين إلا أوجب قال فكان مالك إذا استقل أهل الجنازة جزأهم ثلاثة صفوف للحديث۔

فرمایا۔ کوئی میت ایسی نہیں کہ اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ امام مالک جب دیکھتے کہ آدمی کم ہیں تو اس حدیث کے باعث انہیں تین صفوں میں تقسیم کر لیا کرتے۔

باب ۴۶ اتباع النساء الجنازة۔

۱۳۹۰ حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن أيوب عن حفصة عن أم عطية قالت نهينا أن نتبع الجنائز ولم يعزم علينا۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن تاکید نہیں فرمائی گئی۔

باب ۴۷ فضل الصلوة على الجنازة وتشييعها۔

۱۳۹۱ حدثنا مسدد ثنا سفيان عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة يرويه قال من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يفرغ منها فله قيراطان أصغرهما مثل أحد أو أحدهما مثل أحد۔

جنازے کی نماز پڑھنا اور اس کے ساتھ جانے کی فضیلت

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً فرمایا۔ جو جنازے کے پیچھے جائے اور نماز بھی پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے لیکن جو ساتھ جائے اور فارغ ہونے تک رہے تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے جن کا ادنیٰ پہاڑ جتنا ہے یا ان میں سے ایک احد کے برابر ہے۔

۱۳۹۲ حدثنا هارون بن عبد الله وعبد الرحمن بن حسين الهروي قالا نا المقرئ حدثنا حيوة حدثني أبو صخر وهو حميد بن زياد أن يزيد بن عبد الله بن قسيط حدثه أن داود بن عامر بن سعد بن أبي وقاص حدثه عن أبيه أنه كان عند ابن عمر بن الخطاب إذ طلع خباب صاحب المقصورة فقال يا عبد الله بن عمر ألا تسمع ما يقول أبو هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خرج مع جنازة من بيتها وصلى عليها فذكر معنى حديث سفيان فأرسل ابن عمر إلى عائشة فقالت صدق أبو هريرة۔

ہارون بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن حسین ہروی، مقری، حیوہ، ابو صخر حمید بن زیاد، یزید بن عبد اللہ بن قسیط، داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص کے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے کہ صاحب مقصورہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے۔ انہوں نے کہا اے عبد اللہ بن عمر! کیا آپ نے سنا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنے گھر سے جنازے کے ساتھ جانے کے لیے نکلا اور اس پر نماز پڑھی۔ پھر حسبِ حدیث سفیان کی طرح بیان کیا۔ پس حضرت ابن عمر نے کسی کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو ہریرہ نے سچ کہا ہے۔

۳۱۹۳ - حدثنا الوليد بن شجاع السكوني نا ابن وهب أخبرني أبو صخر عن شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن كريب عن ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعوا فيه۔

ولید بن شجاع سکونی، ابن وہب، ابوصخر، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو فوت ہو جائے اور اس کے جنازے کی چالیس ایسے آدمی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں مگر ان کی شفاعت قبول فرمائی جاتی ہے۔

باب في اتباع الميت بالنار

جنازے کے پیچھے آگ لے جانا

۳۱۹۴ - حدثنا هارون بن عبد الله نا عبد الصمد ح ونا ابن المثنى نا أبو داود قالا نا حرب يعني ابن شداد نا يحيى حدثني باب بن عمير حدثني رجل من أهل المدينة عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتبع الجنازة بصوت ولا نار زاد هارون ولا يمشى بين يديها۔

ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، ابن المثنیٰ، ابوداؤد، حرب بن شداد، یحییٰ، باب بن عمیر، اہل مدینہ سے ایک شخص ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنازے کے پیچھے آواز نہ ہو (رونے پیٹنے کی) اور نہ آگ ہو۔ ہارون بن عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ اس کے آگے آگے نہ چلا جائے۔

باب القيام للجنازة

جنازے کے لیے کھڑے ہونا

۳۱۹۵ - حدثنا مسدد نا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه عن عامر بن ربيعة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم أو توضع۔

سالم کے والد ماجد نے حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت کی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے۔

۳۱۹۶ - حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا سهيل بن أبي صالح عن ابن أبي سعيد الخدري عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تبعتم الجنازة فلا تجلسوا حتى توضع۔ قال أبو داود روى هذا الحديث الثوري عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة قال فيه حتى توضع بالأرض ورواه أبو معاوية عن سهيل قال حتى توضع في اللحد وسفيان أحفظ من أبي معاوية۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازے کے ساتھ جاؤ تو بیٹھا نہ کرو یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ثوری نے روایت کیا اس حدیث کو سہیل ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اس میں فرمایا: "یہاں تک کہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے" اور ابومعاویہ نے سہیل سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ "یہاں تک کہ لحد میں رکھ دیا جائے"۔ سفیان زیادہ حافظ ہیں ابومعاویہ کی نسبت۔

۳۱۹۷ - حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني

عبیداللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ

نا الوليد نا ابو عمرو عن يحيى بن ابي كثير عن عبيد الله بن مقسم قال حدثني جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ مرت بنا جنازة فقام لها فلما ذهبنا لنحمل اذا هي جنازة يهودي فقال ان الموت فزع فاذا رأيتم الجنازة فقوموا۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا پس ہم اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب ہم اسے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ وہ یہودی کا جنازہ ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ موت باعث عبرت ہے لہٰذا جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔

حدثنا القعنبي عن مالك عن يحيى بن سعيد عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ الانصاري عن نافع بن جبير بن مطعم عن مسعود بن الحكم عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الجنائز ثم قعد بعد۔

قعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری، نافع بن جبیر بن مطعم، مسعود بن الحکم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہنے پر عمل رہا۔

حدثنا هشام بن بهرام المدائني نا حاتم بن اسمعيل نا ابو الاسباط الحارثي عن عبد الله بن سليمان بن جنادة بن ابي امية عن ابيه عن جده عن عبادة بن الصامت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم في الجنازة حتى توضع في اللحد فمر به حبر من اليهود فقال هكذا نفعل فجلس النبي صلى الله عليه وسلم وقال اجلسوا خالفوهم۔

ہشام بن بہرام مدائنی، حاتم بن اسمٰعیل، ابو الاسباط حارثی، عبد اللہ بن سلیمان بن جنادہ بن ابی امیہ، سلیمان بن جنادہ، جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیے کھڑے رہتے یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا گیا پس یہود کا ایک عالم وہاں سے گزرا تو کہا کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم بھی بیٹھ جاؤ اور ان یہودیوں کی مخالفت کرو۔

باب الركوب في الجنازة

جنازے کے ساتھ سوار ہونا

حدثنا يحيى بن موسى البلخي نا عبد الرزاق انا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بدابة وهو مع الجنازة فابى ان يركب فلما انصرف اتي بدابة فركب فقيل له فقال ان الملائكة كانت تمشي فلم اكن لاركب

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری کے لیے جانور پیش کیا گیا جبکہ آپ ایک جنازے کے ساتھ تھے تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ جب فارغ ہو گئے تو سواری کے لیے جانور پیش کیا گیا۔ آپ سوار ہو گئے تو وجہ دریافت کی گئی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ فرشتے بھی چلتے ہیں۔ میں نے مناسب

وهم يمشون فلما ذهبوا ركبت۔

دیکھا کر سوار ہو جاؤں اور وہ پیدل چلیں۔ جب وہ چلے گئے [illegible]

۱۴۰۱۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا شعبة عن سماك سمع جابر بن سمرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم على ابن الدحداح ونحن شهود ثم أتي بفرس فعقل حتى ركبه فجعل يتوقص به ونحن نسعى حوله صلى الله عليه وسلم۔

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن الدحداح کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم موجود تھے آپ کی خدمت میں سواری کے لیے گھوڑا پیش کیا گیا آپ نے اسے باندھ دیا اور آخر کار اس پر سوار ہو گئے۔ پس وہ قدم قدم چلنے لگا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اردگرد دوڑ رہے تھے۔

باب ۵۴۹ المشي أمام الجنازة

جنازے کے آگے آگے چلنا

۱۴۰۲۔ حدثنا القعنبي نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة۔

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو کہ وہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

۱۴۰۳۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن يونس عن زياد بن جبير عن أبيه عن المغيرة بن شعبة قال وأحسب أن أهل زياد أخبروني أنه رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة والماشي يمشي خلفها وأمامها وعن يمينها وعن يسارها قريبا منها والسقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة۔

زیاد بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا (یونس کا) گمان ہے کہ زیاد بن جبیر نے یہ حدیث مجھ سے مرفوعاً بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا اس کے پیچھے اس کے آگے نیز اس کے دائیں اور بائیں چلے اور قریب رہے جو بچہ ساقط ہو جائے اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔

باب ۵۵۰ الإسراع بالجنازة

جنازے کو جلدی لے چلنا

۱۴۰۴۔ حدثنا مسدد نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه وإن تك سوى ذلك فشر تضعونه عن رقابكم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ جنازے کو دفن کرنے کے لیے جلدی لے جایا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اسے بھلائی کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر وہ اس کے برعکس ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

۱۴۰۵۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن عيينة بن عبد الرحمن عن أبيه أنه

عیینہ بن عبد الرحمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن ابو العاص کے جنازے میں تھے

كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْمُلُ رَمَلًا.

بعد ہم آہستہ آہستہ پیدل چل رہے تھے کہ ہمیں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے انہوں نے کوڑا اٹھا کر فرمایا۔ ہم نے دیکھا جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم جلدی جلدی چل رہے تھے۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى بِالسَّوْطِ.

حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث، ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس نے عیینہ سے مذکورہ حدیث کے متعلق روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کا جنازہ تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرہ نے ان کی طرف اپنا خچر دوڑایا اور کوڑے سے اشارہ کیا۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجْبِرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلْ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا.

مسدد، ابوعوانہ، یحییٰ المجبر یعنی یحییٰ بن عبداللہ تیمی، ابوماجدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دوڑنے سے کم چال ہو۔ اگر وہ نیک ہے تو بھلائی کی طرف جلد پہنچاؤ اور اگر اس کے برعکس ہے تو دوزخیوں کو دور کرو۔ جنازہ آگے رہے اسے پیچھے نہ رکھا جائے اور جو اس کے آگے ہو گویا وہ ساتھ ہی نہیں ہے۔

بَابٌ ۹۵ الْإِمَامُ يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

کیا امام خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھائے

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بیمار پڑا تو اس پر چیخ پکار ہوئی اس کا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ عرض کی کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرا نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو چیخ پکار ہوئی۔ اس نے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ مر گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرا نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو اس پر چیخ پکار ہوئی۔ اس کی بیوی نے کہا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذًا لَا أُصَلِّي عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مطلع کرو۔ [illegible] وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ بات آپ کو بتا دی کہ وہ مر گیا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ عرض کی میں نے اسے دیکھا ہے کہ تیروں کے ساتھ اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ فرمایا کیا تم نے خود دیکھا ہے؟ [illegible]

باب ۹۵ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُودُ

شرعی حد میں قتل ہونے والے کی نمازِ جنازہ

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ۔

اہل بصرہ کے ایک گروہ نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک پر نمازِ جنازہ نہ پڑھی اور ان پر نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زانی اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ خودکشی کرنے والا اگرچہ سخت گنہگار ہے لیکن مسلمان ہی شمار ہوگا اور اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے اور زانی کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے صحابۂ کرام کو منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب مسلمان ہی رہتا ہے کافر نہیں ہوتا اگرچہ وہ پرلے درجے کا فاسق ہے لیکن مسلمانوں میں ہی شمار ہوگا۔ مسلمانوں کی میراث پائے گا اور مسلمان اس کے وارث ہوں گے۔ برخلاف معتزلہ کے کہ وہ مرتکبِ کبیرہ کو کافر شمار کرتے تھے جبکہ یہ عقیدہ کتاب و سنت کی روشنی میں درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۹۶ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

بچے کی نمازِ جنازہ

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، ابن اسحٰق، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَهِيَّ

وائل بن داؤد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقَاعِدِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً.

کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بیٹھنے کی جگہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی سعید یعقوب طالقانی کے سامنے کہ آپ سے حدیث بیان کی ابن المبارک یعقوب بن قعقاع، عطاء سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی اور ستر روز (دو ماہ دس روز) کے تھے۔

بَابُ ۵۹ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

سعید بن منصور، فلیح بن سلیمان، صالح بن عجلان اور محمد بن عبد اللہ بن عباد، عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی مگر مسجد میں۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ.

ہارون بن عبد اللہ، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، ابو النضر، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں صاحبزادوں پہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھی یعنی سہیل اور ان کے بھائی پر۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

صالح مولی توامہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی اس پر کوئی گناہ نہیں۔

بَابُ ۵۹ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت دفن کرنا

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد ماجد کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تین ساعتیں ایسی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

نے ان میں نماز پڑھنے اور اپنے مردوں کو ان میں دفن کرنے سے منع فرمایا ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور اس وقت جبکہ دوپہر کا کھڑا ہونے والا سایہ کھڑا ہو یہاں تک کہ ڈھل جائے اور جبکہ سورج جھک جائے غروب ہونے کے لئے

بَابٌ ۵۹۶ إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

جب مردوں اور عورتوں کے جنازے حاضر ہوں تو کس کو آگے کیا جائے

۱۲۱۶ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّارٌ مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُوْمٍ وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُوْ قَتَادَةَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالُوْا هٰذِهِ السُّنَّةُ۔

یحییٰ ابن صبیح نے عمار مولیٰ حارث بن نوفل سے روایت کی ہے کہ وہ ام کلثوم اور ان کے صاحبزادے کے جنازے میں حاضر تھے پس لڑکے کو امام کے نزدیک رکھا گیا۔ میں نے اس بات پر اعتراض کیا۔ لوگوں میں حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ بھی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو انہوں نے فرمایا کہ سنت یہی ہے۔

بَابٌ ۵۹۷ أَيْنَ يَقُوْمُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ إِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ

نماز جنازہ کے وقت امام میت کے کس حصے کے سامنے کھڑا ہو

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعٍ أَبِيْ غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِيْ سِكَّةِ الْمِرْبَدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيْرٌ قَالُوْا جَنَازَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيْقٌ عَلٰى بُرَيْذِيْنَتِهِ وَعَلٰى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيْهِ مِنَ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الدِّهْقَانُ قَالُوْا هٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوْا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوْهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَتِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ

نافع ابو غالب کا بیان ہے کہ میں سکہ مربد میں تھا کہ ایک جنازہ گزرا جس کے ساتھ بڑا مجمع تھا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے۔ پس میں پیچھے ہو لیا تو ایک شخص کو دیکھا جس نے پتلا سا کمبل اوڑھا ہوا تھا، ٹٹو پر سوار تھا اور دھوپ سے بچنے کے لیے سر پر کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ دیہاتی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک ہیں۔ جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت انس کھڑے ہوئے، ان پر نماز پڑھائی میں ان کے پیچھے تھا جبکہ میرے اور ان کے درمیان کچھ نہ تھا۔ پس وہ اس کے سر کے قریب کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ نہ دیر کی اور نہ جلدی کی۔ پھر بیٹھنے کے لیے جانے لگے تو لوگوں نے کہا۔ اے ابو حمزہ! یہ انصاریہ کا جنازہ ہے۔ یہ سبز تابوت کے نزدیک ہو گئے اور کولہے کے پاس کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی آدمی کی طرح پھر بیٹھ گئے۔ علاء بن زیاد نے کہا کہ اے ابو حمزہ

العلاء بن زياد يا أبا حمزة هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة كصلاتك يكبر عليها أربعا ويقوم عند رأس الرجل وعجيزة المرأة قال نعم قال يا أبا حمزة غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم غزوت معه حنينا فخرج المشركون فحملوا علينا حتى رأينا خيلنا وراء ظهورنا وفي القوم رجل يحمل علينا فيدقنا ويحطمنا فهزمهم الله وجعل يجاء بهم فيبايعونه على الإسلام فقال رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إن علي نذرا إن جاء الله بالرجل الذي كان منذ اليوم يحطمنا لأضربن عنقه فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم وجيء بالرجل فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا رسول الله تبت إلى الله فأمسك رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبايعه ليفي الآخر بنذره وجعل يتصدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم ليأمره بقتله وجعل يهاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقتله فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه لا يصنع شيئا بايعه فقال الرجل يا رسول الله نذري قال إني لم أمسك عنه منذ اليوم إلا لتوفي بنذرك فقال يا رسول الله ألا أومضت إلي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنه ليس لنبي أن يومض قال أبو غالب فسألت عن صنيع أنس في قيامه على المرأة عند عجيزتها فحدثوني أنه إنما كان لأنه لم تكن النعوش فكان الإمام يقوم حيال عجيزتها يسترها من القوم.

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ اسی طرح پڑھایا کرتے تھے جیسے آپ نے پڑھائی کہ چار تکبیریں کہیں اور آدمی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور عورت کے کولہے کے پاس، فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ اے ابو حمزہ! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا؟ فرمایا ہاں میں نے آپ کے ساتھ غزوۂ حنین کیا۔ مشرک نکلے اور ہم پر حملہ آور ہوئے یہاں تک کہ ہمارے گھوڑے ہمارے پس پشت چلے گئے۔ ان میں ایک آدمی ایسا تھا جو ہمیں زخمی کرتا اور دھکیلتا جاتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور وہ حاضر خدمت ہو کر اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے کہا کہ مجھ پر ایک نذر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس شخص کو لے آئے جو ہمیں زخمی کرتا تھا تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ وہ کافر آ گیا۔ جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اللہ کی طرف تائب ہوتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے بیعت کرنے سے رکے رہے تاکہ صحابی اپنی نذر پوری کرے اور وہ اس انتظار میں رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتل کرنے کا مجھے حکم فرمائیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابی نے کچھ نہیں کیا تو آپ نے بیعت کر لیا۔ صحابی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری نذر؟ فرمایا کہ آج دیر میں اسی لیے تو رکا رہا تھا کہ تم اپنی نذر پوری کر لو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اشارہ کیوں نہ فرمایا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشارہ کرنا نبی کے شایان شان نہیں۔ ابو غالب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کے ساتھیوں سے عورت کے کولہے کے نزدیک کھڑے ہونے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا یہ اس لیے ہے کہ پہلے تابوت نہ تھے تو امام عورت کے کولہے کے پاس کھڑا ہوتا تاکہ عورت لوگوں سے چھپ جائے۔

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلٰوةِ وَسَطَهَا۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو حالت نفاس میں فوت ہو گئی تھی تو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

نماز جنازہ کی تکبیریں

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوْا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

ابواسحٰق نے شعبی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک تازہ قبر کے پاس سے گزرے تو اس پر صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔ میں نے شعبی سے کہا کہ آپ سے کس نے حدیث بیان کی؟ فرمایا کہ ایسے ثقہ آدمی نے جس کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شہادت دی ہے۔

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى أَتْقَنُ۔

ابوالولید طیالسی، شعبہ۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازے پر انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ ان سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح تکبیریں کہا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے ابن مثنیٰ کی حدیث نسبتاً یاد ہے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

جنازے پر کیا پڑھے

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی اور فرمایا کہ یہ سنت ہے۔

ف۔ دیگر احادیث کی رو سے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا مسنون نہیں ہے بلکہ تکبیر اولیٰ کے بعد ثنا پڑھی جاتی ہے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے۔ ہاں اگر بطور دعا سورۂ فاتحہ پڑھ لی جائے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے لیکن نماز جنازہ میں اس صورت کا پڑھنا ضروری نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لیے دعا کرنا

۳۲۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد ابن سلمہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کرو۔

۳۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ.

علی بن شماخ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنازے پر کیسے نماز پڑھتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ کیا اس کے یاد ہونے پر جو آپ نے کہا؟ کہا ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے پہلے دونوں میں تلخ کلامی ہو گئی تھی۔ حضرت ابوہریرہ نے بتایا: اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے اسے پیدا کیا اور تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی اور تو نے اس کی روح قبض فرمائی اور تو اس کے چھپے اور ظاہر کاموں کو بہتر جانتا ہے ہم اس کی شفاعت کے لیے حاضر ہوئے ہیں اللہ! اس کو بخش دے۔

۳۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو دعا مانگتے ہوئے کہا۔ اے اللہ! بخش دے جو ہم میں سے زندہ ہیں اور جو وفات پا چکے اور جو چھوٹے ہیں اور جو عمر میں بڑے ہیں اور جو مرد ہیں اور جو عورتیں ہیں اور جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں۔ اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھنا اور جس کو تو ہم میں سے مارے تو اس کو اسلام پر وفات دینا اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔

صحیح

۳۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَمُّ

عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی، ولید، ابراہیم بن موسیٰ رازی، ولید، (عبدالرحمٰن کی حدیث زیادہ مکمل ہے) مروان بن جناح، یونس بن میسرہ بن حلبس سے روایت ہے کہ حضرت

قال نا مروان بن جناح عن يونس بن ميسرة ابن حلبس عن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك فقه فتنة القبر قال عبد الرحمن في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحمد اللهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم قال عبد الرحمن عن مروان بن جناح۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک کی میت پر ہمیں نماز پڑھائی۔ پس میں نے آپ کو دعا مانگتے ہوئے سنا۔ اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے پس اسے قبر کی آزمائش سے بچانا۔ عبد الرحمن نے کہا تیرے سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے۔ لہٰذا اسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچانا تو وفا اور حق والا ہے۔ اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما کیونکہ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ عبد الرحمن نے مروان بن جناح سے روایت کی ہے۔

باب الصلاة على القبر

قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۴۲۶- حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة ان امرأة سوداء او رجلا كان يقم المسجد ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فسأل عنه فقيل مات فقال الا اذنتموني به قال دلوني على قبره فدلوه فصلى عليه۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک کالے رنگ کی عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے نہ دیکھا تو اس کے متعلق پوچھا عرض کی گئی کہ وفات ہو گیا۔ فرمایا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ پھر فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے وہ بتا دی تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

باب الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك

مشرکوں کے شہر میں مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ

۱۴۲۷- حدثنا القعنبي قال قرأت على مالك بن انس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي في اليوم الذي مات فيه وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر اربع تكبيرات۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کی اسی روز لوگوں کو خبر دے دی جس روز انہوں نے وفات پائی اور آپ لوگوں کو لے کر ان کی نماز جنازہ کے لیے نکلے پس لوگ صف بستہ ہوئے اور آپ نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۴۲۸- حدثنا عباد بن موسى نا اسمعيل يعني ابن جعفر عن اسرائيل عن ابي اسحق عن ابي بردة عن ابيه قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننطلق الى ارض

ابو بردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ نجاشی نے کہا میں گواہی

النجاشي فذكره حديثه قال النجاشي أشهد أنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنه الذي بشر به عيسى بن مريم ولولا ما أنا فيه من الملك لأتيته حتى أحمل نعليه۔

دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم نے بشارت دی تھی اگر میں اپنی ملکی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کیا کرتا۔

ف۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا اسلام قبول کرنا مسلمانوں کے لئے بڑی تقویت کا باعث ہوا کہ ایسے نازک وقت میں بعض مسلمانوں کو محفوظ جائے پناہ مل گئی۔ کتنے مسلمان مرد و عورت حبشہ کی جانب ہجرت کر کے گئے تھے ان کی تعداد میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق ہجرت کرنے والے گیارہ مرد تھے۔ دوسرے قول کے مطابق بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں تیسرے قول کے مطابق عورتیں پانچ تھیں بہرحال ان میں سب سے پہلے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی جن کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں نوازش رسالت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ یہ ہجرت اعلان نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں ہوا۔ نجاشی اصحمہ نے مہاجرین کی خوب خاطر مدارات کی اور قریش کا جو وفد مسلمانوں کو واپس لینے کی غرض سے گیا تھا اسے ناکام و نامراد واپس کیا۔ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو بیوہ ہو چکی تھیں ان کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کر دیا اور مہر اپنے پاس سے ادا کیا۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجے۔ شاہ حبشہ نے عقیدت مندی و جانثاری کا پوری طرح حق ادا کیا تو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے وفات پانے پر صحابہ کرام کو ساتھ لے کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جو ایک طرف آپ کے خصائص سے ہے اور دوسری جانب آقا کی نادر مثال ہے کہ شفقت اور تعلق خاطر کی ایک تاریخی مثال قائم کر دی۔ ان کی شان کریمی کا محتاج کون نہیں ہے وہ خدا کرے کہ اس عصیاں شعار پر بھی رحمت دو عالم کا خاص لطف و کرم ہو جائے آمین۔

باب في جمع الموتى في قبر والقبر يعلم

ایک قبر میں کئی آدمی دفن کرنا اور قبر پر نشانی لگانا

١٢٢٩۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة ثنا سعيد بن سالم ثنا يحيى بن الفضل السجستاني ثنا حاتم يعني ابن إسماعيل بمعناه عن كثير بن زيد المدني عن المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون أخرج بجنازته فدفن فأمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا أن يأتيه بحجر فلم يستطع حمله فقام إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسر عن ذراعيه قال كثير قال المطلب قال

عبد الوہاب بن نجدہ، سعید بن سالم، یحییٰ بن فضل سجستانی، حاتم بن اسمٰعیل، کثیر بن زید مدنی سے روایت ہے کہ حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب حضرت عثمان بن مظعون نے وفات پائی تو ان کا جنازہ دفن کرنے کے لیے نکالا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک پتھر لانے کا حکم فرمایا وہ اسے اٹھا نہ سکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اس کے پاس تشریف لے گئے اور آستینیں چڑھانے لگے۔ کثیر کا بیان ہے کہ مطلب نے فرمایا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجھے یہ حدیث بتائی

الَّذِي يُخْبِرُنِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي۔

انھوں نے فرمایا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک کلائیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ نے آستینیں چڑھائیں۔ پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھایا اور ان کے سر کے پاس رکھ دیا۔ اور آپ نے فرمایا اس سے قبر پہچانی جاتی ہے کہ میرا بھائی ہے اور میرے گھر والوں میں سے جو فوت ہوگا اسے ان کے پاس دفن کروں گا۔

پارہ ——— ۲۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذَلِكَ الْمَكَانَ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا۔

گورکن مردے کی ہڈی پائے تو کیا اس جگہ قبر نہ کھودے

عمرہ بنت عبدالرحمان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مرے کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی توڑی جائے۔

بَابٌ فِي اللَّحْدِ۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

لحد کا بیان

اسحاق بن اسمٰعیل، حکام بن سلم، علی بن عبدالاعلیٰ، اُن کے والد ماجد، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے لیے لحد ہے اور ہمارے سوا دوسرے لوگوں کے لیے شق ہے۔

بَابٌ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ غَسَّلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ وَقَالَ وَحَدَّثَنِي مَرْحَبٌ أَوِ ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّهُمْ أَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ إِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ أَهْلُهُ۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

کتنے آدمی قبر میں داخل ہوں

اسمٰعیل بن ابوخالد نے عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت علی، حضرت فضل اور حضرت اسامہ بن زید نے غسل دیا اور یہی آپ کی قبر انور میں داخل ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے مرحب یا ابن ابو مرحب نے حدیث بیان کی کہ یہ داخل ہوئے اور ان کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت علی نے فرمایا۔ ہر آدمی سے قریب اس کے گھر والے ہی ہیں۔

محمد بن صباح بن سفیان، سفیان، ابن ابوخالد، شعبی نے ابو مرحب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی

الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةً۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر میں اترے تھے، راوی کا بیان ہے کہ گویا میں ان چاروں حضرات کو دیکھ رہا ہوں۔ ف

ف۔ جس طرح حضرت ابو مرحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ کَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةً۔ گویا میں اب بھی ان چاروں حضرات کو دیکھ رہا ہوں، اسی طرح احادیث طیبہ میں متعدد واقعات آئے ہیں، جن میں کئی صحابۂ کرام نے فرمایا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فلاں ادا یا خوبی کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں اپنی مثال آپ تھے وہاں انہیں آپ کی ذاتِ مقدسہ سے بے پناہ محبت تھی اور وہ حضرات گویا آپ پر پروانہ وار نثار تھے، جس کے باعث انہوں نے وہ مقام پایا جو دوسرے لوگوں کو سعیٔ بسیار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا کہ انسانوں کی سربلندی کا راز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہوئے آپ کی پیروی کرنے میں مضمر ہے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (۳: ۳۱)

اے محبوب! تم فرما دو، لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ اسی شخص سے محبت کرتا ہے جو اس کے محبوب کی پیروی کرے، اسی کے گناہ معاف فرماتا ہے اور مغفرت و رحمت سے اسی کو نوازتا ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ پیروی کے لیے شرط ہے کہ آپ پر ایمان لایا ہو، تمام انسانوں سے زیادہ آپ کی محبت دل میں رکھتا ہو اور ساری مخلوق سے زیادہ آپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہو۔ اگر کوئی گستاخِ رسول یا کفر و شرک کرنے والا آپ کی ظاہری پیروی کرتا ہوا بھی نظر آئے تو وہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی غیر مسلم نماز پڑھتا ہے یا روزے رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کی سچی محبت اور اتباع نصیب فرمائے، آمین۔

بَابُ كَيْفَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ.

میت کو قبر میں کس طرح داخل کرنا چاہیے

۱۲۳۴ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ۔

شعبہ سے روایت ہے کہ ابو اسحاق نے فرمایا، حارث نے وصیت کی کہ ان کے جنازے کی نماز عبداللہ بن یزید پڑھائیں پس انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر پیروں کی جانب سے ان کو قبر میں داخل کیا۔ اور فرمایا کہ سنت یہی ہے۔

بَابُ كَيْفَ يَجْلِسُ عِنْدَ الْقَبْرِ.

قبر کے پاس کس طرح بیٹھے؟

۱۲۳۵ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ

منہال بن عمرو نے زاذان سے روایت کی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک آدمی کے جنازے پر نکلے۔ جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو لحد ابھی کھودی نہیں گئی تھی۔

رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ.

پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلے کی جانب بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ.

قبر میں رکھتے وقت میت کیلئے کیا دعا مانگے!

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

محمد بن کثیر، مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ، ابو الصدیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق۔ یہ الفاظ حدیث مسلم بن ابراہیم کے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ.

جس کا قرابت دار مشرک مر جائے

١٣٢٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي.

ناجیہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کا بوڑھا چچا گمراہی کی حالت میں فوت ہو گیا۔ فرمایا جاؤ اور اپنے والد کو دفن کر آؤ۔ پھر میرے پاس آنے تک کوئی اور کام نہ کرنا۔ پس میں نے جا کر انہیں دفن کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا پس میں نے غسل کیا اور آپ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ ف

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا ابو طالب کے متعلق اس حدیث اور بعض دیگر احادیث صحیحہ سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ انہوں نے آخری دم تک اسلام قبول نہیں کیا تھا اگرچہ کتب تواریخ و سیر میں ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت و تعریف کرنا مذکور ہے لیکن قابل اعتماد طریقے سے ایمان لانے اسلام قبول کرنے کا ذکر منقول نہیں۔ بعض حضرات کمزور دلائل کے سہارے ابو طالب کو مومن ثابت کرنے پر زور لگانے میں آج کل مصروف نظر آتے ہیں۔ جن کے پلے قطعی دلیل تو کتاب و سنت سے ایک بھی نہیں لیکن محقق کہلانے کی شان اور روافض کو خوش کرنے کی آڑ میں انہیں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ وہ حضرات جو عقیدہ چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایک اختلافی مسئلے میں اہل حق کا خلاف کر کے اہلسنت و جماعت میں افتراق و انتشار پیدا کرنا مناسب نہیں۔ گمراہ گروں بد مذہبوں کے مقابلے پر اپنے تحقیقی ذوق کو کام میں لائیں تو ہم خرما و ہم ثواب پائیں۔ یہ کیسا انصاف ہے کہ اکابر خلف و سلف کا منہ چڑائیں اور اپنی تحقیق کی گاڑی چلائیں۔

میں اس عارفانہ تجاہل کے صدقے!
ہر اک دل کو چھپا مرا دل سمجھ کے

چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنے رسالہ مبارکہ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب میں تین آیات، ایک سو اٹھارہ احادیث اور انتیس صحابہ کرام و تابعین عظام و علمائے اعلام کے ایک سو چالیس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی ہے کہ نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب آخری وقت تک دولت اسلام و ایمان سے بہرہ ور نہیں ہوئے تھے۔ اس مبارک رسالے میں تفسیر، حدیث، شروح حدیث، فقہ، سیر، عقائد و اصول وغیرہ کی ایک سو تیس کتب سے وہ تحقیق پیش کی ہے کہ منصف مزاج کے لیے ان سے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ رہی ضد ہٹ دھرمی اور اخلاق سے عاری اختلاف کی بات تو کون کسی کا منہ بند کر سکتا ہے۔ اور کس کے قلم پر اس کج فہمی کے دور میں پہرہ بٹھایا جا سکتا ہے۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

باب في تعميق القبر

١٤٣٨ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي أن سليمان بن المغيرة حدثهم عن حميد يعني ابن هلال عن هشام بن عامر قال جاءت الأنصار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد فقالوا أصابنا قرح وجهد فكيف تأمرنا قال احفروا وأوسعوا واجعلوا الرجلين والثلاثة في القبر قيل فأيهم يقدم قال أكثرهم قرآنا قال أصيب أبي يومئذ عامر بين اثنين أو قال واحد.

قبر گہری کا بیان

حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، غزوۂ احد کے روز انصار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اگرچہ ہم زخمی اور تھکے ماندے ہیں۔ لیکن آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ قبریں کھودو اور گہری رکھنا اور ایک قبر میں دو تین آدمی رکھنا۔ عرض کی گئی کہ آگے کس کو رکھیں؟ فرمایا جو زیادہ قرآن مجید جانتا ہو۔ راوی (ہشام بن عامر) کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد حضرت عامر اسی روز شہید ہوئے اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن کیے گئے۔

١٤٣٩ - حدثنا أبو صالح يعني الأنطاكي أنا أبو إسحق يعني الفزاري عن الثوري عن أيوب عن حميد بن هلال بإسناده ومعناه زاد فيه وأعمقوا.

ابو صالح انطاکی، ابو اسحاق فزاری، ثوری، ایوب نے حمید بن ہلال سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اسے گہری رکھا کرو۔

١٤٤٠ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا جرير نا حميد يعني ابن هلال عن سعد بن هشام بن عامر بهذا.

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر، حمید ابن ہلال نے سعد بن ہشام بن عامر سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

باب في تسوية القبر

١٤٤١ - حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان نا حبيب بن أبي ثابت عن أبي وائل عن أبي الهياج الأسدي قال بعثني علي قال أبعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه

قبر کو مساوی کرنا

ابو وائل نے ابو ہیاج اسدی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بھیجتے ہوئے فرمایا، میں تمہیں اسی کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ میں کسی بلند قبر کو نہ چھوڑوں مگر اسے برابر کر دوں

وسلم أن لا أدع قبرا مشرفا إلا سويته ولا تمثالا إلا طمسته.

اور کسی تصویر کو نہ چھوڑوں مگر اسے مٹا دوں۔

[illegible] حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح قال ثنا ابن وهب حدثني عمرو بن الحارث أن أبا علي الهمداني حدثه قال كنا عند فضالة بن عبيد برودس من أرض الروم فتوفي صاحب لنا فأمر فضالة بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بتسويتها قال أبو داود رودس جزيرة في البحر.

عمرو بن حارث نے ابو علی ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ہم سر زمین روم کے جزیرہ رودس میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھے چنانچہ وہاں ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ نے اس کی قبر کے لیے حکم فرمایا پس وہ ہموار کی گئی پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہیں ہموار رکھنے کا حکم فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ رودس ایک سمندری جزیرہ ہے (یعنی سمندر میں خشکی کا قطعہ زمین)

[illegible] حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن أبي فديك أخبرني عمرو بن عثمان بن هانئ عن القاسم قال دخلت على عائشة فقلت يا أمه اكشفي لي عن قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه رضي الله عنهما فكشفت لي عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء قال أبو علي يقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدم وأبو بكر عند رأسه وعمر عند رجليه رأسه عند رجلي رسول الله صلى الله عليه وسلم.

عمرو بن عثمان بن ہانی نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا اماں جان! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کھول دیجئے اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھول دیں جو نہ بلند تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی اور ان کے اوپر میدان کی سرخ کنکریاں بچھائی ہوئی تھیں۔ ابو علی نے فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق آپ کے سر مبارک کے پاس ہیں اور حضرت عمر فاروق آپ کے قدموں میں، ان کا سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں ہے۔ ف

ف۔ سبحان اللہ! سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کیسے عدیم المثال ساتھی ہے کہ زندگی بھر رفاقت کا حق ادا کرتے رہے اور دنیا کو خیرباد کہتے ہی رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں آرام فرما ہو گئے۔ جہاں انبیائے کرام کی ساری مقدس جماعت میں بھی آخر الزمان سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جواب نہیں وہاں سارے انبیائے کرام کے ساتھیوں میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا بھی جواب نہیں ہے کہ ظاہری و باطنی رفاقت کا نرالا ہی ریکارڈ قائم کر دکھایا ہے۔

باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف

لوٹتے وقت قبر کے پاس میت کی بخشش کے لیے دعا کرنا

[illegible] حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي

عبداللہ بن بحیر نے ہانی مولیٰ عثمان سے روایت کی ہے کہ

ثنا ھشام عن عبد اللہ بن بحیر عن ھانئ مولی عثمان عن عثمان بن عفان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم وسلوا لہ بالتثبیت فانہ الآن یسئل قال ابو داؤد بحیر بن ریسان۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرکے فارغ ہو جاتے تو وہاں کھڑے ہو کر فرماتے۔ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو کیونکہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بحیر بن ریسان نے روایت کیا ہے۔

باب کراھیۃ الذبح عند القبر۔

قبر کے پاس ذبح کرنا مکروہ ہے

۱۴۲۵ – حدثنا یحیی بن موسی البلخی نا عبد الرزاق انا معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عقر فی الاسلام قال عبد الرزاق کانوا یعقرون عند القبر یعنی بقرۃ او شیئا۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں عقر نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں لوگ قبر کے پاس گائے یا کوئی اور جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

باب الصلوۃ علی القبر بعد حین۔

ایک مدت بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۴۲۶ – حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلوتہ علی المیت ثم انصرف۔

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور آپ نے شہدائے اُحد پر نماز پڑھی جیسے میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے اور پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۴۲۷ – حدثنا الحسن بن علی نا یحیی بن آدم نا ابن المبارک عن حیوۃ بن شریح عن ابن ابی حبیب بھذا الحدیث قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء والاموات۔

حیوۃ بن شریح نے یزید بن ابی حبیب سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد پر آٹھ سال بعد بھی نماز پڑھی۔ جیسے آپ زندوں اور مُردوں تمام حضرات سے رخصت ہو رہے تھے۔

باب البناء علی المیت۔

قبر پر عمارت بنانا

۱۴۲۸ – حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابرا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقعد علی القبر

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبر پر بیٹھنے، اُسے پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

وَاَنْ يُقَصَّصَ وَيُبْنٰى عَلَيْهِ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ عُثْمَانُ اَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَوْ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيْثِهِ اَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ حَرْفُ وَاَنْ۔

سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان نے اَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ کہا ہے۔ سلیمان بن موسیٰ نے اَوْ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ بھی کہا ہے لیکن مسدد نے اپنی حدیث میں اَوْ يُزَادُ عَلَيْهِ کا ذکر کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث مسدد میں وَاَنْ کا لفظ مجھ پر مخفی رہا۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُوْدِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ نَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے چنگاری پر بیٹھے کہ اس کے کپڑے جل جائیں اور وہ جلد تک جا پہنچے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن یزید، جابر، بسر بن عبیداللہ، حضرت واثلہ بن اسقع نے حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبروں پر خواہ وہ کسی کی ہوں نہ بیٹھا کرو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔

بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي النَّعْلِ

جوتے پہن کر قبروں کے درمیان میں چلنا

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ نَا الْاَسْوَدُ ابْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوْسِيِّ عَنْ

بشیر بن نہیک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت بشیر سے روایت کی ہے جن کا نام دورِ جاہلیت میں زحم بن معبد

بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمَ بْنَ مَعْبَدٍ فَهَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ زَحْمٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا وَحَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا۔

تھا۔ یہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ زحم۔ فرمایا بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔ ان کا بیان ہے کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہ بڑی بھلائی (اسلام) کے آنے سے پہلے ہی چلے گئے۔ پھر آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے بہت بڑی بھلائی کو پا لیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو ایک آدمی جوتے پہن کر قبرستان میں چل رہا تھا۔ فرمایا اے جوتوں والے! تم پر افسوس ہے، اپنے جوتے اتار لو۔ اُس آدمی نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ لہٰذا جوتے اتار دیئے اور انہیں پھینک دیا۔ ف

ف۔ قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلنے میں مسلمان مردوں کا استخفاف ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر قبروں کے درمیان سے گزرنے والے کو ٹوکا۔ یہ احترام مسلم کے باعث ہے۔ جائے غور ہے کہ جب مسلمانوں کے قبرستان کا یہ احترام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کروایا اور بتایا تو مساجد کا احترام تو قبرستانوں سے بدرجہا زیادہ ہے لہٰذا جو بے ادب لوگ جوتے پہن کر مساجد میں جانے اور جوتے پہن کر مساجد میں نماز پڑھنے کو جائز بتاتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں، تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا رہتا ہے۔ ف

ف۔ سماع موتیٰ کا مسئلہ اجماعی ہے جس میں صرف معتزلہ اختلاف کرتے تھے اور ابن حزم ظاہری المذہب (المتوفی ۴۵۶ھ) نے سب سے پہلے اس میں اہل حق سے اختلاف کیا۔ موجودہ زمانے میں انبیائے کرام و اولیائے عظام کے گستاخوں نے بھی اہلسنت و جماعت سے اس مسئلے میں اختلاف کرنا ضروری سمجھا کیونکہ مقربین بارگاہ الٰہیہ کے خصائص کا انکار کرنا ان کے دین کا رکن اول ہے جس کی خاطر سماع موتیٰ کا انکار کرنا راستہ نکالنے میں مددگار نظر آیا۔ جب کہ اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ ہے کہ برزخی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ ہر مومن و کافر کو ایک گونہ حیات عطا فرماتا ہے جس سے اس کے جسم و روح میں کسی قدر تعلق پیدا

فرما دیتا ہے جس سے انہیں علم و ادراک و سماع حاصل ہوتا ہے اور جس کے باعث وہ قبر یا جس مقام میں رہے، عذاب و ثواب پاتا ہے۔ شہداء اور دیگر مقربین بارگاہ الٰہیہ کی برزخی زندگی دنیاوی زندگی سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں ان کے لیے بَلْ اَحْیَاءٌ فرمایا گیا ہے اور حضرات انبیائے کرام کی دنیاوی اور اخروی زندگی میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہوتا کہ ان کی دنیاوی زندگی کے تقاضے ختم ہو گئے اور وہ عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔

سماع موتیٰ کے اثبات اور منکرین کے تمام فرسودہ دلائل کو تارِ عنکبوت دکھاتے ہوئے چودھویں صدی کے مجدد برحق اور اپنے دور میں سرمایۂ ملت کی نگہبانی کرنے والے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء نے ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء میں حیات الموات فی بیان سماع الاموات کے تاریخی نام سے ایک رسالہ لکھا اور چار سو پچاس نصوص سے مسئلے کو ایسا ثابت و مبرہن فرمایا کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ مانعِ مسائل وغیرہ نے جتنے فلک بوس محل تعمیر کر کے شور مچایا ہوا تھا سب کی اینٹ سے اینٹ بجا کر زیر زمین دفن کر دیا۔ یہ ایمان افروز رسالہ تین مقاصد پر مشتمل ہے۔ مقصد دوم میں ساٹھ احادیث مطہرہ پیش کیں، جن کے مفادات کا اجمالی خاکہ یہ ہے:۔

۱۔ اکیس احادیث ایسی پیش کیں جن سے ثابت ہے کہ موت کے بعد بھی روح اور صفات و افعالِ روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔
۲۔ دس حدیثیں اس امر پر دلالت کرنے والی ہیں کہ احیاء نے اہل قبور سے حیا کی۔
۳۔ چار احادیث ایسی کہ زندوں کے کسی پاس بیٹھنے سے اہل قبور کا جی بہلتا ہے۔
۴۔ آٹھ احادیث اس امر پر دال کہ زندوں کی بے اعتدالی سے مُردوں کو اذیت پہنچتی ہے۔
۵۔ تیرہ احادیث سے ثابت کیا کہ زیارت کرنے والوں کو اہل قبور پہچانتے ہیں، ان کا سلام و کلام سنتے اور جواب دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ زندوں کے جوتوں کی آہٹ تک سنتے ہیں۔
۶۔ چھ احادیث ایسی جن میں کفار مقتولین بدر سے کلام کرنا اور ان کا سننا مصرح۔
۷۔ چار احادیث متعلقہ تلقین میت پیش فرمائیں۔
۸۔ چار حدیثیں ایسی جن سے واضح ہوا کہ صحابہ کرام نے اہل قبور سے کلام و خطاب فرمایا۔

مجدد دین و ملت نے مقصد سوم کے اندر تین سو پانچ اقوال پیش فرمائے اور تکرر کے فائدہ زائد ہیں۔ تین مزید ذکر ہوئے یوں جملہ تین سو آٹھ اقوال سے واضح و مبرہن کیا کہ سماع موتیٰ کے بارے میں امت محمدیہ کا شروع سے آج تک کیا عقیدہ رہا ہے۔ ان اقوال کے مفادات کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ایک سو پچاس اقوال سے موتیٰ کے علم و سمع و بصر کا صریح اثبات۔
۲۔ پانچ اقوال اس بارے میں کہ بعد وصال بھی اولیاء کی کرامتیں باقی رہتی ہیں۔
۳۔ پندرہ اقوال ایسے کہ اولیاء اللہ بعد وصال بھی تصرف فرماتے ہیں۔
۴۔ چوراسی اقوال اس بارے میں کہ رحلت کے بعد بھی اولیائے کرام نزدیک و دور سے مدد کرتے ہیں۔
۵۔ بیالیس اقوال میں اس امر کی تصریح کہ بوقت حاجت اولیاء اللہ کو پکارنا، اُن سے مدد چاہنا جائز ہے۔
۶۔ تیرہ اقوال اس سلسلے میں کہ حضرات اولیاء اللہ کو بعد وصال بھی دیکھنے سننے میں نزدیک و دور یکساں ہے۔

بعض منکرین سماع موتیٰ نے معتزلہ وغیرہ کی پیروی کرتے ہوئے تفہیم المسائل، مائۃ مسائل اور سراج الایمان وغیرہ کے ذریعے مشرکین کا سہارا لیا جس سے اپنا موقف ثابت بتانا اور کم علم لوگوں کو بہکانا شروع کیا۔ تو امام اہلسنت نے ۱۳۰۵ھ میں حیات الموات کا تتمہ لکھا اور اسے الوفاق المتین بین سماع الدفین وجواب الیمین کا تاریخی نام دیا۔ اس میں پانچ مقدمات بارہ دلائل اور پچیس شواہد سے واضح کیا کہ مشرکین کو منکرین سماع موتیٰ سے دور کا بھی تعلق نہیں اور ثابت کر دکھایا کہ بفضلہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت ہی کا مذہب آیات محکمہ، سنت ثابتہ اور تعامل مسلمین سے پوری مطابقت رکھتا ہے۔ انصاف پسند حضرات کو رسالہ حیات الموات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ ویسے ہدایت کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

باب ۱۱۹ في تحويل الميت من موضعه للأمر يحدث۔

میت کو اس کی قبر سے ضرورتاً دوسری جگہ منتقل کرنا

۱۲۵۵۔ حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد ابن زيد عن سعيد بن يزيد أبي مسلمة عن أبي نضرة عن جابر قال دفن مع أبي رجل فكان في نفسي من ذلك حاجة فأخرجته بعد ستة أشهر فما أنكرت منه شيئا إلا شعيرات كن في لحيته مما يلي الأرض۔

ابو مسلمہ نے ابو نضرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد ماجد کو ایک اور آدمی کے ساتھ دفن کیا گیا تھا تو میرے دل میں ایک تمنا کروٹیں لے رہی تھی، پس میں نے انہیں اپنے والد ماجد کو چھ ماہ بعد وہاں سے نکال لیا۔ ان کی کسی چیز میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا تھا سوائے داڑھی کے چند بالوں کے جو زمین سے لگے ہوئے تھے۔ ف

ف۔ سبحان اللہ! یہ قرآن مجید کی صداقت وحقانیت کے شواہد ہیں۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ شہداء کو نہ زبان سے مردے کہو اور نہ دل میں مردے خیال کرو کیونکہ وہ تو زندہ ہیں اور ان کی زندگی کا تمہیں شعور نہیں ہے۔

باب ۱۲۰ في الثناء على الميت۔

میت کی تعریف کرنے کا بیان

۱۲۵۶۔ حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن إبراهيم بن عامر عن عامر بن سعد عن أبي هريرة قال مروا على رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال وجبت ثم قال إن بعضكم على بعض شهيد۔

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ ایک جنازے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور اچھے لفظوں میں اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرے جنازے کو لے کر گزرے تو برے لفظوں میں اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر فرمایا: بیشک تم ایک دوسرے پر گواہ ہو۔

باب ۱۲۱ في زيارة القبور

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

۱۲۵۷۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري ثنا محمد بن عبيد عن يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قبر أمه فبكى وأبكى من حوله فقال استأذنت ربي تعالى على

یزید بن کیسان نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر گئے تو رو پڑے اور جو آپ کے گرد تھے انہیں بھی رلایا۔ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لیے استغفار کرنے کی اجازت مانگی تھی لیکن مجھے اجازت نہ بخشی، پس

أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذَنْتُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْمَوْتِ۔

میں نے اجازت مانگی کہ ان کی قبر کی زیارت کر لوں تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس قبروں کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ ان سے موت یاد آجاتی ہے۔

١٢٥٨ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ ان کی زیارت کرنا باعث عبرت ہے۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ

عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

١٢٥٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

محمد بن جحادہ نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی، انہیں مسجدیں بنانے والی اور ان پر چراغ جلانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالْقُبُورِ

قبروں کے پاس سے گزرے تو کیا کہے؟

١٢٦٠ ـ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ۔

علاء بن عبد الرحمن کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تو فرمایا۔ اے اہل ایمان کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد زندوں کی طرح سنتے اور زیارت کے لیے آنے والوں کو پہچانتے ہیں ورنہ اُن سے سلام و کلام کرنا کیسا؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کی بات بھی نہیں کیونکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی ایسا ہی کہنے کا دوسری احادیث میں حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

١٢٦١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ دی تھی جس سے وہ مر گیا اور حالت احرام میں تھا۔ فرمایا کہ اس کے دونوں

مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ خَمْسُ سُنَنٍ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ أَيْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ أَيْ إِنَّ فِي الْغَسَلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

کپڑوں کا کفن دے دو نیز بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور اس کا سر نہ چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں۔ اس کے دونوں کپڑوں کا کفن دو یعنی میت کے دونوں کپڑوں کا۔ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو یعنی ہر ایک کے غسل میں بیری کے پتے ڈالے جائیں۔ اس کے سر کو نہ چھپایا جائے۔ اسے خوشبو نہ لگانا نیز کفن اس کے کل مال سے دیا جائے۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْهِ وَقَالَ عَمْرٌو ثَوْبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَيُّوبُ فِي ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي ثَوْبَيْهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحْدَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اسے دو کپڑوں کا کفن دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلیمان نے ایوب سے دو کپڑے روایت کیے ہیں اور ابن عبید نے ایوب سے روایت کی ہے کہ دو کپڑوں میں۔ عمرو نے کہا کہ اس کے دونوں کپڑوں میں۔ اکیلے سلیمان نے کہا ہے کہ اسے خوشبو نہ لگانا۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ۔

مسدد، حماد، ایوب، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مثل سلیمان کی طرح روایت کی کہ دو کپڑوں میں۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَعَصَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

آخِرُ كِتَابِ الْجَنَائِزِ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک محرم کی اس کی اونٹنی نے گردن توڑ دی اور اسے جان سے مار ڈالا۔ پس اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے غسل اور کفن دو لیکن اس کا سر نہ ڈھانپ دینا اور اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ کتاب الجنائز ختم ہوئی۔

اول كتاب الأيمان والنذور

قسم اور نذر کا بیان

باب ۲۲ التغليظ في اليمين الفاجرة

۱۲۶۵۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال نا يزيد بن هارون قال أخبرنا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن عمران بن حصين قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين مصبورة كاذبا فليتبوأ بوجهه مقعده من النار۔

جھوٹی قسم کھانے کا عذاب

محمد بن صباح بزاز، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مقدمہ میں دیدہ دانستہ جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

باب ۲۳ في من حلف ليقتطع بها مالا

۱۲۶۶۔ حدثنا محمد بن عيسى و هناد بن السري المعنى قالا نا أبو معاوية قال نا الأعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين هو فيها فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان فقال الأشعث في والله كان ذلك كان بيني و بين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم ألك بينة قلت لا فقال لليهودي احلف قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا إلى آخر الآية۔

کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم کھانا

شقیق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حلف اٹھائے اور جو اپنی قسم میں جھوٹا ہو تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر سکے تو خدا کے حضور جب حاضر ہو گا تو وہ اس پر غضبناک ہو گا۔ حضرت اشعث نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ میرے متعلق ہے کیونکہ میرا ایک یہودی کے ساتھ زمین پر جھگڑا تھا۔ اس نے مجھے دینے سے انکار کر دیا تو میں اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا کوئی گواہ ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایسی حالات میں تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو بیچ دیتے ہیں تھوڑی سی دنیاوی مال کے بدلے۔ (۳: ۷۷)

۱۲۶۷۔ حدثنا محمود بن خالد قال نا الفريابي قال نا الحارث بن سليمان قال حدثني كردوس عن الأشعث بن قيس أن رجلا من كندة ورجلا من حضرموت اختصما

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کندہ کے ایک شخص اور حضرموت کے ایک شخص نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جو یمن کی زمین کے متعلق تھا۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری زمین اس کے باپ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ.

نے چھین لی تھی جواب اس کے قبضے میں ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی شہادت ہے؟ عرض کی کہ نہیں لیکن میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ یقیناً یہ زمین میری ہے جو اس کے باپ نے غصب کر لی تھی۔ پس کندی بھی قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھا کر کسی کا مال ہڑپ کرے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو اس کے ہاتھ بیکار ہوں گے۔ پس کندی نے کہا کہ یہ زمین اس کی ہے۔

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ.

علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرموت سے اور ایک کندہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے آبائی تھی۔ کندی نے کہا کہ وہ زمین میرے قبضے میں ہے۔ میں اس میں کاشتکاری کرتا ہوں لہٰذا اِن کا اس زمین میں کوئی حق نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس شہادت ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے مقابلے پر دوسرے کی قسم ہوگی۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ یہ جھوٹے ہیں۔ قسم کھانے میں یہ نڈر ہیں کہ کوئی پیرہیز حائل نہیں ہوتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں، وہ قسم کھانے کے لیے چل دیئے۔ جب پیٹھ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے ایسے مال پر قسم کھائی کہ اُسے ناحق کھائے تو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ ایسے شخص سے اعراض فرمائے گا۔

بَابُ ٢٧ - مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منبرِ رسول کے پاس جھوٹی قسم کھانا گناہِ عظیم ہے۔

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ

آلِ کثیر بن الصلت کے فرد عبداللہ بن نسطاس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هٰذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

جو میرے منبر کے پاس قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو خواہ وہ ایک تر مسواک پر کھائی ہو مگر وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے یا اس کے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

بَابُ ۲۳۸ اَلْيَمِينُ بِغَيْرِ اللهِ۔

اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ۔

حمید بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلف اٹھایا اور اپنے حلف میں کہا کہ لات کی قسم تو اُسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اُسے چاہیے کہ کوئی چیز خیرات کرے۔

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم نہ کھایا کرو اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور قسم نہ کھایا کرو مگر اللہ کی اور اللہ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر جب کہ تم سچے ہو۔

بَابُ ۲۳۹ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْآبَاءِ۔

آباؤ اجداد کی قسم کھانا منع ہے

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَسْكُتْ۔

حضرت ابن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ملے جب کہ وہ سواروں کے ساتھ تھے اور اپنے باپ کی قسم کھاتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ جس کو قسم کھانی پڑے تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَعْنَاهُ

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر حسبِ مذکورہ حدیث کی طرح الا آبائکم تک روایت کی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا ہے

إِلَّا بِآبَائِكُمْ. زَادَ قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

خدا کی قسم میں نے ان کی کبھی اصالۃً یا حکایتًا بھی قسم نہیں کھائی۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا إِدْرِيسُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ.

سعید بن ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر نے اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے مشرکوں جیسا کام کیا۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ.

سلیمان بن داؤد عتکی، اسمٰعیل بن جعفر مدنی، ابو سہیل نافع بن مالک، عامر، ان کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یعنی اعرابی کے قصے والی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نجات پا گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے، جنت میں داخل ہو گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔

بَابٌ كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْأَمَانَةِ.

امانت کی قسم کھانا منع ہے

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نَا زُهَيْرٌ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا.

احمد بن یونس، زہیر، ولید بن ثعلبہ طائی، ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْأَيْمَانِ.

قسم میں پہلو نکال کر بچنا

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ. قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُمَا وَاحِدٌ عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ.

عباد بن ابو صالح کے والد ماجد ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری قسم کی صحت اس پر موقوف ہے کہ تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے۔ مسدد کا بیان ہے کہ یہ حدیث بصیغۂ خبر مجھے عبد اللہ بن ابو صالح سے پہنچی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد بن ابو صالح اور عبد اللہ بن ابو صالح یہ دونوں ایک ہیں (یعنی ایک شخص کے دو نام ہیں)

١٢٧٨- حدثنا عمرو بن محمد الناقد نا أبو أحمد الزبيري قال نا إسرائيل عن إبراهيم بن عبد الأعلى عن جدته عن أبيها سويد بن حنظلة قال خرجنا نريد رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا وائل بن حجر فأخذه عدو له فتحرج القوم أن يحلفوا وحلفت أنه أخي فخلى سبيله فأتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته أن القوم تحرجوا أن يحلفوا وحلفت أنه أخي قال صدقت المسلم أخو المسلم.

ابراہیم بن عبدالاعلیٰ کی دادی جان سے ان کے والد محترم حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے ارادے سے نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر تھے۔ انہیں [illegible] اُن کے دشمن نے پکڑ لیا۔ پس لوگوں نے قسم کھانے سے گریز کیا لیکن میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ پس اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی کہ دوسرے لوگوں نے قسم کھانے سے کنی کترائی لیکن میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ف

ف۔ جب تک مسلمانوں نے ہادیٔ برحق کے پڑھائے ہوئے اس سبق کو یاد رکھا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو پوری دنیا سے اپنی عظمت منواتے رہے اور آج جب کہ ہم ایک دوسرے کے لیے بلائے ناگہانی بن گئے تو اس کا نتیجہ بھی نگاہوں کے سامنے ہے کہ اقوام عالم کی نگاہوں میں مسلمان تضحیک بن کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق بھی اسی کے لیے دعا گو ہوئے تھے

ہاں دکھادے یا الٰہی پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

باب ما جاء في الحلف بالبراءة ومن ملة غير الإسلام.

اسلام کے سوا کسی ملت سے بری ہونے کی قسم کھانا

١٢٧٩- حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع نا معاوية بن سلام عن يحيى بن أبي كثير قال أخبرني أبو قلابة أن ثابت بن الضحاك أخبره أنه بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حلف بملة غير ملة الإسلام كاذبا فهو كما قال ومن قتل نفسه بشيء عذب به يوم القيامة وليس على رجل نذر فيما لا يملكه.

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین وملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو قیامت کے روز وہ اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔

١٢٨٠- حدثنا أحمد بن حنبل نا زيد بن الحباب نا حسين يعني ابن واقد حدثني عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ میں اسلام سے دور ہوں، اگر وہ جھوٹا ہے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

تو اپنے کہنے کے مطابق ہی ہوا اور اگر سچا ہے تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ واپس نہیں لوٹے گا۔

بَابٌ ٣٢ – الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتَأَدَّمَ

جو قسم کھائے کہ سالن نہیں کھائے گا

١٢٨١ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا يَحْيَى ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ۔

محمد بن عیسیٰ، یحییٰ بن العلاء، محمد بن یحییٰ، حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے روٹی کے ٹکڑے پر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

١٢٨٢ – حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ مِثْلَهُ۔

ہارون بن عبداللہ، عمر بن حفص، اُن کے والد ماجد، محمد بن ابی یحییٰ، یزید اعور نے حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

بَابٌ ٣٣ – الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْيَمِينِ

قسم میں ان شاء اللہ کہنا

١٢٨٣ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا، جو کسی بات پر قسم کھائے اور ان شاء اللہ کہے تو اُس نے استثناء کر لیا۔

١٢٨٤ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ۔

محمد بن عیسیٰ اور مسدد، عبدالوارث، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے قسم کھاتے ہوئے استثناء کر لیا تو چاہے رجوع کرے اور چاہے ترک کرے، قسم نہیں ٹوٹے گی۔

بَابٌ ٣٤ – مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قسم کھایا کرتے تھے؟

١٢٨٥ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ

موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذَا الْيَمِيْنِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

اکثر یوں قسم کھایا کرتے۔ قسم ہے اُس ذات کی جو دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

١٢٨٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا وَكِيْعٌ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ۔

عاصم بن شمیخ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قسم میں تاکید منظور ہوتی تو فرماتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو القاسم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

١٢٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ رِزْمَةَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ يَقُوْلُ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

محمد بن عبد العزیز بن ابو رزمہ، زید بن ابو حباب، محمد بن ہلال کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی بات پر قسم کھاتے تو فرمایا کرتے۔ نہیں اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

١٢٨٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْحِزَامِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيْهِ اَيْضًا الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ اَنَّ لَقِيْطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيْطٌ فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُ اِلٰهِكَ۔

حسن بن علی، ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن مغیرہ حزامی، عبد الرحمٰن بن عیاش سمعی انصاری، دلہم بن اسود بن عبد اللہ بن حاجب بن عامر بن منتفق عقیلی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دلہم کا بیان ہے کہ اسی طرح یہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود بن عبد اللہ نے عاصم بن لقیط کے واسطے سے کہ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت لقیط کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر باقی حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے معبود کی قسم۔

بَابُ الْحِنْثِ اِذَا كَانَ خَيْرًا۔

بھلائی کی وجہ سے قسم توڑ دینا

١٢٨٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ نَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک خدا کی قسم، اگر اللہ نے چاہا اور

النبي صلى الله عليه وسلم قال إني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا كفرت يميني وأتيت الذي هو خير أو قال أتيت الذي هو خير وكفرت يميني۔

میں کسی بات پر قسم کھاؤں، پھر دیکھوں کہ بھلائی اس کے سوا دوسری صورت میں ہے تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے کر بھلائی کی طرف آجاتا ہوں یا یوں فرمایا کہ بھلائی کی طرف آجاتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۱۲۹۰۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا هشيم قال أخبرنا يونس ومنصور عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة إذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فأت الذي هو خير وكفر يمينك قال أبو داود سمعت أحمد يرخص فيها الكفارة قبل الحنث۔

حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ! جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اس کے سوا میں دیکھو تو بھلائی کی طرف ہو جانا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ قسم ٹوٹنے سے پہلے کفارہ دینے کی اجازت ہے۔

۱۲۹۱۔ حدثنا يحيى بن خلف نا عبد الأعلى قال نا سعيد عن قتادة عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة نحوه قال فكفر عن يمينك ثم ائت الذي هو خير قال أبو داود أحاديث أبي موسى الأشعري وعدي بن حاتم وأبي هريرة في هذا الحديث روي عن كل واحد منهم في بعض الرواية الكفارة قبل الحنث وفي بعض الرواية الحنث قبل الكفارة۔

حسن نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کی طرف ہو جاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عدی بن حاتم اور حضرت ابو ہریرہ کی اس سلسلے میں جو روایات ہیں، ان میں سے بعض کے اندر کفارہ قسم ٹوٹنے سے پہلے ہے اور بعض روایتوں میں قسم کا ٹوٹنا کفارہ دینے سے پہلے وارد ہوا ہے۔

باب ۳۳ في القسم هل يكون يمينا

کیا لفظ قسم بھی قسم کھانے میں شمار ہوتا ہے

۱۲۹۲۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا سفيان عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس أن أبا بكر أقسم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم لا تقسم۔

عبیداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قسم کھائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، قسم نہ کھاؤ۔

۱۲۹۳۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق، ابن یحییٰ، معمر، زہری

نا عبد الرزاق قال ابن یحیٰی کتبتہ من کتابہ قال انا معمر عن الزھری عن عبید اللہ عن ابن عباس قال کان ابو ھریرۃ یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اری اللیلۃ فذکر رؤیا فعبرھا ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا فقال اقسمت علیک یا رسول اللہ بابی انت لتحدثنی ما الذی اخطات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم۔

عبیداللہ، حضرت ابن عباس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ اس نے خواب بیان کیا تو حضرت ابوبکر نے تعبیر بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعبیر کا کچھ حصہ درست ہے اور کچھ درست نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں میرے والدین آپ پر قربان ارشاد فرمائیں کہ میں نے کون سی بات غلط کہی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

۱۲۹۴۔ حدثنا محمد بن یحیٰی قال انا محمد بن کثیر نا سلیمان بن کثیر عن الزھری عن عبید اللہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا لم یذکر القسم زاد فیہ ولم یخبرہ۔

محمد بن یحیٰی، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے لیکن قسم کا ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ نے انہیں نہ بتایا۔

باب ۳۸ فی الحلف کاذبا متعمدا۔

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۹۵۔ حدثنا موسی بن اسمعیل نا حماد انا عطاء بن السائب عن ابی یحیٰی عن ابن عباس ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الطالب البینۃ فلم تکن لہ بینۃ فاستحلف المطلوب فحلف باللہ الذی لا الہ الا ھو فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد فعلت ولکن غفر لک باخلاص قول لا الہ الا اللہ قال ابو داؤد یراد من ھذا الحدیث انہ لم یامرہ بالکفارۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخص اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ پیش کرنے کے لیے فرمایا۔ اس کے پاس گواہ نہ تھے۔ آپ نے مدعا علیہ سے قسم کے لیے فرمایا پس اس نے حلف اٹھایا کہ خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کام کیا ہے لیکن تمہیں خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے سبب معاف کر دیا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

باب ۳۹ کم الصاع فی الکفارۃ۔

کفارہ کے لیے صاع کتنا ہے؟

۱۲۹۶۔ حدثنا احمد بن صالح قال قرات علی انس بن عیاض قال حدثنی عبد الرحمن

عبدالرحمان بن حرملہ نے ام حبیب بنت ذؤیب بن قیس مزنیہ سے روایت کی ہے جو ان میں سے بنی اسلم کے ایک شخص

ابن حرملة عن أم حبيب بنت ذؤيب بن قيس المزنية وكانت تحت رجل منهم من أسلم ثم كانت تحت ابن أخ لصفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن حرملة فوهبت لنا أم حبيب صاعا حدثتنا عن ابن أخي صفية عن صفية أنه صاع النبي صلى الله عليه وسلم قال أنس فجربته فوجدته مدين ونصفا بمد هشام۔

کے نکاح میں تھیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ کے بھتیجے سے نکاح کیا۔ ابن حرملہ نے فرمایا کہ ہمیں اُمّ حبیب نے ایک صاع (کا ناپ) دیا۔ انہوں (اُمّ حبیب) نے حضرت صفیہ کے بھتیجے سے حدیث روایت کی انہوں نے حضرت صفیہ سے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اُسے (نبوی صاع کو) تولا تو وہ ہشام بن عبدالملک کے مد سے اڑھائی مد تھا۔

باب [illegible] في الرقبة المؤمنة۔

مسلمان لونڈی کا بیان

۱۲۹۷۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن الحجاج الصواف حدثني يحيى بن أبي كثير عن هلال بن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي قال قلت يا رسول الله جارية لي صككتها صكة فعظم ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أفلا أعتقها قال ائتني بها قال فجئت بها قال أين الله قالت في السماء قال فمن أنا قالت أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أعتقها فإنها مؤمنة۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی لونڈی کو خوب پیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بات گراں گزری تو میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُسے آزاد کر دوں؟ فرمایا کہ اُسے میرے پاس لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اُسے لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس (لونڈی) نے کہا کہ آسمان میں۔ آپ نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لونڈی نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد ہوا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔ ف

ف۔ اللہ کو ماننا اور اس کے رسول کی رسالت کا اقرار کرنے سے آدمی دائرہ اسلام میں آ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ان ہی دونوں باتوں کے اقرار پر اُس لونڈی کو مومنہ قرار دیا ہاں جب کسی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو شریعت مطہرہ کی نظر میں کفر یا شرک ہو تو اس کی توحید و رسالت کا اقرار اور کلمہ گوئی بھی بے سود ہو کر رہ جائے گی بلکہ ایسا شخص خواہ مفتی و شیخ طریقت بھی کیوں نہ بنتا اور کہلاتا ہو ہرگز مسلمان نہیں رہے گا اور خدا کے نزدیک کافر و مشرک ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ قابل نظر ہے کہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ مقصود سوال سے صرف اتنا تھا کہ اس لونڈی کو خدا کا تصور ہے یا نہیں۔ کسی جگہ میں وہ چیز ہوتی ہے جس کا جسم ہو اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کسی جگہ میں سما نہیں سکتا، نہ کوئی چیز اس کا احاطہ کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۹۸۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن

ابو سلمہ نے حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے انہیں وصیت کی تھی کہ اُن کی

الشريد أن أمه أوصته أن يعتق عنها رقبة مؤمنة فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن أمي أوصت أن أعتق عنها رقبة مؤمنة وعندي جارية سوداء نوبية فذكر نحوه قال أبو داود خالد بن عبد الله أرسله لم يذكر الشريد.

باب [illegible] كراهية النذر.

١٤٩٩ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن منصور عن عبد الله بن مرة الهمداني عن عبد الله بن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول لا يرد شيئا إنما يستخرج به من البخيل.

باب [illegible] النذر في المعصية.

١٥٠٠ - حدثنا القعنبي عن مالك عن طلحة بن عبد الملك الأيلي عن القاسم عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نذر أن يطيع الله فليطعه ومن نذر أن يعصي الله فلا يعصه.

١٥٠١ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا وهيب نا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب إذا هو برجل قائم في الشمس فسأل عنه قالوا هذا أبو إسرائيل نذر أن يقوم ولا يقعد ولا يستظل ولا يتكلم ويصوم قال مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه.

باب [illegible] من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية.

١٥٠٢ - حدثنا إسمعيل بن إبراهيم

طرف سے ایک ایمان والی لونڈی کو آزاد کیا جائے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری والدہ محترمہ نے ایک ایمان والی لونڈی کو آزاد کرنے کی مجھے وصیت کی اور میرے پاس نوبیہ کی ایک کالی لونڈی ہے۔ پھر اسی طرح بیان کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ نے اسے مرسلاً روایت کیا اور حضرت شرید کا ذکر نہیں کیا۔

نذر کی ممانعت

عبداللہ بن مرہ ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نذر سے منع ہی کیا کرتے اور فرماتے۔ نذر کسی چیز کو ٹالتی تو نہیں ہاں اس کی وجہ سے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ کی نذر ماننا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نذر کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانے تو اُسے پوری کرے اور جس نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اُسے پوری نہ کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا۔ اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں رہے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے کہو کہ کلام کرے، سائے میں رہے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

جس کے نزدیک معصیت کی قسم توڑنے پر کفارہ ہے

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ شَبُّوَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کے کام کی کوئی نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے احمد بن شبویہ سے سنا کہ ابن مبارک نے اس حدیث ابوسلمہ کے متعلق روایت کی۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زہری کو ابوسلمہ سے سماع حاصل نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس حدیث کو ہمارے لیے بگاڑ دیا گیا۔ عرض کی گئی کیا اس کا بگاڑ آپ کے نزدیک ثابت ہے اور کیا اسے ابن ابی اویس کے سوا کسی نے روایت کیا ہے؟ فرمایا کہ ایوب بھی ان جیسے ہیں یعنی ایوب بن سلیمان بن بلال اور ایوب نے اسے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَأَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

احمد بن محمد مروزی، ایوب بن سلیمان، ابی بکر بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، ابن عتیق اور موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، سلیمان بن ارقم، یحییٰ بن ابو کثیر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ کے کاموں کی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہوتا ہے۔ احمد بن محمد مروزی نے کہا کہ یہ حدیث علی بن مبارک کی حدیث ہے جس کو روایت کیا یحییٰ بن ابو کثیر، محمد بن زبیر ان کے والد ماجد، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ اس (احمد بن مروزی) کا مقصد یہ ہے کہ اس میں سلیمان بن ارقم کو وہم ہوا اور زہری کی روایت پر اسے محمول کیا اور ارسال کر دیا کہ اسے ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

مسدد، یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری، عبید اللہ بن زحر، ابوسعید، عبد اللہ بن مالک نے حضرت عقبہ بن عامر

الأنصاري قال أخبرني عبيد الله بن زحر أن أبا سعيد أخبره أن عبد الله بن مالك أخبره أن عقبة بن عامر أخبره أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن أخت له نذرت أن تحج حافية غير مختمرة فقال مروها فلتختمر ولتركب ولتصم ثلاثة أيام۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا جس نے نذر مانی تھی پیدل اور ننگے سر حج کرے گی۔ آپ نے فرمایا۔ اُن سے کہو کہ سر چھپائیں، سوار ہوں اور تین روزے رکھ لیں (کفارہ ادا کر دیں اور کھلے سر، پیدل حج نہ کریں)۔

١٥٠٥| حدثنا مخلد بن خالد قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جريج قال أخبرني سعيد بن أبي أيوب أن يزيد بن أبي حبيب أخبره أن أبا الخير حدثه عن عقبة بن عامر الجهني أنه قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله فأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب۔

مخلد بن خالد، عبد الرزاق، ابن جریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل چل کر حج کرنے کی نذر کی تھی۔ پس انہوں نے مجھے حکم دیا کہ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کر کے انہیں بتاؤں، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جایا کریں۔ (یعنی صرف پیدل چلنا ضروری نہیں)۔

١٥٠٦| حدثنا مسلم بن إبراهيم قال نا هشام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم لما بلغه أن أخت عقبة بن عامر نذرت أن تحج ماشية قال إن الله لغني عن نذرها مرها فلتركب قال أبو داود رواه سعيد بن أبي عروبة نحوه وخالد عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر کی ہے تو آپ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اُس کی نذر سے بے نیاز ہے، اس سے کہو کہ سوار ہو جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے سعید بن عروبہ نے اسی طرح اور خالد، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق۔

١٥٠٧| حدثنا محمد بن المثنى قال نا أبو الوليد قال نا همام قال نا قتادة عن عكرمة عن ابن عباس أن أخت عقبة بن عامر نذرت أن تمشي إلى البيت فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تركب وتهدي هديا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر کی بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے حکم فرمایا کہ سوار ہو جائے اور ایک ہدی (قربانی) پیش کرے۔

١٥٠٨| حدثنا حجاج بن أبي يعقوب

حجاج بن ابو یعقوب، ابو النضر، شریک، محمد بن عبد الرحمن

قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا.

مولیٰ آلِ طلحہ از کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میری بہن نے پیدل حج کرنے کی منت (نذر) مانی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی مشقت کا کوئی اجر نہیں دے گا۔ اُسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کے سہارے چل رہا تھا۔ پس اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو لوگوں نے کہا۔ ایسے چلنے کی نذر کی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے جو یہ اپنی جان کو عذاب میں ڈال رہا ہے اور اُسے حکم فرمایا کہ سوار ہو جائے۔

بَابُ ۴۲ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی منت مانی

۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنَكَ إِذًا.

عطاء بن ابو رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے اللہ کے لیے منت مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مکہ کو آپ کے ہاتھوں فتح کروا دیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی جگہ پڑھ لو۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کیا فرمایا کہ اسی جگہ پڑھ لو۔ پھر تیسری مرتبہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ جیسے تمہاری مرضی ہو۔

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ نَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرَو

مخلد بن خالد، ابو عاصم، عباس عنبری، روح، ابن جریج، یوسف بن حکم بن ابو سفیان، حفص بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف اور عمرو، عباس بن حنظلہ، عمر بن عبد الرحمن بن عوف نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

قَالَ عَبَّاسٌ ابْنُ ثَمَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هٰهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر تم اس جگہ نماز پڑھتے تو وہ تمہیں بیت المقدس کی نماز کی جگہ کفایت کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے انصاری نے ابن جریج سے۔ جعفر بن عمر اور عمرو بن حیّہ نے فرمایا کہ انہیں یہ حدیث پہنچی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نیز بعد بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب کے واسطے سے۔

بَابٌ ۲۵ قَضَاءُ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ فتویٰ پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ محترمہ فوت ہو گئیں اور ان کے اوپر ایک نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں۔ فرمایا کہ ان کی طرف سے تم اسے پوری کر دو۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ نَجَّاهَا اللهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَأَنْجَاهَا اللهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتّٰى مَاتَتْ فَجَاءَتِ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے سمندری سفر کرتے ہوئے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اُسے بچائے رکھے تو ایک مہینے کے روزے رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بچائے رکھا لیکن اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ فوت ہو گئی۔ پس اُس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اُسے حکم دیا کہ اُس کی طرف سے تم روزے رکھ لو۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن عطاء نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدہ ماجدہ کو

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ وَفَاءِ النَّذْرِ۔

١٥١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قُدَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ قَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لِصَنَمٍ قَالَتْ لَا قَالَ لِوَثَنٍ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ۔

١٥١٣ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

صدقہ کی تھی۔ وہ فوت ہو گئیں اور وہی لونڈی پیچھے چھوڑ گئی ہے فرمایا کہ تمہارا ثواب لازم ہو گیا اور وہ تمہارے پاس میراث میں لوٹ آئی۔ عرض کی کہ وہ فوت ہو گئیں اور ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے تھے۔ پھر حدیث عمرو کی طرح حدیث بیان کی۔

نذر پوری کرنے کا حکم

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے سر پر دف بجانے کی منت مانی تھی۔ فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ میں نے فلاں جگہ جانور ذبح کرنے کی نذر کی تھی، جہاں دورِ جاہلیت میں لوگ ذبح کیا کرتے تھے۔ فرمایا کیا بت کے لیے؟ عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تھان کے لیے؟ عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنی نذر پوری کرو۔

یحییٰ بن کثیر نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پوجا کی جاتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا وہ ان کی عید منانے کی جگہوں میں سے کوئی عید منانے کی جگہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو کیونکہ نذر وہ پوری نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ وہ جس کا آدمی مالک نہ ہو۔

باب في النذر فيما لا يملك

[illegible] حدثنا سليمان بن حرب ومحمد بن عيسى قالا حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين قال كانت العضباء لرجل من بني عقيل وكانت من سوابق الحاج قال فأسر فأتي النبي صلى الله عليه وسلم وهو في وثاق والنبي صلى الله عليه وسلم على حمار عليه قطيفة فقال يا محمد علام تأخذني وتأخذ سابقة الحاج قال نأخذك بجريرة حلفائك ثقيف قال وكان ثقيف قد أسروا رجلين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال وقد قال فيما قال وأنا مسلم أو قال وقد أسلمت فلما مضى قال أبو داود فهمت هذا من محمد بن عيسى ناداه يا محمد يا محمد قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فرجع إليه فقال ما شأنك قال إني مسلم قال لو قلتها وأنت تملك أمرك أفلحت كل الفلاح قال أبو داود ثم رجعت إلى حديث سليمان قال يا محمد إني جائع فأطعمني إني ظمآن فاسقني قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذه حاجتك أو قال هذه حاجته قال ففودي الرجل بعد بالرجلين قال وحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم العضباء لرحله قال فأغار المشركون على سرح المدينة فذهبوا بالعضباء فلما ذهبوا بها وأسروا امرأة من المسلمين قال فكانوا إذا كان الليل يريحون إبلهم في أفنيتهم

اس چیز کی قسم کھانا جو اپنے اختیار میں نہ ہو

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عضباء اونٹنی بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی جو حاجیوں کے سب سے آگے جاتی تھی۔ وہ قید ہوا اور باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے گدھے پر سوار تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! آپ مجھے اور حاجیوں کے آگے جانے والی کو کس لیے پکڑتے ہیں! فرمایا کہ ہم تمہیں بنی ثقیف کے جرم میں پکڑتے ہیں جو تمہارے حلیف ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ثقیف نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو صحابیوں کو قید کر رکھا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا یہ کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ جب آپ چلے گئے تو بقول امام ابوداؤد اور محمد بن عیسیٰ وہ پکارا: اے محمد! اے محمد! چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحیم و شفیق تھے لہٰذا اس کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ کہا میں مسلمان ہوں۔ فرمایا کہ یہ تم اس وقت کہتے جب آزاد تھے تاکہ پوری طرح نجات پاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر میں حدیث سلیمان کی طرف لوٹتا ہوں۔ اس نے کہا: اے محمد! میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلائیے۔ میں پیاسا ہوں لہٰذا مجھے پانی پلائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مقصد یہی ہے یا فرمایا کہ یہی اس کا مقصد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی مذکورہ دونوں آدمیوں کے فدیہ میں چھوڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عضباء کو اپنی سواری کے لیے رکھ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مشرکوں نے مدینہ منورہ کے مویشیوں پر چھاپہ مارا اور عضباء کو لے گئے۔ جب وہ اُسے لے گئے تو مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کر لیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ رات کے وقت وہ اپنے اونٹوں کو میدانوں میں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ایک رات وہ سو گئے تو وہ عورت کھڑی ہوئی اور جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ آواز نکالتا یہاں تک کہ عضباء کے پاس آگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایسی اونٹنی کے پاس آئی جو بلبلائی نہیں اور تیز رفتار تھی۔ وہ اس پر سوار ہو گئی اور

أَفْنِيَتِهِمْ قَالَ فَنُوِّمُوا لَيْلَةً وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتِ الْعَضْبَاءَ قَالَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ قَالَ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا أَوْ جَزَتْهَا إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ۔

اُسے اللہ کے لیے کر دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے بچالے تو اونٹنی کو ذبح کر دے گی۔ جب وہ مدینہ منورہ میں پہنچی تو اونٹنی پہچان لی گئی کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اسے بلوایا وہ اُسے لے کر آئی اور اس کی نذر پیش کرنے کے متعلق عرض کیا۔ فرمایا کہ تم نے اسے بُرا بدلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذریعے بچایا اور تم اسے ذبح کرنا چاہو۔ ایسی نذر پوری نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وہ عورت حضرت ابوذر کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے ایک تو یہ سبق ملا کہ محسن کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جو چیز اپنی ملک میں نہ ہو اس کو راہِ خدا میں دینے کی نذر نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی بے خبری میں ایسی نذر کر بیٹھے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۲۸ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ۔

۱۵۱۸ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

اپنا مال راہِ خدا میں دینے کی نذر کرنا

ابن شہاب نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب کے قائد ان کے بیٹوں میں سے عبداللہ بن کعب بن مالک ہوا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری مقبول توبہ تو یہ ہے کہ میں اپنے تمام مال سے جدا ہو جاؤں اور اُسے اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کے لیے پیش کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ اپنے لیے روک لیتا ہوں۔

۱۵۱۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب کے والد ماجد نے ان کے دادا جان کے واقعے میں روایت کرتے ہوئے فرمایا۔

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللّٰهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفَهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ۔

یں، حضرت کعب بن مالک، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں کہ اپنے سارے مال سے الگ نکل جاؤں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو جائے صدقے کے طور پر۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ اس کا نصف؟ فرمایا کہ اتنا بھی نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ تہائی؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ۔

زمانۂ کفر میں منت مانی پھر مسلمان ہو گیا

٣٢١٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ خانۂ کعبہ میں ایک رات اعتکاف بیٹھوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ۔

غیر معین نذر ماننا

٣٢١٦ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

ہارون بن عباد ازدی، ابوبکر ابن عیاش، محمد مولیٰ مغیرہ، کعب بن علقمہ، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر کا کفارہ بھی قسم کے کفارے کی طرح ہے۔

٣٢١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

محمد بن عوف، سعید بن حکم، یحییٰ بن ایوب، کعب بن علقمہ، ابن شماسہ، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مذکورہ حدیث کی طرح۔

باب لغو اليمين۔

١٥٢٣۔ حدثنا حميد بن مسعدة قال ثنا حبان يعني ابن إبراهيم حدثنا إبراهيم يعني الصائغ عن عطاء في اللغو في اليمين قال قالت عائشة إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو كلام الرجل في بيته كلا والله وبلى والله قال أبو داود إبراهيم الصائغ قتله أبو مسلم بعرندس قال وكان إذا رفع المطرقة فسمع النداء سيبها قال أبو داود روى هذا الحديث داود بن أبي الفرات عن إبراهيم الصائغ موقوفا على عائشة وكذلك رواه الزهري وعبد الملك ابن أبي سلمة ومالك بن مغول كلهم عن عطاء عن عائشة موقوفا۔

فضول قسم

ابراہیم سنار نے عطاء سے فضول قسم کے بارے میں روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے آدمی کا ایسا کلام ہے جو وہ اپنے گھر میں بولتا رہتا ہے جیسے کلا واللہ اور بلیٰ واللہ وغیرہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابراہیم سنار کو ابو مسلم نے عرندس کے مقام پر قتل کیا تھا اور فرمایا کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ جب ہتھوڑی اٹھاتے اور اذان کی آواز سنتے تو اسے چھوڑ دیتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو داؤد بن ابو فرات نے ابراہیم سنار سے حضرت عائشہ پر موقوف کرتے ہوئے اور اسی طرح روایت کیا اسے زہری اور عبدالملک بن ابو سلمہ اور مالک بن مغول سب نے عطاء سے حضرت عائشہ پر موقوف کرتے ہوئے۔

باب في من حلف على طعام لا يأكله۔

١٥٢٤۔ حدثنا مؤمل بن هشام قال حدثنا إسمعيل عن الجريري عن أبي عثمان أو عن أبي السليل عنه عن عبد الرحمن بن أبي بكر قال نزل بنا أضياف لنا وكان أبو بكر يتحدث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقال لا أرجعن إليك حتى تفرغ من ضيافة هؤلاء ومن قراهم فأتاهم بقراهم فقالوا لا نطعمه حتى يأتي أبو بكر فجاء فقال ما فعل أضيافكم أفرغتم من قراهم قالوا لا قلت قد أتيتهم بقراهم فأبوا وقالوا والله لا نطعمه حتى يجيء فقالوا صدق قد أتانا فأبينا حتى تجيء قال فما منعكم قالوا مكانك قال والله لا أطعمه الليلة قال فقالوا ونحن والله لا نطعمه

جس نے قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پاس مہمان آئے اور حضرت ابوبکر رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔ فرمایا کہ میں تمہارے پاس واپس نہیں آؤں گا یہاں تک کہ تم ان کی ضیافت اور کھانے سے فارغ ہو جاؤ گے۔ پس میں ان کے لیے کھانا لایا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر نہ آجائیں۔ پس وہ آگئے تو فرمایا اپنے مہمانوں کے ساتھ کیا کیا؟ آپ حضرات کھانا کھا چکے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے کھانا حاضر کیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ خدا کی قسم، ہم نہیں کھائیں گے جب تک وہ تشریف نہ لے آئیں۔ انہوں نے میری تصدیق کی کہ ہمارے پاس کھانا لایا گیا لیکن ہم نے آپ کے تشریف لانے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ فرمایا کہ آپ لوگوں نے کیوں کھانا نہ کھایا؟ کہا آپ کی وجہ سے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی خدا کی قسم آج

حتى تطعمه. قال ما رأيت في الشر كالليلة قط. قال قربوا طعامكم. قال فقرب طعامهم فقال بسم الله فطعم وطعموا فأخبرت أنه أصبح فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالذي صنع وصنعوا. قال بل أنت أبرهم وأصدقهم.

۱۵۲۵۔ حدثنا ابن المثنى قال نا سالم بن نوح وعبد الأعلى عن الجريري عن أبي عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر بهذا الحديث نحوه زاد عن سالم في حديثه قال ولم يبلغني كفارة۔

کہا ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ کھائیں۔ فرمایا کہ میں نے آج جیسی بری رات ہرگز کوئی نہیں دیکھی۔ فرمایا کہ ان کا کھانا لاؤ۔ ان کیلئے کھانا لایا گیا تو حضرت ابوبکر بسم اللہ پڑھ کر کھانے لگے اور انہوں نے بھی کھایا۔ مجھے بتایا گیا کہ صبح کے وقت میں حضرت ابوبکر نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ انہوں نے کیا۔ فرمایا بلکہ تم تو بہت نیک اور بڑے سچے ہو۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا۔ سالم بن نوح نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ کفارے کی بات مجھ تک نہیں پہنچی۔

باب [illegible] اليمين في قطيعة الرحم۔

۱۵۲۶۔ حدثنا محمد بن المنهال قال نا يزيد بن زريع قال نا حبيب المعلم عن عمرو بن شعيب عن سعيد بن المسيب أن أخوين من الأنصار كان بينهما ميراث فسأل أحدهما صاحبه القسمة فقال إن عدت تسألني عن القسمة فكل مالي في رتاج الكعبة فقال له عمر إن الكعبة غنية عن مالك كفر عن يمينك وكلم أخاك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب ولا في قطيعة الرحم ولا فيما لا تملك۔

رشتہ توڑنے کی قسم کھانا

عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے دو بھائیوں کو میراث ملی تو ایک نے اپنے دوسرے بھائی سے اسے تقسیم کرنے کے لیے کہا۔ دوسرے نے کہا کہ اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کرنے کا سوال کیا تو میں اپنا سارا مال کعبے کے لیے وقف کردوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ کعبہ کو تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور اپنے بھائی سے کلام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم پر ایسی قسم ہے اور نہ نذر جس میں رب کی نافرمانی ہو اور نہ قطع رحمی میں اور نہ اس چیز میں جس کے تم مالک نہ ہو۔

باب [illegible] الحالف يستثني بعد ما يتكلم

۱۵۲۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا شريك عن سماك عن عكرمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأغزون قريشا والله لأغزون قريشا والله

قسم کھانے کے بعد ان شاء اللہ کہنا

سماک نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں قریش سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو کئے

لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ أَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

یہی حضرات نے شریک، سماک، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ۔

مسعر بن سماک نے عکرمہ سے مرفوعاً روایت کی کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا اگر اللہ نے چاہا، پھر فرمایا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔ اگر اللہ نے چاہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ولید بن مسلم نے شریک سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا، پھر آپ نے ان سے جہاد نہ کیا۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهُ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس میں نہ نذر ہے اور نہ قسم، اسی طرح اللہ کی نافرمانی اور قطع رحمی میں بھی نہیں ہے اور جو کسی بات پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف میں بھلائی نظر آئے تو اس بات کو چھوڑ دے اور بھلائی والے پہلو کو اختیار کرلے۔ اگر اسے (برائی والے پہلو کو) چھوڑ دیا تو یہی اس کا کفارہ ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ۔

ایسی منت ماننا جو بس سے باہر ہو

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ

جعفر بن مسافر تنیسی، ابن ابی فدیک، طلحہ بن یحییٰ انصاری، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، بکیر بن عبداللہ بن اشج، کریب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نذر مانے اور اس کا نام نہ لے (یعنی غیر معین رکھے) تو اس کا کفارہ قسم کی طرح ہے اور جو گناہ کے کام کی نذر مانے تو اس کا کفارہ بھی قسم کے کفارے کی طرح ہے اور جو ایسی بات کی نذر مانے جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کا کفارہ بھی قسم کے کفارے کی طرح ہے جو ایسے کام کی نذر

الْيَمِينِ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

آخِرُ كِتَابِ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ۔

مانے جو اس کی طاقت میں ہو تو اسے پورا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور سب نے موقوف کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔ قسم اور نذر کا بیان ختم ہوا۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْبُيُوعِ

تجارت کا بیان

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ

تجارت میں قسم اور غلط بیانی کو شامل کرنا

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم تاجروں کو سماسرہ کہا جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمارا نام ایسا رکھا جو اس سے بہتر ہے چنانچہ فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! بیشک بیع میں فضول باتیں اور قسم کو ملا لیا جاتا ہے لیکن تم اس کے ساتھ صدقہ ملا لیا کرو۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَعَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي غَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْحَلِفُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ الزُّهْرِيُّ اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ۔

حسین بن عیسیٰ بسطامی اور حامد بن یحییٰ اور عبداللہ بن محمد زہری، سفیان، جامع بن ابوراشد اور عبدالملک بن اعین اور عاصم، ابووائل نے حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی معنی روایت کرتے ہوئے فرمایا: اس میں جھوٹ اور قسم کی ملاوٹ ہو جاتی ہے۔ عبداللہ زہری نے کہا کہ فضول بات اور جھوٹ کی ملاوٹ۔

ف۔ تجارت بڑا بابرکت پیشہ ہے۔ تاجر کا تعلق چونکہ مال کے بڑھانے سے بہت زیادہ ہوتا ہے اس لیے مال کی محبت کا دل میں جاگزیں ہونا ناگزیر ہے۔ دوسرے کاروباری لین دین میں چونکہ غلط بیانی کے بڑے بڑے خدشات ہوتے ہیں۔ اس لیے دل سے مال کی محبت کو گھٹانے اور نادانستہ غلط بیانی ہوئی ہو اُسے مٹانے کی خاطر تجارت پیشہ حضرات کو صدقہ و خیرات کی دوسروں سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ جہاں وہ اپنا دنیاوی کاروبار چلانے کی غرض سے بینکوں میں دولت جمع کرواتے ہیں۔ وہاں اپنی ہمیشہ کی زندگی سنوارنے کی خاطر خدا کے بینک میں بھی کچھ جمع کرواتے رہا کریں۔ قرآن کا اپنا ہی بھلا ہے۔ ازل عظیم آبادی نے کہا ہے۔

مال کی کثرت اگر منظور ہے خیرات کر

ایک کے دنیا میں دس عقبیٰ میں ستر دیکھ لے

بَابٌ فِي اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ

کان سے دھات نکالنا

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

القعنبي نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن عمرو يعني ابن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا لزم غريما له بعشرة دنانير فقال والله ما أفارقك حتى تقضيني أو تأتيني بحميل قال فتحمل بها النبي صلى الله عليه وسلم فأتاه بقدر ما وعده فقال له النبي صلى الله عليه وسلم من أين أصبت هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فيها ليس فيها خير فقضاها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ ایک آدمی نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا جس پر اس کے دس دینار تھے۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم قرضہ ادا کر دو یا ضامن دو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ضمانت دے دی۔ پس وعدے پر وہ سونا لے کر حاضر ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہ سونا تمہیں کہاں سے ملا؟ عرض گزار ہوا کہ کان سے۔ فرمایا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں اور نہ اس میں بھلائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا۔

باب [illegible] في اجتناب الشبهات

شبہات سے بچنا

۱۵۲۴ - حدثنا أحمد بن يونس نا أبو شهاب عن ابن عون عن الشعبي قال سمعت النعمان بن بشير ولا أسمع أحدا بعده يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الحلال بين وإن الحرام بين وبينهما أمور مشتبهات أحيانا يقول مشتبهة وسأضرب لكم في ذلك مثلا إن الله حمى حمى وإن حمى الله ما حرم وإنه من يرع حول الحمى يوشك أن يخالطه وإنه من يخالط الريبة يوشك أن يجسر۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حلال چیزیں ظاہر ہیں اور حرام بھی ظاہر ہیں اور جو امور ان کے درمیان ہیں وہ مشتبہ ہیں اور اس کی میں ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک چراگاہ بنائی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے محارم (حرام فرمائی ہوئی چیزیں) ہیں۔ جو چراگاہ کے گرد چرائے گا تو اس کے اندر چلے جانے کا خطرہ ہے۔ پس جو مشتبہ کاموں کو کرے گا تو خطرہ ہے کہ آگے بڑھنے کی جسارت کر جائے۔

۱۵۲۵ - حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أنا عيسى نا زكريا عن عامر الشعبي قال سمعت النعمان بن بشير يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بهذا الحديث قال وبينهما مشبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ دينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام۔

عامر بن شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر یہ حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کے درمیان میں مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو شبہات والی باتوں سے بچا تو اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور عزت کو بھی اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام میں داخل ہو جائے گا۔

١٥٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ نَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ نَا الْحَسَنُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ۔

محمد بن عیسیٰ، ہشیم، عباد بن راشد، سعید بن ابوخیرہ، حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہب بن بقیہ، خالد، داؤد بن ابو ہند، سعید بن ابوخیرہ، حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ سود کھانے سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا۔ اگر کھائے گا نہیں تو اُسے سود کا بخار ضرور پہنچے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا کہ اُسے سُود کا غبار پہنچے گا۔ یہ سُود کے عام ہونے کی خبر ہے جو آج نگاہوں کے سامنے ہے۔

١٥٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَى۔

عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قبر پر قبر کھودنے والے سے فرما رہے تھے: پیروں کی جانب سے وسیع کرو، سر کی طرف سے اور کھلی کرو۔ جب آپ واپس لوٹے تو ایک آدمی ملا جو کسی عورت نے بلانے کے لیے بھیجا تھا۔ آپ تشریف لے گئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے اس میں دستِ مبارک ڈالا تو لوگ بھی کھانے لگے۔ ہمارے باپوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقمے کو چباتے ہی جا رہے تھے۔ پھر فرمایا کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ بکری اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ عورت نے کہلا بھیجا کہ یا رسول اللہ! میں نے بکری خریدنے کے لیے نقیع کی طرف آدمی بھیجا تھا لیکن نہ ملی۔ پھر میں نے اپنے ہمسائے کے لیے پیغام بھیجا کہ آپ نے جو بکری خریدی ہے وہ اس کی قیمت پر مجھے بھیج دیجئے۔ ہمسایہ نہ ملا تو میں نے اس کی بیوی کے لیے پیغام بھیجا۔ پس اس نے بکری میرے پاس بھیج دی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

باب في أكل الربا وموكله

١٥٣٨ - حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا سماك حدثني عبد الرحمن بن عبد الله ابن مسعود عن أبيه قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وشاهده وكاتبه.

سود کھانے اور کھلانے کا بیان

عبدالرحمان بن عبداللہ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اس کی گواہی دینے والے اور اسے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سود کھانے والے، کھلانے والے، گواہ بننے والے اور اسے لکھنے والے یعنی سود سے متعلق چار آدمیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ لیکن دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دس آدمیوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ کفار کی تجارت دیکھ کر سود کو اپنے کاروبار میں شامل کر کے مسلمانوں نے کبھی یہ غور کیا ہے کہ ہم پر خدا کی لعنت کیوں پڑ رہی ہے؟ ہم اقوام عالم کے سامنے ذلیل و خوار کیوں ہو رہے ہیں؟ مسلمانوں کی ذلت کے اسباب میں سے ایک سبب ان کا سودی لین دین بھی ہے۔ جس کے باعث وہ اپنے آپ کو رحمت خداوندی سے محروم کر بیٹھے ہیں اور نہیں سوچتے کہ ہم کیا نہیں رہے بلکہ گنوا رہے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في وضع الربا

١٥٣٩ - حدثنا مسدد نا أبو الأحوص نا شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع يقول ألا إن كل ربا من ربا الجاهلية موضوع لكم رءوس أموالكم لا تظلمون ولا تظلمون ألا وإن كل دم من دم الجاهلية موضوع وأول دم أضع منها دم الحارث بن عبد المطلب كان مسترضعا في بني ليث فقتلته هذيل.

سود معاف کرنا

سلیمان بن عمرو کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار جاہلیت کے تمام سود ختم ہو گئے۔ پس تمہارے لیے صرف تمہارا اصل مال ہے۔ نہ لوگوں پر ظلم کرو اور نہ ظلم کیا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ کہ جاہلیت کے تمام خون معاف ہو گئے اور سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں جو بنی لیث میں دودھ پلائے گئے اور ہذیل کے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

باب في كراهية اليمين في البيع

١٥٤٠ - حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح نا ابن وهب ح ونا أحمد بن صالح نا عنبسة عن يونس عن ابن شهاب قال قال لي ابن المسيب أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبركة وقال ابن السرح

تجارت میں قسم کھانے کی ممانعت

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم سامان کو بکوا دینے والی اور برکت کو مٹانے والی ہے۔ ابن السرح نے للکسب کہا ہے۔ روایت کیا ہے اسے سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

بالكسب وقال عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب في الرجحان والوزن والوزن بالأجر

جھکتا ہوا تولنا اور تولنے کی مزدوری لینا

۱۵۲۱۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا سفيان عن سماك بن حرب نا سويد بن قيس قال جلبت أنا ومخرفة العبدي بزا من هجر فأتينا به مكة فجاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي فساومنا بسراويل فبعناه وثم رجل يزن بالأجر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم زن وأرجح۔

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی دونوں ہجر کے بازار سے بیچنے کے لیے کپڑا لائے۔ جب ہم مکہ مکرمہ میں آئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل چل کر تشریف لائے۔ شلوار کے کپڑے کا سودا کیا تو ہم نے آپ کو بیچ دیا۔ پھر ایک آدمی مزدوری پر مال تول رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جھکتا ہوا تولو۔

۱۵۲۲۔ حدثنا حفص بن عمر و مسلم بن إبراهيم المعنى قريب قالا نا شعبة عن سماك بن حرب عن أبي صفوان بن عميرة قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة قبل أن يهاجر بهذا الحديث ولم يذكر يزن بأجر قال أبو داود رواه قيس كما قال سفيان والقول قول سفيان۔

شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو صفوان بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہجرت سے پہلے۔ اس حدیث میں جھکتا ہوا تولنے کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے قیس نے سفیان کی طرح اور سفیان کے قول کی کیا ہی بات ہے۔

۱۵۲۳۔ حدثنا ابن أبي رزمة قال سمعت أبي يقول قال رجل لشعبة خالفك سفيان فقال دمغتني وبلغني عن يحيى بن معين قال كل من خالف سفيان فالقول قول سفيان۔

ابن ابی رزمہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے شعبہ سے کہا کہ سفیان نے آپ کے خلاف کہا ہے۔ فرمایا۔ آپ نے تو میرا دماغ کھا لیا۔ مجھے یحییٰ بن معین سے یہ بات پہنچی ہے کہ سفیان کی خواہ کسی نے مخالفت کی لیکن بات سفیان کی درست ہے۔

۱۵۲۴۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا وكيع عن شعبة قال كان سفيان أحفظ مني۔

احمد بن حنبل، وکیع، شعبہ نے فرمایا کہ سفیان مجھ سے زیادہ حافظ تھے۔

باب في قول النبي صلى الله عليه وسلم المكيال مكيال المدينة

وزن رسالت مآب مدینے والوں کی معتبر ہے

۱۵۲۵۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ابن دكين نا سفيان عن حنظلة عن طاوس عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوزن وزن أهل مكة والمكيال مكيال أهل المدينة. قال أبو داود وكذا رواه الفريابي وأبو أحمد عن سفيان ووافقهما في المتن وقال أبو أحمد عن ابن عباس مكان ابن عمر ورواه الوليد بن مسلم عن حنظلة قال وزن المدينة ومكيال مكة. قال أبو داود واختلف في المتن في حديث مالك بن دينار عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تول اہل مکہ کی معتبر ہے اور ماپ مدینہ منورہ والوں کا زیادہ معتبر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے فریابی اور ابواحمد نے سفیان سے اور متن میں دونوں موافقت رکھتے ہیں۔ ابواحمد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ولید بن مسلم نے اسے حنظلہ سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ تول مدینہ منورہ کی ہے اور ماپ مکہ مکرمہ کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک بن دینار کی حدیث کے متن میں اختلاف کیا گیا ہے جو اس سلسلے میں عطاء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

باب في التشديد في الدين

قرض کی مصیبت کا بیان

١٥٢٦ - حدثنا سعيد بن منصور نا أبو الأحوص عن سعيد بن مسروق عن الشعبي عن سمعان عن سمرة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ههنا أحد من بني فلان فلم يجبه أحد ثم قال ههنا أحد من بني فلان فقام رجل فقال أنا يا رسول الله فقال ما منعك أن تجيبني في المرتين الأوليين أما إني لم أنوه بكم إلا خيرا إن صاحبكم مأسور بدينه فلقد رأيته أدى عنه حتى ما بقي أحد يطلبه بشيء.

سمعان سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی شخص ہے؟ پس کسی ایک نے آپ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا۔ کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی شخص ہے؟ کسی ایک نے آپ کو جواب نہ دیا۔ سہ بارہ فرمایا۔ کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی شخص ہے؟ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا کہ پہلے دو دفعہ جواب دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ میں تمہیں نہیں بلاتا مگر بھلائی کے لیے۔ تمہارا ایک ساتھی قرض کی وجہ سے قید کر لیا گیا ہے۔ پھر میں نے حضرت سمرہ کو دیکھا کہ مقروض کی طرف سے سارا قرض ادا کر دیا اور کسی قرض خواہ کا اس پر کوئی مطالبہ نہیں رہا۔

١٥٢٧ - حدثنا سليمان بن داود المهري نا ابن وهب حدثني سعيد بن أبي أيوب أنه سمع أبا عبد الله القرشي يقول سمعت أبا بردة بن أبي موسى الأشعري يقول عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن أعظم الذنوب عند الله أن

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، ابو عبداللہ قرشی، ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا بندہ انہیں کر کے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر اور اس

يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً۔

حالت میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اُسے ادا کرنے کے لیے مال نہ چھوڑے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آدمی کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کے اوپر قرض ہوتا۔ ایک میت آپ کے پاس لائی گئی تو فرمایا۔ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں دو دینار ہیں۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ انصاری عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ میں ادا کر دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتوحات سے نوازا تو آپ نے فرمایا میں ہر صاحبِ ایمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ اگر قرض چھوڑے تو وہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ ف

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہیں۔ درحقیقت مسلمان وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں بک جائے اور اپنے مال و جان کو حضور کی ملکیت تصور کرے۔ شاعرِ مشرق نے اسی لیے تو فرمایا ہے ۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ وَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عِيرٍ تَبِيعًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَأُرْبِحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي ثَمَنُهُ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور قتیبہ بن سعید، شریک، سماک نے عکرمہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ عثمان، وکیع، شریک، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ایک چیز اُدھار خریدی کیونکہ آپ کے پاس اس کی قیمت نہ تھی۔ آپ نے وہ چیز منافع کے ساتھ بیچ دی اور اس کا نفع بنی عبد المطلب کی بیواؤں پر خرچ کر دیا۔ پھر فرمایا کہ آئندہ کوئی ایسی چیز نہیں خریدوں گا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو۔

بَابٌ فِي الْمَطْلِ۔

ادائیگی میں دیر کرنا

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب قرض سے کسی کا حوالہ کیا جائے تو اُسے حوالہ قبول کرنا چاہیے۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ۔

اچھے طریقے سے ادا کرنا

١٥٥١- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا۔ پس آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ اس آدمی کو چھوٹا اونٹ ادا کر دوں۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے ان میں چھوٹا اونٹ نہیں ملا کیونکہ وہ بڑے یا یعنی خیار اور رباعی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے ایسا ہی دے دو کیونکہ بہتر لوگ وہی ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

١٥٥٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا۔ آپ نے وہ ادا کر دیا اور مزید بھی مرحمت فرمایا۔

بَابٌ فِي الصَّرْفِ۔

بیع صرف کا بیان

١٥٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

مالک بن اوس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جَو جَو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

١٥٥٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

اشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سونے کے بدلے سونا ڈلی ہو یا سکہ دار، چاندی کے بدلے چاندی ڈلی ہو یا سکہ دار، گندم کے برابر گندم جب کہ ناپ کے برابر ہو۔ جَو کے بدلے جَو جب کہ ناپ کے برابر ہو۔

تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ۔

کھجور کے بدلے کھجور جب کہ برابر برابر ہوں۔ نمک کے بدلے نمک جبکہ برابر برابر ہوں۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اُس نے سود دیا لیا۔ سونے کے بدلے چاندی بیچنے میں مضائقہ نہیں، خواہ چاندی زیادہ ہو جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو لیکن اُدھار کی اجازت نہیں۔ گندم کے بدلے جَو کی بیع میں مضائقہ نہیں خواہ جَو زیادہ ہوں جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہوں لیکن اُدھار نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے یہ حدیث سعید بن ابو عروبہ اور ہشام دستوائی نے قتادہ سے مسلم بن یسار سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ وَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

ابوالاشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس خبر میں بعض باتیں زیادہ اور بعض کم ہیں۔ یہ بھی فرمایا۔ جب ان چیزوں کا آپس میں اختلاف ہو تو جس طرح چاہو خرید و فروخت کر سکتے ہو جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

بَابٌ فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ تُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ

تلوار کی چاندی کو روپوں سے بیچنا

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ

محمد بن عیسیٰ اور ابوبکر بن ابو شیبہ اور احمد بن منیع، ابن المبارک، ابن العلاء، ابن المبارک، سعید بن یزید، خالد بن ابو عمران، حنش سے روایت ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ خیبر کے سال ایک ہار لایا گیا جس میں سونا اور نگ تھے۔ ابوبکر اور ابن منیع نے کہا کہ اُس میں نگ تھے جو سونے کے ساتھ ٹانکے گئے تھے۔ ایک آدمی نے اُسے نو یا سات دینار میں خریدا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا نہ کرنا جب تک سونے اور نگوں کو علیحدہ نہ کر دیا جائے۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے تو

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَرَدَّهُ حَتّٰى مَيَّزَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عِيسٰى أَرَدْتُ التِّجَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ فِي كِتَابِهِ الْحِجَارَةُ فَغَيَّرَهُ فَقَالَ التِّجَارَةَ۔

پتھر کے ارادے سے لیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بالکل نہیں، یہاں تک کہ دونوں کو جدا کر دیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے وہ واپس کر دیا یہاں تک کہ دونوں چیزیں جدا کر دی گئیں۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے التجارۃ کا ارادہ کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کی کتاب میں الحجارۃ ہے جسے بدل کر التجارۃ کر دیا ہے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

حنش صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ فتح خیبر کے روز میں نے بارہ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور نگ تھے۔ میں نے انہیں الگ الگ کیا تو انہیں بارہ دینار سے زیادہ قیمتی پایا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ انہیں سونے اور نگوں کو جدا کئے بغیر فروخت نہ کرنا۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْأُوقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

جلاح ابو کثیر نے حنش صنعانی سے روایت کی ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ فتح خیبر کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم یہود سے ایک اوقیہ سونا دینار کے بدلے خریدتے تھے۔ قتیبہ کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ دو یا تین دیناروں میں، پھر دونوں متفق ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے کی سونے کے بدلے خرید و فروخت نہ کیا کرو جب تک دونوں طرف وزن برابر نہ ہو۔

بَابٌ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ۔

چاندی کے بدلے سونا لینا

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سماک بن حرب نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں بقیع میں اونٹ بیچا کرتا تو جب دیناروں کے بدلے بیچتا تو درہم لیتا، نیز درہموں

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

کے بدلے بیچتا اور دینار لیتا ہے۔ اس کے بدلے یہ لیتا اور اس کے بدلے وہ دیتا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ حضرت حفصہ کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ٹھہریئے کہ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نقیع میں اونٹ بیچتا ہوں۔ پس میں بیچتا دیناروں کے ساتھ ہوں اور لیتا درہم ہوں۔ اسی طرح بیچتا درہموں کے بدلے ہوں اور لیتا دینار ہوں نیز اس کے بدلے یہ لیتا ہوں اور اس کے بدلے وہ دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ تم اس روز کے نرخ سے لیا کرو۔ اور دونوں کے جدا ہونے سے پہلے تم دونوں میں سے کسی کی طرف کوئی چیز بقایا نہ رہے۔

۱۵۷۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا۔

حسین بن اسود، عبید اللہ، اسرائیل نے سماک سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کیا اور پہلی زیادہ مکمل ہے۔ اس میں اس روز کے نرخ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

جانور کے بدلے جانور ادھار لینا

۱۵۷۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ۔

اس کی اجازت

۱۵۷۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ

حفص بن عمر، حماد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، مسلم بن جبیر، ابو سفیان، عمرو بن حریش نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا۔ پس اونٹ کم رہ گئے تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹ آنے کی شرط پر لے لینے کا حکم فرمایا۔ پس یہ ایک اونٹ لیتے دو اونٹوں کے بدلے صدقہ کے اونٹ آنے کی شرط پر۔

العبد فقط۔

باب في ذلك إذا كان يدًا بيدٍ۔

۱۵۶۳۔ حدثنا يزيد بن خالد الهمداني وقتيبة بن سعيد الثقفي أن الليث حدثهم عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى عبدًا بعبدين۔

اس کی اجازت جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو

یزید بن خالد ہمدانی اور قتیبہ بن سعید ثقفی، لیث، ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدا۔

باب في التمر بالتمر۔

۱۵۶۴۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن يزيد أن زيدًا أبا عياش أخبره أنه سأل سعد بن أبي وقاص عن البيضاء بالسلت فقال له سعد أيهما أفضل قال البيضاء فنهاه عن ذلك وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عن شراء التمر بالرطب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أينقص الرطب إذا يبس قالوا نعم فنهاه عن ذلك قال أبو داود رواه إسماعيل بن أمية نحو مالك۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں

ابوعیاش نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلت کے بدلے گندم بیچنے کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت سعد نے ان سے فرمایا: دونوں میں سے کون سی چیز بہتر ہے؟ کہا گندم۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ خشک کھجوریں تر کھجوروں کے بدلے خریدنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تر کھجوریں خشک ہونے پر گھٹ جاتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پس آپ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسمٰعیل بن امیہ نے مالک کی طرح۔

۱۵۶۵۔ حدثنا الربيع بن نافع أبو توبة نا معاوية يعني ابن سلام عن يحيى بن أبي كثير أخبرنا عبد الله أن أبا عياش أخبره أنه سمع سعد بن أبي وقاص يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الرطب بالتمر نسيئة قال أبو داود رواه عمران بن أبي أنس عن مولى لبني مخزوم عن سعد نحوه۔

عبداللہ نے ابوعیاش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عمران بن ابی انس نے، بنی مخزوم کے ایک مولیٰ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے اسی طرح۔

باب في المزابنة۔

۱۵۶۶۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا ابن أبي زائدة عن عبيد الله عن نافع عن

بیع مزابنہ کا بیان

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے بدلے اندازہ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَعَنِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا۔

کر کے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور انگوروں کو کشمشوں کے بدلے اندازہ کر کے اور فصل کو گندم کے بدلے اندازہ کر کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ف

ف: اندازے سے فروخت کرنے کو بیع مزابنہ کہتے ہیں یعنی پھل یا کھجوریں درخت پر لگی ہوئی ہیں انہیں خشک میووں یا کھجوروں کے بدلے اندازے سے بیچنا یا فصل کھڑی ہے اور اس کا اندازہ کر کے خشک اناج کے بدلے بیچنا۔ اس میں کمی بیشی ضرور ہو گی۔ لہٰذا کسی ایک فریق کو نقصان اٹھانا پڑے گا چنانچہ ایسی بیع سے منع کر دیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا

بیع عرایا کا بیان

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خشک اور تر کھجوروں میں بیع عرایا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

١٥٧٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا اور عرایا کے طور پر اجازت دی ہے کہ انہیں اندازے سے بیچ دیا جائے اور ان کے اہل تر کھجوریں کھائیں۔

بَابٌ فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ

بیع عرایا کی مقدار

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُهُ قُزْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، داؤد بن حصین، مولیٰ ابن ابی احمد
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے قعنبی، مالک، ابوسفیان قزمان مولیٰ ابن ابی احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جبکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ اس میں داؤد بن حصین راوی کو شک ہے۔

بَابٌ فِي تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

عرایا کے معانی

۱۵۷۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي الرَّجُلَ النَّخْلَةَ أَوِ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوِ الْاِثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ۔

عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عبد ربہ بن سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عریہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا ایک درخت دے یا اپنے باغ میں سے ایک یا دو درختوں کو مستثنیٰ کرے کھانے کے لیے اور اس کی کھجوریں بیچ ڈالے۔

۱۵۷۱ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ الْعَرَايَا أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ النَّخَلَاتِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهَا فَيَبِيعُهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا۔

ابن اسحاق نے فرمایا۔ عرایا یہ ہے کہ آدمی کھجور کے چند درخت دوسرے کو ہبہ کر دے پس اس کا درختوں کی نگرانی کرنا گراں گزرے تو اندازے سے اس کے برابر کھجوروں پر فروخت کر دے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو پختگی اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا

۱۵۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو جائیں بالیوں کو سفید اور آفت سے محفوظ ہونے تک بیچنے سے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تُقْسَمَ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ وَأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔

یزید بن خمیر نے مولیٰ قریش سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک تقسیم نہ ہو جائے اور کھجوروں کے بیچنے سے جب تک ہر آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں اور اس سے کہ آدمی کمربند باندھے بغیر نماز پڑھے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ شقح ہو جائیں۔ عرض کی گئی کہ شقح کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ سرخ اور زرد ہو جائیں جو کھائی جاتی ہیں۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ سیاہ ہو جائیں اور غلے کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ پختہ ہو جائے۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ۔

یونس کا بیان ہے کہ میں نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیع کے متعلق ابو الزناد سے پوچھا اور جو کچھ اس بارے میں مذکور ہو لیجیے۔ فرمایا کہ عروہ بن زبیر حدیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت سہل بن ابو حثمہ سے کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ پھلوں کو اُن کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچ دیا کرتے تھے۔ جب لوگ کاٹ لیتے اور وصول کرنے والے حاضر ہوتے تو خریدار کہتا کہ اسے دمان یا قشام یا مراض کی بیماری لگ گئی تھی اور تخفیف چاہتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پھل کو نہ بیچا کرو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے کیونکہ لوگوں میں کثرت سے جھگڑے اور اختلافات ہونے لگے تھے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے فرمایا کہ انہیں نہ بیچا جائے مگر دینار اور درہم کے بدلے

وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدَّنَانِيرِ أَوِ الدَّرَاهِمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

سوائے عرایا کی صورت کے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ السِّنِينَ.

کئی سالوں کا پھل بیچنا

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ.

احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین، سفیان، حمید اعرج، سلیمان بن عتیق نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور نقصان وضع کر دیا۔

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ.

سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاومہ سے منع فرمایا ہے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ کئی سالوں کے پھل بیچنے سے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْغَرَرِ.

بیع غرر کا بیان

١٥٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحَصَاةِ.

ابو بکر اور عثمان پسران ابو شیبہ، ابن ادریس، عبیداللہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع غرر سے منع فرمایا ہے۔ عثمان نے کہا کہ بیع حصات سے بھی۔

١٥٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے۔ دونوں قسم کی بیع تو ملامسہ اور منابذہ ہے اور دو قسم کے لباس سے مراد ایک اشتمال صماء ہے اور دوسرا یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں اس طرح ملفوف ہو جائے کہ شرمگاہ کھلی رہے اور اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ بھی نہ ہو۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اشتمال صماء یہ ہے کہ ایک ہی

النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث زاد واشتمال الصماء يشتمل في ثوب واحد يضع طرفي الثوب على عاتقه الأيسر ويبرز شقه الأيمن والمنابذة أن يقول إذا نبذت هذا الثوب فقد وجب البيع والملامسة أن يمسه بيده ولا ينشره ولا يقلبه فإذا مسه وجب البيع۔

کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر رہیں اور دائیں جانب کھلی رہے۔ منابذہ یہ کہنا ہے کہ جب یہ کپڑا تمہاری جانب پھینک دوں تو بیع واجب ہوگی۔ ملامسہ یہ ہے کہ اسے ہاتھ لگائے۔ بغیر کھولے اور الٹ پلٹ کئے۔ پس جب ہاتھ لگا دیا تو بیع واجب ہو گئی۔

۱۵۸۴۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عنبسة نا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن سعد بن أبي وقاص أن أبا سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث سفيان وعبد الرزاق جميعا۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث سفیان اور حدیث عبدالرزاق دونوں سے معناً مطابقت رکھتی ہے۔

۱۵۸۵۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۸۶۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال وحبل الحبلة أن تنتج الناقة بطنها ثم تحمل التي نتجت۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے فرمایا کہ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی اپنے پیٹ کا بچہ جنے پھر وہ بچہ بڑا ہو کر حاملہ ہو جائے۔

باب في بيع المضطر

بیع مضطر کا بیان

۱۵۸۷۔ حدثنا محمد بن عيسى نا هشيم أنا صالح بن عامر قال أبو داود كذا قال محمد قال نا شيخ من بني تميم قال خطبنا علي بن أبي طالب أو قال قال علي قال ابن عيسى هكذا حدثنا هشيم قال سيأتي على الناس زمان عضوض يعض الموسر على ما في يديه ولم يؤمر بذلك قال الله تعالى

محمد بن عیسیٰ، ہشیم، ابو صالح۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا محمد، بنی تمیم کا ایک شیخ کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا یا یہ کہا کہ حضرت علی نے فرمایا، ابن عیسیٰ نے کہا کہ اسی طرح ہشیم نے حدیث بیان کی کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کاٹنا عام ہوگا۔ دولت مند اپنے مال کو دانتوں سے پکڑے گا حالانکہ اسے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ایک دوسرے پر مہربانی کرنا نہ بھولو (۲: ۲۳۷)

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَتَبَايَعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ.

اور مجبوری میں لوگ بیع کریں گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مجبوری کی بیع سے، بیع غرر سے اور پھلوں کو حاصل ہونے سے پہلے بیچنے سے۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ

شرکت کا بیان

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيْصِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا.

ابو حیان تیمی کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں دو ساجھیوں کے درمیان تیسرا ہوتا ہوں جب تک کوئی ایک اُن میں سے اپنے ساتھی سے خیانت کرے۔ جب وہ خیانت کرے تو میں درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

بَابٌ فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ

مضارب کا خلاف ہدایت تصرف

۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ بِهِ أُضْحِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِيْ بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيْهِ.

حضرت عروہ بن ابو الجعد بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا قربانی کا جانور خریدنے کے لیے یا بکری کے لیے پس انہوں نے اس کی دو بکریاں خرید لیں اور ایک بکری ان میں سے ایک دینار کی بیچ دی۔ پس وہ بکری اور ایک دینار لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔ آپ نے تجارت میں ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع کماتے۔ ف

ف۔ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے لیے بکری لانے کے لیے ایک دینار لیا تھا لیکن اپنی تاجرانہ مہارت کے باعث قربانی کے لیے بکری بھی لے آئے اور دینار بھی بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے برکت فرمائی تو انہیں تجارت میں حیرت انگیز منافع ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کی خدمت کر کے ان کی دعائیں لینا بڑی سعادت مندی ہے۔ جس سے دنیا و آخرت میں بڑے ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا أَبُو الْمُنْذِرِ نَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ أَبِيْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهٰذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ.

حسن بن صباح، ابو المنذر، حماد بن زید کا بھائی سعید بن زید، زبیر بن خریت، ابو لبید نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا جب کہ اس کے الفاظ مختلف ہیں۔

۱۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ

مدینہ منورہ کے ایک شیخ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ۔

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ آپ کے لیے قربانی خریدیں۔ انہوں نے ایک دینار کا جانور خرید لیا اور اُسے دو دینار میں بیچ دیا۔ دوبارہ گئے اور ایک دینار کا جانور خرید لیا۔ چنانچہ قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے خیرات کر دیا اور تجارت میں اُن کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ ف

ف۔ حدیث ۱۵۸۹ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار دے کر قربانی کے لیے بکری منگوائی تو وہ اپنی تاجرانہ مہارت سے بکری اور دینار لے کر حاضر خدمت ہوئے یعنی ایک دینار کی دو بکریاں خرید لائے۔ راستے میں ایک بکری ایک دینار کی بیچ دی۔ لہٰذا دینار اور بکری لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری خرید کر لانے کے متعلق ایک دینار دیا۔ انہوں نے جا کر ایک دینار کی بکری خریدی اور آتے ہوئے راستے میں دو دینار کی بیچ دی۔ پھر ایک دینار کی دوسری بکری خریدی اور بارگاہِ رسالت میں بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ دونوں حضرات اپنی تاجرانہ مہارت سے دینار بھی واپس لے آئے اور بکری بھی لائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

اجازت کے بغیر دوسرے کے مال سے تجارت کرنا

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرَقِ الْأَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرَقِ الْأَرُزِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ حَتَّى جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو تم میں سے ایک فرق چاول والے کی طرح ہونا چاہے تو ہو جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ چاولوں والا کون ہے؟ پھر غار کی حدیث بیان کی جب کہ ان پر چٹان آگری تھی پس ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ اپنا سب سے اچھا عمل یاد کرو۔ چنانچہ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے ایک فرق چاولوں کے بدلے ایک مزدور سے کام لیا تھا۔ شام کے وقت جب میں اس کا حق دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس میں نے اُس کے لیے کاشتکاری کی یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہے جمع ہو گئے۔ پس وہ مجھے ملا تو اُس نے کہا میرا حق ادا کرو۔ میں نے کہا جاؤ یہ گائیں

أَوْطِئْنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا.

اور چرواہے آپ کے ہیں۔ پس اس نے وہ لے لیے اور ہانک کر لے گیا۔

ف۔ مزدوری کے ایک فرق چاولوں سے زراعت کرنا۔ ان میں اتنی برکت ہونا کہ کتنی ہی گائیں اور چرواہے جمع ہو جانا۔ پھر ایک مدت کے بعد سب اس مزدور کے حوالے کرنا امانت کو جائز طور پر بڑھانے کی نادر مثال ہے جس نے احتیاطی نیکی کے طور پر بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کیا۔ ایسی ہی نیکیاں ہیں جو آڑے وقت پر کام آتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ٨٥ فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ.

راس المال کے بغیر ساجھی بننا

٣٣٩٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا يَحْيَى نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ.

ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اور حضرت عمار اور حضرت سعد اس میں شامل ہوئے جو غزوۂ بدر سے ہاتھ آئے۔ حضرت سعد دو قیدی لائے جب کہ میں اور حضرت عمار کچھ نہ لا سکے۔

بَابٌ ٨٦ فِي الْمُزَارَعَةِ.

مزارعت کا بیان

٣٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مزارعت میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ میں نے طاؤس سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو اپنی زمین مزارعت پر دے تو اس سے بہتر ہے کہ رقم مقرر کر کے ٹھیکے پر دیا کرے۔

٣٣٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ

ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ۔ مسدد، بشر، عبدالرحمن بن اسحاق، ابو عبیدہ ابن محمد بن عمار، ولید بن ابی الولید، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے خدا کی قسم، مجھے حدیث کا علم ان کی نسبت زیادہ ہے۔ حضور کی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے تھے۔ مسدد نے کہا کہ انصار سے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ وہ دونوں آپس میں لڑ پڑے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا یہ حال

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ هٰذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ.

ہے تو زمین کو کرائے پر دیدیا کرو۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے صرف اتنی بات سنی کہ زمین کو کرائے پر دیدیا کرو۔

١٥٩٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَسَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابراہیم بن سعد، محمد بن عکرمہ بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام، محمد بن عبدالرحمان بن ابی لبیبہ سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ہم اس زمین کو کرائے پر دے دیا کرتے تھے جو نالیوں کے کنارے پر تھی اور جن میں پانی پہنچ جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ سونے اور چاندی کے بدلے کرائے پر دیا کریں۔

١٥٩٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ.

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، اوزاعی، قتیبہ بن سعید، لیث ربیعہ بن ابو عبدالرحمن، حنظلہ بن قیس انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرائے پر زمین دینے کے متعلق دریافت کیا جب کہ سونے چاندی کے بدلے ہو تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگ اجارہ کیا کرتے سیلابی جگہوں اور نالیوں کے کنارے والی زمینوں کا حالانکہ زراعت کبھی یہ ہلاک ہو جاتی اور وہ سلامت رہتی یا کبھی وہ ہلاک ہو جاتی اور یہ سلامت رہتی۔ لوگوں کے لیے کرائے پر دینے کی یہی صورت تھی اور اسی لیے اس سے روکا گیا مگر جو محفوظ اور معلوم ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور حدیث ابراہیم زیادہ کامل ہے۔ قتیبہ، حنظلہ نے حضرت رافع سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید کی حنظلہ سے روایت بھی اسی طرح ہے۔

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

حنظلہ بن قیس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن

عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ۔

خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرائے پر زمین دینے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا سونے چاندی کے بدلے دینے سے بھی فرمایا کہ سونے چاندی کے بدلے دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

سنن ابوداؤد ۔ جلد دوم

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۱۱	۱ تا ۴۰	۴۰	۱ تا ۱۳۶	۱۳۶	
۱۲	۴۱ تا ۹۸	۵۸	۱۳۷ تا ۳۱۹	۱۷۳	
۱۳	۹۹ تا ۱۳۶	۳۸	۳۲۰ تا ۴۶۰	۱۴۱	
۱۴	۱۳۷ تا ۱۹۴	۳۸	۴۶۱ تا ۵۷۳	۱۱۳	
۱۵	۱۹۵ تا ۲۶۷	۷۳	۵۷۴ تا ۷۴۲	۱۳۹	
۱۶	۲۶۸ تا ۳۶۱	۹۴	۷۴۳ تا ۸۷۶	۱۵۴	
۱۷	۳۶۲ تا ۴۲۳	۶۲	۸۷۷ تا ۹۹۲	۱۱۶	
۱۸	۴۲۴ تا ۴۹۹	۷۶	۹۹۳ تا ۱۱۵۳	۱۶۱	
۱۹	۵۰۰ تا ۵۳۰	۳۱	۱۱۵۴ تا ۱۲۷۰	۱۱۷	
۲۰	۵۳۱ تا ۶۰۳	۷۳	۱۲۷۱ تا ۱۴۲۹	۱۵۹	
۲۱	۶۰۴ تا ۶۸۶	۸۳	۱۴۳۰ تا ۱۵۹۸	۱۶۹	
	میزان	۶۸۶	×	۱۵۹۸	